

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَرَحْمَتُهُ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَرَحْمَتُهُ

الحمد لله الذي هدانا لهذا هذا الذي كنا في شك منه
الحمد لله الذي هدانا لهذا هذا الذي كنا في شك منه

الطهر المذهب
معالمة المعاد

بها تمام من عجب الحكي
بها تمام من عجب الحكي

دع مطيع صدق واقف
دع مطيع صدق واقف

اتْلُكُمْ الْقُرْآنَ فِى خُبْرٍ وَآذَنُكُمْ عَنْ نَهْيِهِمْ

الحمد لله على حسن اختياره كتاب طب الفارق بين الباطل والحق ما أدى إلى صدق تعيين

بابتہام شیخ عبدالحی پسر شیخ محی الدین رحمۃ جرتبہ و مالک طبع صدیقی لایا

مَطْعَةُ وَقْفِ أَرْكَرْدِي
تَوْنِضِيَا (هُوَ مَطْبُوعٌ)



۵۰
 قضا و قدر کا فلسفہ
 چوتھوں سال
 عثمان بن کعبہ
 اگر تم عجب کوئی
 جو اس کی قدر
 راہ پر لگاؤ
 ملیں گے

امیر تعالیٰ کا بڑا شکر ہے کہ اُس نے اپنے فضل سے ہم کو خالص اپنی توحید کی راہ پر لگایا اور اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سید ہی راہ پر چلایا اور تقلید شخصی کی مرض سے کہ جس میں ایک جہان ہنس رہا ہے اپنی مہربانی اور کرم سے بچایا اور مضمون آیہ **قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ** کا ہمارے دلوں میں جمایا اور اُس پر چلنے کا شوق دیا اس کے بعد کتنا ہے محی الدین تاجر کتب لاہور کہ فقہ کی کتابوں کے بہت سے مسائل کی طرف جب غور سے دیکھا جاتا ہے تو قرآن اور حدیث کے ساتھ فرما بھی انکا لگاؤ نہیں معلوم ہوتا بلکہ صاف خلاف اور اُن کا الٹ ہونا پایا جاتا ہے یعنی ائمہ اربعہ خصوصاً امام اعظم تو کچھ کہتے ہیں اور تشرآن اور حدیث میں کہہ رہے اور اکثر لوگ مقابل اپنے امام کے قول کے قرآن کی صریح صریح آیتوں اور صحیح صحیح حدیثوں کا صاف انکار کر دیتے ہیں اور طرح طرح کے شبہات اور مغالطوں سے عوام کو کلام الہی اور حدیث پر چلنے سے ہٹاتے ہیں اور بہکاتے ہیں اس لیے نہایت کوشش اور سعی سے حجاب ان کے بعض مغالطوں کے کتب معتبرہ سے نکال کر اس سال میں نقل کر دیے گئے

میں اور نام اسکا الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین رکھا گیا تاکہ
بیچارے اُن پڑھ لوگ مقلدین کے مغالطے دینے اور ہد کانے سے نہ بہک جاویں اور
ان کے دھوکوں میں نہ آجاویں اور کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل
کرنے سے نہ ہٹجاویں اور اپنے ایمان کو نہ کموٹھیں سو اتمام کو بہو پچا نا اور قبول کرنا ہی
کے اختیار سے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

حصہ اول مقلدون کے مغالطوں کے جواب میں

جو لوگ کہتے ہیں کہ بدون تقلید ایک شخص معین کے کام نہیں چلتا وہ لوگ قرآن اور حدیث
پر چلنے والوں کو کئی طرح سے لٹے میں ڈالتے ہیں پسندو

پہلا مغالطہ

ایک مغالطہ مقلدین اللہ حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتے ہیں کہ فقہ پر چلنا فرض ہے اور
حدیث پر چلنا جائز نہیں سو جواب اسکا یہ ہے کہ جس شخص کا یہ عقاد ہو وہ ہرگز نہ ہر مسئلہ
نہیں کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جا بجا یہی فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی راہ
پر چلو اور یہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے برخلاف یہ بتلاتا ہے کہ فقہ پر چلنا فرض ہے
اور حدیث پر چلنا جائز نہیں ہے تو گویا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کو جو کہ
قرآن اور حدیث شریعت میں ثابت ہے نہیں مانتا اور سچا نہیں جانتا اور صاف صاف انکار کرتا ہے
ان آیات کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ کا جو آگے آتی ہیں نہ دیکھتا اللہ تعالیٰ فرماتا
اَلْاٰمِرَانِ مِنْ قَوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يَجْعَلْكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی کہ اگر ہو تم چاہتے ہو کہ اللہ کو پس ہو دی کرو میری چاہ ہے تم کو اللہ
اور بخشنے واسطے تمہارے گناہ تمہارے کو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور فرمایا ہے
تَعَالٰی نَحْمَدُہٗ نَسْتَعِيْنُہٗ فَاَلَا وَرَبُّکَ لَا یُؤْمِنُ حَتّٰی یُحَکِّمَ لَکَ فِیْمَا تَخْتَرُ بَیْنَهُمْ
لَمْ یَجْعَلْ وَاٰفِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضٰیْتَ وَیَسْلُوْا اَسْلٰمًا یعنی کہ سو قسم ہے میرے

۴
جنت باب الکر
جنت باب الکر
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

رب کی ان کو ایمان نہ ہو گا جب تک تجھی کو نصف نہ جانیں اس میں جو جہگڑا ہے آپس میں
 پہرہ پاؤں اپنے جی میں خفگی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھیں مانکر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 سورہ نسا میں یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ
 مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ مِنْكُمْ وَإِذْ كُنْتُمْ مِنْكُمْ لَكُمْ
 ہو فرما نہ داری کرو اللہ کی اور کما مانو رسول کا اور جو اختیار والے میں تم میں سے ہیں
 اگر جہگڑا تو تم ہیچ کسی چیز کے پس ہمیر دو اس کو طرف اللہ کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان
 لاتے ساتھ اللہ کے اور دین پچھلے کے یہ بہتر ہے اور اچھا ہے خبر اس میں اور فرمایا اللہ
 تعالیٰ نے سورہ احزاب میں اَلَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشَيْءٍ مِنْ الدُّنْيَا
 اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ رُسُلِهِمْ لَمْ يَلْبِسُوا اَلَّذِينَ هُمْ عَنْ رُسُلِهِمْ لَمْ يَلْبِسُوا
 البتہ تحقیق ہے واسطے ہمارے یہ رسول خدا کے پیروی اچھی۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ
 نے سورہ نسا میں مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ یعنی جس نے کما مانا رسول کو
 پس اس نے کما مانا اللہ کا **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ
 الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ رَحْلُ نَائِتٍ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَالَّةٌ
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے ایہ بھیجے اس کے پس تحقیق اچھی باتوں میں سے اچھی بات اللہ کی
 کتاب قرآن مجید ہے اور بہترین راہوں میں سے بہترین راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ہے اور بدترین چیزوں کی نئی نکلی ہوئی چیزیں ہیں اور جو بدعت ہو گمراہی
 ہے روایت کیا احمدیث کو مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَ قَوْمًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ لَا مَنَعَ ابْنِي
 وَمَنْ يَأْتِي قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى رَوَاهُ

۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

قَالَ هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ ثُمَّ خَطَّوْطًا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ وَقَالَ هَذِهِ سُبُلُ
 عَلَّامُ كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ وَقَدْ أَرَأَيْتَ هَذَا أَصْحَابِ مُسْقِطًا
 فَأَتَّبِعُوهُ الْآيَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّسَّائِي وَالْأَدْرَجِيُّ مَرْجُوهُ اور روایت ہوا
 سے کہا خط کہینچا واسطے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط (یعنی سیدنا) پہ فرمایا
 یہ راہ اللہ کی ہے پہر کہینچے کسی خط دابھنے اسکے اور بائیں اسکے (یعنی سامنے خط چھوٹے
 پڑے ہیں دائیں طرف اور اسی طرح بائیں طرف) اور فرمایا یہ رہن ہیں اور پہر راہ کے ان میں
 سے شیطان ہو پکارتا ہے طرف اس راہ کی اور پڑھی یہ آیت اور تحقیق یہ راہ میری ہو سیدی
 بس یہودی کرو اسکی آخر آیت تک روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی اور دارمی
 نے **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كُمْحَلًى يَكُونُ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جَنَّتْ بِهِ رَوَاهُ
 فِي شَرْحِ الشُّنْتَقِ وَقَالَ التَّوَوُّيُّ فِي أَرْبَعِينَ هَذَا أَحَدٌ نَبَتْ حَيْثُمُ رَوَيْتَاهُ
 فِي كِتَابِ الْمُجْتَدِيَا سَنَادٌ حَيْثُمُ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوسن ہوتا ایک تمہارا یہاں تک کہ ہوشو ہا
 اسکی تابع اس چیز کے کہ لایا ہوں میں اسکو (یعنی دین و شریعت) روایت کی یہ بیچ شجر
 سند کے اور کہا نودی نے پہر چہل حدیث اپنی کے کہ یہ حدیث صحیح ہے روایت کی کئی
 یہ حدیث پہر کتاب حجت کے ساتھ سند صحیح کے **وَعَنْ** اَتَيْتُ بِنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيَّ إِنْ قَدْ مَرَّتْ
 أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَكَيْنِ فِي قَلْبِكَ غَشٌّ أَوْ أَحَدٌ فَأَفْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي يَا بَنِيَّ مَنْ
 ذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحَبُّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحْبَبَ لِي وَمَنْ أَحْبَبَ لِي كَانَ مَعِيَ
 فِي الْحَجَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدٌ نَبَتْ حَيْثُمُ غَرَبْتُ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ اور روایت
 ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لے
 جہاں سے خط دابھنے
 الانقسام کا باب
 اللہ کے درستی
 میں ہے
 جہاں سے خط دابھنے
 اصحاب کی کتاب

نے اے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہے تو ہسکی کہ صبح کرے اور شام کرے کہ نہیں سچ دل تیرے
کے کینہ واسطے کسی کے پس کر تو بہر فرمایا واسطے میرے اے بیٹے میرے اور یہی سنت میری
اور جس نے زندہ کیا سنت میری کو پس تحقیق زندہ کیا مجھ کو اور جس نے زندہ کیا مجھ کو ہو گا
میرے سچ بہشت کو روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ہو جو
سے **وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَكَّتُ فَيَكُمُ**
أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَسْلُكُمُ بِهِمَا كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهِ رَوَاهُ فِي الْمُوطَا
ترجمہ اور روایت ہر مالک (بن انس) سے کہ تحقیق پہونچا اسکو کہ تحقیق رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تین مینے سچ تمہارے دو چیزیں ہرگز گمراہ نہ ہو گے تم جب تک
پکڑے رہو گے ان دونوں کو کتاب اللہ کی اور سنت نبی اسکے کی روایت کیا اس حدیث
کو مالک نے سوطا میں **وَعَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمَامِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ قَوْمٌ يَدْعُونَ إِلَا دَفِعَ مِنْهَا
مِنْ الشُّكَّةِ فَتَمَسَّكَ بِسُنَّةِ خَلَاةٍ مِنْ إِحْدَاثِ يَدْعُونَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہر
غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت (یعنی امر دین میں نئی بات) مگر کہ اٹھائی جاتی ہے مانند
اسکے سنت کو سچ جنگل مارنا سانپ سنت کے بہتر ہے نکلنے بدعت کے سو روایت کیا اس
حدیث کو احمد نے **وَعَنْ حَسَّانِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ**
يَدْعُونَ فِي دِينِهِمْ إِلَّا تَرَعَ اللَّهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِنْهَا كَمَا لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَّا
يَكُونُ الْقِيَمَةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا نہیں
نکالی کسی قوم نے بدعت سچ دین اپنے کے مگر کہ نکالتا ہے خدا تعالیٰ سنت انکی سے شر
انکی بہر نہیں عود کر سکتی طرف انکی قیامت تک روایت کیا احمد بن حنبل نے +
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حدیث حسن غریب
سوطا مالک بن انس
مسلم بخاری بن ابی
کے جلد دوم
میں ہے
حدیث حسن غریب
الاصحاب کا کتاب
دانتہ کے تفسیر
مسلم بن حنبل
چند مقامات پر
کے جلد دوم میں ہے
چند مقامات پر
میں ہے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسخَةٍ مِنَ التَّوْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ نُسخَةٌ مِنَ التَّوْرَةِ فَسَكَتَ
 فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَبِجَهِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّنُ فَقَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةٍ كَلِمَاتُكَ
 التَّوَالِفُ مَا تَرَى مَا يَوْجِبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَظَّرَ عُمَرُ إِلَى وَجْهِهِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ
 رَسُولِهِ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ بَدَأْتُكُمْ مَوْسَى فَأَتَّبَعْتُمُوهُ
 وَتَرَكْتُمُونِي أَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ وَلَوْ كَانَ مَوْسَى حَيًّا وَآدَمَ نَبِيًّا
 لَأَتَّبَعْتَنِي دَرَاهِمَ الدَّارِ **بُحْ** **مَرْجِب** اور روایت ہو جا برضے اللہ تعالیٰ
 عنہ سے کہ تحقیق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لائے پاس رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے نسخہ تورات کا پس کہا اے رسول خدا کے یہ ہے نسخہ تورات کا پس
 چپ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس شروع کیا حضرت عمر نے پڑھنا اور چہرہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تھا پس کہا حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو گم گنجیو تجھ کو
 گم کرنے والیان کیا نہیں دیکھتا تو اس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ہے پس دیکھا حضرت عمر نے طرف چہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا پتاہ پکڑتا ہوں
 میں ساتھ اللہ کے اللہ کے غضب ہے اور غضب رسول اسکے سے راضی ہوئے ہم ساتھ
 اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
 نبی ہونے پر پس رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جاز
 محمد کی بیچ ہاتھ اسکے کے ہے اگر ظاہر ہوتے واسطہ تمہارے موشی پس پیروی کرتے تم
 انکی اور چوڑو دیو تم جھکو البتہ گمراہ ہوتے تم سید ہی راہ سزا اگر ہوتا موشی زندہ اور ہاتا نبوت
 سری البتہ پیروی کرنا میری روایت کیا احمدیث کو داری نے **وَعَنْ** **أَبِي بَكْرٍ** **رَضِيَ**
عَنْ **رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **كَأَيُّ مَنٍ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ**

۲
 حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
 عن ابی بکر

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْاَمَامِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَوَلَدِهِ وَكَوَلِّدِ الْاَنْبِيَاءَ اَجْمَعِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ تَرْجُمَهُ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہوں ہونا کوئی تم میں سے یہاں تک کہ ہوں میں بہت پیار اطرف اسکی باپا اسکے سے اور اولاد اسکی سے اور سب آدمیوں سے روایت کیا احمد ریت کو بخاری اور سلم نے فان حاصل ان اب ایمن اور حدیثوں کا یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہر شخص پر فرض ہے اور ہر شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے مان اور باپ اور اولاد کو اور تمام مخلوقات سے زیادہ محبت رکھو اور سب کی دوستی ہو زیادہ انکی دوستی اپنے دل میں سمجھو اور سب کی مرضی سے زیادہ انکو مرضے کے کام مقدم کرے اور حضرت کی حدیث کو سب کے قول سے زیادہ مقدم جالو اور حضرت کے فرمودہ موافق سب کے حکم سے زیادہ عمل کرے تب مسلمان ٹھہرے اور نہیں تو نہیں ہو جانا چاہیے کہ ہر دین اور مذہب کے لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بند ہیں اور ہر کھولتے محبت ہے اور ہم اس کے حکم پہنچتے ہیں لیکن اکثر لوگوں کا یہ کہنا ظاہر میں جھوٹ اور صرف زبانی دعوی معلوم ہوتا ہے ایسے کہ اگر یہ لوگ سچے ہوتے اور انکو اللہ سے محبت ہوتی تو اللہ نے جو اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول کر کے بھیجا ہے اور انکی متابعت کرنا انکو حکم دیا ہے انکو حکم کو دل و جان سے مانگو اور انکی حدیث پر عمل کرتے نہ یہ کہ زبان سے تو یہ دعوی ہو کہ ہمارا خدا اور اس کے رسول سے محبت ہے اور ہم انکے حکم پہنچتے ہیں لیکن جب کسی مسلمان انکے امام کے قول کے خلاف پیغمبر کج ریت کو کسی شخص انکو بتلاو تو اس پر سخت عتاب ہونے لگے بلکہ ان کو مارنے پٹنے کو تیار ہو جائیں ایسے لوگ خدا اور رسول کے کو تابع کامی ہو میں بلکہ ایسے لوگ خدا اور اس کے رسول کے حکم سے سخت نیاز میں اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے اپنے امام کے حکم کو فضل سمجھتے ہیں ایسے لوگ بڑے ظالم اور نا انصاف ہیں اور نہیں دھڑکتے ہیں اللہ

مختل حدیث سہ اور کما اربع قطان بنے کہ نہیں دنیا میں کوئی بدعتی مگر دشمن جانتا ہے اہل حدیث کو اور کما حاکم نے اگر نہ ہوتی کثرت طائفہ محدثین کی اور پادری کہنے سندوں کے البتہ پرانے ہو جاتے رہتو اسلام کے اور قدرت پاتے بیدین اور بدعتی لوگ حدیثوں کے بنانے اور ہنادوں کے بدلنے میں اور جو **مسار الاصول فی علم حدیث** الرسول میں لکھا ہو کہ کما سفیان ثوری نے کہ تم بہت بڑا حدیث اسلیو کہ یہ سلاح ہوسن کا پس جب نہ ہوا تہ اس کے سلاح پس ساتھ کچھ کے قتل کر لگا اور کما امام باقر نے کہ فقہ رجل کے سمجھنا ہے حدیث کو یا بڑھنا ہے حدیث کو اور کما داؤد بن علی نے جو نہ بیچا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور نہ تمیز کرے در بیان صحیح اور سقیم اس کی کے وہ نہیں ہے عالم اور کما شعبہ نے کہ جو علم کہ نہیں اس میں حدیث اور حسب نادر وہ یہود ہے اور تلخ پٹ۔ اور کما یزید بن زریع نے کہ واسطے ہر چیز کے سوار ہیں اور سواروین کے صحابہ ہنادوں کے ہیں۔ اور کما حفص بن عباس نے اپنے بیٹو عمر کو کہہ بی حقاقت سے نہ دیکھو اصحاب حدیث کی طرف اور جو کچھ ان میں رائج ہے سب تبر ہے دنیا و فیہا سے اور کما احمد بن حنبل نے کہ نہیں دنیا میں کوئی بدعتی مگر بغض کہتا ہے اہل حدیث سہ اور جب بدعتی ہو جاتا ہے کوئی تو چین لیجاتی ہے اس کو دل سے حلاوت حدیث کی اور کما ابوالفضل بن سلام فقیہ نے کہ کوئی چیز ثقیل اور مغضوب تر نہیں ہے محدثوں پر سننے و حدیث کو اور روایت کرنے اس کے سوا ساتھ اسناد اس کی کے اور کما حاکم نے کہ یہی حال ہے ہمارے زمانہ میں کہ جو کوئی ہوتا ہے ملحد یا بدعتی تو وہ نہیں دیکھتا اس طائفہ کی طرف مگر ساتھ آنکھ حقاقت کے اور نیز کما حاکم نے کہ سنا میں نے شیخ ابوبکر احمد بن حجاج فقیہ سے مناظرہ کے وقت ایک شخص ہے کہ حدیثا فلان پس کہا اس شخص نے کہ بتک کہیگا حدیثا پس کہا شیخ نے ائمہ اے کافر پس نہیں درست بتھے کہ آنے کے مگر گھر میں عبداللہ کے پر متوجہ ہوئے

تیسرا منخالطہ

اور ایک منخالطہ تقلدین ائمہ خصوصاً حنفیہ حدیث پر عمل کرنا والوں کو یہ دیتی ہیں کہ مسائل دینیہ میں قیاس کرنا مشرور ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث پیش کرتے ہیں جو کہ ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی میں ہوا ہے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ بھیجا معاذ کو طرف میں کی (یعنی فاضی اور حاکم کر کے) فرمایا یعنی تمہارا کے لیے اس طرح حکم کر دیا تو جو سقوت کہ پیش آویگا واسطے تیرے کوئی قضیہ کہا حکم کر دینا میں بموجب کتاب اللہ کے فرمایا اگر نہ پاوی تو رائے صراحۃً کتاب اللہ میں اکما پس حکم کر دینا گامین بموجب سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا اگر نہ پاوی تو پیچہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کروں گامین اپنے عقل سے اور نہ قصور کر دینا گامین کہا سنا نے یار دہیت کرنا لے نے معاذ سوسیس اللہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتہ اور پیچہ معاذ کا جواب ہکا تین طرح ہے اول یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے قائم نہیں ہوتی ساتھ ہکا حجت ایسی کہ کہا ترمذی نے کہ ہناد ہدایت کی نزدیک سیر متصل نہیں ہے اور سید محمد صدیق حسن خاں صاحب نے ظفر الکاشی ہما حجب فی القضاء علی القضاۃ میں لکھا ہے کہ روایت کیا ہے ہدایت کو احمد اور طبرانی اور بیہقی نے اور ابن عدی نے طریق حارث بن عمر سے کہ ثابہ ابائی معنہ بن شعبہ کا ہے اس نے ابن عباس سے اور اسے اہل حص سے اسحاق صاحب معاذ سے اس نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بھیجا معاذ کو اور پیچہ ایک روایت کے واسطے ابی داؤد کے معاذ سوس نقل کی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بخاری نو حارث بن عمر روایت کی اسے ابن عون نے اور نہیں بھیجی جاتی یہ حدیث مگر ساتھ مرسل ہوئے کو اور کہا بخاری نے یہ حدیث مرسل ہے اور کہا دارقطنی نے علل میں روایت کیا اسکو شعبہ نے ابن عون سے اس طرح اور مرسل کیا اسکو ابن مہدی اور جامع تون نے اور مرسل اصح ہے اور کہا ابن حزم نے نہیں ہے صحیح ایسی کہ

قیاس کے مشورہ و توجہ کے بیان میں

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

احديث كرايون من (راوى) حارث مجبول اور نعيم بچانے جاني نعيم بن حارث اور كرايون
عبدالحق (از حديث) نعيم بن حارث مجبولى اور نعيم بن ابى جاني طريق صحيح اور كرايون
جوزى (از علل متناهيين) كه حديث نعيم بن حارث صحيح اور كلام كى ابن طاهر نے اس حديث
میں اپنی تصنیف مفرد میں اور كرايون تلاش كى سینے اس حديث كى بیچ سندون ژریون كے
اور چوٹیون كے اور جس جس علماء سحرى ملاقات ہوئی ان سب كى میں نے اس حديث كا
حال دریافت كیا لیكن بیابا سینے اس حديث كے دو طریقون كے سواى اور كرايون طریقہ ایک
تو شعبہ ہے اور دوسرا محمد بن جابر سواں نے اس حديث كے اس نے ابى شعثار سے اس نے
ایک مرد سے اس نے ثقیف سے اس نے معاذ سے سونہیں صحیح ہیں یہ دو طریقے اور كرايون
بدلتیوں نے كه حديث ضعیف سے ساتھ اجماع كے اور كرايون حارث كے كہنیں سے اصل
اس حديث كا اور مرد كے مجبول ہیں اور یہ حديث ضعیف فقہیون میں مشہور ہے انتہ
مختصر اور كرايون الدین سیوطی (از مرقاة الصعود) میں كہ لایا ہے اس حديث كو
جوز قانی موضوعات میں اور كرايون حديث باطل ہے روایت كیا اسكو جماعت نے شعبہ
اور تلاش كى سینے اس حديث كى بیچ سندون چوٹیون اور ژریون كے اور پوچھا میں
حال اس حديث كا ہر علماء سحرى جس سے كہ ملاقات كى سینے سونہیں بیابا میں نے
اس حديث كا كرايون طریقہ سواى اس طریقے كے (یعنے سواى ابوداؤد كے طریقے
كے) اور حارث بن عمرو كے طریقے كے اور یہ مجبول ہے اور اصحاب معاذ كے اہل حص سے
نہیں بچانے جاتے میں اور مثل اس سناد كے نہیں اعتماد كیا جاتا اور پر اس كے بیچ
كسى قاعدے كے شریعت كے قاعدوں میں سے كہ بخاری نے نہیں صحیح یہ حديث
اور نعيم بچانی جاتی ہے اور كرايون سہی نے میزان میں اگیلا ہوا ہے ابى عون حسد
میا عبد اللہ ثقفی كا حارث سواں روایت كى گئی ہے حارث سے سواى ابى عون
كے سواں مجبول ہے انتہ مختصر دوم معارض ہے معاذ كى حديث كہ یہ حديث

عبدالحق اور ابى جاني
ابى جاني اور كرايون
كرايون كے حديث

صحیح جو کہ بخاری میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ عبداللہ بن خذافہ کو
 حضرت صلعم نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہیں جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا
 سردار کہے اسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبداللہ اپنے لشکر سے غصہ میں آئے اور
 بہت سی لگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ میں گہس جاؤ اسوطلو کہ حضرت صلعم نے
 سیری اطاعت تیرا واجب کر دی ہے لشکر نے کہا کہ ہم نے حضرت کا کلمہ و دوزخ کی آگ کے
 خون سے کہا ہر سو ہم آگ میں کیونکہ گہسین جب یہ قصہ حضرت نے سنا تب فرمایا کہ **وَدَخَلْتُمُوهُ**
لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ یعنی اگر تم اس میں گہستو تو ہمیشہ قیامت تک اس میں
 رہے رہو **ف** یہ حدیث صاف صاف دالت کرتی ہے اس پر کیا سب پر چلنے والا کب
 گناہ کا ہے سو ہم بہت سے حضرت کو صحابہ و تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ سے ثابت
 ہو چکا ہے کہ دین کے مقدمہ میں قیاس کو نہ حرام ہے چنانچہ کہا ترمذی نے کہ سنا میں نے
 اباساب سے کہ کہتے تھے کہ بیشبہ تھے ایک جگہ دو کعب اور حدیث بیان کی اور انہوں نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اشعار کیا آپ نے (یعنی چیر دیا کو بان اونٹ کا یا بڑ
 طرف سے) اور کہا کہ ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اشعار شذیہ ہے (یعنی تکلیف دینا ہے) اور
 کہا ایک شخص نے ابراہیم نخعی سے یہی مروی ہے کہ اشعار شذیہ ہے یہ نہ سخت غصہ ہو
 و کعب اور کہا کہ میں تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہ بنا تاہوں اور حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے مقابلے میں ابراہیم نخعی کا قول بیان کرتا ہے لائق
 اس بات کو ہے تو کہ قید کیا جاوے پھر نہ خلاصی ہو تیری جب تک کہ باز نہ آوے تو اس
 بات کے کہنے سے اور کہا ترمذی نے کہ سنا میں نے یوسف بن عیسیٰ سے اس نے سنا
 و کعب سے کہ کہا جو قوت کہ روایت کیا اس نے اس حدیث کو (یعنی جس حدیث میں کہ حضرت
 کے اشعار کو نہ بنا کر ہے) پس کہا نہ دیکھو طرف قول اہل ایچ کی اس مقدمہ میں ایسی
 کہ اشعار سنت سے اور قول اہل راہی کا بدعت ہو اور دارمی میں ہے کہ کہا مانک بن

ظفر البین
 جہاد کو بھیجا
 اسوطلو کہ
 حضرت صلعم نے
 دوزخ کی آگ کے
 خون سے کہا
 ہر سو ہم آگ
 میں کیونکہ
 گہسین جب
 یہ قصہ حضرت
 نے سنا تب
 فرمایا کہ
 و دخلتموه
 لم تزالوا
 فيها الى يوم
 القيامة
 یعنی اگر تم
 اس میں گہستو
 تو ہمیشہ
 قیامت تک
 اس میں رہے
 رہو
 ف یہ حدیث
 صاف صاف
 دالت کرتی
 ہے اس پر
 کیا سب پر
 چلنے والا
 کب گناہ کا
 ہے سو ہم
 بہت سے
 حضرت کو
 صحابہ و
 تابعین اور
 تبع تابعین
 اور ائمہ سے
 ثابت ہو
 چکا ہے کہ
 دین کے
 مقدمہ میں
 قیاس کو نہ
 حرام ہے
 چنانچہ
 کہا ترمذی
 نے کہ سنا
 میں نے
 اباساب سے
 کہ کہتے
 تھے کہ
 بیشبہ
 تھے ایک
 جگہ دو
 کعب اور
 حدیث بیان
 کی اور انہوں
 نے آنحضرت
 صلی اللہ
 علیہ وآلہ
 وسلم سے کہ
 اشعار کیا
 آپ نے
 (یعنی چیر
 دیا کو بان
 اونٹ کا یا
 بڑ طرف
 سے) اور
 کہا کہ ابو
 حنیفہ کہتے
 ہیں کہ
 اشعار
 شذیہ ہے
 (یعنی
 تکلیف
 دینا ہے)
 اور کہا
 ایک شخص
 نے ابراہیم
 نخعی سے
 یہی مروی
 ہے کہ
 اشعار
 شذیہ ہے
 یہ نہ
 سخت
 غصہ ہو
 و کعب
 اور کہا
 کہ میں
 تو پیغمبر
 خدا صلی
 اللہ علیہ
 وسلم کی
 حدیث کو
 نہ بنا تاہوں
 اور حضرت
 صلی اللہ
 علیہ وآلہ
 وسلم کی
 حدیث کے
 مقابلے میں
 ابراہیم
 نخعی کا
 قول بیان
 کرتا ہے
 لائق اس
 بات کو
 ہے تو کہ
 قید کیا
 جاوے
 پھر نہ
 خلاصی
 ہو تیری
 جب تک
 کہ باز
 نہ آوے
 تو اس
 بات کے
 کہنے سے
 اور کہا
 ترمذی نے
 کہ سنا
 میں نے
 یوسف
 بن عیسیٰ
 سے اس نے
 سنا
 و کعب
 سے کہ
 کہا جو
 قوت کہ
 روایت
 کیا اس
 نے اس
 حدیث کو
 (یعنی
 جس حدیث
 میں کہ
 حضرت
 کے اشعار
 کو نہ بنا
 کر ہے)
 پس کہا
 نہ دیکھو
 طرف
 قول اہل
 ایچ کی
 اس
 مقدمہ
 میں ایسی
 کہ اشعار
 سنت سے
 اور قول
 اہل راہی
 کا بدعت
 ہو اور
 دارمی
 میں ہے کہ
 کہا مانک
 بن

مغول ذکر کیا واسطے میری شہی نے جو کہ حدیث بیان کرین یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس لے سکے اور جو کہ میں وہ ساتھ راہی اپنی کے پس ٹال سکے پانچاٹھ میں اور دارمی میں روایت ہے عبد اللہ کہ کہانہ آوے گا تمہارے پر کوئی برس مگر سب ہوگا اس برس سو جو پہلے اسکے ہر خبر دار ہو تحقیق میں نہیں مر اور کہتا ہوں میں برس ہو کہ انسان بہت ہو پہلے برس سے اور نہ امیر بہت بہتر امیر سے اور لیکن علماء تمہارے اور بہتر تمہاری فوقیہ تمہارے جاوینگے بہتر پاؤنگے انکے پیچھا اور آوگی قوم کہ قیاس کرینگے امر کو ساتھ راہی اپنی کے اور دارمی میں روایت ہے ابن سیرین کہ کہتا اس نے اول جس کسی نے کہ قیاس کیا ہے شیطان ہے اور نہیں جیسا کہ کیا گیا سو رج اور چاند مگر ساتھ قیاسوں کے اور دارمی میں روایت ہے حسن بصری سے کہ تحقیق اسے ٹہری یہ آیت خَلَقْتُ مِنَ نَارٍ وَخَلَقْتُ مِنَ طِينٍ یعنی پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے اور پیدا کیا اسکو مٹی سے کہا حسن نے قیاس کیا شیطان نور اور وہ پہلا انکا ہے کہ قیاس ہو زمین میں اجہنوں نے اور دارمی میں روایت ہے ہر سرق جو کہ تحقیق اسے کہا کہ خوف کیا ہوں میں اس بات سے کہ قیاس کروں میں اور پہل چلے پاؤں میرا اور دارمی میں روایت ہے شعبی جو کہ کہا اس نے قسم ہے اللہ کی البتہ اگر چلو گے قیاسوں پر البتہ حرام کرو گے تم حلال کو اور البتہ حلال کرو گے تم حرام کو اور دارمی میں روایت ہے مجاہد سے کہ اس نے کہا عمر نے ڈر تو قیاس کرنے سے فائدہ دارمۃ اللیبیۃ الاسوۃ الحسنۃ بالمحبیب میں لکھا ہے کہ ائمہ طہرین قیاس کرنے کو حرام سمجھتے تھے اسلئے کہ حکایت کی ہے شعرائے نے واقعہ میں کہ جب گنواہ حنیفہ پاس جعفر بن محمد کے تو کہا جعفر بن محمد نے امام ابو حنیفہ کو کہ میں نے سنا ہے کہ تو قیاس کیا کرتا ہے قیاس کراتیلے کہ اول جو قیاس کیا ہے تو شیطان نے کیا ہے اور تفسیر شبیر میں لکھا ہے کہ نقل

بہرین دارمی چار
نظامی چار
صلی اللہ علیہ وسلم سے پس لے سکے اور جو کہ میں وہ ساتھ راہی اپنی کے پس ٹال سکے پانچاٹھ میں اور دارمی میں روایت ہے عبد اللہ کہ کہانہ آوے گا تمہارے پر کوئی برس مگر سب ہوگا اس برس سو جو پہلے اسکے ہر خبر دار ہو تحقیق میں نہیں مر اور کہتا ہوں میں برس ہو کہ انسان بہت ہو پہلے برس سے اور نہ امیر بہت بہتر امیر سے اور لیکن علماء تمہارے اور بہتر تمہاری فوقیہ تمہارے جاوینگے بہتر پاؤنگے انکے پیچھا اور آوگی قوم کہ قیاس کرینگے امر کو ساتھ راہی اپنی کے اور دارمی میں روایت ہے ابن سیرین کہ کہتا اس نے اول جس کسی نے کہ قیاس کیا ہے شیطان ہے اور نہیں جیسا کہ کیا گیا سو رج اور چاند مگر ساتھ قیاسوں کے اور دارمی میں روایت ہے حسن بصری سے کہ تحقیق اسے ٹہری یہ آیت خَلَقْتُ مِنَ نَارٍ وَخَلَقْتُ مِنَ طِينٍ یعنی پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے اور پیدا کیا اسکو مٹی سے کہا حسن نے قیاس کیا شیطان نور اور وہ پہلا انکا ہے کہ قیاس ہو زمین میں اجہنوں نے اور دارمی میں روایت ہے ہر سرق جو کہ تحقیق اسے کہا کہ خوف کیا ہوں میں اس بات سے کہ قیاس کروں میں اور پہل چلے پاؤں میرا اور دارمی میں روایت ہے شعبی جو کہ کہا اس نے قسم ہے اللہ کی البتہ اگر چلو گے قیاسوں پر البتہ حرام کرو گے تم حلال کو اور البتہ حلال کرو گے تم حرام کو اور دارمی میں روایت ہے مجاہد سے کہ اس نے کہا عمر نے ڈر تو قیاس کرنے سے فائدہ دارمۃ اللیبیۃ الاسوۃ الحسنۃ بالمحبیب میں لکھا ہے کہ ائمہ طہرین قیاس کرنے کو حرام سمجھتے تھے اسلئے کہ حکایت کی ہے شعرائے نے واقعہ میں کہ جب گنواہ حنیفہ پاس جعفر بن محمد کے تو کہا جعفر بن محمد نے امام ابو حنیفہ کو کہ میں نے سنا ہے کہ تو قیاس کیا کرتا ہے قیاس کراتیلے کہ اول جو قیاس کیا ہے تو شیطان نے کیا ہے اور تفسیر شبیر میں لکھا ہے کہ نقل

کیا ہو واحدی نے بسیطین ابن عباس رضی اللہ عنہ سو کہ کہا ابن عباس نے کہ تسی فرما بدار
 کرنی بہت بہتر واسطے شیطان کے قیاس کے نے سو پس فرمایا کی اوس نے رہا اپنے کی
 اور قیاس کیا اور اول جس شخص نے کہ قیاس کیا شیطان ہو پس کا فر مواہ بسبب
 قیاس اپنی کے پس جس شخص کہ قیاس کرے دین کی بات کا کسی چیز میں اپنی رائے سے
 نزدیک کرے گا اللہ کو ساتھ شیطان کے اور کہا نسفی نے تفسیر مدارک
 میں کہ انص کے ہوتے ہوئے قیاس کرنا امر دین میں مردود ہے اور ذرا سات
 اللہیب فی الاسوۃ الحسنیۃ بالحبیب میں لکھا ہے کہ ترک کرنا انص کا ساتھ
 رای کے حرام ہے ساتھ اجماع کو انتہے

چوتھا مخالفہ

اور ایک مخالفہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتے ہیں کہ حدیث کو جو جو مسلم
 حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں ان پر تو حدیث پر چلنے والے عمل کر ہی لہیں گے لیکن
 جو جو مسئلے کہ حدیث کو ثابت نہیں ہیں ان کے لیے کیا کریں گے آخر کار فقہ کی کتابوں پر
 ہی چلین گے اور کسی نہ کسی امام ہی کے مقلد بنیں گے جواب اسکا یہ ہے کہ اگر کوئی
 شخص غور و سوا راہ تحقیق نہ کرے اور حدیث کی طرف نظر نہ کرے اور دیکھے تو ہر ایک
 مسئلہ قرآن اور حدیث سے معلوم ہو سکتا ہے کسی مسئلہ کے لیے ہی کسی کو مسائل فقہیہ
 کی حاجت نہیں لیکن جس کو یہ سبب کم علمی یا قصور فہم کے یا قلت تدبر کے قرآن
 اور حدیث سے کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو سکا تو وہ مسئلہ بموجب حکم اللہ تعالیٰ کے فاسکوا
 اھل الذکر انکم لا تعلمون یعنی جو تم نہ جانو تو تم بوجھ لو یاد رکھو و لے
 لوگوں پر کسی محدث یا مجتہد یا فقیہ یا فاضل یا مفتی یا مولوی سے بوجھ کر عمل میں
 لاوے ایسے محل پر بسبب لا چاری کے کسی کی تقلید کرنی جائز ہے لیکن اس
 تقلیدی مسئلے کی تحقیق کے فکر میں رہے اور کوشش کرے محض سپہر خاطر جمع

تقاضی شخصی کے حرام ہونے کے بیان میں

۱۔ چوتھا مخالفہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتے ہیں کہ حدیث کو جو جو مسلم حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں ان پر تو حدیث پر چلنے والے عمل کر ہی لہیں گے لیکن جو جو مسئلے کہ حدیث کو ثابت نہیں ہیں ان کے لیے کیا کریں گے آخر کار فقہ کی کتابوں پر ہی چلین گے اور کسی نہ کسی امام ہی کے مقلد بنیں گے جواب اسکا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص غور و سوا راہ تحقیق نہ کرے اور حدیث کی طرف نظر نہ کرے اور دیکھے تو ہر ایک مسئلہ قرآن اور حدیث سے معلوم ہو سکتا ہے کسی مسئلہ کے لیے ہی کسی کو مسائل فقہیہ کی حاجت نہیں لیکن جس کو یہ سبب کم علمی یا قصور فہم کے یا قلت تدبر کے قرآن اور حدیث سے کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو سکا تو وہ مسئلہ بموجب حکم اللہ تعالیٰ کے فاسکوا اھل الذکر انکم لا تعلمون یعنی جو تم نہ جانو تو تم بوجھ لو یاد رکھو و لے لوگوں پر کسی محدث یا مجتہد یا فقیہ یا فاضل یا مفتی یا مولوی سے بوجھ کر عمل میں لاوے ایسے محل پر بسبب لا چاری کے کسی کی تقلید کرنی جائز ہے لیکن اس تقلیدی مسئلے کی تحقیق کے فکر میں رہے اور کوشش کرے محض سپہر خاطر جمع

ہے اور طلال نہیں جانتے اس چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دی ہے عرض کیا کہ یہ بات تو بیشک ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہی عبادت ہوانہ مولویوں اور درویشوں کی (یعنی جسے اللہ تعالیٰ تمہارا بنام لگاتا ہے) بیع کہتا ہے کہ میں نے ابوالعالمیہ کو چاہا کہ نبی اسرائیل میں خدا بنا لینا کیونکہ مروج تھا اور انہوں نے کہا کہ وہ جو کبھی اللہ کی کتاب میں کوئی بات مخالف قول اپنے دانشمندوں کے اور درویشوں کو باتے تو انہیں کا قول مانتے اللہ کی کتاب کا حکم نہ قبول کرتے علماء انہوں نے کہا ہے کہ اگر مخالف حکم خدا کے کسی کا کہنا ماننا اسکا معبود ٹھہرا لینا ہے تو پھر فاسق کو باوجودیکہ وہ برخلاف حکم خدا کے شیطان کی متابعت کرتا ہے کیونکہ انہیں کافر کہتے ہیں برخلاف اس کے سو وجہ اسکی یہ ہے کہ فاسق اگرچہ موافق کہنے شیطان کے عمل کرتا ہے لیکن اسکو حاکم نہیں جانتا اسواسطے اسوعنت کرتا ہے اور ذلیل جانتا ہے یعنی غفلت سے موافق مرضی شیطان کے اس سے عمل بد ہوتے ہیں نہ یہ کہ یہ اسکو اپنا حاکم عظیم جاکر اسکی اطاعت کرتا ہے اور یہ عذر ان لوگوں کے حق میں کارگر نہیں جو اپنے مولویوں اور درویشوں کی عظمت اور صدق و خلاف حکم خدا کے متابعت کرتے ہیں کہا امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں کہ میں نے دیکھا کہ کسی ایک مستبد فقہیوں کو ٹیپ پی میں نے ان پر آیتیں قرآن کی درباب کئی مسائل کو جو مخالف تہمیں وہ آیتیں ان مسائل کے مذہب سے ہیں نہ مافی انہوں نے وہ آیتیں اور رخ نہ کیا ان کی طرف اور حیران ہو کر میری طرف دیکھنے لگے کہ کیونکر عمل ہو سکے ان آیات پر جس حالت میں کہ ہمارے نزدیک ان سے ان کو خلاف روایتیں آچکی ہیں اگر تو اسے مخاطب تامل کرے ٹھیک ٹھیک تو پاوے تو اس مرض کو گہسا ہوا

بنا لیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حاکم نہیں جانتا اسواسطے اسوعنت کرتا ہے اور ذلیل جانتا ہے یعنی غفلت سے موافق مرضی شیطان کے اس سے عمل بد ہوتے ہیں نہ یہ کہ یہ اسکو اپنا حاکم عظیم جاکر اسکی اطاعت کرتا ہے اور یہ عذر ان لوگوں کے حق میں کارگر نہیں جو اپنے مولویوں اور درویشوں کی عظمت اور صدق و خلاف حکم خدا کے متابعت کرتے ہیں کہا امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں کہ میں نے دیکھا کہ کسی ایک مستبد فقہیوں کو ٹیپ پی میں نے ان پر آیتیں قرآن کی درباب کئی مسائل کو جو مخالف تہمیں وہ آیتیں ان مسائل کے مذہب سے ہیں نہ مافی انہوں نے وہ آیتیں اور رخ نہ کیا ان کی طرف اور حیران ہو کر میری طرف دیکھنے لگے کہ کیونکر عمل ہو سکے ان آیات پر جس حالت میں کہ ہمارے نزدیک ان سے ان کو خلاف روایتیں آچکی ہیں اگر تو اسے مخاطب تامل کرے ٹھیک ٹھیک تو پاوے تو اس مرض کو گہسا ہوا

اللہ تعالیٰ نے اس کو حاکم نہیں جانتا اسواسطے اسوعنت کرتا ہے اور ذلیل جانتا ہے یعنی غفلت سے موافق مرضی شیطان کے اس سے عمل بد ہوتے ہیں نہ یہ کہ یہ اسکو اپنا حاکم عظیم جاکر اسکی اطاعت کرتا ہے اور یہ عذر ان لوگوں کے حق میں کارگر نہیں جو اپنے مولویوں اور درویشوں کی عظمت اور صدق و خلاف حکم خدا کے متابعت کرتے ہیں

یہ روایتیں کہ یہود اور نصاریٰ نے انہو مولویوں اور درویشوں کو جہانکے خدا ہونے کا عقیدہ
 کر لیا تھا مگر ادا یہ ہے کہ اوہنوں نے اطاعت کی تھی اپنے مولویوں اور درویشوں
 کی بیچ امر اور نہی ان کی کے نقل کی گئی ہے کہ تحقیق عدی بن حاتم تھا نصرانی پیر
 آیا ظرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالانکہ حضرت پڑھ رہے تھے سورہ برات
 پس جب پہنچا اس آیت تک کہا (عدی نے) پس کہا میں نے (حضرت کو) نتیجہ ہم
 پرستش کرتے انکی پس رہا یا حضرت نے کیا نہیں حرام کرتے تھے تم اس چیز کو کہ حلال
 کیا ہے اللہ نے اس کو پس حرام جانتے تھے تم ہی اس کو اور حلال کرتے تھے تم اس چیز
 کو کہ حرام کیا ہے اس کو اللہ نے پس حلال جانتے تھے تم ہی اس کو پس کہا میں نے بان
 فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) پس ہی ہے پرستش انکی اتھے اور کہا شاہ
 ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے کہ جس کینے کہ اپنے امام کو ایسا سمجھ لیا کہ اسکے
 شان ہو خطا بعید ہے تو اس نظر سے اگرچہ کوئی دلیل خلاف قول اس امام کے ملے تو
 بھی اس کی تقلید نہ چھوڑو نہ وہ شخص داخل ہے اِئْتِذُوا اَحْبَادَهُمْ وَرَهْبَانَهُمْ
 اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ مَن جَانَحَ عَقْدَ الْحَبِیْثِ دِیْنِ لَکُمَا ہُوَ کَجَوْشِخْصِ ہُوَ عَامِ
 اور فقہا میں کو کسی ایک کلمہ کی تقلید کرے یہ سبجہ کر کہ ایسے شخص سے خطا محال ہے
 اور یہ جو کہتا ہے سوالبتہ تو اس سے اور اپنے دل میں اس بات کو پوشیدہ رکھو کہ اس
 کی تقلید نہ چھوڑو نہ گاہ اگرچہ اسکے خلاف پر دلیل قائم ہو جاوے نہ وہ شخص دلیل
 احمدیث کی کہ جس کو روایت کیا ہے ترمذی نے عدی بن حاتم سے اور کہا اُس نے
 کہ سنابین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے (یہ آیت) اِئْتِذُوا
 اَحْبَادَهُمْ وَرَهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ یعنیں شہیرا یہ ہے انہو مولویوں اور
 درویشوں کو مانک مری اللہ سے فرمایا کہ وہ لوگ انکی پرستش تو نہیں کرنے تھے لیکن
 انکا حال یہ تھا کہ جس چیز کو انکے واسطے وہ حلال کر دیتے اس کو حلال جانتے اور جب

عندکے علیہ السلام نے فرمایا کہ انہو مولویوں اور درویشوں کو جہانکے خدا ہونے کا عقیدہ کر لیا تھا مگر ادا یہ ہے کہ اوہنوں نے اطاعت کی تھی اپنے مولویوں اور درویشوں کی بیچ امر اور نہی ان کی کے نقل کی گئی ہے کہ تحقیق عدی بن حاتم تھا نصرانی پیر آیا ظرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالانکہ حضرت پڑھ رہے تھے سورہ برات پس جب پہنچا اس آیت تک کہا (عدی نے) پس کہا میں نے (حضرت کو) نتیجہ ہم پرستش کرتے انکی پس رہا یا حضرت نے کیا نہیں حرام کرتے تھے تم اس چیز کو کہ حلال کیا ہے اللہ نے اس کو پس حرام جانتے تھے تم ہی اس کو اور حلال کرتے تھے تم اس چیز کو کہ حرام کیا ہے اس کو اللہ نے پس حلال جانتے تھے تم ہی اس کو پس کہا میں نے بان فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) پس ہی ہے پرستش انکی اتھے اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے کہ جس کینے کہ اپنے امام کو ایسا سمجھ لیا کہ اسکے شان ہو خطا بعید ہے تو اس نظر سے اگرچہ کوئی دلیل خلاف قول اس امام کے ملے تو بھی اس کی تقلید نہ چھوڑو نہ وہ شخص داخل ہے اِئْتِذُوا اَحْبَادَهُمْ وَرَهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ مَن جَانَحَ عَقْدَ الْحَبِیْثِ دِیْنِ لَکُمَا ہُوَ کَجَوْشِخْصِ ہُوَ عَامِ اور فقہا میں کو کسی ایک کلمہ کی تقلید کرے یہ سبجہ کر کہ ایسے شخص سے خطا محال ہے اور یہ جو کہتا ہے سوالبتہ تو اس سے اور اپنے دل میں اس بات کو پوشیدہ رکھو کہ اس کی تقلید نہ چھوڑو نہ گاہ اگرچہ اسکے خلاف پر دلیل قائم ہو جاوے نہ وہ شخص دلیل احمدیث کی کہ جس کو روایت کیا ہے ترمذی نے عدی بن حاتم سے اور کہا اُس نے کہ سنابین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے (یہ آیت) اِئْتِذُوا اَحْبَادَهُمْ وَرَهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ یعنیں شہیرا یہ ہے انہو مولویوں اور درویشوں کو مانک مری اللہ سے فرمایا کہ وہ لوگ انکی پرستش تو نہیں کرنے تھے لیکن انکا حال یہ تھا کہ جس چیز کو انکے واسطے وہ حلال کر دیتے اس کو حلال جانتے اور جب

انہ کوئی چیز حرام کر دی تو سب کو حرام جانتے اور شاہ عبد الغزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر فتح الغریب
 میں یہ آیت **فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ** کو لکھا ہے درینجا باید نہت چنانچہ
 عبادت غیر خدا مطلقاً شرک و کفر است اطاعت غیر او تعالیٰ نیز بالاستقلال کفر است معنی
 اطاعت غیر بالاستقلال آنست کہ اور او سے بیع احکام نہ نہتہ ربّہ تقلید او در گردن اندازد
 و تقلید اور لازم شمارد و باوجودیکہ ظہور مخالفت حکم او با حکم او تعالیٰ دست از اتباع او بردارد
 و این ہم نوعی است از اتحاد اندا کہ در آیت کریمہ **اِشْحٰنٌ وَاَحْبَارُهُمْ وَرَهْبَانُهُمْ اَرْبَابًا**
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَلْسِیْمِہٖ بن مکرّمہ مگویش آن فرمودہ اندا تمہ اور مولوی جمیل شہید رحمۃ
 اللہ علیہ نے تفسیر العنین میں لکھا ہے کہ چونکہ جائز ہوگا لازم کر لینا ایک شخص مقرر کی تقلید
 کو باوجود قدرت کو رجوع کرنے پران و اتیون کی طرف جو منقول ہیں بنی صلی اللہ علیہ
 سلم سے صاف دلالت کرتی ہیں خلاف پر اس امام کی بات کے جسکی تقلید لازم
 کیا ہو لہذا اگر نہ چوڑا کیسے انہ امام کی بات کو تو اس کے دل میں شرک گساہوا ہے جیسا کہ
 دلالت کرتی ہے اسجدین ترمذی کی جو روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ اس نے پوچھا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اس آیت کے **اِشْحٰنٌ وَاَحْبَارُهُمْ وَرَهْبَانُهُمْ اَرْبَابًا** من
دُوْنِ اللّٰهِ وَاَلْسِیْمِہٖ بن مکرّمہ یعنی بنالیا اپنے مولویوں اور شاہنخون کو جدی و جدی رب
 وری اللہ کے اور سیر مریم کے بیٹے کو پس کہا عدی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں نہیں ایاتہا
 اپنے مولویوں اور شاہنخون کے جدی و جدی رب تب فرمایا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ حلال سمجھا
 تھے انکی حلال کہی ہوئی چیز کو اور حرام سمجھا تھے انکی حرام کہی ہوئی چیز کو انتہی حاصل
 کہ جب شخص کسی کی تقلید لے لے اور لازم سمجھ لے اور باوجود مخالفت معلوم ہو جائے حکم سب کو
 کے ساتھ حکم خدا اور اس کے رسول کے اسکی اتباع نہ چوڑی تو اسے حکم آیت **اِشْحٰنٌ وَاَحْبَارُهُمْ**
وَرَهْبَانُهُمْ اَرْبَابًا من **دُوْنِ اللّٰهِ** کہ خدا کا شرک نہیں لایا اور سخت عیب ہے کہ دو رخ میں نہ ہو کا ہوا
 اسلئے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ **مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا دُمِ النَّارُ**

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَضَارٍ بِعَيْنِهِمْ جَوْزِي شَرِكٍ لَا دُوسَاتٍ لَهُ إِلَّا سُبْحَانُكَ يَوْمَ تَحْشُرُ أَعْيُنُهُمْ فَيَجْعَلُهَا دُورًا خَلَكَ لِنَفْسَانِ إِنَّكَ بِأَشْيَاءِ قُلُوبِهِمْ عَلِيمٌ فَكُلَّ ضَلَالٍ لَا يَعْبُدُ إِلَّا عَيْنَهُ تَحْقِيقُ الْمَدْعَى
 نہیں بختنا یہ کہ شرک لایا جاوے ساتھ اس کے اور بختنا ہے جو سوال کے ہو واسطے
 جس کے چاہے اور جو کوئی شرک لادو ساتھ اس کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہ دور
فائدہ یہ دونوں آیتیں حیرت انگیز ہیں اس بات پر کہ مشرک ہمیشہ ہدایت کو دور
 میں جلتا رہے گا اور اس کی بخشش کسی نہ ہوگی اسی سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
 آکہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر چلا یا جاوے اور ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو یہی شرک
 نہ کر تو اس کے ساتھ چنانچہ ابن عباسؓ ماجہ میں روایت ہو ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 کہ کہا وصیت کی مجھ کو دوست میرے نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ کر
 کر تو ساتھ اس کے کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور چلا یا جاوے تو اور اس
 بات میں کچھ بھی شک نہیں کہ تقلید کیسی خواہ ائمہ اربعہ میں سے ہو خواہ ان کے سوا کی
 ہو اور شرک ہے جیسا کہ اوپر گذر اور اسی کے قائل ہیں اور علماء بھی چنانچہ علماء
 مسین الدین نے ورسات اللیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحیب
 میں لکھا ہے کہ کہا ابن عمرؓ ہدایہ کے حاشیہ میں جو شخص کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآکہ وسلم کے سوا کسی اور خاص ایک ہی شخص کے مذہب پر اڑا رہے اور یہ سمجھے کہ
 ایسی بات صحیح و احب الملتا ہے اور کسی کی ائمہ میں سے نہیں ہے پس وہ گمراہ جاہل
 ہے بلکہ کافر ہے ہو جاتا ہے اس سے توبہ کروانی چاہیے۔ پس اگر توبہ کرے تو بہتر ہے
 ورنہ قتل کیا جاوے کیونکہ جبکہ اس نے اس بات کا اعتقاد کیا کہ وہ جیسے لوگوں پر
 متابعت کرنی ایک خاص کی ان ائمہ سے سوا اور ورنہ تو ہیرایا اسکو نبی بنی صلی اللہ

یہ میں نے غریب سے لیا
 معین غریب سے لیا
 صلی اللہ علیہ وسلم
 ان قریب ہو الصواب
 لاذی صبح اتباعہ
 دور قریب سے لیا
 فہو صواب جاہل بل
 قریب کا ذریعہ
 فان ناب و الاقتل
 فان صستی اختف
 انہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ولاح بعینہ منہ
 الا انہ بعد منہ
 فہو صواب

کی تقلید حرام ہے اور اگر تو اس سے رجوع نہیں بلکہ مقلد ہے تو کہہنا کہ میں ایک ہی مذہب کے خاص
 کر لازم نہ پکڑ لینا بلکہ جیسے تجھ کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے ویسے ہی عمل کیجیو اور وہ یوں ہے
 کہ اگر تو خود عالم نہ ہو تو اہل فکر سے پوچھو اور اہل فکر وہ لوگ ہیں جو قرآن اور حدیث سے واقف
 ہیں اور خوب جانتے ہیں جو جواب اہل فکر سے مسئلہ پوچھنے لگے تو جہاں تک ہو سکا اپنی وارفتہ
 میں ایسی سہولیت ڈھونڈیں جو جس سے تکلیف اور تنگی جاتی رہے اور اس امر میں اس کے
 جائز ہو نہ کیا سوال کرتے رہو یہاں تک کہ تو اسے پالیو اور یہ یاد رکھنا کہ اگر تجھے مفتی
 یہ کہے کہ تیرے مسئلہ میں یہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول کا حکم ہے تو تو نے یہ جواب لے لیا اور اگر
 یوں کہے کہ یہ میری رائے میں ایسا ہی آتا ہے تو مت کیجیو کسی اور سے پوچھو۔ اور ملا
 عابد سند ہی نے طوابع الانوار حاشیہ در المختار میں لکھا ہے اور مجتہد معین
 کی تقلید واجب ہونے پر کوئی بھی تو دلیل نہیں ہے نہ شریعت کی رو سے نہ عقل کی
 جہت سے چنانچہ حنفیہ میں سے ابن ہائم نے فتح القدیر شرح ہدایہ میں اور اپنی کتاب
 میں جس کا نام تحریر الاصول ہے ذکر کیا ہے اور مالکیہ میں سے شیخ ابن عبد السلام
 نے مختصر منتہی الاصول میں اور شافعیہ سے محقق عصند الدین نے بھی اس کے وجہ سے
 ہونے کی خوب ہی تصریح کی ہے اور ابن اسیر الحاج نے تجرید شرح تحریر میں ذکر کیا
 ہے کہ سلف، اہل جماع کہ چکے ہیں کہ کسی حاکم یا مفتی کو ایک ہی شخص کی تقلید اس
 طرح کہ کسی مسئلہ میں ہی اس کے قول کے سوا اور کسی کے قول پر نہ وہ حکم اور نہ یہ فتویٰ
 دے حلال نہیں اور ملا علی قاری حنفی نے شرح عین العلم میں لکھا ہے کہ یہ تو
 معلوم ہی ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کسی کو یہ تکلیف نہیں دی کہ حنفی بنے یا مالکی
 بنے یا شافعی بنے یا حنبلی بنے بلکہ انہیں یہ تکلیف دی ہے کہ وہ سنت کے

۱
 سب ایچ جہاں پورے
 میں اہل علم و ادب
 صاحب الرائے کی وجہ سے
 وجوب تقلید مجتہد
 معین لکھتے علی کلام
 جتہ الشریعہ و کلام
 العقل کما ذکر الشیخ ابن
 العلم من الخلفیہ فی فتح
 القدیر و کتاب المسئ
 تجرید الاصول و بعد
 وجوب صرح الشیخ ابن
 عبد السلام فی مختصر فتویٰ
 الاصول و کتاب التفتیہ
 عصند الدین من الشافعیہ
 و کتاب امیر الحاج و فی
 شرح التحریر الاصول
 للحنفیہ میں العلماء نے جو
 علی الذیل لکھا ہے کہ
 ولا مفتی تقلید
 و اول و اصل حدیث
 لکھا ہے کہ

اول و اصل حدیث
 لکھا ہے کہ
 لا یفتی من الاصل
 الا بحدیث
 صحیحہ
 و اول و اصل حدیث
 لکھا ہے کہ
 لا یفتی من الاصل
 الا بحدیث
 صحیحہ

بالجملہ عرض ازین کلام آنکہ اشتغال بفقہ تیس ظاہر کتاب دستہ و تعلم و تعلیم آن خواہ
 بخواندن باشد خواہ بستماع مضامین سعی و اشاعت آن از جنس اکل و شرب
 لباس است کہ مدار زندگی بر بنیاد اشتغال باحکام فقہ معتبرہ و اشتغال صوفیہ یافتہ
 از قبیل مرادۃ و مصالحہ است کہ عند الضرورت بقدر حاجت بعمل آرند و بعد از ان بکار
 اصل خود مشغول باشند و عنوان و شعار خود محمد ربی خالصہ و تسبیح قدیم باید داشت
 نہ مذہب نہ مذہب خاص و اسلاماک و در طریقہ مخصوصہ بلکہ مذہب و طرق مثل و کاکین عطارین
 باید شمرد و خود را مونس لکان جنبہ محمدی باید ساخت پس چنانچہ سپاہیان را عنوان سپہ
 گری شمار است اعلا کلمہ سلطانی کار و بار وقتیکہ بدو از محتاج مے شوند از سر دکان
 کہ بدست آید بگیرند و بقدر حاجت بعمل آرند و باقی را برائے وقت ضرورت نگاہ میدارند
 و بکار و بار خود مشغول میباشند جمہ پسرین محمدیت خالصہ و اشتغال خود باید کرد و قافرت
 ظاہر است را کار و بار خود باید داشت و احکام فقہ صحیحہ و اشتغال صوفیہ معتبرہ را کہ
 خالی از شوب و فساد و بدعت باشد بقدر حاجت اشتغال باید کرد و از انان بآن
 توغل نباید کرد انتہی **ف** ایضاح الحق مین و دوسری جگہ صفحہ ۶۶ مین ہی تعلیم
 شخصی کے رد کا مضمون مولوی سحیل شہید نے خوب لبط سے لکھا ہے لیکن بسبب
 خوف طول ہونے کتاب کے انکے اسی مضمون مذکور پر ہی یہاں اکتفا کیا گیا اور شیخ
 الاسلام ابن عقیلہ الحارثی نے بیان الفرقان مین اولیاء و الشیطان و
 اولیاء الرحمان مین لکھا ہے اور تحقیق اتفاق کیا ہے کہ پہلے مین اور اسکو
 امامون نے اسبکہ تحقیق ہر ایک شخص کچھ اجاتا ہے اپنی کلام سے اور جوڑا جاتا
 ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی فرق ہے در میان انبیاء اور غیر انکے کے پس
 تحقیق انبیاء پر وجوب ہر ایمان لانا سنا نہ سب باتوں انکی کے کہ جنکی خبر دی ہے
 اونہوں نے اللہ کی طرف سے اور وجوب ہر فرمانبرداری انکی اس مین کہ امر کرتے ہیں

عبادت بیان
 الفرقان چنانچہ
 امام کے کلام
 میں ہے

اسکا بخندان اولیا کو پس تحقیق شایق ہے کہ نہیں وجوب فرمانبرداری انکی ہر ایک ام
 میں اور نہ ایمان لانا واجب ہے انکی ساری باتوں پر بلکہ پیش کیا جاتا ہے امر انکا او
 بات انکی او پر قرآن اور حدیث کو پس جو کچھ کو موافق ہو سائنہ کتاب اور حدیث کو وجوب
 ہے ماننا اسکا اور جو مخالف ہو کتاب اور سنت کو ہو گامرو دو خواہ کہنے والا اسکا کہ
 اللہ ہی ہو اور نیز اسی میں ہو کہ جو کوئی مخالفت کرے کتاب اور سنت کی نہیں ہے
 وہ اولیا اللہ ہو کہ جنکی پیروی کا اللہ نے حکم دیا ہے بلکہ ایسا شخص یا تو کافر ہو گا یا
 کر نوا الاحمال میں یا وہ یہ بات اکثر ہوتی ہو مثلاً کھون کی کلام میں اور شیخ ابن الہمام
 حنفیوں کو رئیس نے فتح القدر میں لکھا ہے کہ اپنے آپ پر خاص ایک عین مجتہد کے
 قول و فعل کو لازم پکڑنے سے انکی تقلید وجوب ہونے پر کوئی بھی دلیل نہیں بلکہ وہا
 کا مقضے تو یہ ہے کہ خواہ کوئی صاحب تہد ہو اس کے قول پر جس مسئلہ میں حاجت پڑے
 عمل کیا جاوے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاسْتَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
 یعنی پس پوچھو کہ یاور کہنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے اور پوچھا جب
 ہی جاتا ہو جبکہ کوئی حادثہ درپیش ہو اور جب وہ اٹرا تو اسوقت اگر مجتہد کا قول
 اسکے پاس ہو اس پر عمل واجب ہو گا اور غالب یہ ہو کہ ایسے ایسے الزامات فقہا
 کی طرف سے ہیں تاکہ لوگ رخصتوں کی تلاش سے باز رہیں اور زمین تو عامی ہر مسئلہ
 میں مجتہد کا وہی قول ہو جو اس پر آسان ہو اور میں نہیں جانتا کہ اس کو نقل اور
 عقل میں ہو کون مانے پس انسان کا اپنی جان پر سہولت کا متلاشی رہنا اس پر
 مجتہد کو قول سے جسکو اجتہاد کرنا جائز ہو وہی جسکو معلوم نہیں کہ شرع نے اس پر اسکی نصرت
 کی ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر سہولت کو محبوب کہتے تھے اور ملا علی
 قاری حنفی نے منہج الارشہ میں لکھا ہے کہ خلاصہ میں ہے کہ جو کوئی بددکرے کسی
 حدیث کو کہتا مشایخ نے وہ کافر ہو جاتا ہے اور کہا پچھلے فقہاء اگر وہ حدیث متواتر ہو

خلاف قول او شیخ ابی الدین انفسہ
 العمل بقول المجتہد فیما احتج
 البیہودہ بما قالہ اہل الذکر
 انکم لا تعلمون السوال من المجتہد
 وحیث لا یصلح لہ اذنتہ العبدۃ
 وجعلہ بہ والایان قول المجتہد
 الزنا منہج کل المذاب شریع
 الخ فی الامتداد فی شریع
 قبول المجتہد فی حدیثہ
 ما ینتقل من النقل والاعمال
 الا ان یتبع کما هو العقل
 من قول المجتہد فی حدیثہ
 ما حکم من الخیر من حدیثہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من حدیثہ
 عن امتہ واللہ سبحانہ اعلم بالصواب
 چاہے یا نہیں کہ ترمذی مجتہد
 یہ ہے انکے علماء میں اسکی بات
 بعض مشایخ نے از حدیث شافعی
 انکے متواتر قول انکے قول
 ہو لایحیی لاداکار و حدیث
 علی وجہ الامتنان لا یستحق
 والاکار

تو کہ فرما تا ہے میں کہتا ہوں کہ یہی بات صحیح ہے کہ بجز رد کرنے خبر متواتر کے نہیں ہوتا مگر
 اس حالت میں کہ خبر واحد کو ہلکا اور خفیف جانکر انکار کرے تو اسکے انکار سے بھی کفر ہوتا ہے
 اور کما امام فخری نے کہ دلیل کا تقاضا تو یہ ہے کہ تعین (مذہب) لازم نہیں ہے بلکہ
 جس سے چاہے اور جس سے اتفاق ہو فخری پر چہ لے پر سہل سہل نہ ڈونڈا کرے اور
 حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح مغرب
 میں لکھا ہے کہ بنا کتاب اور سنت کو پیشوا اپنا اور نظر کران دونوں میں ساتھ تامل اور فکر
 کے اور عمل کر ساتھ اندونوں کے اور فریب مت کہا کسی کو قتل قوی یا ضعیف اور کلمات
 صوفیہ سے معنی قرآن اور حدیث کو مقابل اور مخالف کسی کا قول مت مان را اور علامہ اکل
 صاحب عین نے امام علانی سے نقل کر کے تقرر میں لکھا ہے کہ جبکہ کسی مقلد کو دوسرا
 مذہب موافق حدیث کو معلوم ہو اور اپنا مذہب مخالف حدیث کے تو اس مقلد کو چاہیے کہ اپنی مذہب
 سے انتقال کرے اس مذہب کی طرف جو موافق حدیث کے ہو اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی
 نے عقد الحمید میں لکھا ہے کہ بعض شخص مقلد ہو کر اپنے ہی امام کے قول کی پیروی
 کرتا ہے باوجودیکہ اسکا مذہب دلیل سے الگ ہو جاتا ہے گویا کہ وہ امام پیغمبر سے اسکی طرف
 مائل ہوا ہے اور یہ حق ہو جاتا ہے اور صواب کے دور سے کوئی دانا ہو سکتا نہیں کرتا
 اور انہیں نے عقد الحمید میں لکھا ہے کہ ابن حزم نے کہا ہے کہ جو شخص کتاب سے تقلید
 حرام ہے اور کسی کو حلال نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے قول کو بلا
 دلیل اخذ کرے دلیل اسکی (ایک تویہ) آیت ہے اَتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ
 وَ لَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ اَوْ لِيَاذَنْبِیْنِے پیروی کرو جو چیز کی کہ تماری گئی طرف
 تمہاری پیروی دگا رہتا ہے اور پیروی کرو سوائے اسکے اور دوستوں کی
 (اور دوسری) دلیل اسکی یہ آیت ہے وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ اَتَّبِعُوا مَا اُنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا

۱ غفر البین
 ۲ غفر البین
 ۳ غفر البین
 ۴ غفر البین
 ۵ غفر البین
 ۶ غفر البین
 ۷ غفر البین
 ۸ غفر البین
 ۹ غفر البین
 ۱۰ غفر البین
 ۱۱ غفر البین
 ۱۲ غفر البین
 ۱۳ غفر البین
 ۱۴ غفر البین
 ۱۵ غفر البین
 ۱۶ غفر البین
 ۱۷ غفر البین
 ۱۸ غفر البین
 ۱۹ غفر البین
 ۲۰ غفر البین
 ۲۱ غفر البین
 ۲۲ غفر البین
 ۲۳ غفر البین
 ۲۴ غفر البین
 ۲۵ غفر البین
 ۲۶ غفر البین
 ۲۷ غفر البین
 ۲۸ غفر البین
 ۲۹ غفر البین
 ۳۰ غفر البین
 ۳۱ غفر البین
 ۳۲ غفر البین
 ۳۳ غفر البین
 ۳۴ غفر البین
 ۳۵ غفر البین
 ۳۶ غفر البین
 ۳۷ غفر البین
 ۳۸ غفر البین
 ۳۹ غفر البین
 ۴۰ غفر البین
 ۴۱ غفر البین
 ۴۲ غفر البین
 ۴۳ غفر البین
 ۴۴ غفر البین
 ۴۵ غفر البین
 ۴۶ غفر البین
 ۴۷ غفر البین
 ۴۸ غفر البین
 ۴۹ غفر البین
 ۵۰ غفر البین
 ۵۱ غفر البین
 ۵۲ غفر البین
 ۵۳ غفر البین
 ۵۴ غفر البین
 ۵۵ غفر البین
 ۵۶ غفر البین
 ۵۷ غفر البین
 ۵۸ غفر البین
 ۵۹ غفر البین
 ۶۰ غفر البین
 ۶۱ غفر البین
 ۶۲ غفر البین
 ۶۳ غفر البین
 ۶۴ غفر البین
 ۶۵ غفر البین
 ۶۶ غفر البین
 ۶۷ غفر البین
 ۶۸ غفر البین
 ۶۹ غفر البین
 ۷۰ غفر البین
 ۷۱ غفر البین
 ۷۲ غفر البین
 ۷۳ غفر البین
 ۷۴ غفر البین
 ۷۵ غفر البین
 ۷۶ غفر البین
 ۷۷ غفر البین
 ۷۸ غفر البین
 ۷۹ غفر البین
 ۸۰ غفر البین
 ۸۱ غفر البین
 ۸۲ غفر البین
 ۸۳ غفر البین
 ۸۴ غفر البین
 ۸۵ غفر البین
 ۸۶ غفر البین
 ۸۷ غفر البین
 ۸۸ غفر البین
 ۸۹ غفر البین
 ۹۰ غفر البین
 ۹۱ غفر البین
 ۹۲ غفر البین
 ۹۳ غفر البین
 ۹۴ غفر البین
 ۹۵ غفر البین
 ۹۶ غفر البین
 ۹۷ غفر البین
 ۹۸ غفر البین
 ۹۹ غفر البین
 ۱۰۰ غفر البین

۱ غفر البین
 ۲ غفر البین
 ۳ غفر البین
 ۴ غفر البین
 ۵ غفر البین
 ۶ غفر البین
 ۷ غفر البین
 ۸ غفر البین
 ۹ غفر البین
 ۱۰ غفر البین
 ۱۱ غفر البین
 ۱۲ غفر البین
 ۱۳ غفر البین
 ۱۴ غفر البین
 ۱۵ غفر البین
 ۱۶ غفر البین
 ۱۷ غفر البین
 ۱۸ غفر البین
 ۱۹ غفر البین
 ۲۰ غفر البین
 ۲۱ غفر البین
 ۲۲ غفر البین
 ۲۳ غفر البین
 ۲۴ غفر البین
 ۲۵ غفر البین
 ۲۶ غفر البین
 ۲۷ غفر البین
 ۲۸ غفر البین
 ۲۹ غفر البین
 ۳۰ غفر البین
 ۳۱ غفر البین
 ۳۲ غفر البین
 ۳۳ غفر البین
 ۳۴ غفر البین
 ۳۵ غفر البین
 ۳۶ غفر البین
 ۳۷ غفر البین
 ۳۸ غفر البین
 ۳۹ غفر البین
 ۴۰ غفر البین
 ۴۱ غفر البین
 ۴۲ غفر البین
 ۴۳ غفر البین
 ۴۴ غفر البین
 ۴۵ غفر البین
 ۴۶ غفر البین
 ۴۷ غفر البین
 ۴۸ غفر البین
 ۴۹ غفر البین
 ۵۰ غفر البین
 ۵۱ غفر البین
 ۵۲ غفر البین
 ۵۳ غفر البین
 ۵۴ غفر البین
 ۵۵ غفر البین
 ۵۶ غفر البین
 ۵۷ غفر البین
 ۵۸ غفر البین
 ۵۹ غفر البین
 ۶۰ غفر البین
 ۶۱ غفر البین
 ۶۲ غفر البین
 ۶۳ غفر البین
 ۶۴ غفر البین
 ۶۵ غفر البین
 ۶۶ غفر البین
 ۶۷ غفر البین
 ۶۸ غفر البین
 ۶۹ غفر البین
 ۷۰ غفر البین
 ۷۱ غفر البین
 ۷۲ غفر البین
 ۷۳ غفر البین
 ۷۴ غفر البین
 ۷۵ غفر البین
 ۷۶ غفر البین
 ۷۷ غفر البین
 ۷۸ غفر البین
 ۷۹ غفر البین
 ۸۰ غفر البین
 ۸۱ غفر البین
 ۸۲ غفر البین
 ۸۳ غفر البین
 ۸۴ غفر البین
 ۸۵ غفر البین
 ۸۶ غفر البین
 ۸۷ غفر البین
 ۸۸ غفر البین
 ۸۹ غفر البین
 ۹۰ غفر البین
 ۹۱ غفر البین
 ۹۲ غفر البین
 ۹۳ غفر البین
 ۹۴ غفر البین
 ۹۵ غفر البین
 ۹۶ غفر البین
 ۹۷ غفر البین
 ۹۸ غفر البین
 ۹۹ غفر البین
 ۱۰۰ غفر البین

بَلْ خَشِعُوا مَا الْفَيْسَا عَلَيْكَ ابَائِنَا إِنَّهٗ جَاحِلُونَ اور جب کہا جاتا ہے وہ سحرانگے پیروی کرو اس
 چیز کی کہ اتارا اللہ نے کہتو میں بلکہ پیروی کریں گے ہم اس چیز کی کہ یا پاپائے ہمیں اور پاسک
 بابون انہوں کو اور اللہ تعالیٰ اسکی مدح میں جو تقلید نہ کرے فرماتا ہے فَكَيْفَ عِبَادِي
 الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَىٰ اللَّهُ
 وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْوَالِدُونَ الْكَابِتُونَ پس غوغا خبری دے بند و سرور کو وہ جو سنتے ہیں بات
 کو پس پیروی کرتے ہیں بہتر اسکے کی یہ لوگ ہیں جنکو مدایت کی اللہ نے اور یہ لوگ وہی
 ہیں صاحب عقل خالص کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نَزَّلْنَا تِلْكَ آيَاتِنَا فِي لَيْلٍ مُّبَارَكَةٍ وَأَنَّا
 وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُمْضَوْنَ لَكِنْ جَعَلْنَاهُمْ سُرَّةَ سَعِيدٍ
 پس یہی وہ سحر طرف اللہ کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور دن بچلو
 کے سوا اللہ تعالیٰ نازل کرے کے وقت حادثہ پیش کرنا بخیر قرآن اور حدیث کو کی طرح مباح
 نہیں کیا اور یہی سبب تنازع کو وقت قول قائل کی طرف رو کر نا حرام ہو گیا اسلیو کہ بخیر
 قرآن اور حدیث کو ہے اور بیشک تمام صحابہ کا اجماع اول سے آخر تک اور تابعین کا اجماع
 اول سے آخر تک اور متبع تابعین کا اجماع اول سے آخر تک اس تقلید سے باز رہو پر اور
 منع کرنے پر ثابت ہو چکا ہے کہ کوئی شخص اپنے میں سے کسی انسان کے قول کی طرف
 یا اپنے سے پہلے کو قول کی طرف قصد کرے بہرہ وہ تمام اقوال کو اخذ کرے پس جس شخص نے
 امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اقوال یا امام مالک کے تمام اقوال یا امام شافعی کے
 تمام اقوال یا امام احمد کو تمام اقوال اخذ کیے اور ان میں سے یا اسے علاوہ اپنے متبوع
 کا قول چھوڑ کر غنیہ کا قول نہیں لیتا اور جو قرآن اور حدیث میں آیا ہے اس پر اعتما و نہیں
 کرتا پس کوئی انسان معین کی قول سے مطابقت کرے تو وہ خوب سمجھے کہ اسنو تمام امت اول سے
 آخر تک کا یقینا خلاف کیا اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور وہ اپنی دسٹے ساری تینوں
 زمانہ محمود میں نہ سلف پاتا ہے اور نہ امام سواس نے بیشک سے متین ہو الگ اہ اختیار

۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰

چہ ترجمہ ماند کہ تقلید آدمی کئی و اگر بدلیل و مستند است پس تقلید وقت تمام می شود
 کہ تو هم آن سلسلہ را همان دلیل بدانی و الا مخالف او باشی نه مقلد او چون تو هم آن سلسلہ
 را بدلیل دینی تقلید صنائع شد۔ و نیز شاه عبد الغفری صاحب تفسیر غرری ہی میں
 پنج آیت و کثر اتبعوا اهل الذی جاءک من العالم انک اذا المین
 الظالمین یعنی اگر پیروی کر لگا تو دشمن انکی کی پیچھا اس چیز کے کہ آئی تیرے
 پس علم سے تحقیق تو اس وقت البتہ ظالموں سے ہوگا۔ فرماتے ہیں رازین آیت معلوم شد
 کہ بعد از وضوح دلائل و طوح براہین تقلید باطل است زیرا کہ اتباع ہوا عبد مجبوی
 العلم است اور مولوی اسماعیل شہید صراط المستقیم میں فرماتے ہیں پس در ہر سلسلہ
 کہ حدیث صحیحہ غیر منسوخ یا بدلتا ہے پیچہ مجتہد در ان بحث را اور قاضی شمار اسے بدانی حتی
 نے اپنے رسالہ عمل بالحدیث میں لکھا ہے فَنَنْتَقِصِبُ بِوَاحِدٍ مُّعَيَّنٍ
 اخیر الرسول صلّی اللہ علیہ وسلم ویرى ان قوله هو الصواب الذي يجب
 اتباعه دون الامة الاخرين فهو صواب جاهل یعنی جو کوئی ایک ہی مذہب
 برادر ہو سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ جانے کہ اسی کی بات صحیح و حلیہ اتباع
 ہے نہ کسی اور کی توفہ شخص گمراہ جاہل ہے اور ملا علی قاری حنفی نے اپنے رسالہ
 شرح القوارض میں لکھا ہے وفي الظنيرة ردی عن الخليفة انه قال
 لا يحل لاحد ان يفتي بقولنا ما لا يعلم من اين قلنا انتهي فاذا كان لا يجوز
 تقليد الامام غير دليل في الاحكام فكيف يجوز تقليد المقلد من
 الذين ما وصلوا الى مقام المجتهدين نعم يجوز للعامة ان يقلدوا العالم
 وكمقلد الصوفاة اهل الدين انتهى یعنی اور فتاویٰ ظہیر میں روایت کی
 گئی ہے ایجنیفہ کہ تحقیق ادھون نے کہا نہیں حلال ہے واسطے کسی کے یہ فتویٰ دے
 ساتھ فعل ہمارے کہ جب تک کہ نہ جانے کہاں سے کہا ہے ہم نے تمام ہوئی عبادت

چاروں ماموں اپنی اور غیروں کی تقلید کر کے سر منگ کر دیا کرتا۔

۴
 میرزا غفری صاحب تفسیر غرری
 لا یرکب ولا یرکب
 من عیلت من عیلت
 الف جلالہ و العزیز
 ۱۳۳۱ سن ۱۲۵۰
 عبارت سید الف
 چاروں ماموں کے
 بن ہے

فتاویٰ ظہیر بہ کی (ادبکہا ملا علی قاری نے پس جبکہ نہ جائز ہوئی تقلید امام کی بغیر
 دلیل کے بیچ احکام کے پس کیونکہ جائز ہوگی تقلید مقلدین کی کہ وہ نہیں پہنچیں
 مجتہدین کے مرتبہ کو بان جائز ہے واسطہ عامی کے یہ کہ تقلید کرے عالم کی اور اگرچہ وہ
 عالم مقلد ہی ہو واسطہ ضرورت امر دین کے **وَرَوَى الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ**
ذِي الْقُتُوبَاتِ الْمَكِّيَّةُ بِسَنَدٍ إِلَى الْإِمَامِ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
الْحَيَاتُ كَانَ يَقُولُ إِنَّا كُنَّا الْقَوْلُ فِي دِينِ اللَّهِ تَعَالَى بِالْإِذْنِ وَعَلَيْكُمْ بِاتِّبَاعِ
السُّنَّةِ فَتَنَحَّجَّ عَنْهَا ضَلَّ اور روایت کیا ابو شیخ محی الدین از فتوحات مکہ
 میں ساتھ اپنی سند کے جو امام ابو حنیفہ تک پہنچتی ہے کہ وہ اپنے امام صاحب زمانہ یا کرتو
 کہ بچو لوگ اس بات سے کہ دین میں کوئی بات عقل سے کہو اور لازم پکڑو اپنے اور پیروی
 حدیث کی کیونکہ جو کوئی اس سے نکل گیا وہ گمراہ ہو گیا اور امام شہرانی نے المیوسیت
 والحوادث میں لکھا ہے **رَوَى عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَتَّبِعُونِي**
كَمَا تَعْرِفُونَ لِي لِي أَتُفَضِّلُ بَكْلَامِي وَكَانَ إِذَا أَقْبَى يَقُولُ هَذَا رَأَى التَّمَكُّنَ
بِزَيْنَاتٍ يَعْنِي نَفْسَهُ وَهُوَ أَحْسَنُ مَا قَدْ كُنَّا عَلَيْهِ فَمَنْ جَادَ بِأَحْسَنَ مِنْهُ فَهُوَ
أَوَّلِي بِالصَّوَابِ یعنی روایت ہوا ابو حنیفہ سے کہ وہ کہا کرتے تھے اس کو جو میری دلیل
 سنا تا ہو منرا وار نہیں ہے کہ کہ میرے قول پر فتوے دیکو اور فتویٰ دیتے ہو تو کہہ دیا
 کہ تے یہ تو عثمان بن ثابت کی راہی ہے اس سے اپنے آپ کو مراد لیتے تھے اور جو ہم
 سے ہو سکا اس میں بہتر ہے ہر جو شخص اس سے بہتر لاوے پس وہ صواب تر ہے اور
 اور امام زندوسی نے روضۃ العلماء میں بروایت صاحب ہدایہ کے نقل کیا ہے
عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَكِتَابُ اللَّهِ يُخَالِفُهُ قَالَ أَتُرْكُونَا
قَوْلِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقِيلَ إِذَا كَانَ خَيْرُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُخَالَفَةً قَالَ أَتُرْكُونَا قَوْلِي وَخَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْبَلُ

۴
 عبارت از ابن ابی شیبہ
 صاحب زمانہ کی حدیث
 ۵
 عبارت از ابن ابی شیبہ
 صاحب زمانہ کی حدیث
 ۶
 عبارت از ابن ابی شیبہ
 صاحب زمانہ کی حدیث
 ۷
 عبارت از ابن ابی شیبہ
 صاحب زمانہ کی حدیث
 ۸
 عبارت از ابن ابی شیبہ
 صاحب زمانہ کی حدیث
 ۹
 عبارت از ابن ابی شیبہ
 صاحب زمانہ کی حدیث
 ۱۰
 عبارت از ابن ابی شیبہ
 صاحب زمانہ کی حدیث

إِذَا كَانَ قَوْلُ الصَّحَابَةِ يَخَالِفُهُ قَالَ أُنْكُوا قَوْلِي يَقُولُ الصَّحَابَةُ يَنْسُ رَوَايَتِ هُوَ
 امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کسی نے پوچھا اگر آپ نے کچھ کہا اور کتاب اللہ کے مخالف ہو
 جواب دیا میرا قول کتاب اللہ کے مقابلے میں ترک کرو اس نے پوچھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی حدیث اس کے مخالف ہو جواب دیا میرا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو
 مقابلے میں ترک کرو اس نے پھر پوچھا اگر صحابہ کا قول اس کے مخالف ہو جواب دیا میرا
 قول صحابہ کے قول کو مقابلے میں ترک کرو اور امام شافعیؒ ابی یوسفؒ والحوار
 میں لکھا ہے وَكَانَ الْأَمَامُ مَا لَكَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَا خُوذُ مِنْ كَلَامِهِ
 وَفَرَّقَ وَدَّ عَلَيْهِ إِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي اور امام مالکؒ یہاں تھا
 کہ کہا کرتے تھے جو میری کلام میں مانگو ہے اور اس کا کلام قابل رد کے ہے بجز کلام
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **وَرَوَى الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ**
عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا خَالَفَ الْحَدِيثَ فَهُوَ مَذْهَبِي وَفِي رِوَايَةٍ
إِذَا رَأَيْتُمْ كَلَامِي يَخَالِفُ الْحَدِيثَ فَاعْمَلُوا بِالْحَدِيثِ وَاصْزِمُوا بِكَلَامِي
الْحَاكِمُ وَقَالَ يَوْمًا لِلزُّرِّيِّ يَا أَبْرَاهِيمَ لَا تُقْلِدْنِي فِي كُلِّ مَا أَقُولُ
وَأَنْظُرْ فِي ذَلِكَ لِيَنْفَعِكَ فَإِنَّهُ دِينٌ وَكَانَ رَحْمَةً اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ الْأَجَّةُ
قَوْلَ لَحْدِيدُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَثُرُوا وَلَا فِي قِيَاسٍ
وَلَا فِي تَفْوِظٍ وَمَا تَمْلِكُ الْأَطَاعَةُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ يَنْسُ اور حاکم اور بیہقی روایت کرتے
 ہیں شافعیؒ یہ کہ وہ کہا کرتے تھے اگر حدیث صحیحہ ملجاوے تو میرا مذہب وہی ہے اور
 بیچ ایک روایت کے ہے کہ کہا شافعیؒ نے جب میری کلام کو دیکھو کہ حدیث کے مخالف
 ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میری کلام کو دیوار پر ٹپک دو اور ایک نثری سے کہا ای
 ابراہیمؒ ہر ایک بات میں میری تقلید نہ کرنا اور اس میں اپنی جان پر رحم کرنا
 کیونکہ یہ دین ہے اور (شافعی رحمۃ اللہ علیہ) کہا کرتے تھے کسی کا قول حجت

۴
 صحابہ کی حدیث سے
 مخالف ہو تو اس میں
 کلام رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم پر عمل
 کرنا چاہیے

أَحَدًا مِنْ عِبَادِهِ بِأَنْ يَكُونَ ضَعِيفًا أَوْ مُكَذِّبًا أَوْ حَبِيبًا بَلْ أَوْجِبَ عَلَيَّ
 الَّذِينَ يَأْتِيَهُمْ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ بِشَرِّعَتِهِ
 یعنی جاننا چاہیے کہ بات یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں سے کسی کو اس امر کی تکلیف
 نہیں دی کہ وہ ضعیفی سے یا بالکی بنے یا شافعی بنے یا حنبلی بنے بلکہ اپنی اسی بات پر
 ایمان لانا واجب کیا ہو جس کے لیے ہمارے سرور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا
 اور عمل کرنا انکی شریعت پر اور امام شعرانی نے میران شعرانی میں کہا ہو وکان
 أُولَئِكَ أُولَئِكَ يَقُولُ وَلَكِنَّهُمَا عَنْ أَحَدٍ مِنْ أُولَئِكَ إِنَّهُ أَمْرٌ أَصْحَابُهُ
 بِالْإِزَامِ مَذْهَبٌ مُعَيَّنٌ لَا بَأْسَ حَتَّى خَلَّاهُ بَلْ لَمْ يَقُولْ عَنْهُمْ تَقَرُّرُهُمْ
 النَّاسُ عَلَى الْعَمَلِ يَقْتَضِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا تَقْصِدُ كُلُّهُمْ عَلَى هَدًى مِنْ
 رَبِّهِمْ وَكَانَ يَقُولُ أَيْضًا لَمْ يَلِغْنَا فِي حَدِيثِهِ حُجْجٌ وَلَا ضَعِيفٌ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ أَحَدًا مِنْ أُولَئِكَ مَذْهَبٌ
 مُعَيَّنٌ یعنی ابن عبد البر کہتے ہیں کہ کسی امام سے حکم دینا التزام مذہب معین
 کا اپنے اتباع کو مروی نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے کے فتویٰ پر عمل کر نیکے تقریر اور اجازت
 ان سے منقول ہے اور نہ کہتے ہیں عبد البر (یہ بات) یہی کہ نہیں ہو چکا ہوا کسی حدیث
 صحیح میں اور ضعیف میں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہو کسی کو اپنی
 امت میں سنا تھا التزام مذہب معین کے اور امام شعرانی نے میران شعرانی میں کہا
 ہے وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ مَا مِنْ أَحَدٍ
 إِلَّا وَمَاخُذٌ مِنْ كَلَامِهِ وَهُدًى وَعَلَيْهِ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَكَذَلِكَ كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ يَنْهَى أَوْ رُوِيَ
 کی ہر ہفتی نے مجاہد اور عطاء سے کہ تحقیق وہ دونوں ہی کہتے ہیں کہ جب سے سوائے کلام میں
 ماخوذ ہے اور اس کا کلام قابل رد کسی ہر خبر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا

۴۲
 میران شعرانی نے میران شعرانی میں کہا
 عبد البر کہتے ہیں کہ کسی امام سے حکم دینا
 التزام مذہب معین کا اپنے اتباع کو مروی نہیں ہے

امام شعرانی نے اور اس طرح ہے کہتے ہاں انہی رحمت ہوا اللہ کی اپنی ہر تقلید شخصی
 ہی برائی ہیں برحقین ثلث ہوں کتاب کے صرف ہر قدر علماء کو احوال پر اکتفا کیا گیا ہے
 اس لیے کہ جو آدمی حق کا مستلانی ہو گا وہ اسے جو بوجہ لہو لیکہ کہ تقلید شخص معین بہت ہی برائی
 اور قبیح چیز ہے اور متعصب ہے و نفوس کو اگر دفتر و ن کے دفتر و کیدامی جاوین تو بھی ہو سکے
 کچھ فائدہ نہیں ہونے کا اور متعصب ہی ہوتا ہے جو عقل کل اندھا ہوا اور اندک سا منہ و ناپی

پانچواں مغالطہ

اور ایک مغالطہ تقلید میں ائمہ حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتی ہیں کہ چاروں ماسون میں سے
 ایک کی تقلید اگر واجب ہوتی تو بڑی بڑے عالم فاضل محدث اور مفسر اور فقیہ ان میں سے
 سے کسی کے مقلد ہی نہ ہوتے جواب اسکا دو طرح ہے اول یہ کہ بعض متعصب
 علماء کو ایک امام کی تقلید کو واجب تو کیا مباح تک ہی کوئی نہیں کہتا بلکہ خاص ایک
 ہی کی تقلید کو بعضوں نے منکر اور بعضوں نے کفر اور بعضوں نے حرام اور بعضوں
 نے باطل اور بعضوں کو قبیح لکھا ہے چنانچہ صاحب تفسیر نیشاپوری اور قاضی نساہر
 بانی تہی صاحب تفسیر ظہری اور فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر اور شاہ ولی اللہ
 صاحب محدث دہلوی اور ان کے بیٹے شاہ عبدالعزیز صاحب مولوی محمد اسماعیل صاحب
 شہید اور سید محمد نذیر حسین صاحب اور سید محمد صدیق حسینی صاحب جو کہ آج کل
 اکثر تصنیف و تالیف پہلے علماء و ان پر ہی سبقت لو گئے ہیں اور محمد بلقیہ البعین صاحب
 دراسات اللیبیہ اور جلال الدین سیوطی اور محمد عبدالعظیم رومی بن ملا فروخ مکی اور
 امام نووی اور ابن حجر عسقلانی اور علامہ ہارون مرجانی اور شیخ مخی الدین بن عربی
 اور عبد الوہاب شعرانی اور امام طحاوی اور ملا عبد سندھی اور ملا علی قاری اور شیخ
 عبدالحق دہلوی اور امام ابن حزم اور بحر العلوم عبد العلی لکھنوی اور شیخ ابن ہمام اور
 شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی اور علامہ اکل صاحب غنایہ اور امام ابن قیم اور

ابن تیمیہ الحارثی اور عبدالمعین بن امام احمد اور مزین شافعی اور امام شافعی خصوصاً ابو حامد غفر
 اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل یہ چار امام اور سب علماء مذکورین
 شخص معین کی تقلید کرنے سے لوگوں کو منع کرتے اور اس کی برائی بیان کرتے ہر کسی
 چلے آئی ہیں اور عبارتیں انکی اس کتاب میں جو تہہ منالطے کے جواب میں پہلے گذر چکی
 ہیں اور جن علماء کی عبارتیں یہیں جو طواف ہو کر آئے ہیں اس میں درج نہیں کی
 گئی ہیں اور شخص معین کی تقلید کو قبیح جانتے والے ہیں اور اسکی برائی اپنی کتابوں
 میں لکھتے والے ہیں بعض کے نام بطور پشت نذر خوارمی یہ بیان نقل کیے جاتے ہیں
 سوسنو کہ ان میں سے ہیں محمد الدینی مزاہادی حصہ قاضی اور امام شوکانی اور علامہ
 محمد زرقانی اور محلی السنہ امام بغوی اور امام غزالی اور ابی جعفر محمد جرجس بریطیری
 اور امام شافعی اور شیخ غزالدین بن عبد السلام اور محمد بن ناصر حاضمی اور محمد فخر الدین
 اور ابو عمر اور عبد البر اور محمد عبد الوہاب بن محمد بن اسماعیل اسمعیلی اور داؤد طائری
 اور عبد الرحمن بن محمد بن خالد بن ابراہیم بن قیو العبدی اور حسیب بن عبد قیس بن ابراہیم
 حسن شربلہ اور سید بادشاہ اور تاج الدین عثمانی اور امام رافعی اور ابن ماجہ
 اسیر ابن الحاج اور محلی البہاری اور قرانی اور خطیبیغی ادنی اور دارمی اور امام
 علانی اور قاضی عضد الدین اور سید محمد امین المشہور باب العابدین شامی
 اور حافظ ابوالقاسم علی بن حسن اور سید مرتضیٰ اور امام ابو عبد اللہ محمد اور ابو جعفر
 اور محمد بن محمد بنی اور دمیاطی اور ابن بربان اور قتال اور ابن سیدان اور
 زین الدین عراقی وغیرہ علماء دین نکالائے گئے انکو معیار الحق اور اتحاف المنبیا اور
 اور الحطہ فی ذکر الصحاح السنۃ اور مداریک السائل وغیرہ کتابوں سے اور سید محمد صدیق
 خالص صاحب ذخیر المحقق فی آداب المستی من لکما ہو کہ صلیب یونان سے
 قاضی ابویعلیٰ علی بن موسیٰ اور ابو جاد اور حنفیون میں سے امام ابو یوسف اور

عبدالمعین بن امام احمد
 شافعی
 امام احمد بن حنبل
 امام مالک
 امام شافعی

کہنے سے اور جب اس نے اربعہ و چہتر مفسرین کو بھی اور معنی قرآن کے نہ سمجھتا ہو تو لازماً آئی
سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تکلیف یا ایطاق کہ جس کی خود قرآن میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہو
کہ **لَا تَكْفُرُ بِنَفْسِكَ** اور **وَسَعَىٰ لَيْسَ بِمَعْنَىٰ** تکلیف یا خدا تعالیٰ کسی کو مگر سبکی طاقت
کے موافق ایسے کہ نہ بھیجی جیسی کہ جس کو ہم سمجھ نہیں سکتے اور حکم کیا ہم کو اتباع و عوام
بِإِذْنِ الْكَافِرِينَ کیونکہ یہودی کروا بھیجی گئی ہے ہمارا، یا پس ہمارا رب
کی طرف سے اور جبکہ اس زمانہ میں نہ تو کوئی خواص میں سے اور نہ عوام میں سے قرآن کے
سمجھ سکتا ہو تو قرآن کیا معاذ اللہ ہدایاں یا سمجھے ٹھہرے ؟

ساوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنوالوں کو یہ دیتے ہیں کہ حدیث پر عمل کرنا حال
حدیث کو صحیح اور ضعیف اور موضوع ہونیکا اور تحقیق روایات کی سطح بہم پہنچانیکا جو اب
ہکا یہ ہے کہ پہچاننا حدیث تینوں قسم یعنی صحیحہ اور ضعیفہ اور موضوع کا اٹھارہ قسموں میں
موقوف ہو تحقیق روایات اور حال سند پر اور اس باب میں مقلدین ائمہ حدیث پر چلنوالوں
کو تو کیا مغالطہ دیکھو خود ہی مغالطے میں پڑی ہوئے ہیں اسلئے کہ جس طرح سچو حدیث
کے لیے سند کی رسول اللہ تک پہنچانی چاہیے ویسی ہی سند روایت فقہ کی مقلدوں
کو اپنے امام تک پہنچانی ضروری خصوصاً حنفیوں کو کہ وفات امام عظیم کی بعد ڈیرہ
سورس کے ہے ہجرت سے تو انہیں کیونکر معلوم ہو کہ یہ قول امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے
یا اور کسی کا اور سند حدیث کی اس زمانہ میں نسبت سند روایت فقہ کے بہت آسان
ہے اسلئے کہ علماء محدثین نے کہ مشکور کرے اللہ تعالیٰ سچی انکی تمام حدیثوں کو کس کس
تحقیق اور سند و جمع کیا اور صحیحہ کو صحیحہ اور ضعیفہ کو ضعیفہ بتا دیا چنانچہ بلوغ المرام
من اولہ الاحکام صنف ابن حجر مین اور مسک الختام شرح بلوغ المرام صنف سید
محمد صدیق حسن خاں صاحب مین اور دراری مصنیہ شرح درالہدیہ صنف امام محمد بن

۱۷
یادیت سورہ بقرہ
کے آخر تک پہنچ کر
۱۸
یادیت سورہ
اعراف کے اول
تک پہنچ کر

علی الشوکانی وغیرہ کسی کتابوں میں یہ بات موجود ہے اس طرح سے علماء موضوع حدیثوں کو جدا انکار ان کی کتابیں بنادی ہیں چنانچہ اس باب میں کتاب فوائد المجموعہ فی احادیث الموضوع محمد بن علی الشوکانی کی اور موضوعات کبیر اور مصنوع فی معرفۃ احادیث الموضوع طاعلی قاری کی اور تذکرہ ابن طاسر کا اور موضوعات ابن جوزی اور محمد الدین فیروز آبادی وغیرہ کتابیں مشہور ہیں اور سطح احوال و احوال میں کتابیں اسما و الرجال کی جیسے کہ معرفۃ نقہ راویوں میں کتاب ابن حبان کی اور ضعیفون میں کتاب بخاری اور نسائی اور عقیلی اور کتاب تاریخ بخاری اور ابن حشیم کی اور کتاب جرح اور تعدیل میں ابن ابی حاتم کی اور معرفۃ وطنون اور شہرون راویوں کی میں کتاب طبقات ابن سعد کی ہیں اور معرفۃ مبہم نامہ میں کتاب عبد الغنی بن سعید اور خطیب کی اور معرفۃ طبقات صحابہ میں کتاب اصحاب ابن حجر کی ہے پس جو شخص کہ عربی کلام سمجھتا ہے ان کتابوں میں سب طرح تحقیق رواۃ کی کر سکتا ہے اور اس طرح تحقیق حال راویوں صحاح ستہ وغیرہ کی کتاب تقریب التذریب ابن حجر کی ان سب باتوں میں بہت مختصر اور کافی ہے بخلاف روایت فقہ کے کہ اسکے راویوں کے حال کا کمین ہی پتانین پس اب سوچنا چاہیے کہ تحقیق کرنے والی کو تحقیق روایت حدیث کی آسان ہو یا روایت فقہ کی۔

آہوان مخالفہ

اور ایک مخالفہ مقلدین ائمہ حدیث چلنے والوں کو یہ دیتے ہیں کہ جب دو حدیثیں مختلف ہوں معنوں میں اور حکم تو اب عمل کیوں لے حدیث رسول اللہ ﷺ کیونکہ عمل کرنے کے جواب اسکا یہ ہے کہ جن حدیثوں کو مقلدین ائمہ آپس میں مختلف سمجھتے ہیں اور ظاہر میں ایک دوسرے کی ضد انکو معلوم ہوتی ہیں یہ سب انکو تصور فہم اور خلعت مذہب کا ہے والا نہ شائع کی طرف سے خاص ایک بات میں دو حکم کہ علی سبیل الاختیار نہ ہوں کیونکہ مکرر صادر ہوں ایسے کہ یہ ایک تکلیف والا لایطاق ہے کہ ایک چیز کو ایک وقت میں فرمایا ہو کہ اور

یہی کر دینا چاہیے کہ سب جانہ تعالیٰ نے کیا کلفت اللہ نفساً الا وسعاً یعنی نہ
نکلیف دینا اللہ کسی جی کو بگڑاقت اسکی پر پس اب حقیقت میں شارع کی طرف سے نہیں ہو گیا
مگر ایک حکم یا زیادہ علی سبیل الاختیار اور منہج الوصول لے اصطلاح احادیث
الرسول کہیں لکھا ہو کہ اس ابن خریز نے لا اعرف حیثین متضادین فمن
کان عندہ فلیکاتبنی لا یرکب یمانی یعنی نہیں جانتا میں کوئی دو حدیثیں صحیح
کہ صند کہتی ہیں آپس میں پس اگر کسی کے پاس ہوں تو لے آؤں کہ توفیق کروں میں ان
میں پس اب جس کی سبب قصور فہم اور علم کے اختلاف اور تعارض معلوم ہو وہ حدیثوں
میں تو جاپیے کہ رجوع کس طرف رسالہ ابن قتیبہ اور کتاب ام شافعی اور کتاب ارشاد
الفحول مصنف محمد بن علی اشوکانی مبنی کے اور منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول
اور حصول المامول من علم الاصول اور ہدایت السائل الی ادلة المسائل یہ تینوں کتابیں
سید محمد صدیق حسن خاں صاحب کی کہ ان میں بیان ہو توفیق کے قاعدوں کا اور جمع
کر لینی دو حدیثوں مختلف کا اور جو کوئی یاد کرے وہ قاعدی تو کچھ مشکل نہیں رہتی اس پر
کوئی حدیث مگر شاید کہیں اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے وہ طریق تعارض اور
سمجھنے سے حدیث کو حجۃ اللہ البالغہ میں پہچ ساتوین بحث کے بہت ہو فائدہ اور عجیب
قاعدہ بیان کی ہیں پس اسے سمجھا گیا کہ یہ شبہ حدیث پر چلنے والوں پر ہرگز نہ وارد
ہو نہیں ہو سکتا بلکہ وارد ہوتا ہے یہ شبہ بقلدوں پر اس واسطے کہ بہت سے مسلمان ہیں
امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ سے دو دو تین تین روایتیں مختلف ایک سلسلہ خاص میں منقول ہیں
چنانچہ حکم پانی مستعمل میں ہدایہ میں لکھا ہو وقال محمدٌ وہو رواۃ عن
ابن حنیفۃ ہو طائر غیر کلمۃ فیہ اور کہا امام محمد نے اور وہی روایت ہو ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کہ پانی مستعمل پاک ہو نہ پاک کرنے والا اور ہدایہ ہی میں لکھا ہے فخر
ورواۃ الحسن عن ابن حنیفۃ نجاسۃ علیہ ظہر فیہ پہرچ روایت حسن کے بحشیفہ

۱ چنانچہ منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول
۲ چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہو وقال محمدٌ وہو رواۃ عن ابن حنیفۃ
۳ چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہو وقال محمدٌ وہو رواۃ عن ابن حنیفۃ
۴ چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہو وقال محمدٌ وہو رواۃ عن ابن حنیفۃ
۵ چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہو وقال محمدٌ وہو رواۃ عن ابن حنیفۃ
۶ چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہو وقال محمدٌ وہو رواۃ عن ابن حنیفۃ
۷ چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہو وقال محمدٌ وہو رواۃ عن ابن حنیفۃ
۸ چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہو وقال محمدٌ وہو رواۃ عن ابن حنیفۃ
۹ چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہو وقال محمدٌ وہو رواۃ عن ابن حنیفۃ
۱۰ چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہو وقال محمدٌ وہو رواۃ عن ابن حنیفۃ

رحمۃ اللہ علیہ بخاست بہاری ہر اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ فی روایت ابی یوسف عنہ
 وھو قولہ بخاست بخافئۃ یعنی بخروج روایت ابی یوسف کے اہمیت سے اور وہ قول
 اسکا بخاست بلکہ اور شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ فی روایت ابی یوسف عنہ
 قال ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ بالوضوء فیہ فقط یعنی پس اگر سوا منبذہ نہ ہو
 جہوار کے ہائی کے ہائی نہ ملے تو کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو ہو کرے اور شرح
 وقایہ میں لکھا ہے و ابو یوسف بالتیمم فحسب و محمد یحییٰ یعنی اور
 امام ابو یوسف کو نزدیک تیمم کرے اور امام محمد کے نزدیک وضو اور تیمم دونوں کرے اور
 ہدایہ میں لکھا ہے و اذا اختلفا لکن امرانین فعلق الخیر یو یا علیہما
 یعنی دو عورتوں کا جب بلا گیا تو حرام ہوتی ہے پیروالمریہ عورت جسکا وہ غائب
 اور ہدایہ میں لکھا ہے و قال محمد و ذکر یعلق الخیر یو یا علیہما یعنی کہا امام محمد
 اور فرنے دو حرام ہو جاتی ہیں اور ہدایہ میں لکھا ہے وعن ابی حنیفۃ فی
 ھذا روایتان یعنی اور ابی حنیفہ کے نزدیک اس میں دو روایتیں ہیں اور حنفیہ اصل
 میں لکھا ہے و اما سورۃ الفرس فعن ابی حنیفۃ فیہ اربع روایات فی روایت
 بخس و فی روایت مشکوک و فی روایت مکروہ و فی روایت طاهر یعنی اس پر
 جو ہر گاہوں کا پس سچ اسکے ابو حنیفہ سچا روایتیں ہیں ایک روایت میں بخس
 اور ایک روایت میں مشکوک اور ایک روایت میں مکروہ اور ایک روایت میں پاک انتہی
 بہ چند مسائل بطور بحث منوہ جزواری بیان ذکر کیے گئے ہیں اور فقہ کا شاید کوئی باب
 ایسا ہوگا کہ جو خالی ہوگا اختلاف روایات سے اور اس بات کو ہدایہ اور درمختار اور کثر
 وغیرہ فقہ کی کتاب میں پڑھنے والی خوب جانتی ہیں پس اب بتلایے کہ متبع راہی بحنیفہ
 کا عمل کرے مگر غرض کہ مقلدون نے اختیار کیا تھا اتباع راہی ایک شخص معین کا سہولت
 کے لیے اور وہ ایک ناپیدا کرنا شکل کا ہے دین بستین میں۔

۱۔ عبارت بخاست بخافئۃ
 ۲۔ عبارت بخاست بلکہ اور شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ فی روایت ابی یوسف عنہ
 ۳۔ عبارت قال ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ بالوضوء فیہ فقط
 ۴۔ عبارت جہوار کے ہائی کے ہائی نہ ملے تو کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو ہو کرے اور شرح
 ۵۔ عبارت وقایہ میں لکھا ہے و ابو یوسف بالتیمم فحسب و محمد یحییٰ
 ۶۔ عبارت امام ابو یوسف کو نزدیک تیمم کرے اور امام محمد کے نزدیک وضو اور تیمم دونوں کرے اور
 ۷۔ عبارت ہدایہ میں لکھا ہے و اذا اختلفا لکن امرانین فعلق الخیر یو یا علیہما
 ۸۔ عبارت یعنی دو عورتوں کا جب بلا گیا تو حرام ہوتی ہے پیروالمریہ عورت جسکا وہ غائب
 ۹۔ عبارت اور ہدایہ میں لکھا ہے و قال محمد و ذکر یعلق الخیر یو یا علیہما
 ۱۰۔ عبارت اور فرنے دو حرام ہو جاتی ہیں اور ہدایہ میں لکھا ہے وعن ابی حنیفۃ فی
 ۱۱۔ عبارت ھذا روایتان یعنی اور ابی حنیفہ کے نزدیک اس میں دو روایتیں ہیں اور حنفیہ اصل
 ۱۲۔ عبارت میں لکھا ہے و اما سورۃ الفرس فعن ابی حنیفۃ فیہ اربع روایات فی روایت
 ۱۳۔ عبارت بخس و فی روایت مشکوک و فی روایت مکروہ و فی روایت طاهر
 ۱۴۔ عبارت یعنی اس پر جو ہر گاہوں کا پس سچ اسکے ابو حنیفہ سچا روایتیں ہیں ایک روایت میں بخس
 ۱۵۔ عبارت اور ایک روایت میں مشکوک اور ایک روایت میں مکروہ اور ایک روایت میں پاک انتہی
 ۱۶۔ عبارت بہ چند مسائل بطور بحث منوہ جزواری بیان ذکر کیے گئے ہیں اور فقہ کا شاید کوئی باب
 ۱۷۔ عبارت ایسا ہوگا کہ جو خالی ہوگا اختلاف روایات سے اور اس بات کو ہدایہ اور درمختار اور کثر
 ۱۸۔ عبارت وغیرہ فقہ کی کتاب میں پڑھنے والی خوب جانتی ہیں پس اب بتلایے کہ متبع راہی بحنیفہ
 ۱۹۔ عبارت کا عمل کرے مگر غرض کہ مقلدون نے اختیار کیا تھا اتباع راہی ایک شخص معین کا سہولت
 ۲۰۔ عبارت کے لیے اور وہ ایک ناپیدا کرنا شکل کا ہے دین بستین میں۔

نوان مع الطہ

اور ایک مخالف مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتے ہیں کہ یہ نسبت حدیث کی کتابوں کی فقہ کی کتابیں ثبوتی آسان اور بہت تحقیق اور کوشش سے بنائی گئی ہیں سو وہ جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات محض کذب اور دروغ ہے اگر کوئی مصنف بظہر تحقیق دیکھی تو عبارت حدیث کی کتب فقہ مثل شرح وقایہ اور کنز اور ہدایہ وغیرہ سے لاکھ درجہ آسان ہے اور اگر کہیں کسی حدیث کا مطلب مکمل معلوم ہو اور سمجھ میں نہ آوے تو فتح الباری اور قسطلانی اور کرمانی یا تینوں شرحیں صحیح بخاری کی واسطے معلوم کرنے مطلب صحیح بخاری کو اور نووی شرح مسلم کے واسطے معلوم کرنے مطلب صحیح مسلم کے اور زرقانی اور مصنف اور موسیٰ اور محلی یہ چاروں شرحیں موطا امام مالک کے واسطے معلوم کرنے مطلب بخاری اور عالم السنن خطابی کے واسطے معلوم کرنے مطلب ابوداؤد کے اور مسکن الختام محمد صدیق حسن علی صاحب کی واسطے معلوم کرنے مطلب ابونعیم ابراہیم کے اور مجمع البحار شیخ محمد طاہر کی واسطے تحقیق کرنے معانی کتب حدیث کے اور جامع الاصول اور سند کار ابن عبد البر کی یہ کتابیں دیکھ لے تو تشویشیں اور کلفیات رکھ کر متاخرین کے زائل ہو جائیں اور یہ سب قسم تحقیق اور سند اور معنی حدیث کو دیکھتے ہیں نہ قسم تقلید اسلیہ کہ حل المعاصر فی شرح العقائد و اصول الما مول من علم الاصول وغیرہ اصول کی کتابوں میں لکھا ہو کہ تقلید اعتماد کرنا ہے کسی کو قول پر پیدیل بوجہ اور سمجھنے کو اور اگر تقلید ہے تو کسی شخص معین کی نہیں ہے بلکہ جس کو حق کو اور سچا جانا خواہ بخاری ہو خواہ مسلم اسکی بات پر عمل کیا اور اب اگر حقیقت میں دیکھیے تو صحیح کی حدیثیں اور آثار ایسے کمال صحت کو پہنچ چکے ہیں کہ ان میں موضوع کو کیا ضعیف نہ لکھا ہی کوئی نہیں کہتا اور آج تک یہ پر کہنے والے حدیث کے نے انہر کہیں جبرج اور قبح نہیں کیا المرحہ زاید ان محدثین کو اس سعی کی پس با عمل کرنے والے کو ان

۱۰
علیہ السلام
الغالب علیہ السلام
مکتبہ کتبہ
مکتبہ کتبہ
الاسلام
مکتبہ کتبہ
مکتبہ کتبہ

کتاؤن کی حدیث کو کچھ تحقیق کرنا ضرور نہیں چنانچہ جو اسہر الاصول فی علم حدیث
 الرسول اور منتخبہ الفکر میں لکھا ہے کہ صحیح کی سات تئیں ہیں اول عمدہ قسم تو وہ
 ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں ہو اوس کو حدیث متفق علیہ کہتے ہیں اسکے
 بعد دوسری قسم وہ ہے جو صرف بخاری میں ہو تیسری وہ ہے جو فقط مسلم میں
 ہو چوتھی وہ ہے جو بخاری اور مسلم کی شرط اور ان کے طور پر ہو پانچویں وہ ہے جو صرف
 بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ ہے جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتویں وہ ہے جو بخاری
 اور مسلم کے سوا اہل حدیث کو اوسکو صحیح کہا ہو سوجانا چاہیے کہ مثال اسی کی اعتباراً
 روایت امام عظیم میں جن ضعیفوں نے ہدایہ صحیحہ کہا ہے باوجود اس بات کے کہ اسکی سند
 روایت امام عظیم تک بھی ہرگز نہیں ہے اور اکثر حدیثیں جو اس میں درج ہیں ضعیف
 ہیں اور بعض موضوع ہیں نیکہ نے جسکا جی چاہے تیجج ہدایہ میں سو کہ اس میں لکھا
 ہے تحقیق کر کے کتب موضوعات محدثین سے سو و واضح رہے کہ اگر موضوع جانکر ان کو
 بہر سند پکڑتا ہے تو بہت بڑا مقام خوف کا ہے اسلیے کہ بخاری میں روایت ہے
 ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا من
 کذب علی متعملاً اذکذبوا مقعداً من النار یعنی جو جھوٹ بولی مجھ پر جانکر
 پس پھرکانا سمجھے اپنا دوزخ اور یہ حدیث بہت صحیح اور متواتر ہے اور جو اسہر
 الاصول فی علم احادیث الرسول میں لکھا ہے کہ حدیث ضعیف جبکہ
 ہو موضوع پس نہیں ہے جائز عمل کرنا اور سپر بیٹے حرام ہے عمل کرنا اس پر اجماعاً اور
 نہیں جائز ہے روایت اسکی مگر ساتھ بیان وضع کے پہر اگر موضوع کو صحیح سمجھ کر
 اور سپر عمل کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے اسلیے کہ نہیں معتبر موتے عمل مگر ساتھ نیتوں
 کے بہر جب بیان کرے شخص معتبر موضوع ہونا اسکا تو وجیب ہے اور سپر ترک کرنا اس کا
 اور عمل کرنا والا سپر بعد جاننے (موضوع ہونے اسکو) کے گنہگار اور فاسق ہو اور جو

بہر سند پکڑتا ہے تو بہت بڑا مقام خوف کا ہے اسلیے کہ بخاری میں روایت ہے

ہے اظہار اسکا اسلئے کہ چہا پنا علم کا حرام ہے اتنے سچان اسد کیا خوب مقلد ہیں کچھ اس پر
 علماء کی کہ جنکو حدیث موضوع اور صحیح کی بھی خبر نہ تھی انکی تفکیر کرتے ہیں اور انکی کتابوں
 کو بہت تحقیق اور کوشش سے بنائی ہوئی بتلاتے ہیں اور باوجود ظاہر ہو جانے حال اس
 حدیث کو اسی کو سند جانی ہیں اور عمل کرتے ہیں جیسکہ ہدایہ کی روایتوں پر باوجود وضوح
 معلوم ہونے حدیث کو اسید فتویٰ دیتے ہیں۔

دسوان مخالطہ

اور ایک مخالطہ ائمہ کے مقلدین حدیث پر چلنے والوں کو دیتے ہیں کہ ہمارے امام کو تمام
 مسائل حدیث ہی سے نکالے ہیں اور ان کو سب حدیثیں ہو چکی گئی تھیں جواب اسکا
 یہ ہے کہ ایسا شخص کذاب اور بہت بڑی اعتقاد والا سو قوف ہے اسلئے کہ بڑے بڑے
 اصحاب رسول صلا اللہ علیہ وسلم کے جو کہ اکثر اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی
 کی صحبت میں رہتے تھے انکو تو تمام حدیثیں ایک مدت تک پہنچی ہی نہیں تھیں
 ان اماموں کو کیا پہنچے ہونگے اور اس دعویٰ پر دلیل ہماری یہ حدیثیں ہیں سنو
 اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث نہیں پہنچی تھی جبکہ موطا
 امام مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ
 میں روایت ہو مقبضہ بیٹی فدویہ کی سو کہ کما آئی دادی (کسی فتویٰ کی) پاس حضرت
 ابوبکر صدیق کو انحال میں کہ مانگتی تھی اسنے میراث اپنی پس کما واسطے اسکے
 را ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ تیرے لیے قرآن اور حدیث میں کچھ نہیں آیا پس ہر
 جاہیہا تک بوجہوں میں لوگوں سے شاید کہ ان میں سے کوئی جانتا ہو یہ حکم ہر بوجہا
 ابوبکر نے لوگوں سے پس کہا مغیرہ بن شعبہ نے کہ حاضر ہوا تھا میں رسول اللہ صلا اللہ علیہ
 وسلم کے پاس فلا یا دادی کو چٹا حصہ پس کہا ابوبکر نے مغیرہ کو کہ آیا ہے ساتھ تیرے
 کوئی سوانیرے کہ یہ سنایا دیکھا ہو حضرت یونس کہنا محمد بن سلیمانے مانند اس چیز

مختصات صحابہ کے بیان میں

حدیث ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کی کہ کہا تباسغیرہ نے اور کہا ترمذی نے حدیث حسن صحیح ہے دوم جنب کی حالت میں سبب پانی نہ ملنے کے حضرت عمرؓ سے تنہیم کرنے کی حدیث مخفی رہی تھی اور وہ حدیث یہ ہے جو کہ بخاری میں اور ماہر اسکی مسلم میں روایت ہو چکا ہے کہ کہا آیا ایک شخص طرف عمرؓ سے خطاب کی پس کہا تحقیق ہوا میں جنبی اور نہیں پایا میں نے پانی پس کہا عمار نے واسطو عمرؓ کے کیا نہیں یاد رکھتے تم تحقیق تھے ہم یہ سفر کے میں اور تم ایسے ہم دونوں جنبی ہوئے پس تم نے نماز نہیں پڑھی اور میں ٹوٹا خاک میں اور نماز پڑھی یہ ذکر کیا یہ ایسے سارا حال روبرو بنی صلو اللہ علیہ وسلم کے فرمایا سوا اسکے نہیں کفایت کرتا ہے کچھ کو اسطرح سے پس مارو بنی صلو اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اپنے زمین پر اور ہونک ماری ان میں پھر مسح کیا ساتھ انکے منہ اپنے پر اور ہاتھوں اپنے پر سوم حضرت عمرؓ سے کفار محبوس سے جزئیہ کی حدیث بھی مخفی رہی تھی اور وہ حدیث یہ ہے جو کہ موطا امام مالک میں روایت ہے حضرت بن محمد بن علی سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ حضرت عمرؓ بن خطابؓ کو ذکر کیا مجھ کا اور کہا کہ میں نہیں جانتا کیا کروں انکے بابا میں تو کہا عبد الرحمن بن عوف نے گواہی دیتا ہوں میں کہ سنائے رسول اللہ صلو اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے انے وہ طریقہ برتو جو اہل کتاب سے برتتے ہو چہاں عمرؓ حضرت عمرؓ سے عورتوں کے زیادہ مہر باندھنے کی آیت قرآن میں ہی مخفی رہی تھی چنانچہ لفظ تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے مہر کثیر سے لوگوں کو منع کیا جس میں انکے مقابلہ میں ایک بڑا کٹری ہو گئی اور اسنے کہا کہ خدا تو مہر کی بابت قرآن میں فرماتا ہے **وَآتَيْتُمُوهُنَّ لِحُلَّتِهِنَّ قِنْطَارًا** ایسے اور دیا ہوتے انکو مال کثیر پس تم کہاں سے منع کرتے ہو پس حضرت عمرؓ نے اپنے قول سے رجوع کر کے اسکی بات تسلیم کر لی پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ متع سے منع کرتے تھے لوگوں کو اور حضرت علیؓ مرتضیٰ وغیرہ صحابہ اس مسئلہ میں انکے مخالف سے یہ بات شرح صحیح مسلم اور زرقانی شرح موطا امام مالک میں بلکہ ترمذی میں لکھا ہے

بعض روایات میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر کوئی عورت کو نکاح کرے تو اسے چار ہونک ماری دے اور اگر اسے نکاح نہ کرے تو اسے چار ہونک ماری نہ دے

کہ عبداللہ بن عمر ہی اس مسئلہ میں اپنے باپ کے مخالف ہو گئے۔ عبداللہ بن عمر سے حکم تم
دریافت کیا تو انہوں نے حکم جواز کا دیا یہ سائل نے کہا کہ تمہارا باپ یعنی حضرت عمر تو
منع کرتے تھے اسکے جواب میں عبداللہ بن عمر نے کہا کہ بعد اگر ایک کام کو پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور میری باپ نے منع کیا ہو تو کہو اتنا ہی رسول اللہ کا ہوگا یا میرے
باپ کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیحہ ہے ششم جس جگہ دیباچہ میں ہو وہاں نہ جانا
چاہیے اور اگر اس جگہ دیباچہ جہاں ہوتا ہو وہاں ہو وہاں کے خوف سے نہ بہاگنا چاہیے
یہ حدیث حضرت وغیرہ بہت سے صحابہ سے مخفی رہی تھی چنانچہ بخاری اور مسلم میں حضرت
حضرت عمرؓ کی طرف نظر لورہتہ میں انکو فوجی افسر ملے اور خبر دی کہ شام میں دن
بڑی ہوئی ہے تب حضرت عمرؓ نے لوگوں سے اس بات کا مشورہ پوچھا کہ آیا شام کی طرف
جانا چاہیے یا پیچھے لوٹ جانا چاہیے کہنے کہ شام کی طرف چلنا چاہیے کہیں کہ
پیچھے لوٹ جانا چاہیے پھر عبدالرحمن بن عوف جو کہ اپنے کام کو کہیں گئے ہوئے
تھے آئے اور انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر کسی میں
میں دیباچہ وہاں نہ جاؤ اور اگر اس میں میں دیباچہ جہاں تم ہو تو وہاں سے دباگے
خوف سے نہ بہاگو مہتمم حضرت عمرؓ سے اسقاط حمل کے فیصلے کی حدیث مخفی رہی اور وہ
حدیث یہ ہو جو کہ بخاری میں روایت ہو شام سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ حضرت
عمرؓ نے صحابہ کو قسم دیکر پوچھا کہ کہنے ان حضرت سے اسقاط حمل میں کچھ فیصلہ نہ
ہے پیغمبرؐ نے کہا میں نے سنا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غلام یا لونڈی
بدل دینے کا حکم فرمایا ہے حضرت عمرؓ نے کہا تیرے ساتھ اسیر کوئی گواہ ہے محمد بن مسلمہ
نے کہا میں ہی گواہ ہوں ہشتم حضرت عمرؓ کو وارث ہونے زوجہ کے خون بہا یا خواوند
سے حدیث مخفی رہی تھی اور وہ حدیث یہ ہو جو کہ ابوداؤد اور ترمذی میں روایت
ہے سعید کہ کہتا ہے عمر بن خطاب کہتے کہ دین عصبائے دہلوی ہے اور مقتول کی

۱۰ حدیث بخاری
۱۱ حدیث بخاری
۱۲ حدیث بخاری
۱۳ حدیث بخاری
۱۴ حدیث بخاری
۱۵ حدیث بخاری
۱۶ حدیث بخاری
۱۷ حدیث بخاری
۱۸ حدیث بخاری
۱۹ حدیث بخاری
۲۰ حدیث بخاری
۲۱ حدیث بخاری
۲۲ حدیث بخاری
۲۳ حدیث بخاری
۲۴ حدیث بخاری
۲۵ حدیث بخاری
۲۶ حدیث بخاری
۲۷ حدیث بخاری
۲۸ حدیث بخاری
۲۹ حدیث بخاری
۳۰ حدیث بخاری
۳۱ حدیث بخاری
۳۲ حدیث بخاری
۳۳ حدیث بخاری
۳۴ حدیث بخاری
۳۵ حدیث بخاری
۳۶ حدیث بخاری
۳۷ حدیث بخاری
۳۸ حدیث بخاری
۳۹ حدیث بخاری
۴۰ حدیث بخاری
۴۱ حدیث بخاری
۴۲ حدیث بخاری
۴۳ حدیث بخاری
۴۴ حدیث بخاری
۴۵ حدیث بخاری
۴۶ حدیث بخاری
۴۷ حدیث بخاری
۴۸ حدیث بخاری
۴۹ حدیث بخاری
۵۰ حدیث بخاری
۵۱ حدیث بخاری
۵۲ حدیث بخاری
۵۳ حدیث بخاری
۵۴ حدیث بخاری
۵۵ حدیث بخاری
۵۶ حدیث بخاری
۵۷ حدیث بخاری
۵۸ حدیث بخاری
۵۹ حدیث بخاری
۶۰ حدیث بخاری
۶۱ حدیث بخاری
۶۲ حدیث بخاری
۶۳ حدیث بخاری
۶۴ حدیث بخاری
۶۵ حدیث بخاری
۶۶ حدیث بخاری
۶۷ حدیث بخاری
۶۸ حدیث بخاری
۶۹ حدیث بخاری
۷۰ حدیث بخاری
۷۱ حدیث بخاری
۷۲ حدیث بخاری
۷۳ حدیث بخاری
۷۴ حدیث بخاری
۷۵ حدیث بخاری
۷۶ حدیث بخاری
۷۷ حدیث بخاری
۷۸ حدیث بخاری
۷۹ حدیث بخاری
۸۰ حدیث بخاری
۸۱ حدیث بخاری
۸۲ حدیث بخاری
۸۳ حدیث بخاری
۸۴ حدیث بخاری
۸۵ حدیث بخاری
۸۶ حدیث بخاری
۸۷ حدیث بخاری
۸۸ حدیث بخاری
۸۹ حدیث بخاری
۹۰ حدیث بخاری
۹۱ حدیث بخاری
۹۲ حدیث بخاری
۹۳ حدیث بخاری
۹۴ حدیث بخاری
۹۵ حدیث بخاری
۹۶ حدیث بخاری
۹۷ حدیث بخاری
۹۸ حدیث بخاری
۹۹ حدیث بخاری
۱۰۰ حدیث بخاری

عورت اس سو دانت نہیں ہوتی یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان اور حضرت عمر سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھاتا کہ اشیم ضحابی کی عورت کو اس کے خون بہاؤ سے درانت دی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے قول سے رجوع کیا انہم حضرت عمر اور عبد اللہ بن عمر اور زید بن ثابت سے بدوں طواف رخصت کہہ جو حیض والی عورت کو چلے آئیں حدیث مخفی رہی تھی یہ بات نووی شرح صحیح مسلم کے ۴۲۴ میں ہے اور مخالف ان فتویٰ صحابہ کے یہ دو حدیثین ہیں پہلی حدیث بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابن عباس سے کہ لوگ امر کیے گئے ہیں کہ اخیر وقت انکا (یعنی گہر کی طرف لوٹنے کا وقت) کعبہ میں ہو (یعنی طواف کر کے لوٹیں) لیکن طواف اس عورت کو معاف ہے جس کو حیض آجاء و ف ابو الفیض محمد بن علی فارسی نے جو اسہر الاصول میں اور نووی نے مشرح صحیح مسلم کے مقدمہ میں اور قسطلانی نے شرح صحیح بخاری کے مقدمہ میں اور یکمید محمد صدیق حسن خان صاحب نے منہج الاصول میں اور ابن الصلاح وغیرہ لوگوں نے لکھا ہے کہ حیض والی عورت کو یہ ہم ساندہ فلالی بات کہ یا کہ منع کیے گئے ہم فلالی بات سے یا کہ سنت ہے فلالی بات پس یہ سب مرفوع ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے دوسری حدیث بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کنا حاضر ہوئی صفیہ رات روز اچلنے کے میں پس کہا نہیں گمان کرتی میں اپنے کو مگر وکلہ گی تم کو (یعنی کوچ کرنے سے مدینہ کو) اسلئے کہ میں حائض ہوئی اور طواف موع نہیں کیا ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے اس کو اللہ اور جہنم کرے کیا طواف کیا ہے دن بھر کے (یعنی طواف الزیارتہ) کہا گیا کہ ہاں فرمایا کہ چل و ہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مخفی رہی کہ جس عورت کا حلو نہ مہاجد وہ عورت ہی گہر میں جہان وہمرا اپنے عدت پوری کرے یہاں تک کہ فرعیہ بنت مالک

کتاب الفوائد فی معرفة العبد لربہ
فی شرح بعض ما فی کتاب التوحید
للشیخ محمد بن عبد الوہاب
العلوی

وہ سب سبیل اللہ ہے یہ بات سن کر حضرت فاطمہؓ گھبرا ہو گئیں اور حضرت ابو بکرؓ فرما کر
کلام ترک کر دی اور ہمیشہ ترک کلامی رہی یہاں تک کہ فوت ہو گئیں چہار دہم حضرت
علیؓ نے مرتدین کو جلا دیا تھا اور حدیث مرتدین کے جلانے کی ان پر نغصی رہی تھی چنانچہ
بخاری میں روایت ہے عکرمہ سے کہ کمالائے گئے حضرت علیؓ کے پاس زندیق پس
جلا دیا ان کو پس ہو چکی یہ خبر ابن عباسؓ کو پس کہا اگر ہوتا میں نہ جلاتا میں ان کو
واسطے منع فرمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ نہ عذاب کرو ساتھ عذاب خدا
تعالیٰ کے کہ جلاتا ہے اور البتہ قتل کرتا میں ان کو بموجب فرمانے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے جو شخص بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اس کو **فائدہ** ابو داؤد
میں ہے کہ قول ابن عباسؓ کا جب حضرت علیؓ کو ہو چکا تو کہا حضرت علیؓ نے کہ سچ کہا
ابن عباسؓ نے پانزدہم فجر کی سنت اور فرض کے درمیان داہنے کروٹ پر لیٹنے
کی حدیث عبداللہ بن عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور ابراہیم نخعیؓ سے نغصی رہی تھی اور ابن عمرؓ
نے تو اس فعل کو بدعت کہا ہے اور ابن مسعودؓ فرما سے الکار کیا ہے اور ابراہیم نخعیؓ
تابعی نے اسکو ضحیت الشیطان کہا ہے ذکر کیا ہے اس بات کو شہاب الدین احمد
قطلائی نے مواہب اللدنیہ میں اور اس فعل یعنی فجر کی سنت اور فرض کے
درمیان داہنی کروٹ پر لیٹنے کی سنت ہونے کی حدیث مخالف ابن عمرؓ اور ابن مسعودؓ
اور ابراہیم نخعیؓ کے پہلے یہ ہے جو کہ بخاری میں روایت ہے حضرت عائشہؓ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ تہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیٹھتے دو رکعتیں فجر
کی لیٹتے اپنے داہنے پہلو پر دوسری حدیث یہ ہے جو کہ امام احمد اور
ابو داؤد اور ترمذی میں روایت ہے ابی ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا
کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم میں سے دو رکعتیں پہلو
مناز صبح سے یعنی سنتین فجر کی تو لیٹے داہنے کروٹ پر **فائدہ** کہ ترمذی نے

۱۔ حدیث بخاری میں ہے
۲۔ حدیث بخاری میں ہے
۳۔ حدیث بخاری میں ہے
۴۔ حدیث بخاری میں ہے
۵۔ حدیث بخاری میں ہے
۶۔ حدیث بخاری میں ہے
۷۔ حدیث بخاری میں ہے
۸۔ حدیث بخاری میں ہے
۹۔ حدیث بخاری میں ہے
۱۰۔ حدیث بخاری میں ہے
۱۱۔ حدیث بخاری میں ہے
۱۲۔ حدیث بخاری میں ہے
۱۳۔ حدیث بخاری میں ہے
۱۴۔ حدیث بخاری میں ہے
۱۵۔ حدیث بخاری میں ہے
۱۶۔ حدیث بخاری میں ہے
۱۷۔ حدیث بخاری میں ہے
۱۸۔ حدیث بخاری میں ہے
۱۹۔ حدیث بخاری میں ہے
۲۰۔ حدیث بخاری میں ہے

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کما امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ یہ حدیث صحیح بخاری
 اور مسلم کی شرط پر راقم کہتا ہے کہ اس باب میں اور حدیثیں ہی آئی ہیں اور جس
 کو اس مسئلہ میں زیادہ تر تحقیق منظور ہو وہ یہ مسئلہ ہماری کتاب بلوغ المبین فی اتباع
 خاتم النبیین سے دیکھ لے شاذ و ہم چاشت کی نماز پڑھنے کی حدیث بھی عبد اللہ بن
 عمر اور ابن مسعود سے مثنیٰ رہی تھی اور ابن عمر نے چاشت کی نماز کو بدعت کہا ہے اور ابن
 مسعود نے اسے انکار کیا ہے ذکر کیا ہے اس بات کو شہاب الدین احمد قسطلانی نے
 مواہب اللدنیہ میں اور نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور چاشت کی عبادت
 سنت ہونے کے باب میں صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور بخاری
 اور مسلم میں امہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور مسلم میں معاذہ سے اور مسلم
 میں ابی ذر سے اور ترمذی میں ابی الدرداء اور ابی ذر سے اور ابو داؤد اور
 دارمی میں یحییٰ بن ہار غطفانی سے اور ترمذی اور ابن ماجہ میں انس سے اور
 ابو داؤد میں معاذہ بن انس جنی ہے اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ میں
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور موطا امام مالک میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 عنہا سے اور ترمذی میں ابی سعید رضی اللہ عنہ سے اور صحیح ابن حبان میں
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ سب حدیثیں اور سوا ان کے اور حدیثیں ہی
 ہیں جو چاہے دیکھ لے مفہد ہم عبد اللہ بن مسعود سے رکوع میں گھٹنے پکڑنے کی حدیث
 مثنیٰ رہی تھی بلکہ سب صحابہ ہاتھوں سے گھٹنوں کے پکڑنے کے ہی قائل تھے لیکن
 ابن مسعود اور ان کے شاگرد اس بات کے قائل نہیں تھے یہ بات ترمذی چاہے احمدی
 دہلی کے صفحہ ۵۸ میں ہے اور مخالف ابن مسعود کے ہیں یہ دو حدیثیں جو کہ اب آئی ہیں
 پہلی حدیث ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی میں روایت ہو غلطی سے
 کہا غلطی نے کہ کما عبد اللہ بن مسعود نے کہ سکھائی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

امام نووی کی عبارت
 صحیح مسلم کی شرط پر
 راقم کہتا ہے کہ اس
 باب میں اور حدیثیں
 ہی آئی ہیں اور جس
 کو اس مسئلہ میں
 زیادہ تر تحقیق
 منظور ہو وہ یہ
 مسئلہ ہماری کتاب
 بلوغ المبین فی
 اتباع خاتم النبیین
 سے دیکھ لے شاذ و
 ہم چاشت کی نماز
 پڑھنے کی حدیث بھی
 عبد اللہ بن عمر اور
 ابن مسعود سے مثنیٰ
 رہی تھی اور ابن عمر
 نے چاشت کی نماز کو
 بدعت کہا ہے اور ابن
 مسعود نے اسے انکار
 کیا ہے ذکر کیا ہے
 اس بات کو شہاب
 الدین احمد قسطلانی
 نے مواہب اللدنیہ
 میں اور نووی نے
 شرح صحیح مسلم
 میں اور چاشت کی
 عبادت سنت ہونے
 کے باب میں صحیح
 مسلم میں حضرت
 عائشہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا سے اور
 بخاری اور مسلم
 میں امہانی رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا سے
 اور مسلم میں
 معاذہ سے اور
 مسلم میں ابی ذر
 سے اور ترمذی
 میں ابی الدرداء
 اور ابی ذر سے
 اور ابو داؤد اور
 دارمی میں یحییٰ
 بن ہار غطفانی
 سے اور ترمذی اور
 ابن ماجہ میں انس
 سے اور ابو داؤد
 میں معاذہ بن انس
 جنی ہے اور احمد
 اور ترمذی اور ابن
 ماجہ میں ابی ہریرہ
 رضی اللہ عنہ سے
 اور موطا امام
 مالک میں حضرت
 عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ عنہا سے
 اور ترمذی میں
 ابی سعید رضی
 اللہ عنہ سے اور
 صحیح ابن حبان
 میں حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا سے یہ سب
 حدیثیں اور سوا
 ان کے اور حدیثیں
 ہی ہیں جو چاہے
 دیکھ لے مفہد ہم
 عبد اللہ بن مسعود
 سے رکوع میں
 گھٹنے پکڑنے کی
 حدیث مثنیٰ رہی
 تھی بلکہ سب
 صحابہ ہاتھوں سے
 گھٹنوں کے پکڑنے
 کے ہی قائل تھے
 لیکن ابن مسعود
 اور ان کے شاگرد
 اس بات کے قائل
 نہیں تھے یہ بات
 ترمذی چاہے احمدی
 دہلی کے صفحہ ۵۸
 میں ہے اور مخالف
 ابن مسعود کے ہیں
 یہ دو حدیثیں جو کہ
 اب آئی ہیں پہلی
 حدیث ابو داؤد اور
 ترمذی اور نسائی
 میں روایت ہو غلطی
 سے کہا غلطی نے
 کہ کما عبد اللہ بن
 مسعود نے کہ سکھائی
 ہو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ناز پس ادا کر کہا اور اڑھٹائے دونوں ہاتھ اپنے پس جب رکوع کیا تطبیق
 کی (یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالکر دونوں ہاتھ دونو
 رانوں کے درمیان میں رکھے، کہا علقمہ نے پس پہنچی یہ بات سعد بن ابی وقاص
 کو پس کہا سچ کہا بہائی میرے نے تحقیق تھے ہم کرتے اسکو ہر امر کیے گئے ہم ساتھ
 اسکے (یعنی رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کے) دوسری حدیث بخاری میں دہرہ
 ہے ابی یضور سے کہا اُس نے سنا میں نے مصعب بن سعد سے کہا مصعب بن سعد نے
 نماز پڑھی میں نے طرف پہلو باپ اپنے کے پس تطبیق کی میں نے درمیان دونوں
 رانوں اپنی کے پس منع کیا مجھ کو باپ سیر نے اور کہا تمہے ہم کرتے اسکو پس منع کیو گئے
 ہم اس سے اور امر کیے گئے ہم یہ کہ رکھیں ہم ہاتھوں اپنے کو اور گھٹنوں کے
 سجدہ ہم مسک اختتام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ کہا بیہقی نے کہ ابن مسعود
 نے فرماؤ کہ کیا قرآن سے اس چیز کو کہ نہیں اختلاف کیا ہے بیچ اس کے مسلمانوں
 نے اور وہ دو سو تین ہیں قُلْ اسْعَوْذُ بِرَبِّ الْفَلْکِ اور قُلْ اسْعَوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
 یعنی ان سے یہ دونوں سو تین مخفی رہی نہیں اور وہ اسکے قابل نہ تھے کہ یہ دونوں
 سو تین قرآن کی میں نور دہم ہدی کے روانہ کرنے سے محرم پر جو چیزیں حلال
 ہیں وہ حرام نہیں ہوتی ہیں یہ حدیث عبد اللہ بن عباس سے مخفی رہی تھی جبناچہ
 موطا امام مالک میں روایت ہے عمرہ بنت عبد الرحمن سے کہ زیاد بن ابی
 سفیان نے لکھا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہ عبد اللہ بن عباس کہتے
 میں جو شخص ہدی روانہ کرے تو اس پر حرام ہو گئیں وہ چیزیں جو حرام ہیں محرم پر پنا
 تاک کہ فح کی جاوے ہدی سو میں نے ایک ہدی تمہارے پاس روانہ کی ہے تم مجھے
 لکھ بھیجو اپنا فتویٰ یا جو شخص ہدی لیکر آتا ہے اسکے ہاتھ کہا بیجو عمرہ نے کہا کہ
 حضرت عائشہ بولیں ابن عباس جو کہتے ہیں ویسا نہیں ہے میں نے خود اپنے ہاتھ

۲۰
 اجماعی نہیں ہوتا تھا
 ۲۱
 معضون کے لئے
 ۲۲
 شجرہ بنو المطلب
 ۲۳
 طبعی تقاضی کے
 ۲۴
 جلدوں کے فلسفہ بنو
 ۲۵
 مولیٰ امام کے ملبوہ
 ۲۶
 طبعی تقاضی بنی
 ۲۷
 حکم ۲۳ جلدوں
 ۲۸
 میں ہے

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہار بی بی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے لٹکائے اور اس کو روانہ کیا میرے باپ کے ساتھ سواپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی ان چیزوں میں سے جبکہ حلال کیا تھا اللہ تعالیٰ نے انکے لیے یہاں تک کہ فرج ہو گئی یہی **فائدہ** کہ زرقانی مخرج سوطا امام مالک میں لکھا ہے کہ کہا بیقی نے کہ کہا زہری نے کہ جب یہ حدیث صحابہ کرام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سنی تو عبد اللہ بن عباس سے فتویٰ پوچھنا ترک کر دیا **بستم** عکرمہ کو بانیس تکبیرین جو کہ چار رکعت والی نماز میں ہوتی ہیں مخفی رہی تھیں چنانچہ بخاری میں روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا نماز پڑھی مینے پیچھے ایک بوڑھے کے یعنی ابی ہریرہ کے مکہ میں پس کہیں بانیس تکبیرین پس کہا میں نے واسطے ابن عباس کے کہ تحقیق یہ شخص احمق ہے پس کہا ابن عباس نے کہ تم کو مان تیری پیست ابی القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے **فائدہ** کہ سبب طول ہونے کے کتاب کے مخفیات صحابہ میں صرف اسی قدر حدیثوں پر اتفاق کیا گیا ورنہ اگر تلاش کریں تو یقین ہے کہ اسی مقدمہ میں ایک بڑی کتاب طیار ہو لیکن چونکہ غرض ہماری اس مخفیات کے لکھنے سے یہی ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ جب کہ بہت سے صحابہ کو جو کہ اکثر اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی صحبت مبارک میں رہتے تھے سب حدیثیں ملی نہیں تھیں تو مجتہدوں کو کیا ملی ہوں گی سو عاقل آدمی اسی قدر حدیثوں سے جو کہ نقل کی گئی ہیں اس بات کو خوب سمجھ لیوے گا اور ائمہ اربعہ نے جو سائل دین میں اجتہاد اور تنبیاط کیا ہے تو اپنے آپ کو امام قرار دینے اور لوگوں کے مقتدی بننے اور صاحب مذہب کہلانے کے لیے نہیں کیا اور انکی یہ نیت نہ تھی کہ ہم اپنا کوئی خاص مذہب کھڑا کریں اور لوگوں کو اس پر غلبہ کر کے کچھ شہرت یا عزت حاصل کریں ان بزرگان دین کی نیت ایسی کہ دوتوں سے بالکل پاک اور انکے دل اسیر

عبارت زرقانی جابجاء
مکہ کے جلیل القدر محدث
ابن عباس سے روایت ہے
چنانچہ بخاری میں ہے

حضرات سربا نکل صاف تھے انکو سوا اپنے ذاتی فائدے کے اور کوئی غرض نہ تھی اسی واسطے اپنی تقلید سے لوگوں کو منع کرتے رہتے تھے اور ہماری دلوں میں جو انکی بزرگی اور ان کے کمال کا اثر ہے تو وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ خود متبع اور صاحب شریعت بن کر کا قصد نہ رکھتے تھے اور اپنے اجتہاد اور استنباط کو ساری جہان کے لوگوں پر قبول کرانے کا شوق نہ رکھتے تھے بلکہ جہانتک ان سے اپنی ذات کی سہلائی اور لوگوں کے نفع کے واسطے ہو سکتا تھا وہ احادیث نبوی یا اقوال صحابہ سے مسائل کو استخراج کرتے اور لوگوں کی ضرورت اور حاجت کو رفع کرتے اور صاف صاف کہہ دیا کرتے کہ اگر کوئی بھی قول ہمارا قرآن اور حدیث کو خلاف پاؤ تو اُسے ہرگز نہ مانو اور اس پر عمل کرنا حرام سمجھو اور بیان اسکا اس کتاب میں قریب گذرا

گیارہواں مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلد امام عظیم کے حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتے ہیں کہ بموجب حدیث **اَلْمَرْءُ مَطْلُوعٌ لِّمَا يُحِبُّ** یعنی پانی پاک ہے نہیں ناپاک کرتی اوسکو کوئی چیز۔ پانی کے لوٹنے کے اندر اگر کوئی پیشاب ملا دے تو حدیث پر چلنے والے اوس کو ناپاک نہیں سمجھتے اور اس سے وضو کرنا اور اس کو مینا جائز جانتے ہیں سو جواب اس کا دو طرح ہے اول یہ کہ یہ سراسر بہتان ہے حدیث پر چلنے والوں کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں ہے بلکہ انکا عقیدہ تو یہ ہے کہ پانی اگر فلسین کے مقدار سے بیسے سو اچھ من تول سے کم ہو تو پیشاب وغیرہ نجاست کے پڑنے سے ناپاک ہو جاتا ہے اور اگر پانی فلسین کے مقدار یعنی تول میں سو اچھ من ہو تو جب تک کہ نجاست نہ پڑے اسکا رنگ نہ متغیر ہو جاوے یا مزاج نہ بگڑ جاوے یا بو نہ لگے تب تک پاک ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفُلْكَو**

پانی کے بیان میں
۱۔ حدیث فارغیہ
۲۔ مقلدین میں بالاجاب
۳۔ دوسرے فصل میں اور
۴۔ بقا اسناد صحابہ
۵۔ الیحد اسکا مقام
۶۔ شرح منہج الدوم
۷۔ کتاب الفیہ میں ہے

شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور جاعت دوسری اور تصحیح
 کی ہے اس حدیث کی ابن خزمیہ اور ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے اور کما یحییٰ
 بن معین نے کہ یہ حدیث خوب بخیر ہے اور کما بیہقی نے یہ حدیث موصول الاسناد اور
 صحیح ہے اور کما منذری نے کہ اسکی اسناد جدید ہے اور اسپر کسی طرح کا غبار منین
 اور کما ابن ماجہ نے کہ یہ حدیث صحیح ہے انتہی ملخصاً اور بسبب صحیح ہونے اس حدیث
 کے امام غلام کے شاگرد امام ابو یوسف نے بھی اسکو مان لیا ہے بلکہ انہوں نے تو عمل
 بھی اسپر کر لیا ہے چنانچہ رد المحتار شرح در المختار وغیرہ میں لکھا ہے کہ امام
 ابو یوسف نے جبکہ جمعے کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھ لی تو لوگوں نے انکو اس بات
 کی خبر ہو چنچائی کہ جس حمام میں سے جمعہ کی نماز کے واسطے آپ نے غسل کیا تھا
 اس میں سے چوبان نکلا ہے تب امام ابو یوسف نے کہا کہ میں عمل کرتا ہوں موافق
 قول اپنے بہائیوں اہل مدینہ کے (مطابق حدیث) اِذَا بَاكَغَ الْمَاءُ فَلْتَايْنِ لَكَ
 خَيْلٌ حُبَّتَاكَ انتہی اب اگر کوئی حنفی یہ بات کہے کہ حدیث قلتین کو بعض علماء نے
 مضطرب کہا ہے تو جواب یہ کہ جن لوگوں نے اسکو مضطرب کہا ہے ان کے
 مقابلین نے دندان شکن جواب بھی انکو دے دیے ہیں سو جسکو اس بات کا دیکھنا
 منظور ہو وہ نیل الاوطار شرح سننی الاخبار چہا پر مصر کے جلد اول کے صفحہ
 ۳۱ میں سے دیکھ لےوے تو انشاء اللہ تشفی ہو جاوے گی اور بڑے بڑے محدثوں
 اور مجتہدوں نے اسکی تصحیح ہی کی ہے اور اس پر عمل ہی کیا ہے علاوہ اس کے
 حنفیہ کس ہونہ سے قلتین کی حدیث کو مضطرب کہتے ہیں انکے امام کے نزدیک تو
 جبقہ ضعیف اور مرسل حدیث ہیں سب عمل کے لائق ہیں چنانچہ عقود کجواہر
 المصنیعہ فی اذکار مذہب الی حنفیہ میں لکھا ہے وَبِمَا يُرْوَى عَنْهُ اِنَّهٗ كَانَ
 يَقُولُ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَكْبَرِ الْجَائِلِ یعنی اور ان میں سے

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ہے مگر یہ کہ بدل جاوے ہو اسکی یا نہ ہو اسکا یا رنگ اسکا نجاست سے جو پیدا ہو اس میں ہند
فائل کا کیا اہم شوکانی نے دراری مضیہ شرح درالہبہ میں کہ یہ زیادتی استثنا
کی بالاتفاق ضعیف ہے لیکن اس ضمن میں پر اجماع واقعہ ہے نقل کیا اسکو ابن ہند
اور ابن ملحق نے العبد المذنب میں اس زیادتی استثنا سے معلوم ہوا کہ اگر تینوں میں
سے ایک بھی کسی چیز نجس کے ٹپنے کے سبب سے بدل جاوے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے
غرض کہ پانی اگر قلتین کے مقدار ہو یا قلتین سے زیادہ ہو اسکا حکم تو یہی ہے لیکن
پانی اگر قلتین کے مقدار سے کم ہو تو اس کے اندر اگر تھوڑی سی کوئی نجس چیز بھی چھو
تو پانی ناپاک ہو جا ریگا اور یہی باعث ہے کہ حضرت نے تھیرے ہوئے پانی میں یعنی
قلیل پانی کے اندر پیشاب کرنے سے اور جنب کی حالت میں اس کے اندر بیٹھ کر نہانے
سے منع فرمایا ہے دیکھ دیجیے وہ حدیث یہ ہے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّلَامِ
الَّذِي لَا يَجِبُ لَهُ تَغْيِيلٌ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ يُسَلِّمُ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ
أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّلَامِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَنَّاؤُهُ
تَنَادَوْا اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ پانی تھیرے ہوئے کے جو کہ نہیں
بتنا پھر غسل کرے اس میں یعنی دور ہے عاقل سے کہ جس پانی میں پیشاب کرے
پھر اسی میں نہاوی اور روایت کیا احمدیث کو نجاری اور سلم نے اور سلم کی ایک روایت
میں ہے فرمایا کہ نہ نہاوی ایک تمہارا پانی تھیرے ہوئے میں اس حالت میں کہ وہ جنبی
ہو کہ لوگوں نے سطح کرے ای ابو ہریرہ کہالیوے اس میں سے لینے کر یعنی
چلو لیکر باہر پانی کے نہاوی **فائل** کا مراد پانی سے میان پانی قلیل ہے کیونکہ
اگر کثیر ہو تو حکم جاری کا رکنا ہے اور پیشاب وغیرہ سے نجس نہیں ہوتا اور نہانا

میں پانی ناپاک
اس کے بدلے

اس میں جائز ہے اور یہ جو کہا ابو ہریرہؓ نے کہ لیوے پانی اٹھا کر اس سے معلوم ہوا کہ اگر جنبی غسل کے لیے پانی لینے کے واسطے ہاتھ ناپاک اپنا اس میں ڈبا دے تو مستعمل نہ ہوگا لیکن یہ حکم اس قدر پانی کے لیے نہیں جو کہ لوٹے یا پیالے یا تھلیا وغیرہ میں ہوا کرتا ہے ایسے باسن میں اگر کوئی اپنا نجس ہاتھ ڈبا دے تو پانی خراب ہو جاوے گا کیونکہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جاگے کوئی تم میں نیند سے تونہ ڈبا لے اپنا ہاتھ باسن میں جب تک کہ نہ دھوے اس کو تین بار (ایسے) کہ وہ نہیں جانتا کہ کمان رہا رہا کہ ہاتھ نکالے پانی کی پاکی اور ناپاکی میں حدیث پر چلنے والوں کا تو یہی عقیدہ ہے جو کہ مذکور ہوا لیکن امام عظیم کے مقلد جو وہ درود کے قائل ہیں آج تک حدیث وہ درود کی نہیں لاسکے یہاں تک کہ مولوی محمد حسین صاحب لاہوری نے انکے لیے فی حدیث اور فی آیت ایک عرصہ سوس روپہ انعام دینے کا اشتہار بھی جاری کر رکھا ہے کہ شاید دنیا کے طمع ہی سے حدیث وہ درود وغیرہ دکھلا دیں

بدوز و مشرہ دیدہ ہوشمند در آرد طمع سرخ و دہا سی بہ بند

لیکن افسوس ہے کہ اسپر بھی امام عظیم کے مقلد نہ تودہ درود کی کوئی حدیث صحیح دکھلاتے ہیں اور نہ حدیث اکملہ طہورائے اور حدیث قلنتین وغیرہ لانتے ہیں لیکن کیونکہ مائین مذہب چوتھا ہے اور حدیث وہ درود کی کمان سے لا دیں اس کا تو کمین نشان ہی نہیں اگر ہوتی تو صاحب درمختار و مختار الراقی سے نقل کر کے کیوں لکھ جاتے کہ حد پانی کثیر کی وہ درود مقرر کر فی مختصر ہے اصل ہے اسکی کوئی دلیل نہیں اور جو صدر شہر بعتی نے شرح وقایہ میں جواب دیا ہے سودہ

مردود ہے انتہی

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتے ہیں کہ قرآن اور حدیث کا ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے جو کہ مجتہدوں کو نہ ملا ہو یا انہوں نے کسی مسئلہ پر قرآن اور حدیث کو خلاف عمل کیا ہو اور لوگوں کو اس پر فتویٰ دیا ہو سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے اگر کہی شخص تامل کرے تو اکثر یاد دلاؤ گا کہ ایک طرف تو حدیث صحیحہ ہے اور ایک طرف رائے امام کی ہے اس حدیث صحیحہ کے مخالف اور فتویٰ امام کی رائے پر ہے چنانچہ واسطے تصدیق اس دعویٰ کے مشت نمونہ خرواری ایک سو مسئلہ امام عظیم کا مخالف احادیث صحیحہ نبویہ کے اس مقام پر عرض نقل میں لاتا ہوں دیکھ لیجیے مسئلہ اول ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف قرآن اور حدیث کے یہ ہے جو کہ فقہ اکبر اور شرح عقاید لاشعری میں لکھا ہے اَلَا يَمَانُ هُوَ لَا قَرَارَ وَالتَّصْدِيقُ وَ اِيْمَانُ اَهْلِ السَّمَاءِ وَ اَلَا رِضْنُ لَا يَزِيدُ وَ لَا يَنْقُصُ یعنی ایمان اقرار ہے اور تصدیق ہے اور ایمان اہل آسمان اور زمین کا نہیں زیادہ ہوتا اور نہیں کم ہوتا سو امام عظیم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ میں کلام اس کی صریح کئی آیتوں کا بھی اور حدیثوں کا بھی ایسے کہ ایمان بڑھتا بھی ہے اور کم بھی ہوتا ہے چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے وَ اِذَا ثَلَيْتَ عَلَيْهِمْ اِيْتَهُ زَادَ تَعْمُّمُ اِيْمَانًا یعنی جب بڑی جاتی ہیں اور پرانے نشانیاں اس کی زیادہ کرتی ہیں اُنکو ایمان فائدہ کا تفسیر تہ البیان فی مقاصد القرآن اور تفسیر کبیر میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت صریح دلیل ہے سچ زیادہ ہونے ایمان کے اور کہا واحدی نے عام اہل علم سے کہ جس شخص کے پاس بیوہ اور قوی دلائل ہوں (سببات کے) اسکا ایمان ہی زیادہ ہوتا ہے اور تفسیر معالم التنزیل میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ کما عمر بن حبیب نے کہ تھی اسکو صحبت (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہ ایمان کم بھی ہوتا ہے

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اور زیادہ بھی استثنیٰ علاوہ اس آیت کے آٹھ آیتیں اور اسی مضمون کی لایا ہے
 بخاری اس غرض سے کہ ایمان بڑھتا بھی ہے اور کم بھی ہوتا ہے اور چنانچہ صحیح
 بخاری میں لکھا ہے **باب قول النبی ﷺ اللہ علیہ وسلم کہ نبی اکرامکم**
علی خمس وهو قول وفعل ویزید وینقص یہ باب اس بیان میں ہے کہ فرمایا
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا کیا گیا ہے اسلام پانچ چیز پر اور (ایمان) اقرار
 ہے اور عمل ہے اور ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی (پہلی آیت) قال اللہ
 عز وجل لیزدادوا ایماناً مع ایمانهم فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے تو کہ
 بڑھ جائے اور ایمان میں ساتھ ایمان اپنے کے (تفسیر جلالین میں اس آیت
 کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ایمان بڑھتا ہے ساتھ شریعتوں دین کے (دوسری آیت
 فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے وَزِدْنَا لَهُمْ هُدًى اور زیادہ کی ہمتے انکو ہدایت
 (تیسری آیت) فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَزِدْنَا لَهُم هُدًى وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا هَدَى
 اور زیادہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کہ راہ پائی ہے راہ پانا (تفسیر فتح
 البیان میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ہدایت پائی ساتھ ایمان کے
 ہدایت پانا (چوتھی آیت) وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَاتَّبَعَتَهُمْ
 اور جن لوگوں نے راہ پائی زیادہ دی انکو ہدایت اور دی انکو پرستار گاری
 انکی (پانچویں آیت) وَزِدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا اور زیادہ ہوں وہ لوگ
 جو ایمان لئے ہیں ایمان میں (چھٹی آیت) وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ اِيْتَكُمْ زَادَتْهُ
 هِدًى اِيْمَانًا كَمَا الَّذِيْنَ آمَنُوا فَرَادَتْهُمْ اِيْمَانًا اور فرمایا اللہ غالب اور بزرگ
 نے کس کو تم میں سے زیادہ کیا اس نے ایمان پس جو لوگ کہ ایمان لئے ہیں
 پس زیادہ کیا انکو ایمان (موضع القرآن میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے
 کہ کلام اللہ جس سمان کے دل کے خطے سے موافق پڑتا وہ کتنا عجیب کو اس نے

۱۔ صحیح بخاری
 ۲۔ صحیح مسلم
 ۳۔ مسند احمد
 ۴۔ مسند ابی داؤد
 ۵۔ مسند ترمذی
 ۶۔ مسند ابن ماجہ
 ۷۔ مسند ابی یوسف
 ۸۔ مسند ابی حنیفہ
 ۹۔ مسند ابی حنیفہ
 ۱۰۔ مسند ابی حنیفہ
 ۱۱۔ مسند ابی حنیفہ
 ۱۲۔ مسند ابی حنیفہ
 ۱۳۔ مسند ابی حنیفہ
 ۱۴۔ مسند ابی حنیفہ
 ۱۵۔ مسند ابی حنیفہ
 ۱۶۔ مسند ابی حنیفہ
 ۱۷۔ مسند ابی حنیفہ
 ۱۸۔ مسند ابی حنیفہ
 ۱۹۔ مسند ابی حنیفہ
 ۲۰۔ مسند ابی حنیفہ

ایمان زیادہ کیا یہی لفظ بولتے منافق جب ان کے چہرے عیب بیان کرتا لیکن مسلمان کہتے خوش وقتی سے اور منافق کہتے شرمندگی سے (ساتویں آیت) وقوله - فَأَخْشَوْهُمْ فَرَّادَهُمْ إِيْمَانًا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس فرودم ان سے پس زیادہ کیا انکو ایمان (آٹھویں آیت) وَقَوْلُهُ وَمَا لَكُمْ دَهُمَ إِلَّا إِيْمَانًا وَسَيُكَلِّمُكُمْ اور زیادہ کیا انکو مگر ایمان اور اطاعت کرنا اور بخاری میں لکھا ہر باب زیادۃُ الْإِيْمَانِ وَنُقْصَانِهِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَزِدْنَا لَهُمُ هُدًى وَزِدْنَا كَذَآلِئِنَّ أَمْثَلِ إِيْمَانًا **وقال** الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ فَإِذَا أَتَرَكَ شَيْئًا مِّنَ الْكَلَامِ فَهُوَ نَاقِصٌ یعنی یہ باب ایمان کے زیادہ ہونے اور کم ہونے کے بیان میں ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور زیادہ کیا ہم نے ان کو ہدایت اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ر اور زیادہ ہوں وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ایمان میں ر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آج کے دن پورا کیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارا پس جب ترک کرے کوئی کسی چیز کو کمال سے پس وہ ناقص ہے اور مقاصد حسنہ میں ہے لَوْ وَزِدَ إِيْمَانُ أَبِي بَكْرٍ الْعَدِيْقُ مَعَ إِيْمَانِ النَّاسِ لَوَجَّحَ إِيْمَانُ أَبِي بَكْرٍ یعنی اگر وزن کیا جاوے ایمان ابی بکر صدیق کا ساتھ ایمان اور لوگوں کے البتہ زیادہ ہووے ایمان ابوبکر کا **فائدہ** کہ امام شوکانی نے الفوائد المحمودة فی احادیث الموضوعہ میں کہ پسند احادیث کی صحیحہ موقوف حضرت عمر پر ہے اور لیکر مرفوع ضعیف ہے اور تفسیر شریعتہ میں ساتھ اس لفظ کے ہے اَلْإِيْمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ یعنی ایمان اقرار ہے اور عمل ہے اور ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی **فائدہ** کہ شیخ عبدالحق نے شرح سفر السعادت میں کہ احادیث کو جو زرقانی نے بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور تفسیر امام احمد میں روایت ہو معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

یہ حدیث شریف خالص دھماکہ ایسا ہے کہ اس کا پتہ نہیں ہے ۱۲

اَلْاِيْمَانُ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ یعنی ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے۔
فائدہ جناب شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب
 غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں وَتَعْتَقِدُ اَنَّ اَلْاِيْمَانَ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَمَعْرِفَةٌ
 بِالْجَنَانِ وَكَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ يَزِيْدُ بِالطَّاعَةِ وَيَنْقُصُ بِالْعَصْيَانِ وَيَقْبَلُ بِالْعِلْمِ
 وَيَصْغَفُ بِالْحُجَلِ وَالْاِتِّفَاقِ يَقَعُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
 اٰمَنُوْا فَاَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ وَمَا حَازَ عَلَيْهِمُ الرِّيَاضَةُ حَازَ عَلَيْهِمُ
 النُّقْصَانُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِذَا اُنْتِلَيْتُ عَلَيْهِمُ اٰيَاتُهُ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَ
 قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسْتَفِيْقَنَّ الَّذِيْنَ اٰوْتُوْا الْكِتَابَ وَيَزِدَّ اَدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِيْمَانًا
 وَمَا رَوٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْ الدَّهْدَاةِ اَنَّهُمْ قَالُوْا اَلْاِيْمَانُ
 يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ وَعَبْدُ ذٰلِكَ مِمَّا يَطْوِلُ شَرْحُهُ ترجمہ یعنی اور عقائد کرتے ہیں
 ہم کہ تحقیق ایمان کہنا کلمہ شہادت کا ہے زبان کے ساتھ اور عقائد کرنا ہر
 اس کے معنوں کا دل کے ساتھ اور عمل کرنا ساتھ رکھنے کے۔ ایمان بڑھتا ہے
 ساتھ طاعت کرنے کے اور کم ہوتا ہے ساتھ گناہ کرنے کے اور ایمان مضبوط
 ہوتا ہے ساتھ علم کے اور ضعیف ہوتا ہے ساتھ جہل کے اور ساتھ توفیق اللہ
 کے دل میں یہ آتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے اللہ غالب اور بزرگ ہے پس جو لوگ کہ ایمان
 لائے ہیں پس زیادہ کیا اُن کو ایمان اور وہ خوش ہوتے ہیں اور جو چیز کہ جائز
 ہے اوپر زیادتی جائز ہے اوپر نقصان اور فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب
 ٹیپہ جاتی ہیں اور پران کے نشانیاں اُسکی زیادہ کرتی ہیں ان کو ایمان اور
 فرمایا اللہ غالب اور بزرگ ہے تو کہ یقین کر لیں وہ لوگ کہ دیے گئے ہیں کتاب اور
 زیادہ ہوں وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ایمان میں۔ اور جو کہ روایت کی گئی
 ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی الدرداء سے کہ تحقیق وہ کہتے ہیں کہ ایمان

جناب شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے اور ان کے سوا اور روایت بھی راسی ضمون کی آئی ہے، کہ اس کا بیان دراز ہے انتہی اور شیخ عبدالحی حنفی نے مشرح سفر السعادت میں لکھا ہے کہ کما شیخ محی الدین نووی نے کہ ظاہر بات اور مختار وہ ہے کہ تصدیق زیادہ بھی ہوتی ہے اور کم بھی بسبب کثرت دلائل اور روشن دلیلوں کے اور یہی باعث ہو کہ عقائد کیا ہے سب علما نے اس بات کا کہ ایمان اور تصدیق صدیقوں کا بہت قوی اور کامل ہو بہ نسبت ایمان اور تصدیق اور لوگوں کے اور آدمی خود اس بات کو اپنے جی میں سمجھتا ہے کہ بعض اوقات میں یقین اور اخلاص اور توکل اُسکا بہت بڑا اور مضبوط ہوتا ہے بخلاف بعض اوقات دوسرے کے اور یہ قول منقول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور ازاعی اور ابن جریر اور معمر اور ان کے سوا اور لوگوں کا ائمہ سے اور ساتھ سند صحیحہ کے بخاری سے نقل ہے کہ کما بخاری نے ملاقات کی مینے ہزار آدمیوں سے بھی زیادہ علما بشہرون کے سے اور ہم نے نہیں دیکھا ہے ہم نے ان میں سے کسی شخص کو بھی کہ اختلاف کیا ہو اس نے اس بات میں (یعنی تمام علما یہی عقیدہ رکھتے ہیں) کہ اَلَا يَمَانُ قَوْلٌ وَتَحَلُّ يَزِيدُ وَيَقْصُ یعنی ایمان اقرار ہے اور عمل ہے زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہو اور جماعت صحابہ اور تابعین سے بھی یہی منقول ہے اور فضیل بن عیاض اور وکیع اسکا اہل سنت و جماعت سوائے میں اسطرح لکھا ہے فتح الباری میں انتہی اور شیخ محمد طابہر حنفی نے مجمع البحار میں لکھا ہے اَلَا يَمَانُ يَزِيدُ وَيَقْصُ عَلَى قَوْلِ اَهْلِ السُّنَّةِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ یعنی مذہب اہل سنت اور علما، سلف اور خلف کا یہی ہے کہ ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے انتہی۔ اب سنو وہ حدیثیں جو کہ حنفیہ دلیل امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں

میں ہے کہ اگرچہ اس کا
تو اس کے لئے ایک عجیب
صورت ہے لیکن
اس کے ساتھ ساتھ
اس کے ساتھ ساتھ

بات پر پیش کرتے ہیں کہ ایمان نہ تو زیادہ ہوتا ہے نہ کم پہلی حدیث تنزیہ
 اشتریعہ میں ہے کہ کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وفد ثقیف کو رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آیا ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے فرمایا حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے کہ لَا زِيَادَةَ لَهُ وَلَا نُقْصَانَهُ فَيُتْرَكُ یعنی نہیں زیادتی ٹھیرانا
 اسکا کفر ہے اور نقصان ٹھیرانا اس کا شرک ہے سو جواب اس کا یہ ہے کہ
 نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اس حدیث کے حجت کیونکہ یہ حدیث موضوع لینے ہوئی
 بناوائی ہے کہما شیخ عبدالحق نے شرح سفر السعادت میں کہ لایا ہے
 ابن جوزی اس حدیث کو اپنی موضوعات میں راسم کہتا ہے کہ نہیں
 تعقب کیا ہے اسکا سیوطی نے لینے سیوطی نے جو تعقبات موضوعات ابن
 جوزی بنایا ہے۔ اگر یہ حدیث علاوہ صحیح ہونے کے ضعیف ہی ہو تو موضوع
 نہ ہوتی تو سیوطی اسکو اسی میں ضرور لاتا اس سے سمجھا گیا کہ یہ حدیث بے شبہ
 موضوع ہے اور کہا ملا علی قاری حنفی نے شرح فقہ اکبر میں کہ
 اس حدیث کے راویوں میں شعبہ راوی ایسا وضع ہے کہ اگر ہر کوئی
 شخص دو پیسے دیدیتا تو اسکو ستر حدیثیں بنا کر سنا دیتا دوسری
 حدیث صاحب تنزیہ شریعت ابن عدی سے کامل میں لایا ہے اَلْاِيْمَانُ
 لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ یعنی ایمان نہ کم ہوتا ہے اور نہ زیادہ سو جواب اس کا
 یہ ہے کہ یہ بھی موضوع ہے نہیں قائم ہوئی ساتھ اسکے حجت ایسے کہ شیخ
 نے شرح سفر السعادت میں لکھا ہے کہ اس حدیث کے اسناد میں احمد
 بن عبد اللہ جو باری ہے اور وہ کذاب اور دجال ہے اور وضع کیا کرتا تھا بہت سی حدیثوں کو
 تفسیری حدیث صاحب تنزیہ شریعت ابن حبان کی حدیث میں لایا ہے کہ جو
 کوئی کہے کہ ایمان کم بھی ہوتا ہے اور زیادہ بھی ہوتا ہے کافر ہو جاتا ہے اگر توبہ کی

۱۰
 شرح سفر السعادت
 ابن جوزی نے کہا کہ
 حدیث میں ہے کہ
 ایمان نہ کم ہوتا ہے
 اور نہ زیادہ ہوتا ہے
 اس کا کفر ہے اور
 نقصان ٹھیرانا اس
 کا شرک ہے سو جواب
 اس کا یہ ہے کہ
 نہیں قائم ہوتی ہے
 ساتھ اس حدیث کے
 حجت کیونکہ یہ حدیث
 موضوع لینے ہوئی
 بناوائی ہے کہما
 شیخ عبدالحق نے
 شرح سفر السعادت
 میں کہ لایا ہے
 ابن جوزی اس حدیث
 کو اپنی موضوعات
 میں راسم کہتا ہے
 کہ نہیں تعقب کیا
 ہے اسکا سیوطی
 نے لینے سیوطی
 نے جو تعقبات
 موضوعات ابن
 جوزی بنایا ہے۔
 اگر یہ حدیث
 علاوہ صحیح
 ہونے کے
 ضعیف ہی
 ہو تو
 موضوع
 نہ ہوتی
 تو سیوطی
 اسکو اسی
 میں ضرور
 لاتا اس
 سے سمجھا
 گیا کہ
 یہ حدیث
 بے شبہ
 موضوع
 ہے اور
 کہا ملا
 علی قاری
 حنفی نے
 شرح فقہ
 اکبر میں
 کہ اس حدیث
 کے راویوں
 میں شعبہ
 راوی ایسا
 وضع ہے
 کہ اگر ہر
 کوئی شخص
 دو پیسے
 دیدیتا
 تو اسکو
 ستر حدیثیں
 بنا کر سنا
 دیتا دوسری
 حدیث صاحب
 تنزیہ شریعت
 ابن عدی سے
 کامل میں
 لایا ہے
 اَلْاِيْمَانُ
 لَا يَزِيدُ
 وَلَا يَنْقُصُ
 یعنی ایمان
 نہ کم ہوتا
 ہے اور نہ
 زیادہ ہوتا
 ہے سو جواب
 اس کا یہ ہے
 کہ یہ بھی
 موضوع ہے
 نہیں قائم
 ہوئی ساتھ
 اسکے حجت
 ایسے کہ
 شیخ نے
 شرح سفر
 السعادت میں
 لکھا ہے کہ
 اس حدیث کے
 اسناد میں
 احمد بن
 عبد اللہ جو
 باری ہے اور
 وہ کذاب اور
 دجال ہے اور
 وضع کیا کرتا
 تھا بہت سی
 حدیثوں کو
 تفسیری حدیث
 صاحب تنزیہ
 شریعت ابن
 حبان کی حدیث
 میں لایا ہے کہ
 جو کوئی کہے کہ
 ایمان کم بھی
 ہوتا ہے اور
 زیادہ بھی
 ہوتا ہے کافر
 ہو جاتا ہے اگر
 توبہ کی

کی فہما اور اگر توبہ نہ کی تو اس کو قتل کریں اور وہ شخص خدا کا دشمن ہے ماور
نہ تو اس کی نماز جائز ہے اور نہ زکوٰۃ اور نہ روزہ اور نہ حج اور نہ اس کا دین ہے
(اسی طرح ہے) ساتھ اور بہت سی سختیوں کے سب جواب اس کا یہ ہے کہ یہی موضوع
جھوٹی بناوٹی حدیث ہے لائق حجت پکڑنے کے نہیں اس لیے کہ شیخ نے مشرح
سفر الشعاوت میں لکھا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کے محمد بن القاسم
طابقانی ہے (اور وہ) بنانا ہے (جھوٹی) حدیثیں اور نیز کہا شیخ نے یہ قول
کہ اَلْاِيْمَانُ لَا يَزِيْدُ وَكَانَ يَنْقُصُ یعنی ایمان نہ کم ہوتا ہے اور نہ زیادہ ہرگز کتب
حدیث میں اگرچہ وہ حدیث ضعیف ہے کیوں نہ ہو یا یا نہیں گیا یعنی بجز موضوع
حدیثوں کے صحیحہ تو ایک طرف رہی اس بات میں کوئی حدیث ضعیف ہی نہیں

یابی گئی

مسئلہ دوم

اور ایک سلمہ امام عظیم علیہ الرحمۃ کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پانچ حدیثوں کے یہ ہے جو کہ عینی شرح نمبر ایہ میں لکھا ہے بَوْلُ الصَّبِيِّ الَّذِي لَهُمْ يُطْعَمُونَ فَكَذَلِكَ عَنْكَ جَمِيعُ أَهْلِ الْعِلْمِ فَاجِبَةٌ یعنی پیشاب اس لڑکے کا کہ نہوز طعام نہیں کھاتا پس حکم اسکا یہی ہے یعنی جسطرح سے کہ بڑے آدمی کا پیشاب نجس ہے اسی طرح سے جو لڑکا کہ نہوز طعام نہیں کھاتا اور کاپیشاب بھی نجس ہی ہے اور یہی مذہب ہے امام عظیم کا سو امام عظیم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثوں کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم میں روایت ہر ام قیس بنت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اِنْهَاكَتَتْ بِابْنِ لَهَاصِغِيرٍ لَمْ يَكُنْ اَكْلًا لِّلطَّعَامِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَةٍ قِبَالَ عَلِيٍّ ثَوْبِيہ

۱۶۲
کتاب فیض فی
باب تطهیر النجاسات
بین جنس
که بیداد دل سے طہارت
برایہ جیباں
طہارت عین شریعت
بین جنس
چراغ دل کے نور سے
طہارت شریعت

فَذَرَاكَ مَفْضَحًا دَكَّ يَغْسِلُهُ يَبْنِي خَتِيقَ دَهْلَالِي اِبْنِ جَهْوَنِي مِثْلَ كُوْزٍ ذَكَمَاتَا
 تَهَا كَمَا نَا حَرْفَ رَسُوْلٍ اَصْلَهُ اَمَّ عَلِيَّهٖ وَاَلَهٗ وَسَلَّمُ كِيْ يَسْ بَهْمَا يَا اِسْ كُو رَسُوْلِ اَمَّ
 صَلَّ اَمَّ عَلِيَّهٖ وَاَلَهٗ وَسَلَّمُ تَنِي اِبْنِي كُو دَمِيْنِ يَسْ بِشِيَابِ كِيَا اُسْ لِيْ حَضْرَتِ صَلَّ
 اَمَّ عَلِيَّهٖ وَاَلَهٗ وَسَلَّمُ كِيْ كِيْطَرِيْ بِرِيسْ سَنَكُو اِيَا يَابَنِي يَسْ جِيْطَرُ كُ دِيَا اِسْ جَلَهْمُ بِرِاُوْرِنَهٗ
 وَصُوِيَا اِسْكُو دُو سَمَرِيْ حَدِيْثِ سَلَمَتِ اَمَامِ اَحْمَدِ اُوْر اِبُو دَاوُدِ اُوْر
 اِبْنِ مَاجَهٗ مِيْنِ رُوَايَتِ هِيْ لِمَا بِرَبِّتِ حَارِثِ رَضِيَّ اَمَّ تَعَالٰى عَنْهَا سَيِّ قَالَتْ
 كَانَ اَحْسَنُ بَنِي عَلِيٍّ فِيْ حُجَّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيٌّ نُوْبِيْ
 فَقُلْتُ اَلْبَسْ نُوْبًا وَاَعْطِنِيْ اِذَا رَاكَ حَتّٰى اَغْسِلَهُ قَالَ اِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ
 اَلْكُنْتِيْ وَ يَنْتَضِحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ يَبْنِيْ كَمَا كُ تَحْتِيْ حَسِيْنِ بَنِ عَلِيٍّ يَحْمُ كُو رَسُوْلِ
 اَمَّ صَلَّ اَمَّ عَلِيَّهٖ وَاَلَهٗ وَسَلَّمُ كِيْ يَسْ بِشِيَابِ كِيَا اِنْ كِيْ كِيْطَرِيْ بِرِيسْ كَمَا مِيْنِ لِيْ هَمِيْنِيْ
 كِيْطَرِ اُوْر دِيْجِيْ مَجْهُوْمُ تَهْمُ اِنَّمَا كُ دِهْوُوْنِ مِيْنِ اِسْكُو فَرَمَا يَسُوَا اِسْكُو نَمِيْنِ
 كُ دِهْوِيَا جَاتَا هِيْ بِشِيَابِ لُزْكِ كِيْ سِيْ اُوْر جَمِيْنِيَا دِيَا جَاتَا هِيْ بِشِيَابِ لُزْكِ كِيْ
 سِيْ فَائِدَ كَمَا شُوْكَا نِيْ نِيْ نِيْلِ اللّٰو طَارِ مِيْنِ رُوَايَتِ كِيَا هِيْ اِسْ حَدِيْثِ
 كُو اِبْنِ خَزْمِيْهِ اُوْر اِبْنِ حَبَانَ اُوْر حَاكِمِ اُوْر طَبْرَانِيْ لِيْ قَمِيْسَرِيْ حَدِيْثِ اَبُو دَاوُدِ
 اُوْر رَسَالِيْ مِيْنِ رُوَايَتِ هِيْ اِبْنِيْ اِسْمَ رَضِيَّ اَمَّ تَعَالٰى عَنْهَا سَيِّ كُ كَمَا فَرَمَا رَسُوْلِ
 اَمَّ صَلَّ اَمَّ عَلِيَّهٖ وَسَلَّمُ نِيْ يَغْسَلُ مِنْ بَوْلِ اَلْحَا رِيْةِ وَرَبِّتِيْ مِنْ بَوْلِ اَلْعَدَا كُ
 يَبْنِيْ دِهْوِيَا جَاوِيْ بِشِيَابِ لُزْكِ كَا اُوْر يَابَنِيْ جِيْطَرُ كَا جَاوِيْ لُزْكِ كِيْ بِشِيَابِ بِرِاُوْرِيْ
 كَمَا اِسْ حَدِيْثِ كُو حَاكِمِ نِيْ فَائِدَ كَمَا شُوْكَا نِيْ نِيْ نِيْلِ اللّٰو طَارِ مِيْنِ كُ كَمَا بَخَارِيْ
 نِيْ يِهٖ حَدِيْثِ حَسَنِ هِيْ حُوْطَقِيْ حَدِيْثِ مُسْلِمِ مِيْنِ رُوَايَتِ هِيْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَّ اَمَّ
 تَعَالٰى عَنْهَا سَيِّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِيْ بِالْصَّبِيَّاتِ
 فَيُبْرِئُهُنَّ عَلَيْهِمْ وَيَحْكِيْ لَهُمْ فَاَنِيْ بِصَبِيٍّ فَقَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِمَا وَاقَتْ بَعْدَهُ بَوْلُ كُ

۱۰۰
 چندی شکوہ بن باب
 ابن کے اور سرفرد
 بن جہوہ
 معنی علی الارطہ
 چاہے جسکو جلد اول
 کہ مری بن جہوہ
 ۱۰۱
 المرسل باب انان
 الخصال بن اور
 شکوہ بن باب تعلیم
 انجاستہ دیکر
 فصل بن جہوہ
 یضون علی الارطہ
 چاہے جسکو جلد اول
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 چندی شکوہ بن باب
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ہے اس میں کسی اختلاف نہیں

مسئلہ سوم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف بنجیر کی حدیث صحیحہ کے یہ جو کہ مدالیہ اور درالمختار و غیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے عندنا ائحذیفہ لا یحل شربہ للثد او می لا یتیقن بالثقیف فیدر فلا یترعن عن الحذر یعنی ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں حلال ہے پینا اسکا یعنی اونٹ کر پیشاب کا، ایسے کہ نہیں یقین کیا جاتا ساتھ شفا پانیکے سمین پس نہ اختیار کیا جاو پینا حرام چیز کا اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سو امام عظیم نے اس کو خلاف کیا ہے احمدیث کا جو کہ بخاری اور ترمذی میں روایت ہوا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہما قادیما اناس من عکلی او عریذہ فاجتروا المذنبۃ فامرهم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فان یشریوا من ابوالہا و ابوالکریضائے آنکھ لوگ عکلی اور عربیہ میں سو مدینہ میں نزدیک بنجیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اس موافق ہوئی انکو ہوا بدینہ کی پس ایسے بھیجا انکو بنجیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اونٹوں صدقات کے اور فرمایا انکو بیو پیشاب انکا اور دودھ انکا **فانکذا** کہما امام شوکانی نے بل الاوطار میں کہما احمد بن حنبل اور سحاق بن برم نے کہ اس باب میں حدیث براہ بن عازب اور جابر بن سمرہ کی بھی صحیح ہوئی ہے اور یہی حدیث ہے عسرت اور نخی اور اوزاعی اور زہری اور امام مالک اور امام احمد اور محمد اور زفر اور طائفہ سلف کا اور موافق ہوئے ہیں انکے شاغیہ نین سے ابن خزیمہ اور ابن منذر اور حبان اور صلیح بن زری اور رویانی اور پاک ہونا اونٹوں کو پیشاب کا تووض سے ثابت ہو لیکن سوائے اونٹوں کے پیشاب کے جن جن جانوروں کا گوشت حلال ہے انکا پیشاب پاک ہونے میں انہیں حدیثوں پر آنکے قائلین نے قیاس کیا ہے انتہے اور کہا ترمذی نے سنی قول سے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں نہیں خوف ہے ساتھ پیشاب ان

۱۰ عبارت درالمختار
فارسی جلد اول و ثانیہ
جلد اول و ثانیہ میں اور
درالمختار جلد دوم
کے مابین چھپی ہوئی
جہاں جلد اول کے صفحہ
۱۰ پر ہے
جہاں جلد اول کے صفحہ
۱۰ پر ہے اور دوسری
کے صفحہ ۱۰ پر ہے
جہاں احمدی جلد
۱۰ کے صفحہ ۱۰ پر ہے
جہاں احمدی جلد
۱۰ کے صفحہ ۱۰ پر ہے
۱۰ کے صفحہ ۱۰ پر ہے
۱۰ کے صفحہ ۱۰ پر ہے
۱۰ کے صفحہ ۱۰ پر ہے
۱۰ کے صفحہ ۱۰ پر ہے

جانورون کے کہلایا جاتا ہے گوشت انکا

مسئلہ چہارم

اور ایک سدا امام عظم کا مخالف پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے **وَسُورُ الْكَلْبِ بَحْسٌ وَ يُحْسَلُ الْكَلْبُ مِمَّنْ وَلَوْ غَيْرَ ثَلَاثًا** یعنی اور جو بھلاکتے کا پلید ہے اور دہویا جاوے برتن کتے کے جوٹے کا تین بار اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان حدیثوں کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور موطا امام مالک میں روایت ہر ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طَهَّرُوا إِنَاءَهُ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَعَهُ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَعْنٌ بِالْذَّرَابِ** یعنی جب کہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہارے کے پس چاہیے کہ دہو دے اسکو سات بار اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا باکی باسن ایک تمہارے کی جس وقت کہ پی جاوے اس میں کتا یہ ہے کہ دہو دے اسکو سات بار پہلا ان کا ساتھ دینی کے دوسری حدیث متسلم میں روایت ہر عقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **إِذَا وَلَعَهُ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ فَأَغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَقِرُوهُ الثَّامِنَةَ فِي الذَّرَابِ** یعنی جب برتن میں کتا موند ڈالے تو اس کو سات بار دہو ڈالو اور آٹھویں بار خشک ہٹی سے مانجو **فَالْكَ** کہانودہی نے شرح صحیح مسلم میں کہ مذہب ہمارا اپنے شافعیہ کا اور مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ کتے کا جوٹا لیا ہو برتن ایک بار ہٹی سے اور سات بار پانی سے اگر دہویا جاوے تو پاک ہوتا ہے اتنے امام اعظم کے نزدیک کتے کا جوٹا باسن تین بار دہونے ہی سے

۱۰
چهارم مسئلہ
خارجی صاحب بخاری
کے حوالہ کے ساتھ

۱۱
مسئلہ چہارم
نہایت اہل حدیث
کے لئے وقت میں

۱۲
مسئلہ چہارم
مسلم بخاری
کے حوالہ کے ساتھ

جو پاک ہو جاتا ہے تو دلیل اس کی اس باب میں ان کے متعلق یہ دو حدیثیں پیش کرتے
 ہیں پہلی حدیث دارقطنی میں روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ
 کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیج کئے کہ اگر مونہ ڈالے برتن میں
 دہویا جاوے تین بار یا پانچ بار یا سات بار جواب اس کا دو طرح ہے۔
 اول یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے ایسے کہ شیخ ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر
 میں لکھا ہے کہ دارقطنی نے کہ متفقہ ہوا ہے ساتھ اس حدیث کے عبد الوہاب
 انہون نے اسمعیل سے اور وہ متروک ہے اور سو عبد الوہاب کے اس اسناد سے
 روایت کرتے ہیں اسمعیل سے سات بار دہونے کی دوہم دارقطنی کہ جسکی یہ حد
 ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مخالف حدیث
 صحیح کے سرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی چنانچہ شاہ علیہ الغزیر
 رحمۃ اللہ علیہ عجالہ نافعہ میں فرماتے ہیں و طبقہ ثالثہ احادیثہ کہ جماعت از علماء
 متقدمین بر زمان بخاری و مسلم یا معاصرین آئنا یا لاحقین آئنا در تصانیف
 خود روایت کردہ اندا التزام صحت ائمودہ و کتب آئنا در شہرت و قبول در مرتبہ
 طبقہ اولے و ثانیہ برسدیدہ ہر چند مصنفین آن کتب موصوف بودند بہ تجرد
 علوم حدیث و وثوق وعدالت و ضبط و احادیث صحیحہ و حسن و ضعیف بلکہ تہم
 بالوضع نیز در ان کتب یافتہ میشود و رجال آن کتب بعضے موصوف بعدالت
 اند و بعضے مستور و بعضے مجہول و اکثر آن حدیث معمول از روفاہان شدہ اند بلکہ
 اجماع برخلاف آئنا منعقد گشتہ انتہ و دوسری حدیث دارقطنی
 نے ساتھ سند صحیح کے روایت کی ہے عطا سے فعل ابیہرہ کا کہ جب کتاب مونہ
 ڈالتا برتن میں پانی بہا دیتے تھے اُسپر بہر دہوتے تھے اس کو تین بار سو
 جواب اسکا چار طرح ہے اول یہ کہ یہ روایت موقوف ہے ابی ہریرہ پر اور

۱۰
 دارقطنی نے فتح القدیر
 میں ابن ہمام کے
 موصوفین میں اسمعیل
 چنانچہ ابی عبد الوہاب
 کے موصوف ابی ہمام سے
 ۱۱
 عجلانہ چنانچہ ابی ہمام
 کے متقدمین میں
 ۱۲
 دارقطنی نے فتح القدیر
 میں عبد الوہاب کے متقدمین میں

روایت موقوف لائق حجت کہنے کے نہیں ہوتی چنانچہ شیخ محمد طاہر حنفی نے
 مجمع البحار میں لکھا ہے وَالْمَوْقُوفُ مَا رَوَى عَنِ الصَّحَابِيِّ مِنْ قَوْلٍ أَوْ
 فِعْلٍ مُتَّصِلٍ أَوْ مُنْقَطِعٍ وَهُوَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ یَعْنِے اور موقوف وہ ہے جو روایت کی
 جاوے صحابی سے مطلق قول ہو یا فعل نہیں ہے حجت اور جامع تر مذکی
 کے مقدمہ میں لکھا ہے مَا رَوَى عَنِ الصَّحَابِيِّ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ مُتَّصِلًا كَانَ
 أَوْ مُنْقَطِعًا وَهُوَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ عَلَى الْآخَرِ یَعْنِے جو روایت کی جاوے صحابی سے قول
 ہو یا فعل متصل ہو یا منقطع اور وہ نہیں ہے حجت اور مذہب صحیح کے اور کہا امام
 نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں فِیهِ قَوْلَانِ لِلشَّافِعِيِّ وَهُمَا مَشْهُورَانِ
 الصَّحِيحُ الْجَدِيدُ أَنَّهُ لَيْسَ بِحُجَّةٍ یَعْنِے ہر اسکے دو قول میں امام شافعی سے
 اور وہ دونوں مشہور ہیں صحیح جدید یہ ہے کہ تحقیق وہ ہے قول اور فعل صحابی
 کا انہیں ہر حجت اور ہی طرح لکھا ہے شیخ ابوالفیض محمد بن علی فارسی نے
 جوامع الاصول فی علم حدیث الرسول میں اور سید محمد صدیق حسن
 خان صاحب نے ہدایت السائل الی ادلة السائل اور منبج الاصول الی اصطلاح احوال
 الرسول اور حصول الماتول میں علم الاصول میں اور ہدایت السائل الی اولی
 المسائل میں لکھا ہے کہ امام محمد بن علی الشوکانی ایمانی نے حجت نہ تو قول کا
 جمہور علما کی طرف نسبت کیا ہے اور قائلین حجیت قول صحابی کے جواب میں
 کہا ہے کہ اگرچہ صحابی کی زندگی و فضیلت علم و دین میں مسلم ہے و لیکن اسے
 انکی اتباع کا وجوب لازم نہیں آتا اور نہ خدا تعالیٰ نے کہیں اس بات کا اذن
 دیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث صحابی کا انجھوم جس سے قائلین حجیت متک کرتے
 ہیں صحیح نہیں ہے اسکے بعد کہا ہے فَأَعْرِضْ هَذَا وَأَحْرِصْ عَلَيْكَ فَإِنَّ اللَّهَ
 لَمْ يَجْعَلِ إِلَيْكَ وَإِلَى سَائِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ رَسُولًا إِلَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ع
 عبارت مجمع البحار
 مجمع البحار میں ہے
 فائدة الكتاب جلد تیسری
 کے مقدمہ میں ہے
 عبارت موقوف
 مذہب صحیح
 منہج میں ہے
 صفحہ ۱۰۱ میں ہے
 عبارت ہدایت
 السائل جلد پہلی
 کے مقدمہ میں ہے
 عبارت منبج
 عبارت ہدایت
 الرسول مطبوعہ بیابان
 کے صفحہ ۱۰۱ میں ہے
 عبارت حصول
 الماتول مطبوعہ بیابان
 علی بن ابی شرف خان
 کے مقدمہ میں ہے

فَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ بَأْسًا غَيْرُهُ وَلَا تَشْرَعُ لَكُمْ عَلَى لِسَانِ سَوَاءٍ مِنْ أُمَّةٍ حَرَفًا
 وَاحِدًا وَلَا جَعَلَ شَيْئًا مِّنَ الْحُجَّةِ عَلَيْكَ فِي قَوْلٍ غَيْرٍ كَانِنًا مِّنْ كَانَ تَرْجُمُهُ
 یعنی پس جان تو اسکو اور حرص کر اُس کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے زمین کیا طرف
 تیری اور نہ طرف اور است کی پیغمبر مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور زمین حکم کیا
 تجھ کو ساتھ متابعت کرنے کے سوا (متابعت) اسکی کے اور زمین شرع کیا واسطو
 تیرے کہ کہانے تو سوائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کا است میں سے
 ایک حرف (تاک) ہی اور زمین کیا کسی کے قول کو حجت اور تیرے خواہ وہ کیا
 ہی ہو۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں امام
 شافعی سے بواسطہ ان کی کتاب اُمّ کے نقل کیا ہے کہ جب ان کے زمانہ میں
 آثار صحابہ جمع ہوئے اور انکو مخالف احادیث صحیحہ نظر آئے اور انہوں نے سلف
 کی یہ چال دیکھی کہ جہاں وہ کسی کا قول حدیث کے خلاف پاتے تو اس کو چور کھنڈ
 کی طرف رجوع کرتے تو انہوں نے اقوال صحابہ ترک کر دیے اور کہا کہ وہ ہی آدمی
 ہیں ہم ہی آدمی۔ اور ناخوڑۃ الحق فی فضیلتہ العشاء وان لم یغیب
 الشفق میں لکھا ہے کہ کہا ابن عبدالبر نے کہ جس کسی کو کوئی حدیث پہنچے اور سپر
 و جب ہے کہ اسکو بنا برعموم عمل میں لاوے جب تک کہ اسکی تخصیص یا نسخ اسکا
 نہ معلوم ہوا انتہے اور فرمایا ہے کہ صحابی پر حدیث صحیحہ سے حجت ہو سکتی ہے چ
 جائے انکے درمیان کے لوگ پس جب کسی کا قول مخالف حدیث معلوم ہو تو کہہ میں کہ
 اس شخص کو حدیث نہیں پہنچی انتہے پس معلوم ہوا کہ جو لوگ صحیح حدیث کو مٹاتے
 ہوئے صحابہ کے قول یا فضل سے مخالف حدیث کے تک پکڑتے ہیں اور حدیث
 پر نہیں چلتے ہیں شاید انکے دلوں میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ صحابہ کرام رضی
 اللہ عنہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروندہ تھے اور باوجود صحبت آنحضرت صلی اللہ

۲
 عبارت صحیحہ و سنیہ
 عبارت ناظرہ
 عبارت صحیحہ و سنیہ
 عبارت صحیحہ و سنیہ

علیہ وسلم و شاہدہ وحی و نبوت حدیث کا خلاف کیا کرتے تھے بجاوے خدا تعالیٰ
ایسے برے عقیدے سے دوہم جب کہ سنن اربعہ کی حدیث مرفوعہ اگرچہ صحیحہ ہی ہو فقط
بخاری کی حدیث کا مقابلہ تو کر سکتی ہے نہیں پہ پہلا اثر صحابی کا تو مقابل میں
ایسی حدیث کے کہ جس پر بخاری اور مسلم دونوں نے اتفاق کیا ہو کہ اس کے معارض
اور لائق حجت کے ہو سکتا ہے سوم یہ روایت مخالف ہے ابو ہریرہ ہی کے محدث
صحیح مرفوع کے جو کہ بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابی اور موطا
امام مالک کے روایت سے اور پر مذکور ہوئی چہارم یہ روایت ہی دارقطنی کی ہے
اور دارقطنی طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے۔ اور روایت طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مخالف
حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی اور بیان
اس کا پہلے گزرا تیسری حدیث روایت کیا ابن عدی نے کامل میں مرفوعاً
ابحدیث کو سو جواب اسکا دو طرح پہلے اول یہ کہ شیخ ابن ہمام حنفی نے
فتح القدیر میں لکھا ہے کہ بیچ ہناد حدیث کے حسین بن علی کراہیسی ہے اور
تقریب التہذیب میں لکھا ہے کہ حسین بن علی بن زید کراہیسی میں کلام
کیا ہے امام احمد بن حنبل نے دوہم کتاب کامل کہ جسکی یہ حدیث ہے طبقہ رابعہ
کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ رابعہ کی کتاب کی مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل
اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ منقطع میں
آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ

مسئلہ پنجم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ
ہے جو کہ مدایہ اور مشرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار مشرح
رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ قاضیخان وغیرہ

۱۔ حدیث کے خلاف
۲۔ حدیث کے خلاف
۳۔ حدیث کے خلاف
۴۔ حدیث کے خلاف
۵۔ حدیث کے خلاف
۶۔ حدیث کے خلاف
۷۔ حدیث کے خلاف
۸۔ حدیث کے خلاف
۹۔ حدیث کے خلاف
۱۰۔ حدیث کے خلاف
۱۱۔ حدیث کے خلاف
۱۲۔ حدیث کے خلاف
۱۳۔ حدیث کے خلاف
۱۴۔ حدیث کے خلاف
۱۵۔ حدیث کے خلاف
۱۶۔ حدیث کے خلاف
۱۷۔ حدیث کے خلاف
۱۸۔ حدیث کے خلاف
۱۹۔ حدیث کے خلاف
۲۰۔ حدیث کے خلاف
۲۱۔ حدیث کے خلاف
۲۲۔ حدیث کے خلاف
۲۳۔ حدیث کے خلاف
۲۴۔ حدیث کے خلاف
۲۵۔ حدیث کے خلاف
۲۶۔ حدیث کے خلاف
۲۷۔ حدیث کے خلاف
۲۸۔ حدیث کے خلاف
۲۹۔ حدیث کے خلاف
۳۰۔ حدیث کے خلاف
۳۱۔ حدیث کے خلاف
۳۲۔ حدیث کے خلاف
۳۳۔ حدیث کے خلاف
۳۴۔ حدیث کے خلاف
۳۵۔ حدیث کے خلاف
۳۶۔ حدیث کے خلاف
۳۷۔ حدیث کے خلاف
۳۸۔ حدیث کے خلاف
۳۹۔ حدیث کے خلاف
۴۰۔ حدیث کے خلاف
۴۱۔ حدیث کے خلاف
۴۲۔ حدیث کے خلاف
۴۳۔ حدیث کے خلاف
۴۴۔ حدیث کے خلاف
۴۵۔ حدیث کے خلاف
۴۶۔ حدیث کے خلاف
۴۷۔ حدیث کے خلاف
۴۸۔ حدیث کے خلاف
۴۹۔ حدیث کے خلاف
۵۰۔ حدیث کے خلاف
۵۱۔ حدیث کے خلاف
۵۲۔ حدیث کے خلاف
۵۳۔ حدیث کے خلاف
۵۴۔ حدیث کے خلاف
۵۵۔ حدیث کے خلاف
۵۶۔ حدیث کے خلاف
۵۷۔ حدیث کے خلاف
۵۸۔ حدیث کے خلاف
۵۹۔ حدیث کے خلاف
۶۰۔ حدیث کے خلاف
۶۱۔ حدیث کے خلاف
۶۲۔ حدیث کے خلاف
۶۳۔ حدیث کے خلاف
۶۴۔ حدیث کے خلاف
۶۵۔ حدیث کے خلاف
۶۶۔ حدیث کے خلاف
۶۷۔ حدیث کے خلاف
۶۸۔ حدیث کے خلاف
۶۹۔ حدیث کے خلاف
۷۰۔ حدیث کے خلاف
۷۱۔ حدیث کے خلاف
۷۲۔ حدیث کے خلاف
۷۳۔ حدیث کے خلاف
۷۴۔ حدیث کے خلاف
۷۵۔ حدیث کے خلاف
۷۶۔ حدیث کے خلاف
۷۷۔ حدیث کے خلاف
۷۸۔ حدیث کے خلاف
۷۹۔ حدیث کے خلاف
۸۰۔ حدیث کے خلاف
۸۱۔ حدیث کے خلاف
۸۲۔ حدیث کے خلاف
۸۳۔ حدیث کے خلاف
۸۴۔ حدیث کے خلاف
۸۵۔ حدیث کے خلاف
۸۶۔ حدیث کے خلاف
۸۷۔ حدیث کے خلاف
۸۸۔ حدیث کے خلاف
۸۹۔ حدیث کے خلاف
۹۰۔ حدیث کے خلاف
۹۱۔ حدیث کے خلاف
۹۲۔ حدیث کے خلاف
۹۳۔ حدیث کے خلاف
۹۴۔ حدیث کے خلاف
۹۵۔ حدیث کے خلاف
۹۶۔ حدیث کے خلاف
۹۷۔ حدیث کے خلاف
۹۸۔ حدیث کے خلاف
۹۹۔ حدیث کے خلاف
۱۰۰۔ حدیث کے خلاف

کیا نہ نفع پکڑائے ساتھ کمال سکی کے پس کہا ہم نے تحقیق وہ مردہ ہے
پس فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق و باعوث دینا اسکا حلال کرتا ہے
جیسا کہ حلال ہو جاتا ہے سرکہ شراب کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف
ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت کیونکہ عیننی شرح ہدایہ میں
لکھا ہے کہ کما دارقطنی نے کہ اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے فرج بن فضالہ اور وہ
ضعیف ہے (کیونکہ وہ روایت کرتا ہے حدیثیں یحییٰ بن سعید الحضاری سے کہ
نہیں متابعت کی جاتی اُن پر دوسری حدیث بھی تھی نے روایت کی ہے بیچ
معرفت کے مغیرہ بن زیاد سے اس نے روایت کی ابی الزبیر سے اس نے جاب سے
اس نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا **خَلَّ خَلَّ خَلَّ** کھینچو کھینچو بہت
بہتر سرکہ تمہارا سرکہ شراب کا ہے سو جواب اس کا دو طرح ہے اول
یہ کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہیں کیونکہ عیننی شرح ہدایہ
میں لکھا ہے کہ اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے مغیرہ بن زیاد اور وہ نہیں ہے قوی
اور کہا ابن قیم نے اعلام الموقعین میں کہ اس حدیث کے راویوں میں مغیرہ
ابن زیاد صاحب مناکیر کا ہے دووم کتاب معرفت بیهقی کی طبقہ ثالثہ کی کتاب
ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مقلبے میں حدیث صحیح محفوظ کے قابل
اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی اور بیان اس کا مسئلہ چہارم
میں اوپر گزر چکا ہے وہاں سے دیکھ لیجیے تیسری حدیث ہدایہ میں ہے
نِعْمَ الْيَدَامُ الْخَلُّ یعنی اچھا لاون ہے سرکہ سو جواب اس کا یہ ہے کہ
اس حدیث سے شراب کے سرکہ کے جائز ہونے کی سند بڑھتی ہے سرے کی حماقت
ہے اس لیے کہ اس حدیث میں تو شراب کے سرکہ بننے کا ذکر تک بھی نہیں دیکھ لیجیے
نِعْمَ الْيَدَامُ الْخَلُّ بوری یہ حدیث جو کہ صحیح مسلم میں روایت ہے جابر

۱۔ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق و باعوث دینا اسکا حلال کرتا ہے جیسا کہ حلال ہو جاتا ہے سرکہ شراب کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت کیونکہ عیننی شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ کما دارقطنی نے کہ اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے فرج بن فضالہ اور وہ ضعیف ہے (کیونکہ وہ روایت کرتا ہے حدیثیں یحییٰ بن سعید الحضاری سے کہ نہیں متابعت کی جاتی اُن پر دوسری حدیث بھی تھی نے روایت کی ہے بیچ معرفت کے مغیرہ بن زیاد سے اس نے روایت کی ابی الزبیر سے اس نے جاب سے اس نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا **خَلَّ خَلَّ خَلَّ** کھینچو کھینچو بہت بہتر سرکہ تمہارا سرکہ شراب کا ہے سو جواب اس کا دو طرح ہے اول یہ کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہیں کیونکہ عیننی شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے مغیرہ بن زیاد اور وہ نہیں ہے قوی اور کہا ابن قیم نے اعلام الموقعین میں کہ اس حدیث کے راویوں میں مغیرہ ابن زیاد صاحب مناکیر کا ہے دووم کتاب معرفت بیهقی کی طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مقلبے میں حدیث صحیح محفوظ کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی اور بیان اس کا مسئلہ چہارم میں اوپر گزر چکا ہے وہاں سے دیکھ لیجیے تیسری حدیث ہدایہ میں ہے **نِعْمَ الْيَدَامُ الْخَلُّ** یعنی اچھا لاون ہے سرکہ سو جواب اس کا یہ ہے کہ اس حدیث سے شراب کے سرکہ کے جائز ہونے کی سند بڑھتی ہے سرے کی حماقت ہے اس لیے کہ اس حدیث میں تو شراب کے سرکہ بننے کا ذکر تک بھی نہیں دیکھ لیجیے **نِعْمَ الْيَدَامُ الْخَلُّ** بوری یہ حدیث جو کہ صحیح مسلم میں روایت ہے جابر

اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ اَنْ تَقُولَ بِيدِكَ هَكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً
 وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشَّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهَرَ كَفَّيْهِ وَوَجَّهَهُ وَالْفُظَّ
 يُسَلِّمُ فِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَكَفَّرَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ
 بِهِمَا وَجَّهَهُ وَكَفَّيْهِ يَغْنِيهِمَا مَجْمُوعَتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِ اِيك كَام كُو
 ہر جنی مہامین اور نہ پایا مین نے پانی پس لوماین مٹی مین جیسے کہ لٹا ہے چوہا
 پھر آیامین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مین ان سے پس فرمایا
 کہ مقرر کافی ہے تجھ کو کہ تو اپنے ہاتھ سے اس طرح ہر بار حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ایک بار ہر ملا بائیں ہاتھ کو دائیں
 پر اور اپنے دونوں ہتھیلیوں کے پیٹھ پر اور اپنے مونہ پر اور لفظ سلم کا ہے
 اور ایک روایت مین بخاری کے اور مارین اپنی ہتھیلیاں زمین پر اور پہونکا
 اُن کو ہر ملا اُن کو اپنے مونہ پر اور اپنی ہتھیلیوں پر **فائدا** کہ ماشو کالی
 نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ تمیم مین مونہ اور ہتھیلیوں
 کے لیے ایک ہی ضرب ہے اور یہی مذہب ہے عطا اور مکحول اور اوزاعی اور امام
 احمد بن منبل اور سحاق اور صادق اور اسماعیل کا اور کمار ابن حجر نے فتح الباری
 مین اور نقل کیا ہے اس بات مین ابن المنذر نے مذہب جمہور علی کا اور اختیار
 کیا ہے ابن المنذر نے اسی بات کو اور یہی قول ہے عامہ الہدیت کا اتنے کہ انودی
 نے شرح صحیح مسلم مین کہ عطا اور مکحول اور اوزاعی اور امام احمد اور سحاق
 اور ابن منذر اور عامہ صحاب حدیث کا یہی مذہب ہے کہ تمیم مین مونہ اور ہتھیلیوں
 کے لیے ایک ہی ضرب ہے اور علی بن ابی طالب اور حسن بصری اور شعبی اور سالم
 بن عبد اللہ بن عمر اور سفیان ثوری اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور صحاب
 الراہی وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ تمیم مین مونہ اور ہاتھوں کے لیے دو ضرب مین انتہی

۹۰
 ہر جنی مہامین اور نہ پایا مین نے پانی پس لوماین مٹی مین جیسے کہ لٹا ہے چوہا
 پھر آیامین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مین ان سے پس فرمایا
 کہ مقرر کافی ہے تجھ کو کہ تو اپنے ہاتھ سے اس طرح ہر بار حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ایک بار ہر ملا بائیں ہاتھ کو دائیں
 پر اور اپنے دونوں ہتھیلیوں کے پیٹھ پر اور اپنے مونہ پر اور لفظ سلم کا ہے
 اور ایک روایت مین بخاری کے اور مارین اپنی ہتھیلیاں زمین پر اور پہونکا
 اُن کو ہر ملا اُن کو اپنے مونہ پر اور اپنی ہتھیلیوں پر **فائدا** کہ ماشو کالی
 نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ تمیم مین مونہ اور ہتھیلیوں
 کے لیے ایک ہی ضرب ہے اور یہی مذہب ہے عطا اور مکحول اور اوزاعی اور امام
 احمد بن منبل اور سحاق اور صادق اور اسماعیل کا اور کمار ابن حجر نے فتح الباری
 مین اور نقل کیا ہے اس بات مین ابن المنذر نے مذہب جمہور علی کا اور اختیار
 کیا ہے ابن المنذر نے اسی بات کو اور یہی قول ہے عامہ الہدیت کا اتنے کہ انودی
 نے شرح صحیح مسلم مین کہ عطا اور مکحول اور اوزاعی اور امام احمد اور سحاق
 اور ابن منذر اور عامہ صحاب حدیث کا یہی مذہب ہے کہ تمیم مین مونہ اور ہتھیلیوں
 کے لیے ایک ہی ضرب ہے اور علی بن ابی طالب اور حسن بصری اور شعبی اور سالم
 بن عبد اللہ بن عمر اور سفیان ثوری اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور صحاب
 الراہی وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ تمیم مین مونہ اور ہاتھوں کے لیے دو ضرب مین انتہی

وسلم نے کہ تیمم میں ایک ضرر ہے دسٹھ موندے اور دوسرا واسطے دونوں ہاتھوں کے کہنوں تک اور کہا حاکم نے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے سو جواب اس کا دو طرح ہے اول یہ کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اس حدیث کے راوی تو مستبر ہیں لیکن حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث (مرفوع نہیں ہے) موقوف ہے (یعنی جابر کا قول ہے) اور حدیث موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی اور بیان اس کا اس کتاب کے مسئلہ پنجم میں پہلے گذرا دوم کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا ابن دقیق العید نے کہ نہیں کلام کی اس حدیث میں کسی نے لیکن یہ روایت شاذہ ہے اتنے شاذہ وہ روایت ہے جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگوں کی روایت کو خلاف بیان کرے اور مقابل اسکے محفوظ تیسری حدیث دارقطنی اور حاکم نے روایت کی ہے سالم سے نقل کی اُس نے اپنے باپ سے کہ تیمم کیا ہم نے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس مارا ہم نے دونوں ہاتھوں اپنے کو سٹی پاک پر پہر جہاڑا ہم نے ہاتھوں کو پسر مسح کیا ہم نے اُس سے موندہ اپنے پر پہر مارا ہم نے دوسری بار (یعنی ہاتھوں کو سٹی پاک پر پہر مسح کیا ہم نے ساتھ ہاتھوں اپنوں کے کہنوں سے تھیلیوں تک اور چنگہ جمنے بالوں کے ظاہر اور باطن سے سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اس لیے کہ عینی مخرج ہدایہ میں لکھا ہے کہ اس حدیث کو راویون میں سے سلیمان بن ابی داؤد ہے اور وہ ضعیف ہے جو صحیح حدیث طبرانی اور دارقطنی نے روایت کی اسلین شریک سے کہ کہا کہ ہلا یا مجھ کو بنی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیمم ایک بار مارا واسطے منہ کے اور دوسری بار مارا واسطے دونوں ہاتھوں کے کہنوں تک سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ہی ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ

۱۔ یعنی مستبر ہیں لیکن حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث (مرفوع نہیں ہے) موقوف ہے (یعنی جابر کا قول ہے) اور حدیث موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی اور بیان اس کا اس کتاب کے مسئلہ پنجم میں پہلے گذرا دوم کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا ابن دقیق العید نے کہ نہیں کلام کی اس حدیث میں کسی نے لیکن یہ روایت شاذہ ہے اتنے شاذہ وہ روایت ہے جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگوں کی روایت کو خلاف بیان کرے اور مقابل اسکے محفوظ تیسری حدیث دارقطنی اور حاکم نے روایت کی ہے سالم سے نقل کی اُس نے اپنے باپ سے کہ تیمم کیا ہم نے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس مارا ہم نے دونوں ہاتھوں اپنے کو سٹی پاک پر پہر جہاڑا ہم نے ہاتھوں کو پسر مسح کیا ہم نے اُس سے موندہ اپنے پر پہر مارا ہم نے دوسری بار (یعنی ہاتھوں کو سٹی پاک پر پہر مسح کیا ہم نے ساتھ ہاتھوں اپنوں کے کہنوں سے تھیلیوں تک اور چنگہ جمنے بالوں کے ظاہر اور باطن سے سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اس لیے کہ عینی مخرج ہدایہ میں لکھا ہے کہ اس حدیث کو راویون میں سے سلیمان بن ابی داؤد ہے اور وہ ضعیف ہے جو صحیح حدیث طبرانی اور دارقطنی نے روایت کی اسلین شریک سے کہ کہا کہ ہلا یا مجھ کو بنی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیمم ایک بار مارا واسطے منہ کے اور دوسری بار مارا واسطے دونوں ہاتھوں کے کہنوں تک سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ہی ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ

اسکے حجت اس لیے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ حدیث کے راویوں
 میں ربیع بن بدیر اور وہ ضعیف ہے اور عینی شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ کہا
 ابن خرم نے محلے میں کہ یہ حدیث ضعیف ہے یا پانچویں حدیث بزار نے اپنی
 مسند میں روایت کی ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم دو بار ہاتھ مارنا ہے ایک بار واسطے مونہ کے اور ایک بار
 واسطے دونوں ہاتھوں کے کہنیں تک سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ہی
 ضعیف ہے اس لیے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ حدیث کے راویوں
 میں حریش بن حریش ہے کہا ابو حاتم نے کہ یہ حدیث منکر ہے نہیں قائم ہوتی حجت
 ساتھ حدیث اسکی کے چپٹی حدیث طبرانی نے روایت کی ہے ابی امامہ سے
 نقل کی اس نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تیمم میں دو ضربیں ہین ایک
 ضرب مونہ کے لیے اور ایک ضرب ہاتھوں کے لیے کہنیں تک سو جواب اسکا
 یہ ہے کہ یہی ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اس کے حجت اس لیے کہ کہا شوکانی
 نے نیل الاوطار میں کہ کہا حافظ یعنی ابن حجر نے کہ اسناد اسکی ضعیف
 ہے ساتویں حدیث ابو داؤد میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما سے کہ ایک شخص گذر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک گلی میں اور بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم ہانچنے یا پیشاب سے نکل کر تھے تو سلام کیا اس شخص نے حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو نہ جواب دیا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک
 کہ قریب ہوا وہ شخص کہ چپ جادو کسی گلی میں تو مارے حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھ اپنے اوپر دیوار کے اور سح کیا ان سے اپنے منہ
 پر پھر بارسا دوسری بار سح کیا ہاتھوں کو اپنی کہنیں تک پھر جواب دیا سلام
 کا اس شخص کو اور فرمایا کہ سلام کا جواب دینے سے مویض ہو نہ مجھے مانع آیا تھا

۱۰۰
 یہ حدیث بنی الاوطار
 ۱۰۱
 یہ حدیث بنی الاوطار
 ۱۰۲
 یہ حدیث بنی الاوطار
 ۱۰۳
 یہ حدیث بنی الاوطار
 ۱۰۴
 یہ حدیث بنی الاوطار
 ۱۰۵
 یہ حدیث بنی الاوطار
 ۱۰۶
 یہ حدیث بنی الاوطار
 ۱۰۷
 یہ حدیث بنی الاوطار
 ۱۰۸
 یہ حدیث بنی الاوطار
 ۱۰۹
 یہ حدیث بنی الاوطار
 ۱۱۰
 یہ حدیث بنی الاوطار

مسح کرنا پگڑی پر فائدہ کما نودی نے شرح صحیح مسلم میں جو شخص کہ پگڑی مسح
 کرے اور سر پر کچھ بھی نہ کرے تو نہیں جائز ہے ہمارے نزدیک اسے شافعیہ
 کے نزدیک مسح کرنا اُس کا کہ اس میں کسی کا خلاف نہیں اور یہی مذہب امام
 مالک اور امام ابو حنیفہ اور اکثر علما کا ہے سو امام عظیم اور امام شافعی
 اور امام مالک اور اکثر علما نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثوں
 کا پہلی حدیث مسلم میں روایت ہے غیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوَّضًا فَتَسَمَّ بِنَاصِيَّتِهِ وَعَلَى الْعَمَامَةِ وَالْخُفَّيْنِ
 یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا پھر مسح کیا اپنی پیشانی کے
 بالوں پر اور پگڑی پر اور سوزون پر دو ٹہری حدیث بخاری میں روایت
 ہے جعفر بن عمر بن امیہ سے اُس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کَمَا دَأَيْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُو عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ يَنْبِذُ وَيَكُمِّ يَنْبِذُ رَسُولُ اللَّهِ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسح کیا آپ عمامہ پر اور سوزون پر ٹہری حدیث
 مسلم میں روایت ہے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ يَنْبِذُ يَنْبِذُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 وَسَلَّمَ نے مسح کیا سوزون پر اور خمار پر یعنی جو چیز کہ سر کو ڈھانکتی ہے چوتھی حدیث
 طبرانی میں روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ساتھ ان لفظوں کے
 مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعَمَامَةِ فِي غَزَاةٍ تَبَوَّكَ
 یعنی مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوپر سوزون کے اور پگڑی کے
 بیچ جنگ تبوک کے پانچویں منہ طبرانی میں روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے
 اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْمُو عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ يَنْبِذُ يَنْبِذُ
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے مسح کرتے اوپر سوزون کے اور پگڑی کے فائدہ

۱۰۰ حدیث صحیح مسلم
 ۱۰۱ حدیث صحیح مسلم
 ۱۰۲ حدیث صحیح مسلم
 ۱۰۳ حدیث صحیح مسلم
 ۱۰۴ حدیث صحیح مسلم
 ۱۰۵ حدیث صحیح مسلم
 ۱۰۶ حدیث صحیح مسلم
 ۱۰۷ حدیث صحیح مسلم
 ۱۰۸ حدیث صحیح مسلم
 ۱۰۹ حدیث صحیح مسلم
 ۱۱۰ حدیث صحیح مسلم

کہا ترمذی نے یہی قول بہر بہت لوگوں کا اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ جن میں سے ہیں ابو بکر اور عمر اور انس اور ساتھ سیکر قائل ہیں اور انہی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ مسح کرے ہڈی پر اور کما وکیع بن جراح نے کہ اگر مسح کرے ہڈی پر تو کفایت کرتا ہے اُس کو اگر بسبب دارد ہوئی اس حدیث کو اور کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ ہڈی پر مسح کرنے کی حدیث کو روایت کیا ہے ابن رسلان نے ابی امامہ اور سعد بن مالک اور ابی الدرداء اور عمر بن عبد العزیز اور حسن اور قتادہ اور کھول سے اور روایت کیا خلال نے ساتھ اسناد اپنی کے حضرت عمر سے کہ کما حضرت عمر نے جو شخص کہ پاک نہ کرے اسکو (یعنی جو شخص کہ جائز نہ رکھے) مسح اور ہڈی کے پاک نہ کرے اسکو اور روایت کیا اسکو فتح الباری میں اور ابن خرمیہ اور ابن المنذر نے

مسئلہ ہشتم

اور ایک مسئلہ امام عظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ قاضی خان میں لکھا ہے وَلَا صَلَاةَ جَازَةً إِلَّا رَوَيْنَا وَلَا يَجِدُ تِلَاوَةً وَلَا نَفَا فِي مَعْنَى الصَّلَاةِ إِلَّا عَصَرَ يَوْمَ عِيْدِ الْغُرُوبِ یعنی آفتاب کو طلوع کے وقت اور غروب کے وقت اور جس وقت عین دوپہر ہو نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جہانہ کی جائز نہیں ہے مگر آفتاب کے غروب کے وقت فقط اس دن کی نماز غصہ کی تو البتہ جائز ہے فائدا یعنی اگر کسی شخص نے بقدر ایک رکعت کے صبح کی نماز کا وقت پایا اور نہ آفتاب نکل آیا تو اس صورت میں اسکی صبح

بعض ترمذی جہانہ کو
کہ حدیث میں ہے
نیل الاوطار جہانہ کو
اور کما شوکانی
بجارت جہانہ کو
کما سعد بن مالک
شرح وقایہ جہانہ کو
کہ حدیث میں ہے
جہانہ کو
اور رد المحتار
جہانہ کو
فتاویٰ قاضی خان
کہ حدیث میں ہے

کی نماز تو باطل ہوگی لیکن اگر کہیں بقدر ایک رکعت کے عصر کی نماز کا وقت پایا اور پھر آفتاب ڈوب گیا تو اس کی عصر کی نماز اور ہوجاوے گی اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سوا امام عظیم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے احمدیث کا جو کہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مَنْ أَذْرَكَ رَكَعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَذْرَكَ رَكَعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْعَصَرَ یعنی جس نے پائی ایک رکعت صبح کی نماز کی پہلے نکلنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اوسنے نماز صبح کی اور جس نے پائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلے ڈوبنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اوسنے نماز عصر کی **فائدہ** کہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور تمام علماء کا لیکن خلاف کیا ہے احمدیث کا ابو حنیفہ نے اس لیے کہ انکی نزدیک اس صورت میں نماز صبح کی باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ نہم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کہ یہ ہے جو کہ بدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح وراختار اور فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ مِنَ الْمُصْحَفِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ یعنی اور جب دیکھ کر پڑھے قرآن امام تو نماز فاسد ہو جاتی ہے نزدیک ابی حنیفہ کے سوا ابو حنیفہ نے امام عظیم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ بخاری میں ہے وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَا مُهَاجِرًا عَبْدُهَا ذَكَرَ أَنَّ مِنَ الْمُصْحَفِ یعنی اوسا امت کو اتا تھا حضرت عائشہ

۱۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
۲۔ احمدی میں ہے کہ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۳۔ صحیح مسلم میں ہے کہ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۴۔ بخاری میں ہے کہ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۵۔ مسلم میں ہے کہ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۶۔ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مَنْ أَذْرَكَ رَكَعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَذْرَكَ رَكَعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْعَصَرَ
۷۔ امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور تمام علماء کا یہی مذہب ہے
۸۔ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۹۔ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۱۰۔ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۱۱۔ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۱۲۔ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۱۳۔ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۱۴۔ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۱۵۔ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۱۶۔ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۱۷۔ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۱۸۔ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۱۹۔ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے
۲۰۔ امام عظیم نے اس حدیث کو رد کیا ہے

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ذکر ان غلام اور ان کا قرآن سے یعنی نماز میں قرآن دیکھ کر
 پڑھتا تھا **فائدہ** اس سلسلہ میں امام اعظم م کے شاگرد امام ابو یوسف اور محمد بن
 امام اعظم کے مخالف ہوئے ہیں اس لیے کہ ان کے نزدیک امام کو نماز میں قرآن
 دیکھ کر پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ دہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے یہی
 جو کہ ہدایہ اور عینی شرح ہدایہ اور فتح القدیر اور کنز العمال وغیرہ
 وغیرہ میں کہا ہے وَرَكْعَتَا الظُّهْرِ سَوَاءٌ بِعَيْنِ ظَهْرٍ أَوْ بِلِسَانٍ
 کی سورتین پڑھے اور یہ مذہب امام اعظم اور ان کے شاگرد ابو یوسف کا ہے سو
 امام اعظم اور ان کے شاگرد ابو یوسف نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے اس
 حدیث کا جو کہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے کہ کان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصلي بنا فيقرأ
 في الظهر والعصر في الركعتين الأولىين بفاتحة الكتاب وسورتين
 ويسمعنا الآية أحياناً وبطول الركعة الأولى ويقرأ في الأخرتين
 بفاتحة الكتاب یعنی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے
 ہم کو پس پڑھتے ظہر اور عصر کے پہلے دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں
 اور سناتے ہم کو آیت کہی اور دراز کرتے پہلی رکعت کو اور پڑھتے پچھلی دو
 میں صرف سورہ فاتحہ

مسئلہ یازدہم

۲
 تجارت مدینہ
 فارسی جامعہ اسلامیہ
 کے جلال کے مفت
 مینا اور عینی شرح
 ہدایہ اور عینی
 کنز العمال میں اور
 فتح القدیر میں
 الفکر و سرائر
 اور انصاف
 جامعہ مدینہ
 میں ہے
 جامعہ المدینہ
 صفحہ ۱۵۸ میں

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو یہ ہے جو کہ ہدایہ میں لکھا ہے وَهُوَ مُحْتَجٌّ فِي الْأَخْيَرَيْنِ مَعَكُمْ إِنْ شَاءَ سَكَتَ فَإِنْ شَاءَ قَرَأَ وَإِنْ شَاءَ سَبَّحَ كَذَلِكَ رَوَى عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ یعنی اور وہ اختیار دیا گیا ہے دو رکعتوں پہلی میں معنی اسکے میں کہ اخیر کی دو رکعتوں میں خواہ چپکا رہے خواہ ٹپہ لے خواہ (صرف) بُحْتَانَ اللہ ہی ٹپہ لے سب طرح روایت کیا گیا ہے امام ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سو امام ابی حنیفہ یعنی امام اعظم نے اس مسئلہ میں ہی خلاف کیا ہے بخاری اور مسلم کی احمد حدیث کا جو کہ ابی قتادہ کی روایت سے مسئلہ دہم میں اور پند کور ہوئی۔

مسئلہ دوازدہم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکسیر حدیثوں کے
 یہ ہے جو کہ فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے نَبَاُ الْجَحْمِ بِاللَّسْمِ وَاللَّسْمِ بِاللَّسْمِ
 یعنی نماز میں بسم اللہ اور آمین کا تکرار کرنا مکروہ ہے اور جامع رموز میں
 لکھا ہے فِي التَّكْسِيرِ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ مِنْ الْفَاتِحَةِ وَبِأَنَّ التَّائِيْنِ وَانْخِطَافَهُ
 سُنَّةٌ فَيَكُونُ الْجَحْمُ كَمَا فِي الْحُجُطِ یعنی تیسیر میں روایت ہے مجاہد سے کہ تھینو
 وہ یعنی آمین سورۃ فاتحہ میں سے ہے اور یہ بھی ہے کہ آمین کہنی اور انخفا
 کرنا اس سنت ہے پس مکروہ ہوا پکار کر کہنا آمین کا اس طرح سے ہے محیط اثر
 اور ہذا یہ میں لکھا ہے وَيُحْتَوِجُ فَقَالَ یعنی امام اور مفت دی اور اکیلا آہستہ
 کہیں آمین اور یہ مذہب امام عظیم اور امام مالک اور اہل کوفہ کا ہے سو امام
 عظیم اور امام مالک اور اہل کوفہ نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان اکیس
 حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ قَاتِلِ بْنِ مِحْجَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱

الصَّحَابَةُ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ وَلَا الصَّالِحِينَ سَقَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِأَمْنَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
وَأَبْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِمْ رَوَايَتُ هِرْعَاطِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعَى كَمَا كَمَا بِأَمْنَيْنِ نَعَى دُو
سَوَادُمِي كُو صَحَابَهُ سَعَى كَمَا كَمَا وَلَا الصَّالِحِينَ بَلَدُ كَرْتَنَ آوَا زَيْنِ ابْنِي سَا تَهْمَ آمِنِ
كَهْنِ كَعِ رَوَايَتُ كَمَا اَحَدِيْثُ كُو بَهَقِي نَعَى اَوْرَابِنِ حَبَابِنِ نَعَى سَعَى صَحِيحِهِمْ ابْنِي كَعِ
بَا نَحْوِيْنِ حَدِيْثُ قَالَ عَطَاءُ اَمِيْنٍ دَعَا وَ اَمَّنَ الزُّبَيْرِيُّ وَ مَنَ وَ رَا كَا كَحْتَنَ
اَنْ لَّمِيْنِيْ لَكَجَّةً وَ كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَسَادِي الْاِمَامَ لَا كَفْلَنِيْ بِأَمْنَيْنِ وَ قَالَ نَافِعُ
كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدْعُو وَ يَحْضُرُهُمْ وَ سَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذَلِكَ خَبْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
كَمَا عَطَا نَعَى آمِنِ دَعَا هِيْ اَوْرَابِنِ كَمَا ابْنِ زَيْرِنِ اَوْرَابِنِ سَعَى اَسْكَ تَهِيْ بِيَا
تَا كَعِ تَحْقِيْقُ كُو بَخْرُ اِطْطِيْ مَسْجِدُ اَوْرَابِنِ رِيْهَ بَكَرُ كَرُ كَمَدِيْتَنِيْ تَهِيْ اِمَامُ كُو كَمَتِ نَوْتُ كَرَا
مَجْدِيْ كُو كَمَا اَمِنِ كَا اَوْرَابِنِ كَمَا نَافِعُ نَعَى نَهْنِيْ جَهْوَرَتَنِيْ تَهِيْ اَسْكَ يَنِيْ اَمِنِ بَكَرُ كَرُ كَهْنِ
كُو ابْنِ عُمَرَ بَلَدُ رَغِيْبُ دِيْتَرُ تَهِيْ لُو كُوْنُ كُو اَوْرَابِنِ نَافِعُ نَعَى ابْنِ عُمَرَ سَعَى كَعِ اَمِنِ بَكَرُ كَرُ
كَهْنِ مَن حَدِيْثُ هِيْ رَوَايَتُ كَمَا اِسْ حَدِيْثُ كُو بَخْرِيْ نَعَى جَهْمِيْ حَدِيْثُ
عَنْ عَطَاءٍ اَدْرَكْتُ مَا تَابَنِيْ مِنَ الصَّحَابَةِ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ
وَلَا الصَّالِحِينَ سَمِعْتُ لَهُمْ رَجْعَةً بِأَمْنَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ رَوَايَتُ هِرْعَاطِ
كَعِ بِأَمْنَيْنِ دُو سَوَادُمِي كُو صَحَابَهُ سَعَى سَعَى اِسْ مَسْجِدُ كَعِ اَمَامُ وَلَا الصَّالِحِينَ
سَنَامِنِ نَعَى اَمَلِيْ آوَا زَيْنِ اَمِنِ كَهْنِ كَعِ رَوَايَتُ كَمَا اَحَدِيْثُ كُو بَهَقِي نَعَى
سَا لَوِيْنِ حَدِيْثُ عَنْ دَا نِيْلِ بْنِ جُحْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ رَوَاهُ الصَّالِحِينَ قَالَ اَمِيْنٌ وَ رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ
رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ رَوَايَتُ هِيْ وَ اَمَلِ بْنِ جَحْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعَى كَمَا تَهِيْ رَسُوْلُ
اَلْمَصْلِيْ اَلْمَرْغَلِيْهَ وَ سَلَمُ جَبِيْطُ مَتِيْ يَنِيْ سَعَى بُو نَحْتَنَ وَلَا الصَّالِحِينَ تَا كَعِ كَهْنِ اَمِنِ اَوْرَابِنِ
بَلَدُ كَرْتَنَ سَا تَهْمَ اَمِنِ كَهْنِ كَعِ آوَا زَيْنِ كُو رَوَايَتُ كَمَا اِسْ حَدِيْثُ كُو اَبُو دَاوُدَ

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا الضالین کہا امین پس سنا ہم سب نے (یعنی جتنے لوگ
جماعت میں تھے امین کو) حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا اس حدیث
کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر کہنے امین کے گیا رہوین حدیث عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من
قراءة القرآن رفع صوته وقال امین رواہ الدارقطنی وحسنہ والحاکم
والتیجانی ترجمہ روایت ہر ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فارغ ہوتے تھے پڑھنے سورہ فاتحہ کے سے اونچی کرتے آواز
اپنی اور فرماتے امین روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے اور حسن ٹھہرایا اسکو اور
حاکم نے اور صحیح ٹھہرایا اسکو بارہوین حدیث عن ابی ہریرۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین فقال امین مکیھا صوته رواہ الترمذی وأبو داود والدارقطنی
وابن ماجہ ترجمہ روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا سنا
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس
کہا امین دراز کی ساتھ امین کہنے کے آواز اپنی روایت کیا اس حدیث کو ترمذی
اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے فائلا کہ ترمذی نے اور بیچ اس باب کو روایت
ہے حضرت علی اور ابی ہریرہ سے اور وائل بن حجر کی حدیث حسن ہے اور یہی کہتے
تھے بہت لوگ اہل علم سے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تابعین سے
اور جو پیچھے انکے تھے عقائد رکھتے تھے یہ کہ بلند کرے مرد آواز اپنی کو ساتھ
امین کہنے کے اور نہ پوشیدہ کرے اسکو اور یہی کہتے تھے امام شافعی اور امام
احمد اور اسحاق تیرہوین حدیث عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکے
قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقول فی یا مین رواہ ابوداؤد

۱۵۔ حضرت ابوالمکارم
باب صفہ اعلیٰ میں
۱۶۔ حضرت
مکتوبہ میں باب فقرہ
فہ الصلوٰۃ کے کلمہ
فصل میں ہے "
۱۷۔ عبارت
نزدیکی چاہا پھر
دلیلی کے معنی
۱۸۔ حضرت
ابو اردو چاہا اول
دلیلی کے معنی کہ
۱۹۔ حضرت
چاہا کیلئے کہ
۲۰۔ میں ہے "

والہ وسلم کہتے تھے آمین روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے **فائدہ** کا نماز میں آمین پکار کر کہنے کے باب میں کہیں حدیثیں کہ جن کا امام عظم نے خلاف کیا ہے وہ تو کمزور تھیں لیکن آمین خفیہ کہنے کے باب میں دلیل امام عظم کی ان کے متعلقہ جو حدیثیں پیش کیا کرتے ہیں وہ یہ ہیں پہلی حدیث **روئے** **شعبہ** **معنی** **سکتہ** **بزی** **حلیل** **عن** **محمد** **ابن** **الحنفیہ** **عن** **عائشہ** **بنی** **وائل** **عن** **ابیہ** **آل** **التیمی** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **قرا** **غیر** **المغضوب** **علیکم** **ولا** **الصالحین** **فقال** **امین** **وخفض** **بها** **صوتہ** **رواہ** **الترمذی** **ترمبہ** روایت کیا شعبہ نے سلم بن کہیل سے اس نے حجر باب غیر کے سے اس نے علقمہ بیٹے وائل کے سے اس نے اپنے باب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الصالحین پس کہا آمین اور پست کیا ساتھ اس کے آواز اپنی کو رزائیت کیا اس حدیث کو ترمذی نے جواب اس کا دو طرح ہے اول یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے ہرگز لائق حجت پڑنے کے نہیں کیونکہ ترمذی جو مخرج اس حدیث کا ہے کہا اس نے کہ سائین نے محمد یعنی بخاری سے کہہتے تھے حدیث سفیان کی لینے جس حدیث میں **مک** **بها** **صوتہ** یعنی دراز کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی کو آیا ہے وہ حدیث بہت صحیح ہے شعبہ کی حدیث ہے اس باب میں اور خطا کی شعبہ نے اس حدیث میں کئی جگہ میں پہلی خطا شعبہ راوی کی اس حدیث میں یہ ہے کہ شعبہ نے حجر عنس کا باب ہے سو یہ اس کی خطا ہے حجر تو عنس کا بیٹا ہے اور نسبت کیا جاتا ہے اباسکن دوسری خطا شعبہ کی اس حدیث میں یہ ہے کہ شعبہ نے زیادہ کیا اس حدیث میں علقمہ بن وائل سے اور وہ بیچ اسناد اس حدیث کے نہیں تیسری خطا شعبہ کی اس حدیث میں یہ ہے کہ کہا شعبہ نے پست کیا آنحضرت

بہ حدیث صحیحہ
ترمذی صحیحہ
ابو داؤد صحیحہ
نسائی صحیحہ
مالک صحیحہ
بخاری صحیحہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی کو اور یہ اس کا خطاب ہے اور صحیح یہ ہے کہ دراز کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی کو اور کہا ملا علی قاری حنفی نے مرقاة شرح مشکوٰۃ میں کہ اس روایت میں شعبہ کی غلطی پر حفاظ حدیث کا اتفاق ہے اور تحقیق صواب معروف مَثَلٌ بِهَا صَوْتُهُ اَوْ رَفَعَهُ بِهَا صَوْتُهُ کا ہے اور لفظ مَثَلٌ بِهَا صَوْتُهُ کا ترجمہ اور احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور لفظ رَفَعَهُ بِهَا صَوْتُهُ کا ابوداؤد نے اور روایت کیا یہی اور ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے عطا سے کہا یا یزید نے دوسو آدمی کو صحابہ سے جب کہے امام ولا الصالحین بلند کرتے آوازیں اپنی ساتھ آمین کہنے کے انتہی شعبہ کی حدیث کے ضعیف ہونے کی ایک وجہ یہی ہے کہ سماع علقمہ کا دائل سے ثابت نہیں چنانچہ کہا ابن حجر نے تقریب

التہذیب میں علقمہ بن وائل بن حجر یضم المَعْلَمَةَ وَاسْكُونِ الْجَنِيمِ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ الَّذِي اَلَا اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَبْنَاءِ علقمہ بن وائل بن حجر ساتھ ضم مہملہ اور سکون جیم کے حضرمی کوئی سچا ہے مگر تحقیق اس نے نہیں سنا ہے اپنے باپ سے انتہی اور وجہ سننے علقمہ کی اپنے باپ وائل سے یہ ہے کہ وہ اپنے باپ وائل کے مرنے سے چہ عینے پیچھا ہوا تھا چنانچہ کہا شیخ ابن الہمام حنفی نے فتح القدر میں ذکروا الترمذی فی علیہ انکبیر قال اِنَّہُ سَأَلَ الْبُخَارِیَّ هَلْ سَمِعَ علقمہ مِنْ اَبْنِہُ فَقَالَ اِنَّہُ وَلَدٌ بَعْدَ مَوْتِ اَبْنِہُ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ یعنی ذکر کیا ترمذی نے بیچ کتب اپنی علل کبیر کے کہ پوچھا ترمذی نے بخاری سے کہ آیا علقمہ نے اپنے باپ سے سنا ہے پس کہا بخاری نے کہ وہ اپنے باپ کے مرنے سے چہ عینے پیچھا پیدا ہوا ہے دووم شعبہ کی روایت تذکر کے مخالف شعبہ ہی سے آمین پکار کر کہنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثابت ہو چکا

صحیح ابی داؤد
تقریب التہذیب
نور اللغات
کشف ۱۲۱ ج ۱

راتقوذ بسم اللہ و آمین و سبحانک اللہم و بھک و در بعض روایات بجای سبحانک
 اللہم ربنا لک الحمد آمدہ و ابن مسعود نیز مثل این آمدہ سیوطی در جمع الجوامع از
 ابی وائل روایت آوردہ کہ گفت بودند عمر و علی کہ جبرئیل نے گردن بسم اللہ الرحمن الرحیم
 و نہ تعوذ و نہ آمین رواہ ابن جریر و الطحاوی و ابن شاہین فی السنۃ سو جواب
 اسکا چار طرح پر ہے اول یہ کہ یہ از صحابہ کے ہیں مرفوع حدیثین نہیں اور
 مقابلہ میں حدیث مرفوعہ کے صحابی کا قول یا فعل حجت نہیں ہو سکتا اور دلائل
 اسکے اس کتاب میں اسی بارہویں مغالطے کے جواب میں مسئلہ چہارم میں پہلے
 گزرے دوم یہ روایتیں طبقہ راجعہ کی ہیں اور روایت طبقہ راجعہ کی کتاب کی
 قابل اعتبار اور لائق حجت پڑنے کے اس لیے نہیں ہوتی ہیں کہ اس طبقہ کی
 حدیثیں جو اچھی سے اچھی ہیں وہ ضعیف محتمل ہیں اور جو بری سے بری ہیں
 وہ موضوع یا مغلوب سخت کی انکار کی گئی ہیں اور مادہ کتاب موضوعات ابن جوزی
 کا اسے طبقہ کی حدیثیں ہیں سیطرہ لکھا ہے شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے
 حجۃ اللہ البالغہ میں اور چوتھے طبقہ کی حدیثوں کا لائق اعتبار اور قابل
 حجت کے نہ ہونے کا بیان اس کتاب میں اسے بارہویں مغالطے کے جواب
 میں مسئلہ شصتم میں آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ سوہم روایت ابن مسعود کی
 بلا اسناد ہے اس لیے کہ ابراہیم نخعی تک یہی پہنچتی ہے ابن مسعود کا نہیں
 پہنچتی چنانچہ کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر میں قَوْلُهُ لَيَقُولَنَّ ابْنُ مَسْعُودٍ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَرْبَعٌ اِلَى اَخْرِهَا الرَّكْعَةُ التَّحْمِيدُ وَ اَلَا ذَبْعَةٌ رَوَاهَا ابْنُ
 اَبِي شَيْبَةَ عَنْ اِبْنِ اَكْهَيْمٍ التَّحْمِيْمُ يَعْنِيْ بِهٖ قَوْلُ كِهَامٍ جَارِئِيْزِدْنِ كَوْفِيْهِ كِهَامٌ اَعُوذُ
 اَوْرَبَمُ اللہ اور آمین اور چوتھی ربنا لک الحمد کو روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ
 نے ابراہیم نخعی سے اور یہ ظاہر ہے کہ روایت بلا اسناد جسکی سبب سند میں قوط

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

تھے امام کو کہ مرت فوت کرا مجھ سے کہنا آمین کا اور کما نافع نے نہیں چھوڑتے تھے
 اسکو (یعنی آمین پکار کر کہنے کو) ابن عمر علیہ السلام ترغیب دیتے تھے لوگوں کو (آمین
 کہنے کے لیے) اور کما نافع نے ابن عمر سے کہ آمین پکار کر کہنے میں حدیث ہے
دوسری آیت اَدْعُوا رَبَّكُمْ اِلٰی الذِّکْرِ جب تک کسی مفسر نے بھی خفیہ آمین کہنے کو
 نہیں کیے تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر کبیر اور تفسیر مدارک اور
 تفسیر جلالین اور تفسیر فتح البیان وغیرہ تفسیرین دیکھ لیجیے **سوم آیت**
اَدْعُوا رَبَّكُمْ اس سے آہستہ کہنا دعا کا ثابت ہو نہ آہستہ کہنا آمین کا آہستہ کہنا
 آمین کا اسے اس وقت ثابت ہو جبکہ آمین دعا ہو اور آمین کا دعا ہونا تو قرآن کو
 ثابت ہو اور نہ حدیث سے صرف تابعی کے قول سے ثابت ہو اور وہ لائق اعتبار اور
 قابل حجت پکڑنے کے نہیں کیونکہ بے دلیل بات ہے اور آیت اَدْعُوا رَبَّكُمْ
 الامین مراد اخلاص سے مہبت چلانا ہے اور نہ ایسا آہستہ کہنا کہ جسکو کوئی بھی شکر
 سکے کیونکہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے وَلَا تَجْهَرُوا لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ وَلَا تَخَافُوهَا
 وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا یعنی اور مت آواز بلند کر ساتھ نماز اپنی کے اور مہبت
 آہستہ کر ساتھ اسکے اور ڈھونڈہ درسیان اسکے راہ کما حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ آیت دعا کے باب میں نازل ہوئی ہے چنانچہ بخاری
 میں ہے عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَلَا تَجْهَرُوا
 بِصَلَاتِهِمْ وَلَا تَخَافُوهَا قَالَتْ اُنْزِلَ فِي الدُّعَاءِ رَوَايْتُ هَذَا مِنْ رِوَايَةِ
 ثَمَامٍ قَالَ اس نے اپنے باپ سے اور مت آواز بلند کر ساتھ نماز اپنی کے اور نہ بہت
 آہستہ کر ساتھ اسکے کما حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نازل ہوئی
 ہے یہ آیت سچو دعا کے یہی قول ہے مخفی اور مجاہد اور مکحول کا اور یہ دلیل ہے کہ
 یہ کہ میانہ آواز سے دعا مانگنی چاہیے زور سے چلا کر نہ مانگنی چاہیے اور اگر بطور

آیت ثابت
 سبحان الذی
 لا یغنی
 عنہ
 العجز
 عن
 التعلیل
 عن
 التعلیل
 عن
 التعلیل

منزل مانا بھی جاوے کہ آمین دعا ہے تو اس کو حکم آمین سے بقدر مستفاد ہوا کہ آمین
 کو زور سے چلا کر نہ کہیں بلکہ میانہ آواز سے کہیں جو کہ نہ بہت بلند ہوا اور نہ بہت
 پست اور بیخفگیہ کے مفید مدعا نہیں ہے ان کا مدعا اور ان کا مذہب تو یہ ہے
 کہ آمین ایسی آیت کہی جاوے کہ جس کو پاس لے بھی نہ سنیں پس اس کو دعا
 مانگر بھی کام نہ بنا چارم اگر ہم فرض بھی کر لیں کہ مراد آیت ادعوہم الخ
 سے ایسی آیت تھی ہے جس میں آواز نہ لکھے تو یہی حکم آمین اس پر مستثنیٰ اور مخصوص
 رہیگا اس لیے کہ جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت اتری اسی نے آمین
 کو بھی اور کئی دعاؤں کو بھی پکار کر کہا ہے پس اگر حکم آمین اور ان دعاؤں
 پکار کر کہنے والی کا اس پر مستثنیٰ نہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 آمین وغیرہ دعائیں پکار کر کیوں کہتے کیا یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم سے پیچھے خفیوں کے امام پر اتری ہے و یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کی سمجھ میں اس کے معنی نہ آئے و یا دیدہ و دانستہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے اس آیت کا خلاف کیا ہے مسلمان کی تو یہ شان نہیں ہے کہ ان
 میں سے کوئی بات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیے تجویز کرے لیکن
 یہ حوصلہ امام اعظم ہی کے مقلدون کا ہے اور کسی کا نہیں اور امام اعظم کے
 مقلدون کے زعم میں مخالف آیت اَدْعُوا رَبَّكُمْ اِلٰہ کے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب وغیرہ نے جو آمین پکار کر کہی ہے اس باب میں
 تو اکیس حدیثیں قریب بیان ہو چکی ہیں لیکن سوائے آمین پکار کر کہنے کے
 اور ادعوہ میں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکار کر کہی ہیں اور امام
 اعظم کے مقلدان کو نہیں مانتے ہیں معرض نقل میں لاتا ہوں دیکھ لیجیے
 پہلی دعا مسلم میں روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

کہ کما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ
 وَهُوَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَاَرْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاَعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نَسْرَکَ
 وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاَغْسِلْهُ بِالْمَاءِ الْتَلْبِیْ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا کَمَا
 نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِهِ وَاَهْلًا
 خَیْرًا مِنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِزَّهُ مِنْ
 عَذَابِ الْقَابِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَابِ وَعَذَابِ
 النَّارِ قَالَ حَتّٰی تَمْنِیْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ذٰلِکَ اَلْمِیْتِ یُنِیْ نَازِرٌ بِیْ رَسُوْلِ
 الصَّلٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک جنازہ پر پس یاور کھی میں نے دعا پڑھنی حضرت
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ وہ فرماتے تھے یا الہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر
 اوس پر اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اس سے (یعنی تقصیرات
 اسکی) اور بہتر کر معافی اسکی (یعنی جنت میں) اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر
 اوسکو ساتھ باقی کے اور برف کے اور اولی کے (یعنی پاک کر گناہوں سے
 ساتھ طرح طرح کی مغفرتوں کے) اور پاک کر اسکو گناہوں سے جیسا کہ پاک کیا جاتا
 ہے کپڑا سفید میل سے اور بدلوے اسکو گھر (یعنی اس عالم میں) بہتر گھر اوسکے
 سے اور اہل (یعنی خادم بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور
 داخل کر اوسکو جنت میں اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے یا فرمایا عذاب
 و فرخ کے سے اور ایک روایت میں ہے کہ بچا اوسکو فتنے قبر کے سے اور عذاب
 آگ کے سے کما عوف (کہ جب میں نے یہ دعا حضرت سے اس میت کو لیے سستی
 تو رشک لے گیا میں یہاں تک کہ آرزو کی سینے کہ ہوتا میں یہ میت (یعنی تو کہ حضرت
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لیے یہ دعا کرتے فائدہ امام نووی نے شرح صحیح
 مسلم میں لکھا ہے کہ حدیث میں اشارہ ہے واسطے پکار کر پڑھنے دعا کے

۲
 یہ حدیث صحیح مسلم
 عبداللہ بن مسعود کے
 بن مسعود
 عبارت امام نووی
 کی صحیح مسلم بیابا
 نوکشتہ کے جلد
 اول صفحہ ۱۱۴
 میں ہے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَتُهُ رَفَعَتْ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا
 ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
 فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمْ الصَّخْرُ وَخَافُوا دَعْوَتَهُ لَيْسَ بِرَجَبٍ بَرُّهُ
 جَعَلَنِي صِلَى الْمَدِينَةِ وَالْمَدِينَةِ ابْنِي بَلَدِي ابْنِي بَلَدِي ابْنِي بَلَدِي ابْنِي بَلَدِي ابْنِي بَلَدِي
 جب دعا کرتے دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے سوال کرتے تین بار پھر فرمایا یا اے
 سخت پکڑ قریش کو فرمایا تین بار پس جب سنی ان لوگوں نے آواز حضرت صلوات
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چلی گئی ان کی سہنی اور ڈر گئے بد دعا انکی سے پانچویں
 دعا بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سَمِعَتْ
 ابْنَهُ يَهْوِيَةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَدَا ابْنِ الْقَابِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكَ
 اللَّهُ مِنْ عَدَا ابْنِ الْقَابِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنْ عَدَا ابْنِ الْقَابِ فَقَالَ نَعَمْ عَدَا ابْنِ الْقَابِ حَتَّى قَالَتْ فَمَا أَرَأَيْتَ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ صَلَوَتِهِ إِلَّا تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ عَدَا ابْنِ
 الْقَابِ لَيْسَ تَحْقِيقُ أَيْ عَوْرَتِ يَهُودِيَةٍ إِلَى حَضْرَتِ عَائِشَةَ صَدِيقَةٍ كَيْسَ ذَكَرَ كَيْسَ
 اِسْنِ قَبْرِ كَيْسَ عَذَابِ كَالِيسَ كَمَا اسْمُ عَوْرَتِ نَحْضَرَتِ عَائِشَةَ كَوْبَاهِ مِينَ رَكُوتِ كَو
 اللہ تعالیٰ عذاب قبر کے سے پس پوچھا حضرت عائشہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اللہ وسلم سے حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہاں عذاب قبر کا حق ہے کما حضرت عائشہ
 نے پس نہیں دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجے اس پوچھنے کے
 کہ نماز پڑھی ہو کوئی نماز نگاہ پڑھی ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے چھٹی
 دعا مسلم میں روایت ہے برابر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما کُتِبَ إِذَا
 صَلَّيْنَا أَخْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونُ عَنْ
 يَمِينِهِ يُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ

۲
 بیان غیبی و شریعتی
 از تالیف غلام الغفر
 علیہ السلام
 جلد اول
 باب اول
 ج ۱

یَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ لَیْسَ تَعْرِفُ حَالَهُمْ نَازِبٌ تَحْتَهُ سَیِّئٌ رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دوست رکھتے تھے ہم یہ کہ ہوں داہنے حضرت صلے اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو کہ متوجہ ہوں ہم پر ساتھ مونہ اپنے کے (یعنی وقت سلام کے اول ہماری اسی طرف متوجہ ہوں) کہا برائے پس سنائیں نے حضرت صلے اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کہ فرماتے تھے (یعنی بعد سلام کے) اے میرے بچا مجھ کو عذاب اپنے سے اس دن کہ اٹھا دیگا تو یا جمع کرے گا اپنے بندوں کو **فَاِنَّہٗ لَفِظٌ مَّعْقُودٌ** کا صیر ہو کر ہے اس بات پر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان دعاؤں کو پکار کر کہا ہے اور اس باب میں چہ حدیثیں تو یہ ہیں جو کہ اوپر مذکور ہوئیں اور سوائے انکے اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں کہ جن سے حضرت صلے اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دعاؤں کو پکار کر کہنا ثابت ہے لیکن امام اعظم کے مقلد بدلیل آیت **ادْعُوا رَبَّکُمْ** کے جو ان کو نہیں مانتے ہیں تو وجہ اسکی یہی ہے کہ انکے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ضرور اس آیت کے معنی نہیں سمجھیں درندہ دیدہ و دانستہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت کبھی نہ کرتے اور آئین اور دعاؤں مذکورین کے پکار کر کہنے سے بڑا کبھی نہ مانتی چہ ارم بدلیل آیت **ادْعُوا رَبَّکُمْ** کے اگر آپ ہر دعا کا خفیہ ہی کہنا لازم جانتے ہیں اور جن دعاؤں کا پکار کر کہنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قول و فعل سے ثابت ہو چکا ہے انکو بھی آپ نہیں مانتے ہیں تو پھر الحمد کو اور سوائے الحمد کے اور دعاؤں کو کہ قرآن میں ہیں آپ نماز مغرب اور عشا اور فجر میں کیوں پکار کر منہ کرتے ہیں کیا آپ کے امام پاس باب میں کوئی علاحدہ آیت نازل ہوئی ہو جس پر آپ عمل کرتے ہیں پیغمبر امام اعظم کے مقلد اگر نماز میں آئین پکار کر ایسی نہیں کہتے ہیں کہ آیت ادْعُوا رَبَّکُمْ اے کہ جس سے تم تک پہنچتے ہیں قطعی ہے اور حدیثیں آئین پکار کر کہنے کی ظنی ہیں اور قطعی کے مقابلے میں ظنی پر عمل کرنا

جائز نہیں ہو تو جواب یہ ہے کہ آیت اَدْعُوا رَبَّكُمْ ذَلِكُمْ يَرْغَبُ عَنْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَهْتَبُونَ کا یہ مطلب ہے کہ زمین پر کھڑے ہو کر دعا مانگنا چاہیے بلکہ مطلب اس کا تو یہ ہے کہ دعا آہستہ مانگنی چاہیے لیکن دعا بھی وہاں آہستہ مانگنی چاہیے جہاں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہستہ مانگی ہے وہاں پکار کر بھی مانگنی چاہیے اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی البتہ تحقیق ہے واسطہ تمہارا سچ رسول خدا کے پیروی اچھی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنی کہہ کہ اگر ہو تم چاہو اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہے تم کو اللہ اور بخشنے واسطے تمہارے گناہ تمہارے کو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ یعنی جس نے کہا مانا رسول کا پس اس نے کہا مانا اللہ تعالیٰ کا اور کلام اللہ کے مضامین سے واقف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ اور کوئی نہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف ذرہ کے برابر بھی کوئی کام نہیں کرتے تھے اور بعض دعاؤں اور نمازیں آمین کا پکار کر کہنا اگر آیت ادعوا ربکم الذک کے خلاف اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق نہ ہوتا تو اسی وقت وحی نازل ہوتی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آمین پکار کر کہتے سو منع کیا جاتا غرض کہ امام عظیم کے مقلد حنفیہ آمین کہنے کی صحیح حدیث لانے سے جب مجبور اور عاجز ہو چکے ہیں تو ناچار معنی آیت کے خلاف قول و فعل پیغمبر اور ان کے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور محدثین اور مفسرین معتبرین نماز میں آمین خفیہ کہنے کے لینے لگ گئے ہیں اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ان کے دلوں میں اور ان کی آنکھوں پر تقلید کی ٹپی لگ رہی ہے اس لیے کہ اپنے امام کے قول و فعل کے ہوتے ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کی کچھ بھی اصل نہیں

۲
آیت پابانہ نازل
۳
آیت پابانہ
۴
آیت پابانہ
۵
آیت پابانہ
۶
آیت پابانہ
۷
آیت پابانہ
۸
آیت پابانہ
۹
آیت پابانہ
۱۰
آیت پابانہ
۱۱
آیت پابانہ
۱۲
آیت پابانہ
۱۳
آیت پابانہ
۱۴
آیت پابانہ
۱۵
آیت پابانہ
۱۶
آیت پابانہ
۱۷
آیت پابانہ
۱۸
آیت پابانہ
۱۹
آیت پابانہ
۲۰
آیت پابانہ
۲۱
آیت پابانہ
۲۲
آیت پابانہ
۲۳
آیت پابانہ
۲۴
آیت پابانہ
۲۵
آیت پابانہ
۲۶
آیت پابانہ
۲۷
آیت پابانہ
۲۸
آیت پابانہ
۲۹
آیت پابانہ
۳۰
آیت پابانہ
۳۱
آیت پابانہ
۳۲
آیت پابانہ
۳۳
آیت پابانہ
۳۴
آیت پابانہ
۳۵
آیت پابانہ
۳۶
آیت پابانہ
۳۷
آیت پابانہ
۳۸
آیت پابانہ
۳۹
آیت پابانہ
۴۰
آیت پابانہ
۴۱
آیت پابانہ
۴۲
آیت پابانہ
۴۳
آیت پابانہ
۴۴
آیت پابانہ
۴۵
آیت پابانہ
۴۶
آیت پابانہ
۴۷
آیت پابانہ
۴۸
آیت پابانہ
۴۹
آیت پابانہ
۵۰
آیت پابانہ
۵۱
آیت پابانہ
۵۲
آیت پابانہ
۵۳
آیت پابانہ
۵۴
آیت پابانہ
۵۵
آیت پابانہ
۵۶
آیت پابانہ
۵۷
آیت پابانہ
۵۸
آیت پابانہ
۵۹
آیت پابانہ
۶۰
آیت پابانہ
۶۱
آیت پابانہ
۶۲
آیت پابانہ
۶۳
آیت پابانہ
۶۴
آیت پابانہ
۶۵
آیت پابانہ
۶۶
آیت پابانہ
۶۷
آیت پابانہ
۶۸
آیت پابانہ
۶۹
آیت پابانہ
۷۰
آیت پابانہ
۷۱
آیت پابانہ
۷۲
آیت پابانہ
۷۳
آیت پابانہ
۷۴
آیت پابانہ
۷۵
آیت پابانہ
۷۶
آیت پابانہ
۷۷
آیت پابانہ
۷۸
آیت پابانہ
۷۹
آیت پابانہ
۸۰
آیت پابانہ
۸۱
آیت پابانہ
۸۲
آیت پابانہ
۸۳
آیت پابانہ
۸۴
آیت پابانہ
۸۵
آیت پابانہ
۸۶
آیت پابانہ
۸۷
آیت پابانہ
۸۸
آیت پابانہ
۸۹
آیت پابانہ
۹۰
آیت پابانہ
۹۱
آیت پابانہ
۹۲
آیت پابانہ
۹۳
آیت پابانہ
۹۴
آیت پابانہ
۹۵
آیت پابانہ
۹۶
آیت پابانہ
۹۷
آیت پابانہ
۹۸
آیت پابانہ
۹۹
آیت پابانہ
۱۰۰
آیت پابانہ

الَّتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ
 بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَالٌ عَلَيْكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْتُمْ تَحْتَمِلُونَ
 بَيْنَ الْكُفَّانِينَ إِلَّا مَا قَدْ سَكَفَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ
 النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ
 أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ يُغْنِي عَنْكُمْ كِتَابُ اللَّهِ فِي هَذِهِ بَيَانٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ
 تَعْلَمُونَ
 تمہاری اور بہنیں تمہاری اور چوپہن بیان تمہاری اور خالائیں تمہاری اور بیٹیاں
 بہائیاں کی اور بیٹیاں بہنوں کی اور مائیں تمہاری جنہوں نے دودھ پلایا تمکو
 اور بہنیں تمہاری دودھ سو اور مائیں بی بیان تمہاری کی اور اولاد جو روئے تمہاری
 کی جو بیچ گودیں تمہاری کے ہیں بی بیوں تمہاری سے جو صحبت کی تم نے ساتھ
 اُن کے پس اگر نہیں ہوئے دخل تم ساتھ انکے پس نہیں گناہ اور تمہارے
 اور جو روہین بیٹوں تمہاری کی جو صلب تمہاری سے ہیں اور یہ کہ اکٹھا کرو تم دریا
 دو بہنوں کے مگر جو کچھ کہ گذر تحقیق اسد بخشنے والا مہربان ہے اور بیاہی ہوئی
 عورتوں میں سے مگر جسکے مالک ہوئے ہیں وہ اپنے ہاتھ تمہارے لکھ دیا اللہ
 تعالیٰ نے اور تمہاری اور حلال کیا گیا واسطے تمہاری جو کچھ سوا اس کے ہے
 یہ کہ طلب کرو تم بدلے مالوں اپنے کے فائدہ ان آیتوں سے ایک تو ظاہر
 میں یہ بات بھی جاتی ہے کہ سوا ان عورتوں کے کہ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا
 ہے اور کوئی بھی عورت حرام نہیں اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ اپنی بی بی کی بہو
 ہی اور اپنی بی بی کی خالہ ہی حرام ہے چنانچہ بخاری سلم اور مسلم میں روایت
 ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نہ جمع کیا جاوے در میان عورت کو اور بہو بھی اسکی کے اور نہ جمع کیا جاوے
 در میان عورت کے اور خالہ اسکی کے اور اسی کے قائل ہیں امام عظیم ہی اور

۲
 بی بیوں کی بہو
 بی بیوں کی خالہ
 بی بیوں کی بہو
 بی بیوں کی خالہ

انکے مقلد بھی پس اب غور کر کے انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہاں قرآن پر سے عمل کمان
 چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے
 میں ظنی پر عمل جائز نہیں اس قاعدے کو کون اٹھا کر لے گیا تیسرا مسئلہ آیت اُمّہم
 اَلْحٰی اَخْضَعُكُمْ دَاخِلًا تَحْتَ اَمْرِ الرَّسُولِ سے جو کہ اوپر مذکور ہوئی ظاہر میں
 یہ سمجھا جاتا ہے کہ صرف رضاعی مان اور دودھ کی بہن ہی حرام ہے سو امی ان کے
 اور سب حلال ہیں اور حدیث میں ہے کہ جو چیز پر سبب نسب حرام ہے وہی بسبب
 دودھ پینے کے بھی حرام ہے چنانچہ مسئلہ میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہے کوفہ ہش آپ کو بیچ بیٹی چچا اپنے کے کہ
 حمزہ میں پس تحقیق وہ خوب صورت ہے جو ان عورتوں قریش کی میں پس فرمایا حضرت
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو کہ کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بہائی میرا
 ہے دودھ شریک اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کی بسبب دودھ پینے کے وہ چیز
 کہ حرام کی بسبب کے ۔ اور اسی کے قائل ہیں امام اعظمؒ ہی اور ان کے مقلد بھی
 پس اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہاں قرآن پر سے عمل کمان چلا گیا اور یہ جو
 کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ہوئے ظنی پر عمل
 جائز نہیں اس قاعدے کو کون اٹھا کر لے گیا چوتھا مسئلہ فرمایا اللہ تعالیٰ
 نَسِيْكُمْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا اُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ
 اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَيْعَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا اُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ
 نماز کے دن جمعے کے پس شتابی کرو طرف یاد خدا کے اور چوڑو سودا کرنا ۔
 ظاہر اس آیت سے بھی سمجھا جاتا ہے کہ ہر شخص پر جمعہ واجب ہے لیکن جدیدیوں
 میں ہے کہ جمعہ غلام اور لڑکے اور عورت اور بیمار اور مسافر پر واجب نہیں اور
 حاشیہ میں اس ضمنوں کی یہ ہیں پہلی حدیث روایت ہے طارق بن شہنا

۱۔ آیت بیان نماز
 ۲۔ ایک جمعہ پر روز
 ۳۔ میں ہے
 ۴۔ حدیث صحیح مسلم
 ۵۔ روایت کے حوالہ
 ۶۔ کے ص ۲۰۲ میں
 ۷۔ آیت
 ۸۔ بارہ قاسم الدین
 ۹۔ سورہ جمعہ کے ذکر
 ۱۰۔ کہ میں ہے
 ۱۱۔ حدیث
 ۱۲۔ بلوغ الریح کے باب
 ۱۳۔ مسئلہ جمعہ میں ہے

کہ بیان تو ظنی سے ہی استدلال نہ کیا اپنی رائے سے ہی کام چلا دیا اور اندھیر
پر جمعے کا واجب نہ ہونا بنا لیا پس اب اضافہ کر کے کہنا چاہیے کہ بیان قرآن پر
سے عمل کہاں چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور
قطعی کے مقابلے میں ظنی پر عمل جائز نہیں بیان تو ظنی کو یہی بالائے طاق کہہ
دیا اور اپنی ہی رائے کو کلام اللہ سے بھی اور حدیث سے بھی مقدم کیا پہر تبادیے تو یہاں
آپ کے اس قاعدے کو کون اڑھا کرے گیا یا بخوان **سَلَّمَ** اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ**
إِلَى الْمَرَافِقِ وَانْمَسُّوْا رُءُوسَكُمْ وَارْجِلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ یعنی اے لوگو جو ایمان
لاؤ، موجب کہہ رہے ہو تم واسطے نماز کے پس دھو دھو منہوں انہوں کو اور ہاتھوں ہاتھوں
کو کہ منیوں تک اور سر کو سرور انہوں کو اور پاؤں انہوں کو ٹخنوں تک ظاہر
اس آیت سے تو یہی سمجھا جاتا ہے کہ پانچوں نمازوں کے واسطے نیا وضو کرنا چاہیے
اور حضرت نے ایک وضو سے پانچوں نمازوں کو بھی پڑھا ہے چنانچہ **مسلم** میں روایت
ہے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھیں کہی
نمازین دن فتح مکہ کے ساتھ ایک وضو کے اور سرچ کیا اور پڑھیں دن کے پس کہا واسطو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت عمر نے تحقیق کی آپ نے آج کے دن ایک چیز کہ
نہ تھے کہتے اسکو پس نہرایا قصد کیا مینے اسکو اس عمر اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے بعض اصحاب کا یہ دستور تھا کہ جب تک اُن کا وضو نہ ٹوٹتا تب تک نیا وضو نہ
کرتے چنانچہ دارمی میں روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تھے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے تھے واسطے ہر نماز کے اور تھا ایک ہم
میں سے کہ کفایت کرتا اسکو ایک وضو جب تک کہ نہ ٹوٹتا **فائدہ** کہ اسکا شواہد کافی نے
نسئل الاوطار میں روایت کیا ہے اہحدیث کو جماعت نے مگر مسلم نے آیت

۱
آیت اب دیکھ
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا پہلے حضرت پر فرض تھا پھر منسوخ ہوا چنانچہ حدیث اس
مضمون کی بلیغ المبین میں ایک وضو کو کسی نماز میں پڑھنے کے بیان میں ہم نے
نقل کر دی ہے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غرمت جانگر ہر نماز کے لیے نیا وضو
کر لیا کرتے تھے اور مذہب امام عظیم کا یہی ہے کہ جب تک وضو ٹوٹے نہیں تب
تاک نماز پڑھنی اسے جائز ہے اب اضااف کرنا چاہیے کہ یہاں قرآن پر سے عمل
کمان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کو
ہوتے ہوئے ظنی پر عمل جائز نہیں اس قاعدہ کو کون اوٹا کر لے گیا۔ غرض کہ
حنفیہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو بالکل الٹ پلٹ کر دیا ہے اور صحیح
صحیح حدیثوں کو اکثر مسائل میں بالکل ترک کر دیا ہے میرے خیال میں یہی مطالبہ
لکھنے مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری کے کہ جبکی عبارت قریب آتی ہے
حنفیہ کا بیٹکا یہی اعتقاد ہو گا کہ مسائل دین جیسے کہ ہمارے امام نے سمجھے ہیں
ویسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی نہیں سمجھے تھے لیکن چونکہ یہ
بات صاف صاف عوام میں نہیں کہہ سکتے ہیں اسلئے اپنے امام کی بات کو
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پر فوق دینے کی نیت سے خلاف اصول فقہ
محدثین بمقابلہ احادیث صحیحہ کے احادیث غیر صحیحہ لے آتے ہیں اور اگر بڑا زور رکھتے
ہیں تو بمقابلہ حدیث متفق علیہ کے غیر متفق علیہ پیش کر دیتے ہیں اور کمین بمقابلہ
حدیث صحیحہ مرفوعہ کے کسی صحابی کے قول یا فعل سے حجت بکڑ کر حدیث صحیحہ مرفوعہ
کو ترک کر دیتے ہیں اور کمین حدیث صحیحہ مرفوعہ کے مقابلے میں آیت قرآن پڑھ
دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن کی آیت کے ہوتے ہوئے حدیث پر چلنا جائز نہیں
ایسے لوگوں کے حق میں مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری نے سچ فرمایا ہے
کہ سبھی حنفی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو صحیحہ نامہ قدح و جرح سے

عالم جانکر اسکے مقابلے میں قرآن کی آیت پڑھتے ہیں بیشک یہی حقیقت اور کتب
 ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کے معنی نہیں سمجھے در نہ حدیث
 کے مقابلے میں کہی قرآن نہ پڑھیں بلکہ دونوں کو باہم موافق کریں لیکن چونکہ یہ بات
 صاف صاف عوام میں نہیں کہہ سکتے ہیں اس لیے وہ ایک ٹٹی کی آڑ میں شکار
 کیلئے ہیں اور اس بڑے اعتقاد کو اس قاعدہ کے ضمن میں ظاہر کرتے ہیں کہ آیت
 قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے میں ظنی پر عمل جائز نہیں ہو مگر
 چونکہ وہ اس قاعدہ کے پابند نہیں ہتے اور جہاں اس قاعدے پر چلنے سے انہیں
 امام کی پیروی چوٹی ہے وہاں اس قاعدہ کو بالاسے طاق رکھ دیتے ہیں اور مقابلہ
 آیت قطعی کے حدیث ظنی بلکہ قول صحابی بلکہ رائے فقیہ سے متک کر تے ہیں تو اس
 سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قاعدہ انکا محض انکار عمل بالحدیث کر لیے آ رہے ہیں اور
 حقیقت یہ قول امام کو حدیث پر مقدم سمجھتے ہیں اور ان کے فہم کو آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فہم سے اچھا جانتے ہیں اب میں واسطے تصدیق اپنے دعوے
 کے ایک مثال جس سے یہ ثابت ہو کہ قاعدہ انکا محض انکار کی آڑ ہے اور حقیقت
 میں اسکے پابند نہیں ذکر کرتا ہوں سلمہ جمعہ قرآن میں یوں ناطق ہے اِذَا قُودِی
 لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ یعنی اے لوگو جو
 ایمان لائے ہو جو وقت کہ پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعے کے پیشانی
 کر طرف یاد خدا کی اور چوڑا سودا کرنا۔ دیکھو یہ صریح ہے ہمیں کہ جمعے کے واسطے
 بادشاہ یا شہر یا بازار ہونے کی کچھ شرط نہیں ہے بہر خفیہ اس آیت کو نہیں مانتر
 اور اس کو مقابلہ ایک قول صحابی کے (کہ وہ بھی صحیح نہیں ضعیف ہو) بلکہ بقول ایک
 عالم مذہب حنفی کے کہ جب کا قول بالاتفاق حجت نہیں ترک کر رہے ہیں اور کہتے
 ہیں کہ جہاں شہر نہیں حاکم امیر نہیں بازار کو صہ نہیں وہاں جمعہ صحیح نہیں اب غور

۹

پہلے پڑھ

دوسرے پڑھ

تیسرے پڑھ

چوتھے پڑھ

پانچویں پڑھ

چھٹے پڑھ

ساتھویں پڑھ

آٹھویں پڑھ

نواں پڑھ

دسواں پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

ایک سو پڑھ

دو سو پڑھ

تین سو پڑھ

چار سو پڑھ

پانچ سو پڑھ

چھ سو پڑھ

ساتھ سو پڑھ

آٹھ سو پڑھ

نواں سو پڑھ

دس سو پڑھ

کر کے انصاف کو کہنا چاہیے کہ یہاں قرآن پر عمل کہاں چلا گیا افس قاعدے کو کون اوٹھا لگیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ پابندی قاعدی کی نہیں بلکہ پابند تقلید اپنے امام کے ہیں پس اگر اسکی محافظت قرآن کے اخذ کرنے میں دیکھتے ہیں تو ہر کو ہندہ مارتے ہیں اور اگر وہ تقلید حدیث پر عمل کرنے سے قائم رہتی ہے تو اسکی طرف دڑتے ہیں اتنے سبجان اسلام ایسے بد عقیدہ لوگ بھی پیغمبر سے محبت اور انکی حدیث پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنے آپ کو سنت جماعت امت محمدی کہلاتے ہیں ان لوگوں کو تو پیغمبر سے کچھ ہی محبت نہیں بلکہ ایسے لوگ تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صاف صاف دشمن ہیں اور اپنے آپ کو سنت جماعت امت محمدی کہلاتے ہیں ان کا زبانی جو نام دعویٰ ہے کیونکہ اگر ان کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوتی تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو اپنے امام کے قول کے خلاف ہونے کی وجہ سے کبھی ترک نہ کرتے اور خدا تعالیٰ اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برعکس کبھی نہ چلتے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُخْلِقُوا لَكَ فِئًا تَجْعَلَ لَكُمُ الْكَيْدَ وَافِي أَنفُسِهِمْ حَرْجًا مِّمَّا قَتَلْتُمْ قَتَلْتُمْ قَتَلْتُمْ تَتْلُمَا يَنے کہ سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھی کو منصف نہ جانیں اس میں جو جھگڑا اوٹھے آپس میں پہرہ پادین اپنے جی میں خفگی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھیں نہ کرے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا دینے اسے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہیں تم میں سے پس اگر جھگڑا کرو تم میں کسی چیز کے پس ہمیر دوسکو طرف اللہ کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان لاتے ساتھ اللہ کے

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اور ذن پچھلے کے بہتر ہے اور اچھا ہے خرامین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَقَدْ
 كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۖ يَنفَعُ الْبَاقِيَ تَحْقِيقَ ۖ يَسْأَلُ تَحْقِيقَ ۖ
 رسول خدا کے پیروی اچھی اور فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ
 فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ یُنْفَعُ حَسْبُ ۖ یَسْأَلُ تَحْقِيقَ ۖ یَسْأَلُ تَحْقِيقَ ۖ یَسْأَلُ تَحْقِيقَ ۖ
 اللہ تبارک و تعالیٰ نے قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
 یعنی کہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ کو چاہے اور فرمایا
 تَعَالَىٰ ۖ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ عَمَلٌ مِّمَّنْ عَمَلُهُ إِذْ أَقْبَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ
 يَكُونَ لَهُمُ الْيَتِيمَ مِنَ الْأَمْوَالِ ۖ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا
 مُّبِينًا ۖ یعنی اور نہیں لائق ہے واسطے کسی مرد مسلمان کے جو بوقت کہ مقرر کرے
 خدا اور رسول اسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے ان کے اختیار کام اپنے سے اور جو کوئی
 نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اس کے کی پس تحقیق گمراہ ہو اگر اسی ظاہر اور فرمایا
 اللَّهُ سَجَادَ وَتَعَالَىٰ ۖ نَعَمْ ۖ شَرَّكَاءَ شَرَّكَاءَ ۖ اللَّهُمَّ مِنَ الَّذِينَ مَا لَمْ يَكُنْ
 بِرِ اللَّهِ ۖ وَكَوَلَا كَلِمَةً الْفَصْلَ لِقَضَىٰ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ أَلِيمٌ ۖ
 ان کے شریک ہیں کہ انہوں نے راہ ڈالی ہے ان کے واسطے دین کی جسکا حکم
 نہیں اللہ تعالیٰ نے اور اگر نہ ہوتی بات فیصلے کی تو فیصلہ کر دیا جاتا ان میں اور
 بیشک نا انصافوں کے واسطے عذاب دردناک ہے **فائدہ** یہ آیتیں صریح
 دلیل ہیں اس بات پر کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر کے حکم سے خلاف اپنے
 اماموں کے راہ نکالی ہوئی پر عمل کرتے ہیں وہ لوگ ہرگز نہ گمراہ مسلمان نہیں ہیں
 شرک کی راہ چلنے والے جبروتنا انصاف اور ظالم اور گمراہ ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے
 قیامت کا دن فیصلے کے واسطے یہ نہیں دیا ہوتا تو ابھی انکا فیصلہ ہو کر ان پر
 عذاب دردناک ہونے لگتا مگر قیامت کو ہو گا لیکن امام عظیم وغیرہ اماموں

یہ آیتیں صریح
 دلیل ہیں اس بات پر
 کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ
 اور اس کے پیغمبر کے
 حکم سے خلاف اپنے
 اماموں کے راہ نکالی
 ہوئی پر عمل کرتے
 ہیں وہ لوگ ہرگز نہ
 گمراہ مسلمان نہیں
 ہیں شرک کی راہ
 چلنے والے جبروتنا
 انصاف اور ظالم اور
 گمراہ ہیں اگر اللہ
 تعالیٰ نے قیامت کا
 دن فیصلے کے واسطے
 یہ نہیں دیا ہوتا تو
 ابھی انکا فیصلہ ہو
 کر ان پر عذاب دردناک
 ہونے لگتا مگر قیامت
 کو ہو گا لیکن امام
 عظیم وغیرہ اماموں

عبارت میں
شعرانہ جابجائی
کے ساتھ

کا اس میں کچھ بھی تصور نہیں وہ بری ہیں اس لیے کہ انہوں نے جو مسائل دین میں
اجتہاد اور استنباط کیا ہے تو اپنے آپ کو صاحب مذہب کہلانے اور لوگوں
کے مقتدی بننے کے لیے نہیں کیا اور بزرگان دین کی نیت ایسی کہ درقون ہو
بالکل پاک اور ان کے دل ایسے خطرات سے بالکل صاف تھے انکو سوائے اپنے ذاتی
فائدہ کے اور کوئی غرض نہ تھی اسی واسطے اپنی تقلید سے لوگوں کو منع کرتے
رہتے اور جہاں تک ان سے ہو سکتا لوگوں کے نفع کے واسطے احادیث نبوی
یا اقوال صحابہ سے مسائل کو استخراج کرتے اور لوگوں کی ضرورت اور حاجت
کو رفع کرتے اور صاف صاف کہہ دیا کرتے کہ اگر کوئی بھی قول ہمارا قرآن اور
حدیث کے خلاف پاؤ تو اسے ہرگز نہ مانو اور آپ پر عمل کرنا حرام سمجھو امام شعرانی
میں ان شعرانی میں فرماتے ہیں حفاظ حدیث نے شہرون اور سرحدوں کی
طرف سفر کر کے حدیثوں کو جمع کر لیا تھا اس وقت امام ابو حنیفہ اگر زندہ
ہوتے اور ان حدیثوں کو پاتے تو لے لیتے اور تمام مسائل کو جو کہ اپنی رائے
اور قیاس سے انہوں نے کہہ رکھے ترک کر دیتے جیسے کہ اور اماموں نے سبب
جمع ہو جانے حدیثوں کے اپنے وقت میں نسبت امام ابو حنیفہ کے بہت ہی
کم قیاس کیا ہے اس طرح سے ان کے مذہب میں بھی قیاس کم ہوتا اور یہ بھی احتمال
ہے کہ جس نے امام ابو حنیفہ کی طرف نص پر قیاس مقدم کرنے کو نسبت کیا ہے اس
نے یہ امر آپ مقلدون کی کلام میں پایا ہے جو امام کے قول پر عمل کرنے کو لازم
سمجھتے ہیں اور حدیث کو جو بعد فوت ہونے امام کے صحیح معلوم ہوئی جو روایت
ہیں ولیکن امام معذور ہے اور یہ لوگ معذور نہیں اور انکا یہ کہنا کہ ہمارے
امام نے یہ حدیث نہیں لی کچھ سند نہیں ہو سکتا اس لیے کہ امام کو تو حدیث نہیں
ہو چکی یا ان کے نزدیک صحیح نہیں ہوئی (لیکن انکو تو یہ سوچ گئی اور صحیح ہو چکی ہو

خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھڑے ہوتے تھے نماز کی طرف تکیہ کہتے کھڑے ہونے کے وقت پتہ تکیہ کہتے رکوع کرنے کی وقت پہر کہتے سن لیا اللہ نے جس نے تعریف کی اس کی جب بلند کرتے اپنی پیٹھ کی ہڈی کو رکوع سے پہر کہتے کھڑے ہوئے اسے رب ہمارے نبی کو ہے تعریف پتہ تکیہ کہتے جب جھکتے سجدہ کو پتہ تکیہ کہتے جب اٹھاتے سر اپنا پتہ تکیہ کہتے جب سجدہ کرتے پتہ تکیہ کہتے جب اٹھاتے سر اپنا پہر کرتے اس صلح کل نماز میں ادا کرنے تک اس کے اور تکیہ کہتے جہدم کھڑے ہوتے اور کھٹون سے بیٹھنے کے بعد **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ امام شافعی اور امام مالک اور عطاء اور ابو داؤد اور ابو بربہ اور محمد بن سیرین اور سحاق اور داؤد نے دلیل پکڑی ہے ساتھ ہی حدیث کو اس بات پر کہ خواہ امام ہو خواہ مقعد ہو خواہ اکیلا ہو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ہی اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ہی کہے امام اور مقتدی اور اکیلے میں کچھ فرق نہیں اور کہا امام تہیجی اور ثوری اور ازاعمر اور روایت کی گئی ہے ماکہ کہ امام اور اکیلا تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دونوں کو اکٹھا کہیں اور مقتدی فقط رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ہی کہے اور کہا امام ابو یوسف اور محمد نے کہ امام ہی اور اکیلا نبی سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اکٹھا کہیں لیکن مقتدی فقط سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ہی کہے اور کہا ہادی اور قاسم اور امام ابو حنیفہ نے کہ امام اور اکیلا فقط سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ہی کہیں اور مقتدی فقط رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ہی کہے اور حکایت کیا ہے اسکو ابن منذر نے ابن سعد و ابن سعد و ابن سعد و ابن سعد اور ابی ہریرہ اور شعبی اور امام مالک اور امام احمد سے کہا امام تہیجی نے کہ میں ہی قائل اسی کا ہوں اتنے اور یہی مروی ہے ناصر سے تمام نوئی عبارت نیل الاوطار کی۔

۵۷
پیشروں کی دعا
چاہے پتہ تکیہ کہے
رکوع کے وقت
مین ہے

سُورَةُ الشُّرُوحِ

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چار حدیثوں کے یہ ہے جو کہ
در المختار اور ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار
مشرح در المختار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے
وَيَكْرَهُ تَخْرِيمَ جَمَاعَةِ النِّسَاءِ وَلَوْ فِي الدَّرَجَةِ يَفِيهِ اَوْ مَكْرُوهُ تَحْرِيْمٍ هِيَ جَمَاعَتُ مَنْ
عَمَرَتُنَ كِي اَكْرَهَ نَهَارَ تِلْكَ مَرَجِ كِي جَمَاعَتُ بَوْرٍ اَوْ يَزْدَهَبُ اَمَامُ عَظَمِ كَا هِيَ سَوَا اَمَامِ عَظَمِ
نَ اِسْ سَلَمِ مَن خِلَافَ كِيَا هِيَ اَن جَارِ حَدِيثُونِ كَا پَهْلِي حَدِيثُ اَبُو دَاوُدَ مَن
رَوَا يَتِ بَوَامِ وَرَقْدَ ضَمِي اَللّٰهُ تَعَالٰى عَمَّا سَ كَ كَمَا وَكَا نَ سَرَّوَلُ اَللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَن يَزِدَّهَا فِي بَيْتِهَا وَجَعَلَ لَهَا مَوْذِنًا يُوْذِنُ لَهَا وَاَمْرَهَا اَنْ يُّؤْتِيَ اَهْلَ
دَارِهَا يَفِيهِ اَوْرَقْتِ رَسُوْلُ خَدَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ زِيَارَتِ كَرْتِ اَسْكَلِي سَكَلِي كَهْرَبَزِ
اَوْرَقَرِ كَرِ كِيَا وَاَسْطِ اَسْكَلِي مَوْفُونِ كَ اَذَانِ دَسْ اَسْكَلِي لِيهِ اَوْرَقَمِ كِيَا اَوْسِ سَوِ كَ
اَمَا رَتِ كَرِ بَوَا سَنِي كَهْرَوَا يُونِ كِي فَاثِلَ كَا كَمَا اَبُو دَاوُدَ نَ كَ كَمَا عِبْدُ الرَّحْمَنِ نَ
پَسِ دِي كِيَا مَن نَ مَوْفُونِ اَمِ وَرَقْدَ كَا شَيْخِ بُوْرَبَا اَوْرَقَمَا اَبِنِ حَجْرِي بَلَوْنِغِ الْمَرَامِ
مِنِ اَوْرَقِي كَمَا اَحَدِيْثِ كَوَا اَبِنِ خَرِيْمِ نَ اَوْرَقَمَا اَبِنِ هَامِ نَ فَتَحِ الْقَدِيرِ مَن
كَا كَمَا سَرَجِي نَ كَا اَحَدِيْثِ كَوَا رَاوِلُونِ مَن وَلِيْدِ بِنِ جَمِيْعِ اَوْرَقَمَا اَبِنِ رَحْمَلْنِ بِنِ خَلَاوِ
الضَّارِي حَوْبِنِ اَبِنِ قُطَانِ نَ كَمَا سَوِ كَ حَالِ اَنكَا مَحْبُكُو مَعْلُوْمِ نَمِيْنِ اَوْرَقَرِ كِيَا
اَسْ اَنكَا اَبِنِ حَبَانِ نَ ثَقَاتِ مَن سَ سَاطِحِ كَمَا هِيَ عِيْنِي مَشْرُحِ هَدَا يَ مَن
دَوَسَرِي حَدِيْثِ عِبْدِ الرَّزَاقِ اَوْرَوَا قُطْنِي اَوْرَقِي اَوْرَقِي اَبِنِ اَبِي
شَيْبَ اَوْرَقَمِ نَ رَوَا يَتِ كِي هِيَ حَضْرَتِ عَائِشَ سَ اِنَّهَا اَمَّتِ النِّسَاءَ فَكَانَتْ
وَسَطَ الصَّفِّ يَفِيهِ تَحْقِيْقِ اَوْنَمُونِ نَ اَمَا رَتِ كِي عَمَرَتُونِ كِي اَوْرَقَرِي بَوْمِنِ
وَرِمَانِ صَفِّ كَ قَلِيْسَرِي حَدِيْثِ رَوَا يَتِ كِي اَبِنِ اَبِي شَيْبَ نَ كَا حَدِيْثِ
كِي كَهْوِ مَسْغِيَانِ بِنِ عَمِيْنِ نَ عَمَارِ ذَهَبِي سَ اَسْ نَ رَوَا يَتِ كِي اَيَكِ عَمَرَتِ اَبِنِي

در مختار اور ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار
مشرح در المختار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے
وَيَكْرَهُ تَخْرِيمَ جَمَاعَةِ النِّسَاءِ وَلَوْ فِي الدَّرَجَةِ يَفِيهِ اَوْ مَكْرُوهُ تَحْرِيْمٍ هِيَ جَمَاعَتُ مَنْ
عَمَرَتُنَ كِي اَكْرَهَ نَهَارَ تِلْكَ مَرَجِ كِي جَمَاعَتُ بَوْرٍ اَوْ يَزْدَهَبُ اَمَامُ عَظَمِ كَا هِيَ سَوَا اَمَامِ عَظَمِ
نَ اِسْ سَلَمِ مَن خِلَافَ كِيَا هِيَ اَن جَارِ حَدِيثُونِ كَا پَهْلِي حَدِيثُ اَبُو دَاوُدَ مَن
رَوَا يَتِ بَوَامِ وَرَقْدَ ضَمِي اَللّٰهُ تَعَالٰى عَمَّا سَ كَ كَمَا وَكَا نَ سَرَّوَلُ اَللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَن يَزِدَّهَا فِي بَيْتِهَا وَجَعَلَ لَهَا مَوْذِنًا يُوْذِنُ لَهَا وَاَمْرَهَا اَنْ يُّؤْتِيَ اَهْلَ
دَارِهَا يَفِيهِ اَوْرَقْتِ رَسُوْلُ خَدَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ زِيَارَتِ كَرْتِ اَسْكَلِي سَكَلِي كَهْرَبَزِ
اَوْرَقَرِ كَرِ كِيَا وَاَسْطِ اَسْكَلِي مَوْفُونِ كَ اَذَانِ دَسْ اَسْكَلِي لِيهِ اَوْرَقَمِ كِيَا اَوْسِ سَوِ كَ
اَمَا رَتِ كَرِ بَوَا سَنِي كَهْرَوَا يُونِ كِي فَاثِلَ كَا كَمَا اَبُو دَاوُدَ نَ كَ كَمَا عِبْدُ الرَّحْمَنِ نَ
پَسِ دِي كِيَا مَن نَ مَوْفُونِ اَمِ وَرَقْدَ كَا شَيْخِ بُوْرَبَا اَوْرَقَمَا اَبِنِ حَجْرِي بَلَوْنِغِ الْمَرَامِ
مِنِ اَوْرَقِي كَمَا اَحَدِيْثِ كَوَا اَبِنِ خَرِيْمِ نَ اَوْرَقَمَا اَبِنِ هَامِ نَ فَتَحِ الْقَدِيرِ مَن
كَا كَمَا سَرَجِي نَ كَا اَحَدِيْثِ كَوَا رَاوِلُونِ مَن وَلِيْدِ بِنِ جَمِيْعِ اَوْرَقَمَا اَبِنِ رَحْمَلْنِ بِنِ خَلَاوِ
الضَّارِي حَوْبِنِ اَبِنِ قُطَانِ نَ كَمَا سَوِ كَ حَالِ اَنكَا مَحْبُكُو مَعْلُوْمِ نَمِيْنِ اَوْرَقَرِ كِيَا
اَسْ اَنكَا اَبِنِ حَبَانِ نَ ثَقَاتِ مَن سَ سَاطِحِ كَمَا هِيَ عِيْنِي مَشْرُحِ هَدَا يَ مَن
دَوَسَرِي حَدِيْثِ عِبْدِ الرَّزَاقِ اَوْرَوَا قُطْنِي اَوْرَقِي اَوْرَقِي اَبِنِ اَبِي
شَيْبَ اَوْرَقَمِ نَ رَوَا يَتِ كِي هِيَ حَضْرَتِ عَائِشَ سَ اِنَّهَا اَمَّتِ النِّسَاءَ فَكَانَتْ
وَسَطَ الصَّفِّ يَفِيهِ تَحْقِيْقِ اَوْنَمُونِ نَ اَمَا رَتِ كِي عَمَرَتُونِ كِي اَوْرَقَرِي بَوْمِنِ
وَرِمَانِ صَفِّ كَ قَلِيْسَرِي حَدِيْثِ رَوَا يَتِ كِي اَبِنِ اَبِي شَيْبَ نَ كَا حَدِيْثِ
كِي كَهْوِ مَسْغِيَانِ بِنِ عَمِيْنِ نَ عَمَارِ ذَهَبِي سَ اَسْ نَ رَوَا يَتِ كِي اَيَكِ عَمَرَتِ اَبِنِي

قوم کی سے کہ امام اسکا حجیرہ تھا کہ اس نے اَمْتُنَا اُمَّ سَلَمَةَ قَائِمَةً وَسَطَ النِّسَاءِ
یعنی امامت کی ہماری ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھڑی ہوئیں درمیان عورتوں
کے فائدہ کہ کما شوکانی نے شرح دراللبیہ میں یہ حدیث مسند شافعی اور مسند
عبدالرزاق اور دارقطنی میں بھی ہے اور عینی شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ
ابو ثور اور مرنی اور محمد بن جریر طبری کا یہی مذہب ہو کہ جائز ہے امامت عورتوں
کی چوتھی حدیث روایت کی بیہقی نے ساتھ سند اپنی کے حضرت عائشہ سے کہ
کہا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَلِيفَ فِي جَمَاعَةِ النِّسَاءِ اَلَا فِي
صَلَاةٍ اَوْ جَزَائَةٍ یعنی بہتری نہیں ہر عورتوں کی جماعت میں یعنی عورتوں کا
اکٹھا ہونا اچھا نہیں ہے مگر بیچ نماز کے یعنی نماز پنج وقتہ کے لیے انکا اکٹھا ہونا
یاجائز کے لیے انکا اکٹھا ہونا منع نہیں ہے۔

مسئلہ مفت و ہم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف تین حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح درالمختار اور قادی
عالمگیری اور فتاویٰ قاضی خان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہوا
يُؤْتَعُ بِكَ يَدُ حَتَّى يَخْذِيَ بِأَيْدِيهَا مِثْلَهُ اُذْنَيْهِ وَالْأُذُنُ تَرْفَعُ يَدَيْهَا
حِينَ آتَى مَسْكِيكِهَا یعنی اور مرد اٹھا دو دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ لگا دو دونوں
انگوٹھوں کو دونوں کانوں کی لو کے ساتھ اور عورت اٹھا دو ہاتھوں کو دونوں
مؤڈھوں تک اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سوا امام عظیم نے اس مسئلہ میں خلاف
کیا ان تین حدیثوں کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَعُ بِكَ
حِينَ وَ مَسْكِيكِهَا اِذَا افْتَتِحَتِ الصَّلَاةُ وَاِذَا اُكْتُبَ لِلرُّكُوعِ وَاِذَا ارْتَفَعَ رَأْسُهُ مِنَ الرُّكُوعِ

۹۰
یہ حدیث در فضائل
شرح دراللبیہ میں ہے

۹۱
مکتوبہ میں ہے
یہ حدیث در فضائل میں ہے

۹۲
یہ حدیث در فضائل میں ہے
یہ حدیث در فضائل میں ہے

۹۳
یہ حدیث در فضائل میں ہے
یہ حدیث در فضائل میں ہے

۹۴
یہ حدیث در فضائل میں ہے
یہ حدیث در فضائل میں ہے

۹۵
یہ حدیث در فضائل میں ہے
یہ حدیث در فضائل میں ہے

۹۶
یہ حدیث در فضائل میں ہے
یہ حدیث در فضائل میں ہے

۹۷
یہ حدیث در فضائل میں ہے
یہ حدیث در فضائل میں ہے

۹۸
یہ حدیث در فضائل میں ہے
یہ حدیث در فضائل میں ہے

۹۹
یہ حدیث در فضائل میں ہے
یہ حدیث در فضائل میں ہے

۱۰۰
یہ حدیث در فضائل میں ہے
یہ حدیث در فضائل میں ہے

۱۰۱
یہ حدیث در فضائل میں ہے
یہ حدیث در فضائل میں ہے

۱۰۲
یہ حدیث در فضائل میں ہے
یہ حدیث در فضائل میں ہے

رَفَعَهَا كَذَلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا إِنَّكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ
 ذَلِكَ فِي السُّجُودِ يَعْنِي تَحْقِيقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَ أَهْلَهُ تَابِعَهُ بِرَأْسِهِ
 مُؤَدِّهِمْ بَيْنَ كَيْفَ شَرَعُوا كَرْتِ نَازِ وَأَوْجُوبَتِ كَيْفَ كَرْتِ وَأَسْطِ رُكُوعِ كَرْتِ وَأَوْجُوبِ
 وَقْتِ أَهْلَتِ سِرَابِ رُكُوعِ أَهْلَتِ وَنُونِ بَاتِ بِطَرَحِ سِوَا كَرْتِ سَمِعَ اللَّهُ
 لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا إِنَّكَ الْحَمْدُ يَعْنِي سَنَا اللَّهِ سِوَا سِوَا سِوَا سِوَا سِوَا سِوَا
 كَرْتِ تَعْرِيفِ سِوَا سِوَا سِوَا سِوَا سِوَا سِوَا سِوَا سِوَا سِوَا سِوَا
 بِسُجُودِ كَرْتِ دُوسَرِ حَدِيثِ الْبُودِ وَدَارِ مِيْنِ وَتَرْدِ
 وَرَأْسِ مَاجِدِ مِيْنِ رَوَايَتِ بِرَأْسِ مَاجِدِ مِيْنِ رَوَايَتِ بِرَأْسِ مَاجِدِ مِيْنِ
 عَشْرَةٍ مِيْنِ أَحْبَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَأَعْرَضَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَخَاضِيَ بِهَيَا مَتَكِبِيهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ
 رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَتَعَدَّلُ فَلَا يَصْبِي رَأْسَهُ وَلَا يَقْنَعُ ثُمَّ يَرْفَعُ
 رَأْسَهُ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَخَاضِيَ بِهَيَا مَتَكِبِيهِ
 مُتَعَدِّلًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا أَجْمَعًا فِي
 يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَقْنَعُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَتَنَبَّهُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى
 يَقْنَعُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَتَعَدَّلُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُتَعَدِّلًا ثُمَّ
 يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَتَنَبَّهُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى يَقْنَعُ عَلَيْهَا ثُمَّ
 يَتَعَدَّلُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَقْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ
 الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَخَاضِيَ
 بِهَيَا مَتَكِبِيهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَقْنَعُ ذَلِكَ فِي بَقِيَّةِ
 صَلَاتِهِ حَتَّى إِذَا كَانَتِ السُّجُودَةُ الْآخِرَةُ فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى

۲
 مِثْلَ ذَلِكَ
 مِثْلَ ذَلِكَ
 مِثْلَ ذَلِكَ
 مِثْلَ ذَلِكَ

اور کہا ترمذی نے بعد حدیث حسن صحیح ہے تیسری حدیث عن ابی محمد الساجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فی تفسیر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا احفظکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رايتُهُ اِذَا اَكْبَرُ جَعَلَ يَدَيْهِ حِينَ اَتَمَّ كَلْبِيَّهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمَّنَّ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ حَفَظَ ظَهْرَهُ فَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فِقَارٍ مَكَانَهُ فَاِذَا اجْلَسَ وَصَّعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفَارِقَةٍ وَلَا فَايِضٍ هُمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَخْرَافِ اصَابِعِ رِجْلَيْهِ الرُّكْبَةَ فَاِذَا اجْلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَامَ جُلَسَ عَلٰی رِجْلَيْهِ الْاٰخِرَى وَنَصَبَ اَيْمَنِي فَاِذَا اجْلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَامَ رِجْلَهُ الْاٰخِرَى وَنَصَبَ الْاٰخِرَى وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ رَوَات

ہے ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا یہ ایک جماعت کے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے میں خوب یاد رکھتا ہوں تم میں سے ہر نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کو دیکھتا میں نے ان کو جو وقت لکیر کہتے کرتے دونو ہاتھ اپنے مقابل دونو نوٹھوں اپنے کے اور جس وقت کہ رکوع کرتے محکم کڑتے دونوں زانو ساتھ دونو ہاتھوں اپنے کے پہر جب کتاڑ بیٹھ اپنی رائے تاباں برگردن کے ہووے پس جو وقت کہ اٹھاتے سر پا کتاڑی ہوتے سید ہو یہاں تک کہ پھر آتا سر جوڑ ٹھکانے پس پس جس وقت کہ سجدہ کرتے رکھتے دونو ہاتھ اپنے زمین پر اور سامنے رکھتا انگلیاں پاؤں اپنے کے طرف قبلہ کے پس جس وقت کہ بیٹھتے بعد دو رکعت کہ بیٹھتے اور پر بائیں پاؤں اپنے کے اور کثرا کرتے واپس پاؤں اپنا پس جو وقت کہ بیٹھتے پھر رکعت اخیر کے آگے نکالتے بائیں پاؤں اپنا اور کثرا کرتے دوسرا رائے واپس اور بیٹھتے کو لے اپنے پر فائدہ

کہا شوکانی نے مثل الاوطار میں کہ اس سنت میں (یعنی خواہ مرد و خواہ عورت ہوں) کا نون تک ہاتھ اٹھانے میں (مرد اور عورتیں شریک ہیں) (یعنی خواہ مرد و خواہ عورت ہوں) تک اٹھاؤں

۴۷
مفتوحہ ۱۲ الامین م
۴۸
بعض نونین کی لکھنا
دو تکرار کے ساتھ
۴۹
میں ہے۔

خواجه کانون تک، مرد اور عورتوں میں فرق ہونا کسی روایت میں نہیں آیا اور یہ جو خفیہ کتب
میں کہ مرد کانون تک اٹھاویں اور عورتیں سوئڈ ہون تک اٹھاویں اور ان کا سوئڈ ہون
تک اٹھانا ان کے ستر میں داخل ہے یہ بدیل باب ہے۔

مسئلہ شہر دہم

ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کریمہ ہے جو کہ روایتاً
مشرع در المختار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے
قَدْ مَنَّكَ رَهْطَةُ الْقِيَامِ فِي صِفِّ خَلْفٍ فِيهِ قُرْبَةُ النَّهْيِ وَكَذَا الْقِيَامُ
مُسْتَفْرَدًا وَإِنْ لَمْ يَجِدْ قُرْبَةً بَدَلَ يَجِدُ وَاحِدًا آمِنَ الصَّفِّ ذَكَرَهُ ابْنُ الْمَكَلِ
لَيْكِنْ قَالُوا فِي مَمَانِيَا تَرَكَهُ أَوَّلَى فَلَا أَقَالَ فِي الْجَبِّ يَكُونُ وَحْدَهُ إِلَّا
لَا إِذَا لَمْ يَجِدْ قُرْبَةً يَنْفَعِيهِ هُمْ بِشَيْءٍ بَابُ الْأَمْرِ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَكْرُوهٌ هُوَ قِيَامُ كَأَيِّ
صَفِّ مِمَّنْ يَجِبُ لَيْسَ صَفِّ كَيْسٍ مِمَّنْ فَرَجَ هُوَ (یعنی جس میں توڑی سی جگہ بھی
ہو) بسبب نبی کے اور اسی طرح مکر وہ ہونا قیام کا تنہا اگرچہ صنف میں جگہ نہ پاوے
بلکہ ایک نمازی کو صنف میں سے اپنے برابر کہیں چلے وکر کیا ہے اسکو ابن کمال نے
لیکن کہا ہے (صاحب فنیہ وغیرہ نے) کہ ہمارے زمانہ میں نہ کہیں چنا بہتر ہے پس
بہرین وجہ بحر الرائق میں کہا کہ مکر وہ ہے تنہا کھڑا ہونا مگر اس صورت میں کہ صنف میں
جگہ نہ پاوے تو تنہا کھڑا ہونا مکر وہ نہیں اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سو امام
عظیم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے بحديث كَاعِقٍ وَابْنَةِ بَنِي مَعْبُدٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي
خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
وَالْإِسْمَاعِيلِيُّ وَحَسَنَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَلَهُ عَنْ طَائِفٍ كَاصِلَةٍ لِمُفَيْدٍ

صفین ایک کلمے ہونیک بیان میں

۱۰ عجبات

مناجاة طائر زجاردور
الفتار جابر زکریا کعبہ
الرحمہ کسوف سید بن آدم
قدای مالکی جلیلی
کعبہ بن صوفی بن اسحاق
کعبہ بن عبد بن عبد الرحمن
کعبہ بن عبد بن عبد الرحمن

مسئلہ نوزدہم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو حدیثوں کے ہیں
 جزء ہدایہ اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَأَمَّا السُّجُودُ
 فَأَمَّا أَفْلَيْسَ يَفُضُّ وَكَذَا الْجُلُوسَةُ بَيْنَ السُّجُودَيْنِ وَالطَّمَأِينَةُ فِي السُّجُودِ
 وَالسُّجُودِ هَذَا عِنْدَ الْحَقِيقَةِ وَتَحْمِيدٍ عِنْدَ رُبْعِ الْاِثْنَانِ سِرِّهِ رُكُوعٍ
 كَمَا هُوَ نَافِضٌ نَهْنِ اَوْ سَبِيحٍ سَبْتِهَا دَرْمِيَانِ وَدُوْنِ سَجْدَتَيْنِ كَمَا سَكُوْهُ جَلْبِ
 كَبْتِ هِنِ فَرْضِ نَهْنِ اَوْ سَبِيحٍ رُكُوعٍ اَوْ سَجْدَةٍ حَالَتِ مِیْنِ طَمَأِنِنَتِ فَرْضِ نَهْنِ اَوْ
 یَنْدَرْبِ اِمَامِ عَظَمِ اَوْ رَاكِعِ شَاكِرٍ مُحَمَّدِ كَابِ سَوَا اِمَامِ عَظَمِ اَوْ رَاكِعِ شَاكِرٍ مُحَمَّدِ
 مَسْئَلَةِ مِیْنِ خِلَافِ كَمَا یَہِ اِنْ دُوْ حَدِیْثِیْنِ كَا پَهْلِیِ حَدِیْثِ اِبْنِ مَاجَہِ اَوْ مَرْسَلِیْنِ
 رَوَا یَتِ ہِیْ اِلٰی سِرِّہِ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سَے اِنْ رَجُلًا دَخَلَ السُّجُودَ وَرَسُولُ اللہ
 صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ جَالِسٌ فِیْ مَا حِیَۃِ السُّجُودِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ
 لَہُ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وَعَلِیْكَ السَّلَامُ اَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ
 لَمْ تُصَلِّ ثُمَّ رَجِعْ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلِیْكَ السَّلَامُ اَرْجِعْ
 فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الَّتِی بَعْدَهَا عَلِمْتُ بِأَنَّ
 رَسُوْلَ اللہِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلْ لِقَبْلَتِكَ
 فَكَلِّمْ نَفْسًا قَرَأَ بِمَا تَسْبِّحُ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ اَرْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا
 ثُمَّ اَرْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اَسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اَرْفَعْ حَتَّى
 تَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اَسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اَرْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ
 جَالِسًا وَفِی رَوَا یَتِ ثُمَّ اَرْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اَفْعَلْ ذَلِكَ فِی صَلَاتِکَ
 کُلِّهَا یَہِ بِکَ اِیْکَ نَخْصٍ دَاخِلِ مَوْسَعِدِ مِیْنِ اَوْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

رکوع اور سجود اور قیام میں طمأنینت کی بیان میں۔

یہ حدیثیں علامہ ابن حجر مکی نے
 جامع ترمذی میں اور ترمذی نے
 جامع ترمذی میں اور ترمذی نے
 جامع ترمذی میں اور ترمذی نے
 جامع ترمذی میں اور ترمذی نے

وآلہ وسلم بیٹھے تھے سجدہ کے کونے میں پس نماز پڑھی اس شخص نے بہر آیا پس سلام کیا
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس فرمایا واسطے اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے تجربہ ہے سلام بہر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نہیں نماز پڑھی پس بہر گیا وہ پس
 نماز پڑھی بہر آیا پس سلام کیا بہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تجربہ ہے سلام
 بہر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نماز نہیں پڑھی پس کہا اس شخص نے بیچ تیسری بار
 کے یا اس بار میں جو بعد تیسری کے ہے یعنی چوتھی بار میں سکھلاؤ مجھ کو اسے رسول
 اللہ تعالیٰ کے پس فرمایا کہ جس وقت کھڑا ہو تو طواف نماز کی یعنی ارادہ کرے تو نماز کا
 پس پورا کر وضو بہر سامنے کھڑا ہو قبلہ کے پھر مکبر کہ بہر پڑھ جوتا سان ہو ساتھ تیرے
 قرآن سے بہر رکوع کر یہاں تک کہ تھیرے تو رکوع میں بہر اٹھا یعنی سر رکوع سے یہاں تک
 کہ سیدھا کھڑا ہووے تو بہر سجدہ کر یہاں تک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ بہر اوٹھا
 سر اپنا یہاں تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو بہر سجدہ کر یہاں تک کہ خاطر جمع سے کرے تو
 سجدہ بہر اوٹھا سر اپنا یہاں تک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو اور بیچ ایک روایت کو یہ ہے
 کہ بہر اوٹھا تو سر یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو تو بیٹھے دوسری رکعت کے لیے بہر کر یہ اپنی
 ساری نماز میں **وَفِي ثَمَرِي حَدِيثٌ عَنْ رِكَاعَةِ بِنْتِ اَبِي رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ تَعَجَّأَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِدَّ صَلَوَتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ
عَلَيَّْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصَلَّى قَالَ إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْبَيْتِ فَكَلِّدْ
لَمَّْا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ مَا لَمْ تَسْأَلِ اللَّهَ أَنْ تَقْدَرَ فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَأْسَكَ عَلَى
رُكْبَتَيْكَ وَمِثْنِ رُكُوعِكَ وَأَمْلِدْ ظَهْرَكَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ
وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَرَى الْعِظَامَ إِلَى مَفَاصِلِهَا فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَلِكْ لِلنَّجْوِ
فَإِذَا رَفَعْتَ فَلْجَلِسْ عَلَى كَعْبِكَ الْيُسْرَى لَمَّْا صُنِعَ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ وَبِجَدِّ

اگر کسی نے نماز میں سلام
 کیا تو اس کے بعد نماز پڑھ
 کرے

حَتَّى تَطْلُبَ هَذِهِ الْقَضِ الْمَصَابِيحَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ تَعْيِيرُ لَيْسِيٍّ وَرَوَى ابْنُ مَرْزُوقٍ
 وَالْكَسْبِيُّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ
 كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ تَنَهَّ هَذَا فَأَقِمَّ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَأَقْرَأْ وَإِلَّا
 فَاحْمَدِ اللَّهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ أَرَكُمُ بَيْنَ أَيْمَانِكُمْ يَسْ بَيْنَ نَازِلِي سَجْدَةٍ مِنْ بَيْنِ أَيْمَانِكُمْ
 بِسَلَامٍ كَمَا بَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُفْسٍ رَايَا بَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُفْثَةٍ نَازِلِي سَجْدَةٍ مِنْ بَيْنِ أَيْمَانِكُمْ
 وَاسْطَى كَتُونِ نَازِلِي سَجْدَةٍ مِنْ بَيْنِ أَيْمَانِكُمْ كَمَا أَسْنَى سَكْمَلًا مُجْمَعًا كَوَاسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَسَ طَرَحُ ثَرْبُونِ مِنْ نَازِلِي سَجْدَةٍ مِنْ بَيْنِ أَيْمَانِكُمْ وَتَوَطَّفَ قَبْلَهُ
 بِسَلَامٍ اللَّهُ أَكْبَرُ كَمَا بَرَّ كَمَا بِرُفْثَةٍ سَوْرَةٍ فَاتِحَةٍ أَوْ جَوْ كَيْفَ جَا بِالسَّلَامِ نِي كَيْفَ تَوَدَّعِي
 سَوْرَةٍ فَاتِحَةٍ كَمَا سَاوَتْهُ أَوْ سَوْرَةٍ جَوَابَةٍ دَهْ ثَرْبَةٍ (بِسْ جَسْ وَفَتْ كَمَا رُكُوعُ كَمَا بِسْ
 رَكْعَتَانِ بِهَاتَيْنِ كَوَاسِ زَانُونِ بِرُفْثَةٍ أَوْ ثَمِيرٍ تَوَرُكُوعُ اسْبِنِ أَوْ رُفْثَةٍ أَوْ رُفْثَةٍ
 رَكْعَتَانِ بِهَاتَيْنِ كَوَاسِ جَوَابَةٍ أَوْ سَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ
 نَازِلِي سَجْدَةٍ كَمَا كَثُرَ أَوْ بِهَاتَيْنِ كَمَا بِرُفْثَةٍ أَوْ بِهَاتَيْنِ كَمَا بِرُفْثَةٍ أَوْ بِهَاتَيْنِ كَمَا بِرُفْثَةٍ
 جَسْ وَفَتْ كَمَا سَجْدَةٍ كَمَا تَوَلَّى ثَمِيرٍ وَاسْطَى سَجْدَةٍ كَمَا جَوَابَةٍ كَمَا أَوْ سَلَامٍ
 تَوَلَّى بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ بِسَلَامٍ
 بِهَاتَيْنِ كَمَا أَطْمِينَانِ كَمَا تَوَلَّى ثَمِيرٍ وَاسْطَى سَجْدَةٍ كَمَا جَوَابَةٍ كَمَا أَوْ سَلَامٍ
 مَصَابِيحُ كَمَا أَوْ رَوَايَتُ كَمَا اسْكُو أَوْ دَاوُدَ سَاوَتْهُ تَوَلَّى سَعِيْرُ كَمَا أَوْ
 رَوَايَتُ كَمَا تَرْمِزِي أَوْ رَسَائِلِي نِي مَعْنَى اسْكُو كَمَا أَوْ تَرْمِزِي كَمَا أَوْ رَوَايَتُ مِينِ
 يُونِ آيَا سَعِيْرُ كَمَا جَسْ وَفَتْ جَوَابَةٍ تَوَلَّى كَمَا كَثُرَ أَوْ بِهَاتَيْنِ كَمَا بِرُفْثَةٍ
 كَمَا تَوَلَّى كَمَا سَاوَتْهُ سَعِيْرُ شَهَادَتِ ثَرْبَةٍ رِيْنِي جَوَابَةٍ كَمَا وَضُوْعُ كَمَا
 ثَرْبَةٍ آيَا سَعِيْرُ (بِرُفْثَةٍ طَرَحُ نَازِلِي أَوْ كَمَا بِرُفْثَةٍ أَوْ سَاوَتْهُ ثَمِيرٍ قُرْآنِ رِيْنِي بِهَاتَيْنِ
 قَمَا بِسْ ثَرْبَةٍ قُرْآنِ أَوْ رَاكِبِي هُوَا يَدُ قُرْآنِ بِسَلَامٍ اللَّهُ أَكْبَرُ

کہہ اور کا لہ اَلَا اللّٰهُ کہہ پر رکوع کر **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الکاوطا میں کہ
احديث کو احمد اور ابن حبان ہی لائے ہیں اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ طحاہیت و حبیب
ہے اور نیزہ حدیث میں ان لوگوں کے رد میں ہیں کہ جبکہ نزدیک طحاہیت و احباب نہیں
اور مخالفت کی ہے ان حدیثوں کی ابو حنیفہ نے اسے۔

مسئلہ ہتم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا اور ان کے شاگرد امام محمد کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم کی دو حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ بیشمار و مسیان دونوں مسجدوں کے
فرض نہیں۔ اور اس باب میں وہی عبارت ہدایہ کی ہے جو کہ مسئلہ نوزدہم میں اوپر
لکھی گئی ہے اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سو امام عظیم اور ان کے شاگرد امام
محمد نے اس مسئلہ کی خلاف کیا ہے انہیں دو حدیثوں کا جو کہ مسئلہ نوزدہم میں اوپر مذکور ہوئے

مسئلہ بست و یکم

اور ایک مسئلہ امام عظیم اور ان کے شاگرد امام محمد کا مخالف پیغمبر صاحب صلوات اللہ علیہ وسلم کی
دو حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ قومہ میں کھڑا ہونا فرض نہیں اور اس
باب میں وہی عبارت ہدایہ کی ہے جو کہ مسئلہ نوزدہم میں اوپر گذری اور یہ مذہب
امام عظیم کا ہے سو امام عظیم اور ان کے شاگرد محمد نے اس مسئلہ میں بھی انہیں دونوں
حدیثوں کا خلاف کیا ہے جو کہ مسئلہ نوزدہم میں پہلے گذر چکی ہیں

مسئلہ بست و دوم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور
شرح وقایہ اور کثر الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری
وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَاَسْتَوَى قَائِمًا عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ وَكَانَ يُعَلِّقُ
بِغِيَاظِ سَجْدَتِهِ بَعْدَ حَبْسِ رَأْسِهِ وَتَوْبَتِهِ نَهْنٍ **فائدہ** یعنی پہلے

۱۴۴
بعضین نے نیل الکاوطا
چاپ ہونے کے بعد ہم
کے صفحہ ۱۴۴ میں ہے
عبارت باب ہتم
فارسی جواب دہ گشتہ کے
جلد اول کے صفحہ ۱۴۴ میں
اور شرح وقایہ
اور کثر الدقائق
اور رد المحتار
اور فتاویٰ عالمگیری
اور شرح وقایہ
اور کثر الدقائق
اور رد المحتار
اور فتاویٰ عالمگیری
اور شرح وقایہ
اور کثر الدقائق
اور رد المحتار
اور فتاویٰ عالمگیری

فائدہ بخاری اور مسلم کی ایک حدیث اسی مضمون کی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کی روایت ہے اور ابو داؤد اور دارمی کی اور ترمذی اور ابن ماجہ کی اسی
 مضمون کی ایک حدیث رفاعہ بن رافع کی روایت ہے یہ دونوں حدیثیں مسئلہ
 نوزدہم میں پہلے گزر چکی ہیں جسکو دیکھنا منظور ہو وہاں سے دیکھ لیوے اور
 کما ترمذی نے پیچہ حدیث مالک بن الحویرث کو اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا معنی
 صحابہ کا اور یہی کہتے ہیں صحابہ ہمارے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے بعد سر اٹھانے
 کے بعد دوسرے سے بیشک اٹھنا سنت نہیں اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی
 میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے
 ہوتے پیچہ نماز کے اور پکارتے قدموں اپنے کے اور کما ترمذی نے اس پر عمل
 ہے اہل علم کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث مروی ہے خالد بن ایاس سے اور کہا
 ترمذی نے خالد بن ایاس ضعیف ہے الحمد للہ کہ نزدیک دلیل دوسری ان لوگوں کی جو کہ
 قائل اس حلیہ کے نہیں کہتے ہیں کہ اخراج کیا ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود
 کہ وہ اُٹھتے تھے نماز میں اور پکارتے قدموں کے اور نہیں بیٹھتے تھے اور ناسی اس
 کی حضرت علی سے اور اس طرح ابن عمر اور ابن الزبیر اور حضرت عمرؓ سبھی بائی جاتی ہے
 سو پہلا جواب اسکا یہ ہے کہ مرفوعہ حدیث کو مقابلہ میں صحابی کا قول یا فعل حجت
 ہو نہیں سکتا اور دلائل اسکے مسئلہ چارم میں پہلے گزرے اور دوسرا جواب
 اسکا یہ ہے کہ ابن ابی شیبہ وغیرہ کتا ہیں کہ جنہو حنفیہ وغیرہ یہ آثار نقل کرتے ہیں طبقہ ثلاثہ
 کے ہیں اور حدیث طبقہ ثلاثہ کی کتابوں کی مقابل میں احادیث صحیحہ مرفوعہ کے لائق ماننے
 کے نہیں ہوتی پس اسی سبب سے کما سید محمد صدیق حسرتی صاحب نے مشک الختام
 شرح بلوغ المرام میں حدیثین کہ پیچہ ترک اس حلیہ کو آئی ہیں ضعیف ہیں جیسا کہ پہلا
 تو نے اور جو حدیثین کہ پیچہ اثبات اس حلیہ کو دار ہوئی ہیں صحیح ہیں پس معارض

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 احادیث میں سے ہے
 میں سے ہے
 یہ حدیث ترمذی جاب
 اثبات کے صلوٰۃ
 میں سے ہے
 یہ حدیث کما ترمذی
 شرح بلوغ المرام
 جاب نظامی سے
 عبد اللہ کے صلوٰۃ
 میں ہے

نہوگی حدیث ضعیف حدیث صحیح کہ اور جبکہ اس جگہ حدیث معارض حدیث کو نہ ہو سکر تو پھر
ان صحابہ کی کتب معارض ہو سکتی ہیں خصوصاً ابن بابین حدیث بخاری کی اکیلی ہے
بیچ اثبات اس جگہ کافی ہے ۔

مسئلہ سبب و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی دو حدیثوں کے یہ ہے جو کہ مدار اور حرا
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری اور
فتاویٰ قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَجَّسَ فِي الْخَيْلِ وَ
كَمَا جَسَّ فِي الْكُلْفِ یعنی اور بیٹھے فقہ اخیر میں جیسا کہ بیٹھا ہے فقہ اولی
میں۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سوا امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ابو جہد
ساعدی کی ان دو حدیثوں کا جو کہ مسئلہ سبب و دہم میں پہلے گزرین ۔

مسئلہ سبب و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چہ حدیثوں کے یہ ہے جو کہ مدار یاہ اور
شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ قاضیخان اور فتاویٰ
عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَكَانَ يَنْقُلُ بَعْدَ الْغُرُوبِ قَبْلَ الْفَجْرِ لِمَا يَنْبَغِي
تَاْخِيْرُ الْمَغْرِبِ یعنی اور نہ نقل پڑھے بعد غروب ہونے آفتاب کے پہلے نماز فرض
کے اس لیے کہ آسمین مغرب کی نماز کو دیر ہو جاتی ہے فَانْكَرَ یہ عبارت دلیل و حقیقہ کی
اس پر کہ بعد غروب ہونے آفتاب کے قبل نماز مغرب کے بھی نقل پڑھنے درست نہیں اور یہ
مذہب امام اعظم کا ہے سوا امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان چہ حدیثوں
کا پہلی حدیث بخاری میں روایت ہے عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ
فِي النَّاسِ لَيْتَهُ لَمْ يَنْشَأْ كَدَاهِيَةً أَنْ يَنْجِيَهَا النَّاسُ سُنَّةً يَعْنِي يَكُنِي

۱۔ حدیث بخاری میں روایت ہے عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ
فِي النَّاسِ لَيْتَهُ لَمْ يَنْشَأْ كَدَاهِيَةً أَنْ يَنْجِيَهَا النَّاسُ سُنَّةً يَعْنِي يَكُنِي
۲۔ حدیث بخاری میں روایت ہے عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ
فِي النَّاسِ لَيْتَهُ لَمْ يَنْشَأْ كَدَاهِيَةً أَنْ يَنْجِيَهَا النَّاسُ سُنَّةً يَعْنِي يَكُنِي
۳۔ حدیث بخاری میں روایت ہے عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ
فِي النَّاسِ لَيْتَهُ لَمْ يَنْشَأْ كَدَاهِيَةً أَنْ يَنْجِيَهَا النَّاسُ سُنَّةً يَعْنِي يَكُنِي
۴۔ حدیث بخاری میں روایت ہے عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ
فِي النَّاسِ لَيْتَهُ لَمْ يَنْشَأْ كَدَاهِيَةً أَنْ يَنْجِيَهَا النَّاسُ سُنَّةً يَعْنِي يَكُنِي
۵۔ حدیث بخاری میں روایت ہے عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ
فِي النَّاسِ لَيْتَهُ لَمْ يَنْشَأْ كَدَاهِيَةً أَنْ يَنْجِيَهَا النَّاسُ سُنَّةً يَعْنِي يَكُنِي
۶۔ حدیث بخاری میں روایت ہے عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ
فِي النَّاسِ لَيْتَهُ لَمْ يَنْشَأْ كَدَاهِيَةً أَنْ يَنْجِيَهَا النَّاسُ سُنَّةً يَعْنِي يَكُنِي
۷۔ حدیث بخاری میں روایت ہے عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ
فِي النَّاسِ لَيْتَهُ لَمْ يَنْشَأْ كَدَاهِيَةً أَنْ يَنْجِيَهَا النَّاسُ سُنَّةً يَعْنِي يَكُنِي
۸۔ حدیث بخاری میں روایت ہے عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ
فِي النَّاسِ لَيْتَهُ لَمْ يَنْشَأْ كَدَاهِيَةً أَنْ يَنْجِيَهَا النَّاسُ سُنَّةً يَعْنِي يَكُنِي
۹۔ حدیث بخاری میں روایت ہے عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ
فِي النَّاسِ لَيْتَهُ لَمْ يَنْشَأْ كَدَاهِيَةً أَنْ يَنْجِيَهَا النَّاسُ سُنَّةً يَعْنِي يَكُنِي
۱۰۔ حدیث بخاری میں روایت ہے عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ
فِي النَّاسِ لَيْتَهُ لَمْ يَنْشَأْ كَدَاهِيَةً أَنْ يَنْجِيَهَا النَّاسُ سُنَّةً يَعْنِي يَكُنِي

پکڑی ساتھ سجدہ کے واسطے جائز نہ ہونے دو رکعت نفل کے بعد غروب ہو آفتاب قبل نماز مغرب لغوی ہے دوسری حدیث مسلم میں روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ کہاتین وقت تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہکو کہ نماز پڑھیں ہم انہیں یاد دہن کریں ہم ان میں مردوں اپنے کو وقت نکلنے آفتاب کے ظاہر ہیا تک کہ بلید ہو آفتاب اور اس وقت کھڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنی ٹھیک دوپہر کو ہیا تک کہ ڈھل آفتاب اور اس وقت کہ میل کرے آفتاب اسطے ڈوبنے کے ہیا تک کہ ڈوب جاو آفتاب سو جواب اسکایہ ہے کہ یہی سوال از آسمان وجواب از زلیمان ہو دلیل پکڑی ساتاس حدیث کے واسطے جائز نہ ہونے دو رکعت نفل کے بعد غروب آفتاب قبل نماز مغرب لغوی ہو وہ پڑ ہے اسلئے کہ اس حدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ ٹھیک دوپہر کو وقت اور وقت نکلنے آفتاب اور وقت غروب ہونا آفتاب کے نفل پڑھنے درست نہیں۔ اور اس حدیث سے یہ گز ثابت نہیں ہوتا کہ بعد غروب ہونے آفتاب کے بھی نفل پڑھنے جائز نہیں ہیں۔

مسئلہ بست و پنج

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثوں کے یہ ہے جو کہ در المختار اور فتاویٰ عالمگیری اور ذخیرۃ العقبہ وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَكُلُّكُمْ بَيْنَ السُّنَّةِ وَالْفَرْصِ لَا يَسْقُطُهَا وَلَكِنْ يَنْقُصُ ثَوَابُهَا وَقِيلَ لَسَقُطَ يَعْنِي اَوْ اِنْ كَرِهَ كَلَامُ كَرِهَ وَرِيَانِ سُنَّتٍ اَوْ فَرْصٍ كَيْفَ هُنَّ تَوَاتُرُ سُنَّتُونَ كَوَاوِلُ لَكِنْ كَمْ هُوَ جَائِزٌ ثَوَابُ اُنْكَارِ اَوْ كَمَا لِعُضْوَانِ ثَوَاتِ جَانِي تَمِينَ اَوْ يَذَرُ بَامَ عَظَمِ كَا هِيَ سَوَا اَمَامِ عَظَمِ اِسْ سَلَامِ غُلَامِ كَيَا اِنْ دُو حُدُثُونَ كَا سَلَامِ حُدُثِ سَلَامِ مِينَ رَوَايَتِ هُوَ حَضَرَتِ عَالِي رَضِيَ اَمْرُهُمَا سُو كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّاهُ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتَ مُسْتَقِظًا حَلَلْتُ لِي وَالْأَضْطَجَاعَ يَعْنِي تَعْنِي بَنِي صَلَّاهُ اَمْرُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْبُوتِ كَرْهِي هُوَ دُو رَكَعَتِهِ مَخْرُجِي يَعْنِي سُنَّتِي اَوْ اِنْ رَوَاتِي مَن جَاكُمُ بَانَ كَرْنِي مَجْهُو اَلْمِينَ هُوَاتِي

یہ حدیث صحیح ہے جہاں پکڑی
عبداللہ کے وقت میں ہے
یہ حدیث در مختار جہاں
نکلتی کے وقت میں ہے اور قضا
عالمگیری جہاں پکڑی کے بعد
کے وقت میں اور ذخیرۃ العقبہ
فی ختم حدیثیہ جہاں
جہاں پکڑی کے وقت میں ہے

سنتوں کے بیان میں

یہ حدیث صحیح ہے
جہاں پکڑی کے بعد عبداللہ کے
وقت میں ہے

سنوئی بہت تہر دو دوسری حدیث دارمی میں ہے انہیں کہہ کر کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلَّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَمْ تَحَاجَّكَ كَلْمِي بِهَا وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ یعنی تہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے دو رکعتیں پہلے فجر کے پس اگر ہوتی وہ سطر انکے کوئی حاجت بات کرتے مجھ کو ساتھ اس حاجت کر اور اگر نہ ہوتی حاجت نکلتی طرف نماز کی فائدہ کہا امام نووی نے کہا شرح صحیح مسلم میں کہ اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ بعد سنت فجر کے کلام کرنی مباح ہے اور یہی ہے مذہب ہمارا اور مذہب جمہور علماء کا۔

مسئلہ بہت و ششم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثوں کو یہ ہے جو کہ رد المحتار شرح در المختار میں لکھا ہے وَحَاصِلُهُ أَنَّ اضْطِجَاعَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِنَّمَا كَانَ فِي بَيْتِهِ لَا يَسْتَوِ أَحَدٌ كَاللَّذِينَ يَفْعَلُونَ یعنی حاصل اسکا کہ تحقیق لیٹنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سوا کسی کو نہیں تھا بیچ گھر اپنے کے واسطے آرام کے نہ واسطے نہ عہ بنانے کے فائدہ یہ حدیث دلیل ہر جنسی کی اس بات پر کہ امام عظیم کے نزدیک فجر کی سنت اور فرض کے درمیان لیٹنا سنت نہیں سو امام عظیم نے اس سلسلہ میں خلاف کیا ہے ان تین حدیثوں کا پہلی حدیث بخاری میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلَّى رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى رِشْقِهِ اَوْ اَيُّمِنَ یعنی تہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے دو رکعتیں فجر کی لیٹتے داہنے پہلو پر دوسری حدیث مسند احمد اور ابوداؤد اور ترمذی میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى جَنْبِهِ اَوْ اَيُّمِنَ یعنی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم میں کا دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے تو لیٹے داہنے کروٹ پر فائدہ کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا امام نووی نے شرح

۱۵۱
بہت و ششم
دارمی میں ہے
نکلتی طرف نماز
کی فائدہ
کہا امام نووی نے
کہا شرح صحیح مسلم
میں کہ اس میں
دلیل ہے اس بات
پر کہ بعد سنت
فجر کے کلام کرنی
مباح ہے اور یہی
ہے مذہب ہمارا اور
مذہب جمہور علماء کا۔
مسئلہ بہت و ششم
اور ایک مسئلہ
امام عظیم کا
مخالف پیغمبر کی
تین حدیثوں کو
یہ ہے جو کہ رد
المختار شرح
در المختار میں
لکھا ہے وَحَاصِلُهُ
أَنَّ اضْطِجَاعَهُ
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ اِنَّمَا
كَانَ فِي بَيْتِهِ
لَا يَسْتَوِ أَحَدٌ
كَالَّذِينَ يَفْعَلُونَ
یعنی حاصل اسکا
کہ تحقیق لیٹنا
حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا
سوا کسی کو
نہیں تھا بیچ
گھر اپنے کے
واسطے آرام کے
نہ واسطے نہ
عہ بنانے کے
فائدہ یہ حدیث
دلیل ہر جنسی
کی اس بات پر
کہ امام عظیم
کے نزدیک فجر
کی سنت اور فرض
کے درمیان
لیٹنا سنت
نہیں سو امام
عظیم نے اس
سلسلہ میں
خلاف کیا ہے
ان تین حدیثوں
کا پہلی حدیث
بخاری میں
روایت ہے
حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا
سے کہ کہا
کان النبی
صلی اللہ علیہ
وسلم اِذَا
صَلَّى رَكَعَتَيِ
الْفَجْرِ
اضْطَجَعَ
عَلَى رِشْقِهِ
اَوْ اَيُّمِنَ
یعنی تہر
نبی صلی اللہ
علیہ وسلم
جب پڑھتے
دو رکعتیں
فجر کی
لیٹتے
داہنے
پہلو پر
دوسری
حدیث
مسند احمد
اور ابوداؤد
اور ترمذی
میں روایت
ہے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا
قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا
صَلَّى أَحَدُكُمُ
الرُّكْعَتَيْنِ
قَبْلَ صَلَاةِ
الصُّبْرِ
فَلْيَضْطَجِعْ
عَلَى جَنْبِهِ
اَوْ اَيُّمِنَ
یعنی فرمایا
پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب
پڑھے کوئی
تم میں
کا دو
رکعتیں
صبح کی
نماز سے
پہلے تو
لیٹے
داہنے
کروٹ پر
فائدہ
کہا ترمذی
نے یہ حدیث
حسن صحیح
ہے اور
کہا امام
نووی نے
شرح

صحیح مسلم میں یہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر راجح کہتا ہو کہ اگر کوئی شخص بعد
 نماز تہجد قبل پڑھنے سنت فجر کے ہی لیٹ جا یا کرے تو یہی کفایت کرتا ہے جیسا کہ آگے
 آتا ہے تیسری حدیث مسلم میں روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اِنْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً يُؤْتِي
 مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا قَرَأَ مِنْهَا اخْطَمَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَقٌّ كَيَاتِيَهُ الْمَوْدِنُ
 فَيُصَلِّي ثَلَاثِينَ حَقِيقَتَيْنِ يَفِي خَلْقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَعٌ نَزَّيْتُمْ
 رات کو گیارہ رکعتیں وتر کرتے ان میں سے ساتہ ایک کے پس جب فارغ ہوتے اس سے
 لیٹتے دہنے کروٹ پر یا تاک کہ آتا اسکے پاس مؤذن پس نماز پڑھتے دو رکعتیں ملکی۔
فائدہ سفر سعادت میں کہتا ہو کہ کما ابن حزم نے بعد سنتون فجر کے دہنے کروٹ
 پر لیٹنا فرض ہو جو شخص سنت و فرض کو درمیان لیٹنا ترک کرے گا نماز اسکی باطل ہو
 جاوے گی اور بعض علما نے اسکی تابید میں ایک یا تری جلد تصنیف لی ہے شیخ ابن عربی حنا
 فتوحات اور سوا اسکے اور ادرشا پچھ طرفیت کا یہی مذہب ہے انتہے اور امام عظیم اور امام
 مالک اور جمہور علما جو کہ سنت فجر اور فرض کے درمیان لیٹنا سنت نہیں جانتے ہیں دلیل
 انکی یہ دو حدیثیں میں پہلی حدیث زرین نے روایت کی ہو نافع سے کہ کما وکیما ابن عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص کو کہ پڑھی دو رکعت فجر کی (یعنی سنت) پہر لیٹا کما ابن
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا سب سے تیرے لیٹنے کا امر دیا کما اس شخص نے جا یا میں نے
 کو فصل کر دین میں درمیان سنت اور فرض کو کما ابن عمر نے کون فصل سلام سے برگڑے کما
 اس شخص نے پس تحقیق یہ سنت ہے کما ابن عمر نے ملکیہ بدعت ہو سو جواب اسکا دو طرح ہے
 اول یہ کہ اس فعل کو بدعت کہتا ابن عمر کا محض اسکا خطا ہے اسلئے کہ ابو داؤد میں
 روایت ہو الی پر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز
 پڑھے ایک نماز اور دو رکعتیں پہلی صبح کی پس چاہیے کہ لیٹے دہنے کروٹ پر پس کما

عبارت صحیح مسلم بخاری و ترمذی
 سے جلد اول کے صفحہ ۱۵۱
 ترمذی ج ۱ ص ۱۵۱
 صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۵۱
 ابن حزم ج ۱ ص ۱۵۱
 الذہبی ج ۱ ص ۱۵۱
 دہلی ص ۱۵۱
 بیروت ص ۱۵۱
 بیروت ص ۱۵۱

سعد نے کہا اُس نے حدیث کی ہمو کیجیے بن سعید نے اسے نقل کی اپنے باپ سے اس نے
 اپنے دادا قیس بن مہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق اُس نے نماز پڑھی ساتھ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صبح کی اور نہ پڑھی تہین اس نے دو رکعت فجر کی (یعنی سنتین)
 پس جب سلام پہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا ہوا پس پڑھی دو رکعتیں فجر کی (یعنی
 سنتین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے طرف اس کی پس نہ الکار کیا اوس پر
 روایت کیا احمد بن حنبل نے جو صحیح اپنی کے کہ نام اس کا تھا سیم و الانواع ہے
 دوسری حدیث عن عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ فَصَلَّى مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ
 الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا تَانِ الرَّكْعَتَانِ قَالَ لَمْ أَكُنْ
 صَلَّيْتُهُمَا قَبْلَ الْفَجْرِ فَسَكَتَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَقَالَ الْحَدَّادُ
 رَوَاهُ كُلُّهُمْ فَقَاتُ ترجمہ اور روایت ہی کیجیے بن سعید و نقل کی اوس نے اپنے
 باپ سے اُس نے اپنے دادا سے کہ تحقیق وہ آیا حال آنکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے
 تھے نماز فجر کی پس نماز پڑھی اسے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب سلام
 پہرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہوا پس نماز پڑھی اس نے دو رکعتیں فجر کی (یعنی
 سنتین) پس کھڑا ہوا اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسی مین یہ دو رکعتیں کہا اہر
 نے نہ پڑھتا مینے ان دونوں کو پہلے فجر کے (یعنی صبح کے فرضوں کے پہلے) پس جب پڑھ کر
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کچھ نہ کہا روایت کیا احمد بن حنبل نے اور کہا جلدی نے
 سب راوی اسکے ثقہ ہیں تیسری حدیث عن عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
 بْنِ أَبِي رِيَابٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ نَصَارَةٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَجُلًا يَصَلِّي بَعْدَ الْعَدَاةِ فَقَالَ يَا مَعْزُومُ اللَّهُ لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ
 رُكْعَتَيْنِ الْفَجْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا أَلَا إِنَّ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا رَوَاهُ ابْنُ حَزْمٍ فِي الْمَحَلِّ

حدیث نبوی
 صحیح
 صحیح
 صحیح

وَالْعِشَاءُ وَإِذَا انْخَلَّ بَقُلُوبُ الشَّمْسِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ الْعِشَاءُ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ نَبِيِّنَا حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما تہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جب وقت کہ ڈھلتی دوپہر پہلے اس سے کہ کوچ کرین جمعہ کرتے در میان ظہر اور عصر کے اور اگر کوچ کرتے پہلے ڈھلنے دوپہر کے دیر کرتے ظہر کو یہاں تک کہ اترتے وسط نماز عصر کے (یعنی عصر کے وقت ظہر اور عصر دونوں ٹپکتے) اور مغرب میں کرتے مانند اسی کی جب ڈوینا آفتاب پہلے کوچ کرنے کے جمعہ کرتے در میان مغرب اور عشاء کے اور اگر کوچ کرتے پہلے غائب ہونے آفتاب کے دیر کرتے مغرب کو یہاں تک کہ اترتے عشاء کے لیے جمعہ کرتے در میان دونوں نمازوں کے روایت کیا احمد بن حنبل اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کما تہ ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے تیسری حدیث **وَعَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے انہیں سے کہ انکے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک میں پس تھے ٹپکتے نماز ظہر اور عصر کی اکٹھی اور مغرب اور عشاء کی اکٹھی روایت کیا احمد بن حنبل نے جو بھی حدیث **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْخَلَّ بَقُلُوبُ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ تَزَلَّ جَمَعَهُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الظُّهْرُ ثُمَّ رَكِبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ الْحَاكِمِ فِي الْأَرْبَعِينَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ رَكِبَ وَكَانَ فِي لَعِيمٍ فِي مَسْجِدِ مُسْلِمٍ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ قَرَأَ آيَةَ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ انْخَلَّ** اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما تہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوچ کرتے پہلے جبکہ آفتاب کے دیر کرتے ظہر میں عصر کے وقت

دالہ فریقین کے
باب صلہ و مال
صحت باطل و الیم
اسکے ساتھ میں
نورانی ہمارے
بہارِ علم

تک پہنچتے ہیں جمع کرتے درمیان ان دونوں کے پہر اگر جب تک آفتاب پہلے کوچ کرنے
 کے نماز پڑھتے ظہر کی پہر سوار ہوتے روایت کیا احمد بن حنبل اور سلم نے اور بیح
 ایک روایت حاکم کے پہل حدیث میں اسناد صحیحہ سے ہو کہ پڑھی ظہر اور عصر پہر سوار ہوئے
 اور ابی نعیم کی روایت مسلم کی استخراج میں ہے جب ہوتے تھے حضرت سفر میں پس جب تک
 آفتاب پڑھتے نماز ظہر اور عصر کی اکٹھی پہر کوچ کرتے باجوین حدیث عن ابن عباس
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِي
 سَفَرٍ سَافَرَهَا فِي غَزَاةٍ تَبُوكَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
 قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لَا بِنَ عُبَّاسٍ مَا حَمَلَكُمَا عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ إِلَيْنَا
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جمع کیا درمیان نماز کے یہ سفر کے کہ سفر کیا یہ غزوہ تبوک کے پس جمع کیا در
 میان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشاء کے کما سعید نے پس کما مینے واسطے ابن
 عباس کے کس چیز نے اوٹھایا حضرت کو اوپر اس کے (یعنی کس سبب سے حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جمع کیا) کہا ابن عباس نے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ نہ حرج ہو بہت کاروبار
 کیا احمد بن حنبل نے کہا کہ کما ترمذی نے یہ حدیث معاذ بن جبل کے اور اس
 باب میں حضرت ثعلبی اور ابن عمر اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ اور ابن عباس
 اور اسامہ بن زید اور جابر سے بھی (روایت) ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہوئے امام
 شافعی اور امام احمد اور اسحاق کہتے تھے یہ دونوں نہیں خوف یہ کہ جمع کرے
 درمیان دو نمازوں کے سفر میں یہ ایک وقت کے ان دونوں وقتوں میں سے اور
 کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ امام شافعی اور اکثر لوگوں نے کہا ہے
 کہ جائز ہے جمع کرنا ظہر اور عصر کا یہ دونوں وقتوں ان کے کے جوئے میں ان میں سے
 کہ جائز ہے یہ سفر طویل کے اور یہ جائز ہونے جمع کرنے نماز کے چوٹے سفر میں امام شافعی

۵
 ترجمہ کیا ہے
 درمیان میں ہے
 ۵
 زنی صاحبہ جو
 بن ہے

کے دو قول ہیں اور اسکے دونوں قولوں میں بہت صحیح قول اس کا یہ ہے کہ جس
 سفر میں قصر کرنا نماز کا درست نہیں اس میں جمع کرنا بھی درست نہیں اور سفر
 طویل اتنا لیس میل ہاشمی ہے اور وہ دو منزلیں درمیان ہوتی ہیں اتنے
 مختصراً اور کہا امام شافعی نے درالبہدین درست ہو مسافر کو جمع کرنا نماز کا
 ساتھ تقدیم تاخیر کے اذان و اقامت سے یعنی ظہر کے ساتھ عصر پڑھے یا عصر کے ساتھ
 ظہر ملاوے کی طرح مغرب کے ساتھ عشا پڑھے یا عشا کے ساتھ مغرب ملاوے اتنے اور
 حنفیہ جو نماز عصر اور ظہر کو اور مغرب اور عشا کو سفر میں جمع کر کے پڑھنا درست نہیں
 جانتے سودا لائل انکے یہ ہیں پسلی دلیل حنفیہ کی شجاری اور مسلم اور
 ابو داؤد اور نسائی میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 کہ کہا نہیں دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھی ہو کوئی نماز بدو
 وقت اپنے کے مگر دو نمازین کہ جمع کی درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ میں اور
 نماز پڑھی فجر کی اس دن قبل وقت اپنے کے سو جواب اسکا دو طرح پر ہے
 اول یہ کہ تم تک تمام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ سفر میں حضرت اور حضرت
 کے اصحاب کا نماز کو جمع کر کے پڑھنے کو نہ دیکھنا ابن مسعود کا مزدلفہ کے سوائے
 مضر مقصود کا ہرگز نہیں ہے اس لیے کہ نقل عدم ہے نہ عدم نقل مثبت مقدم
 ہے منافی پر اور ابن مسعود نے بہت سی چیزوں کو بھلا دیا تھا احتمال کہتا ہے
 کہ نماز کے جمع کرنے پڑھنے کو بھی بھلا دیا ہو اور بیان اسکا بلاغ کے طلبا اول میں نعم
 اللہین کے بیان میں فضل لکھا گیا ہے ووم ابن مسعود خود بیان کرتے ہیں کہ حضرت
 سفر میں دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کر کے پڑھتے تھے جیسا کہ محدث سلام اس نے
 محلی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ دیکھا میں نے سند ابی یعلیٰ میں طریق
 ابی یعلیٰ سے اس نحو روایت کی ابی قیس ازوی سے اس نے ابن مسعود کو تو حضرت جمع کرتے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

در میان دو نمازون کے سفر میں اتنے دوسری دلیل فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْعًا یعنی تحقیق نماز ہے اور پر مسلمانوں کے لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی سو جواب اسکا جاوڑ حیر ہے اول یہ کہ تعیین اوقات نماز جس طرح سے کہ حضرت کے قول اور فعل سے ہے ہیطرح سے جمع کرنا ہی حضرت کے فعل سے ہے جو کہ جمع کی حضرت نے سو جو کوئی دلیل بکڑے ساتھ اس آیت کے واسطے نہ جمع کرنے نماز کے (سفر میں پس ٹھیک نہیں ہے ہیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام میں دوم یہ کہ عمل کلام اللہ پر اگر حدیث ہو مقدم ہے تو پھر قصر کرنا نماز کا بالکل درست نہیں حالانکہ قصر کرنا نماز کا تمہارے نزدیک واجب ہے اور کلام اللہ کے خلاف ہو کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر خوف کا فزون کا ہو تب قصر کرو اور اگر کوئی یہ کہو کہ قصر کرنا نماز کا اللہ کا صدف قبول کرنا ہے اور نہ قصر کرنا اسکا احسان رد کر دینا ہے اور یہ گناہ ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اللہ تعالیٰ کا قول نہیں ہے اور یہی ہمارا دعویٰ ہے کہ مضامین کلام اللہ کے حضرت کے فرمانے یا عمل کرنے پر ہے حصہ ہین اور جمع کرنا نماز کا حضرت کے فعل سے خوب ثابت ہو پس معلوم ہوا کہ آیت اِنَّ الصَّلٰوةَ الْخُصٰی سے اور جاوڑ نہ ہونے جمع کرنے نماز کے حجت بکڑنی ہی مقبول ہے سووم یہ کہ کلام اللہ کے مضامین سے واقف حضرت سے زیادہ اور کوئی نہیں اور حضرت خدا سے قائل حکم خلاف ذرہ کے بابر ہی کوئی کام نہیں کرتے تھے پس جمع کرنا نماز کا سفر میں اگر خدا تعالیٰ کی مرضی اور آیت مذکور کے خلاف ہو تا تو ہی وقت وحی نازل ہوتی اور جمع کرنے سے منع کیا جاتا اسے معلوم ہوا کہ جمع کرنا نماز کا سفر میں خدا کے نزدیک ہی ناپسند نہیں چہاں یہ کہ حکم آیت مذکور اگر جمع کرنا نماز کا تمہارے نزدیک منع ہے تو پھر فرد لغد میں جو تم جمع کر کے پڑھنے کے قائل ہو سکی کیا وجہ ہے قرآن سے قویہ ثابت ہی نہیں اور اگر یہ کہو کہ حدیث سے ثابت ہو تو جواب

۱۔ ثابت ہے اور حجت
۲۔ بلوغ المرام میں ہے
۳۔ تعیین اوقات نماز
۴۔ عبارت مسک الختام
۵۔ شرح بلوغ المرام میں ہے
۶۔ کلامی کا منہ پر ہے
۷۔ اول کے صلی
۸۔ بن ہے

یہ ہے کہ سفر میں جمعہ کرنا بھی حدیث ہی سے ثابت ہے پہر تم اسکو کیون نہین درست جانو
 اور اسکا کیون انکار کرتے ہو غرض کہ پیغمبر کی اتباع کو چھوڑنے اور غیر کی تقلید کرنے
 سے یہ سب خرابیاں لازم آئیں اور حق یہ ہے کہ سفر میں جمعہ کرنا نماز کا تو ایک طرف تھا
 اگر کسی بڑی ضرورت کے لیے گھر میں ہی کوئی کبھی جمعہ کرے تو بھی گناہ نہیں ہے یا
 کہ دلالت کرتی ہیں اس بات پر یہ حدیثیں جو کہ اب آتی ہیں چھٹی حدیث عن ابن
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ
 وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَسَأَلْتُ
 سَعِيدًا لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَأَلْتُ نَبِيَّ فَقَالَ أَرَادَ
 أَنْ لَا يُخْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روايت ہوا بن عباس رضی اللہ عنہما
 عنہما سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی اکٹھی مدینہ
 میں سو خوف اور سو سفر کے کہا ابو الزبیر نے پس پوچھا میں نے سعید سے یہ کس واسطے
 کیا حضرت فرما اسکو پس کہا سعید پوچھا میں نے ابن عباس سے جیسا کہ پوچھا ہے مجھ سے
 پس کہا ابن عباس نے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ نہ حج ہو سیکامیری بہت ہیں سے
 روایت کیا احمد حدیث کو مسلم نے ساتویں حدیث وَعَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءَ بِالْمَدِينَةِ
 فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ فِي حَيْثُ نَبِيٍّ وَكَانَ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ
 ذَلِكَ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ وَلَمْ يَخْرُجْ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ قِيلَ لِمَ
 أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور ابن زبیر
 سے کہ کہا جمع کی (نماز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان ظہر اور عصر کے اور
 مغرب اور عشاء کے مدینہ میں سو خوف اور سو اسے مدینہ کے اور یہ حدیث وکیع کے
 ہے کہ کہا میں نے واسطے ابن عباس سے کہ اس نے کیا حضرت نے اسکو کہا ابن عباس

۴
 حدیث صحیح مسلم
 کتاب الحج والعمرة
 باب من حج أو عمرة
 مع السفر أو الحرب
 ۵
 حدیث صحیح مسلم
 کتاب الحج والعمرة
 باب من حج أو عمرة
 مع السفر أو الحرب

نے تاکہ تکلیف نہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اور بیچ حدیث ابی معاویہ کو ہے کہ
 کہا گیا واسطے ابن عباسؓ کے کیا ارادہ کیا حضرت نے اس سے کہا اے ابن عباسؓ نے ارادہ
 کیا حضرت نے یہ نہ حج ہو میری امت کا روایت کیا احمدؒ حدیث کو مسلم نے اٹھویں حدیث
وَعَنْ اَيْضًا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا قًا
تَمَازِيَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ
مَطَايِرَةٍ قَالَ عَسَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَمَا لِكَ تَرْجِمُهُ اور روایت ہو ہی انہیں ہو کہ کہا نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مدینہ میں سات اور آٹھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کہا ابویوب (سختیانی) نے (روایت)
 جابر کے (شاید یہ ہو بیچ رات مینہ کے کہا (جابر نے) شاید روایت کیا احمدؒ کو بخاری
 اور مسلم نے اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے **فَاللَّهُ** مراد سات سو
 رکعتیں ہیں تین تو مغرب کی اور چار عشا کی اور مراد آٹھ سے آٹھ رکعتیں ہیں چار تو
 ظہر کی اور چار عصر کی اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ ائمہ میں سے
 ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ گھر میں جمع کرنا نماز کا ضرورت کو ایسے جائز ہے و بسط اس
 شخص کے جو بکڑے سکون عادت اور یہ قول ابن مسیرین اور شہیدؒ صحابہؓ تک ہے
 اور حکایت کیا ہو اس کو خطابی نے فعال شاشی کبیر سے اس نے صحابہؓ شافعی سے اس
 نے ابی اسحاق مروزی سے اس نے جماعت صحابہؓ حدیث سے اور اختیار کیا ہے ابن
 المنذر نے اور ابی اسحاق مروزی نے یہ کہ نہ حج ہوا نہ ہی کا۔ پس نہ علت بیان کی (ابن
 عباسؓ نے) ساتھ مرض کے اور ساتھ کسی اور چیز کے و امہ اعلم انتہی اور امام شمسؒ نے
 نے کشف الغمہ میں لکھا ہے کہ جمع کرنا حضرت کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو مدینہ میں
 سوا خوف اور سوا سفر کے اور ایک روایت میں ہے سوا مینہ کے جو وارد ہوا ہے

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

سو نہیں پہونچی ہے یہ بات بعض صحابہ کو انتہے اور جو لوگ کہ بڑی ضرورت کے وقت گھر میں نماز جمع کرنے کے قابل نہیں مین دلائل اُنکے یہ ہیں پہلی حدیث ترمذی میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو جمع کرے درمیان دو نمازون کے سوائے عذر کے پس تحقیق لایا ایک دروازہ دروازوں بڑے گناہوں سے سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس حدیث کو راویوں میں جنس بن قیس ہے۔ اور کہا ترمذی نے یہ ضعیف ہے نزدیک اہل حدیث کے ضعیف کہا اسکو امام احمد وغیرہ نے اور محلی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ جنس بن قیس اسی ہے یعنی ضعیف ہے اور کہا حافظ (ابن حجر) نے کہ لانا حاکم کا اس حدیث کو باعث اسکی غفلت کا ہے اور لایا ہے ابن جوزی اس حدیث کو موضوعات میں انتہے دوسری دلیل موطا امام محمد میں ہے کہ کہا محمد نے پہونچی ہو عمر بن الخطابؓ یہ بات کہ تحقیق حضرت عمرؓ نے لکھا، ملکون میں ساتھ منع کرنے اُنکے کہ یہ بات کہ جمع کریں درمیان دو نمازون کے اور خبر کی اُنکو کہ جمع کرنا درمیان دو نمازون کا ایک وقت میں بڑا گناہ ہے گناہوں سے خبر کی ہو ساتھ اس بات کو نیک بختون نے علی بن حارث سے اس نے مکمل سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ اول تو یہ حدیث موقوف ہے حضرت عمرؓ پر اور روایت موقوف قابل محبت کے نہیں ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ چہارم میں پہلے گذرا **دوہر** روایت موطا امام محمد کی اگر مرفوع ہی ہوتی تو یہ صحیح مسلم کی مرفوع حدیثوں کے ساتھ ہرگز معارضہ نہ کر سکتی اور روایت موقوف کی تو اس کے سامنے حقیقت ہی کیا ہے اور کب معارض ہو سکتی ہے۔

مسئلہ سی ام

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلعم کی حدیثوں صحیحہ کے یہ ہے جو کہ ہذا یہ میں لکھا ہے **وَحَكَمَ الْحَسَنُ أَجْمَاعَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الثَّلَاثِ** یعنی اور حکایت کی حسن

۱۰
پہلی حدیث ترمذی ہے
۱۱
احمدی اہل کے مسئلہ
۱۲
میں ہے
۱۳
موطا امام محمد ہے
۱۴
نور المصباح میں ہے
۱۵
کے مسئلہ میں ہے
۱۶
عبد بن عبد
۱۷
شرح فارسی ہے
۱۸
راکش کے مبادل
۱۹
کے مسئلہ میں ہے

نماز کے بیان میں

نے کہ اجماع ہے مسلمانوں کا اس بات پر کہ (دو تین ہی رکعت ہیں) یعنی تین رکعت
 سے نہ کم ہیں اور نہ زیادہ) اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سو امام عظیم نے اس مسئلہ میں غلبان
 کیا ہے ان تین حدیثوں کا پہلی حدیث صحیح سعید بن ہشام قال انطلقت الى
 عائشة رضي الله تعالى عنها فقالت يا ام المؤمنين اني سئلت عن خلق رسول
 الله صلى الله عليه وسلم قالت السمت تقرأ القرآن قلت بلى قالت فان خلق
 نبي الله صلى الله عليه وسلم كان القرآن قلت يا ام المؤمنين اني سئلت عن وتر
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كنا نعد له سواكه وطهوناً فيبعثه الله
 ما شاء ان يبعثه من الليل فيكسوه ويتوضأ ويصلي تسعة ركعات يجلس
 فيها الا في الثانية فيذكر الله ويحمد ويدعو ثم يتوضأ ولا يسلم فيصلي
 التاسعة ثم يقعد فيذكر الله ويحمد ويدعو ثم يسلم تسليماً يسوعاً ثم
 يصلي ركعتين بعد ما يسلم وهو قاعد فتلك اخذى عشرة ركعة يا بني
 فلما استس صلى الله عليه وسلم واخذ الحما او تر يسبع وصنع في الركعتين
 مثل صنيعهم في الاولى فتلك تسعة يا بني وكان نبي الله صلى الله عليه
 وسلم اذا صلى صلوة احب ان يذكر الله عليها وكان اذا غلبه نوم او وجع عن
 قيام الليل صلى من النحر اثنتي عشرة ركعة ولا اعلم نبي الله صلى الله
 تعالى عليه وسلم قرأ القرآن كله في ليلة ولا صلى ليلة الى الضحى ولا
 صام شهراً كاملاً غير رمضان رواه مسلم اور روایت ہے سعد بن ہشام سے
 کہ کہا گیا میں طرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہیں کہا میں نے اسے
 مان مسلمانوں کی خبر و مجاہد خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے کہا
 حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا نہیں پڑا تو نے
 قرآن کہا میں نے کہ مان پڑا ہے کہا حضرت عائشہ نے پس تحقیق خلق نبی صلوة

ہ
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا قرآن (یعنی جو کچھ کہ قرآن میں اچھے اخلاق و صفات مذکور
 ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اپنے میں حاصل کیے تھے) کہا میں نے اے ماں
 مومنوں کی خبر دو مجھ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے (یعنی وقت اور
 کیفیت اور عدد رکعات اسکی ہی) پس کہاتھی میں طیار کرتی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے سوا کہ انکی اور باقی وضو انکے کا پس اٹھانا انکو اللہ حب چاہتا یہ کہ اٹھا دے
 ان کو رات کو پس سوا کہ کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے نور کعتین نہ بیٹھتے ان میں
 مگر آٹھویں رکعت میں پس یا د کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اللہ کی اور دعا مانگتے
 (یعنی التحیات پڑھتے کہ التحیات میں ذکر اور حمد اور دعا ہے) پھر کھڑے ہوتے اور سلام
 نہ پھیرتے پس پڑھتے نوین رکعت پھر بیٹھتے پس یا د کرتے اللہ تعالیٰ کو اور تعریف
 کرتے اہلی اور دعا مانگتے اس سے پھر پھرتے سلام کہ سُناتے ہم کو (یعنی بکار
 کہ سلام پھیرتے کہ ہم سنتے) پھر پڑھتے دو رکعت بعد سلام کے بیٹھتے ہوئے پس
 یہ ہوئیں گیارہ رکعتیں اے بیٹے میرے پس جبکہ بڑی عمر کو پہنچے حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اور پھیل گیا گوشت پڑھتے تھے و ترسات رکعتیں اور کرتے دو رکعتوں میں
 مانند کرنے انکے کی پہلی صورت میں (یعنی اسی طرح بیٹھ کر پڑھتے) پس یہ ہوئیں
 نور کعتیں اے بیٹے میرے اور تہہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے کوئی نماز
 دوست کہتے یہ کہ ہمیشگی کریں اس پر اور تہہ جبکہ غالب ہوتی انکو نیند یا بیماری (یعنی
 مانع ہوتی کھڑے ہونے رات کے سے) پڑھتے اول روز میں بارہ رکعتیں اور
 نہین جانتی میں ہمیشہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھا ہو قرآن سارا ایک رات
 میں اور نہین جانتی میں کہ نماز پڑھی ہو کسی رات میں صبح تک یعنی اول سے
 آخر تک اور نہین جانتی میں کہ روزے رکھے ہوں سارا مہینہ سوائے رمضان

کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے دوسری حدیث عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَخْلُسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کما تہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات میں تیرہ رکعت وتر پڑھتے ان میں ساتھ باپچ رکعت کو نہ بیٹھتے کسی رکعت میں (یعنی تہجد کے لیے) مگر جو پچر آخر اس کے کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے تیسری حدیث عن ابی ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُوفَرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ قَدْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما تہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر حق ہے ہر مسلمان پر پس جو مختصر چاہے کہ تڑپے وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر تڑپے تین رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر تڑپے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے فائدہ لیا کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اس حدیث کو ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اس کو ابو حاتم نے اور ذہلی اور دارقطنی نے علل میں اور موقوف ثمریابیہ کو بیہقی نے اور بہت لوگوں نے کما حافظ ابن حجر نے کہ حق یہی ہے کہ یہ موقوف ہوا ہے ایک حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمر کی روایت ہے اور ایک بی بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ کی روایت ہے اور ایک بخاری کی نام کی روایت ہے اور

ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کما تہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات میں تیرہ رکعت وتر پڑھتے ان میں ساتھ باپچ رکعت کو نہ بیٹھتے کسی رکعت میں (یعنی تہجد کے لیے) مگر جو پچر آخر اس کے کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے تیسری حدیث عن ابی ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُوفَرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ قَدْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

دی ہے کہ نہ پڑھی جاوین تین رکعت ساتھ دو تشہد کے تاکہ مشابہت نہ ہو ساتھ نماز مغرب کے اور کہا کہ حدیثین تین رکعت وتر پڑھنے کی حمل کی گئی ہیں ساتھ ایک تشہد کے جو کہ آخر میں ہے اور روایت اس فعل کی جماعت سلف سو کی ہوا تھے رافضی کہنا ہے کہ ابن حجر کا اس طرح تطبیق دینا یعنی تین رکعت وتر کے بیچ میں نہ بیٹھنا اور اخیر ہی رکعت میں بیٹھنا موافق ہے حاکم کی اس حدیث کو جو کہ حضرت عائشہ کی روایت سے اور پند کور ہوئی اور امام عظیم کے نزدیک تین رکعت وتر وجود تشہد کے ساتھ ہیز تو اس باب میں دلیل انکی انکے مقلد یہ حدیث پیش کرتے ہیں جو کہ دارقطنی اور بیہقی نے روایت کی ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وترات کے تین (رکعت) ہیں مانند دن کے وتر مغرب کی نماز کے سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہ تین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلئے کہ عیسیٰ مشرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ کما دارقطنی نے کہ نہیں روایت کیا اس حدیث کو عیسیٰ سے مرفوعہ سوائے یحییٰ بن زکریا کے اور وہ ضعیف ہے اور کہا بیہقی نے کہ صحیح بات یہ کہ یہ یوقوف ہو ابن مسعود پر اور کہا شوکانی نیل الاوطار میں کہ اس حدیث کے راویوں میں یحییٰ بن زکریا بن ابی الحواری ضعیف ہے

۱۴۰
حدیث عیسیٰ مشرح ہدایہ
چند ایک کتب کے حوالہ
کے میں میں ہے
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

مسئلہ سی و دوم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلعم کی حدیثوں صحیحہ کے یہ ہے جو کہ در مختار میں لکھا ہے کہ یُصَلِّ بِسَلَامٍ یعنی وتر کی نماز میں نہ فرق کرے ساتھ سلام کے اور مذہب امام عظیم کا ہے سوا امام عظیم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ میں ان پانچ حدیثوں کا پہلی حدیث عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قد صلی متفق علیہ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سو کہ کما فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہر سب جہاں ایک نماز انوار ہونے صبح کے سے پڑھا ایک رکعت طاق کر دیگی اسکے لیے شک کہ نماز پڑھی ہے روایت کیا احمد بن حنبل اور مسلم نے دوسری حدیث عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یتفرغ من صلوٰۃ العشاء الی الفجر احدى عشر رکعة ۷ رکعة ۷ یسلم من کل رکعتین ویوتر ید اِحدا ۷ مثقوۃ علیہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہنا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے درمیان اسکے کہ فارغ ہوں نماز عشاء سے فجر تک گیدہ رکعتیں سلام پیرتے ہر دو رکعت پر اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے تیسری حدیث عن کافع بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان یسلم بین رکعتہ ۷ وال رکعتین فی الوتر حتی یأمر ببعض حاجتہ رواہ البخاری روایت ہے کافع بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے سلام پیرتے درمیان ایک رکعت کر اور دو رکعتوں کے بیچ وتر کے یہاں تک کہ حکم کرتے ساتھ بعض حاجت اپنی کے رہنے ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پیر کر بوقت ضرورت باتیں ہی کر لیتے تھے روایت کیا اسکو بخاری نے جو حقی حدیث عن یزید بن عبد اللہ المزنی قال حدثنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے کہ قال یا غلام ارحل لکنا انتم قاموا وتر ۷ رکعة رواہ سعید ابن منصور یا انساً صحیح روایت ہے یزید بن عبد اللہ المزنی سے کہ کہنا نماز پڑھی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دو رکعتیں پیر کما اسے غلام کو جب کروا سٹے پہاڑی پہاڑی سے پہاڑی اور وتر پڑھا ساتھ ایک رکعت کر روایت کیا اس حدیث کو سعید بن منصور نے سنا اسناد صحیح کے پانچویں حدیث عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے کہ یفصل بین شفعۃ وترہم ۷ یسلم ۷ وَاخْبَارُ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ پیدائش شگوفہ کے
۲۔ صلوٰۃ اہل بین
۳۔ بجاری چپاچوڑی
۴۔ مہربان کے صفا
۵۔ بین سب
۶۔ پیدائش نیاں لادلا
۷۔ چپاچوڑی کے جلد
۸۔ دوسرے کے صفا
۹۔ بین سب
۱۰۔ پیدائش نیاں لادلا
۱۱۔ چپاچوڑی کے صفا
۱۲۔ ایسا بین سب

معاویہ نے وتر پڑھا ایک ہی رکعت اور اچھا جانا اسکو ابن عباسؓ نے اور کہا کہ تحقیق وہ
 (یعنی معاویہ) فقہیہ ہے اور یہ سب امتینِ ردہ میں ابن تین کے قول کا اس لیے کہ کہا
 نے کہ فقہانے معاویہ کے اس قول پر عمل نہیں کیا اور کہا ابن حجر نے فتح الباری میں شرح
 صحیح البخاری میں کہا ابن تین نے جو کہا ہے کہ فقہیہ ایک رکعت وتر پڑھنے کی قائل نہیں
 ہوئے ہیں انکے اس قول کی طرف التفات نہ کی جاوے اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم میں
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کو نیچے کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ کم سو کم
 وتر ایک ہی رکعت ہے اور جو شخص فقط ایک ہی رکعت وتر پڑھا کرے نماز اسکی درست ہو
 اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ جو کہتے ہیں کہ ایک رکعت وتر جائز
 نہیں اور ایک رکعت وتر پڑھنے والے کی نماز ہوتی ہی نہیں سورہ درکتی میں انکو اس قول
 کو یہ حدیثین (یعنی جو کہ اور بزرگوار ہوئیں) اور امام اعظم جو ایک رکعت وتر پڑھنے کے
 قائل نہیں ہیں تو دلیل انکی انکے مقلد اس باب میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں جو کہ
 محلی شرح موطا امام مالک میں ہو کہ روایت کی عبدالحق نے یہ احکام کے جہت ابن
 عبد البر کی روایت کی خداری ہو کہ تحقیق حضرت نے منع کیا ایک رکعت پڑھنے سے یہ کہ نماز
 پڑھے مرد و ترکہ کو ایک سو جواب اسکا یہ ہے کہ ضعیف ہو نہیں قائم ہوتی سو ساتھ اسکو
 حجت اسلیو کہ محلی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہو کہ یہ سناد احمدیث کو عثمان
 بن ربیعہ سے (اور وہ ضعیف ہے) کہا اور غالب یہ حدیث اسکی کے دہم ہے

مسئلہ سی و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبرِ مسلم کی صحیح حدیثوں کے یہ ہو کہ عینی شرح
 ہدایہ میں لکھا ہے وَلَا يَجُوزُ الْوُكُوعُ الْوَاحِدُ یعنی ایک رکعت وتر جائز نہیں ہے
 اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ میں ایک نوحدیث
 کا جو کہ مسئلہ سی و یکم میں پہلے گذری اور ان حدیثوں کا جو کہ مسئلہ سی و دوم میں بزرگوار

۱
 حدیث صحیح بخاری ج ۱
 احیاء میں مسئلہ ۵۲
 کما شریف ہے
 شرح مختصر
 مسند ابی داؤد کتاب النکاح
 اول کے صفحہ ۱۰۱
 شرح میں ج ۱
 شہادت عینی ج ۱
 ہدایہ ج ۱ کتاب النکاح
 عبد الباقی ج ۱ صفحہ ۱۰۱

مسئلہ سی و پنجم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کی وجہ سے ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے قَالَ أَبُو حَنِيْفَةَ اِنْ ثَمَّانَ كَعَاكَ بِتَسْلِيْمَةٍ جَازٍ وَتَكْرَهُ الزَّيَادَةَ عَلَى ذَلِكَ يَعْنِي كَمَا اَوْضَحْتُ فِي كِتَابِي (نماز نفل) ایک سلام کو ٹپ سے توجا نہ ہے اور آٹھ سے زیادہ نفل ٹپ سے ایک سلام سے مکروہ میں اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سو امام عظیم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے صحیح مسلم کی تحدیث کا جو کچھ بن ہشام کی روایت سے مسئلہ سیام میں پہلے مذکور ہوئی

مسئلہ سی و ششم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثوں کے یہ ہر جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے لَا تَقْضَتْ فِي صَلَوةٍ غَيْرِهَا يَعْنِي نَهْ قُضِيَ ثَلَاثٌ سِوَا رِزَاوَتِ رَكْعَةٍ (اور نمازوں میں اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سو امام عظیم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان دو حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْضِي فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْإِسْنَدُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا عَنْ رِوَايَةِ هِرَابِرَ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَرْتَحْقِيقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْقِيقُ قُنْتُ ثَلَاثًا سِوَا رِزَاوَتِ رَكْعَةٍ (اور غریب روایت کیا اگر حدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور کما ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے + دوسری حدیث عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ هَلْ قُنْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةٍ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ قَبْلَ الْكُفْرِ وَبَعْدَ الْكُفْرِ قَالَ بَعْدَ الْكُفْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرِوَايَةُ هِرَابِرَ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۱۔ عبارت مبارک فرمائی
چاپ پانچواں کے بعد اصل کے ساتھ میں
اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے
۲۔ بن ہشام کی روایت سے مسئلہ سیام میں پہلے مذکور ہوئی
۳۔ امام عظیم کا ہے سو امام عظیم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے صحیح مسلم کی تحدیث کا جو کچھ
۴۔ امام عظیم کا ہے سو امام عظیم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان دو حدیثوں کا
۵۔ پہلی حدیث عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْضِي فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْإِسْنَدُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا عَنْ رِوَايَةِ هِرَابِرَ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَرْتَحْقِيقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْقِيقُ قُنْتُ ثَلَاثًا سِوَا رِزَاوَتِ رَكْعَةٍ (اور غریب روایت کیا اگر حدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور کما ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے +
۶۔ دوسری حدیث عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ هَلْ قُنْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةٍ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ قَبْلَ الْكُفْرِ وَبَعْدَ الْكُفْرِ قَالَ بَعْدَ الْكُفْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرِوَايَةُ هِرَابِرَ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

عند سے کہ تحقیق وہ پوچھے گئے کیا قنوت پڑھی نبی صلوٰۃ علیہ وسلم نے بیچ نماز صبح کے پس
کہا ہاں میں کہا گیا واسطے ان کے قبل رکوع کے یا بعد رکوع کے کہا بعد رکوع کے
ردایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے **فائدہ** کہ انانوی نے شرح صحیح مسلم میں یہ باب
ہے تحجب نے قنوت کا سب نمازوں میں جب نازل ہو ساتھ مسلمانوں کے کوئی حادثہ اور
پناہ دی اور اس سے اور تحجب پر پڑھنا قنوت کا بیچ نماز صبح کے ہمیشہ اور محل اسکے پڑھنے
کا رکوع سے سر اٹھانیکے بعد ہے اخیر رکعت میں اور تحجب بلند پڑھنا قنوت کا مذہب
امام شافعی کا یہی ہے کہ تحقیق سنت پر پڑھنا قنوت کا بیچ نماز صبح کے ہمیشہ اور شیخ
ابن ہمام نے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ کہا حاذی نے بیچ کتاب ناخ اور منسخ کے کہ
تحقیق ردایت کی گئی ہے بیٹے قنوت بیچ نماز فجر کے خلفاء اربعہ وغیرہ لوگوں سے
منہل عمار بن یاسر اور ابی بن کعب اور ابی موسیٰ اشعری اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور
راثر بن عازب اور انس اور سہل بن سعد سعدی اور معاویہ بن ابی سفیان اور حضرت
عائشہ کے اور کہا گئے ہیں طرف اسکی اکثر صحابہ امتا بعین اور ذکر کیا تابعین میں
سے ایک جماعت کا انتہ اور حنفیہ وغیرہ جو کہ قائل اسکے نہیں ہیں تو دلیل انکی یہ حدیث
ہے جو کہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے سعید بن طارق
اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا کہا میں نے اپنے باپ کو اسے باپ میرے تحقیق نماز پڑھی
تو نے بیچ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علیؓ کے کیا قنوت
پڑھتے تھے دی بیچ نماز فجر کے کہا اے بیٹے میری بدعت ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
حسن صحیح ہے سو جو اب اسکا یہ ہے کہ کہا طبعی نے نفی کرنا اس صحابی کا نہیں لاف
آنا نفی قنوت پر کیونکہ اس نے شہادت اسکی نفی کی دی ہے اور جماعت دوسری مثل
حسن اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عباس وغیرہ صحابہ نے شہادت اسکی اثبات کی دی
ہے اور سہل بن کما ہے اور مروی ہے خلاف اسکا خلفاء اربعہ سے اور تطبیق ان

۱۰ عبارت سے مراد ہے
 نورانی کے بعد اولیٰ
 دس کی شرح میں
 ۱۱ عبارت
 فتح القدیر چار بار ذکر
 ۱۲ بعد اولیٰ کے
 ۱۳ میں
 ۱۴ بلوغ المرام کے بارے میں
 ۱۵ الصلوٰۃ میں اور تدری
 ۱۶ چار بار ذکر کے
 ۱۷ میں
 ۱۸ عبارت سے مراد ہے
 ۱۹ شیخ بلوغ المرام
 ۲۰ نظامی کے بعد اولیٰ
 ۲۱ میں ہے

سے نزدیک ابو داؤد نے اور دلیل بخڑی ہے ساتھ اسکے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق
 نے اور پڑھنے جسے کے گاؤں بن ف ابو داؤد کی حدیث جو اوپر مذکور ہوئی وکیع
 اس کا راوی ہے اور وہ اس حدیث کی تفسیر کرتا ہے کہ جو ان کے گاؤں ہے اور مستطانی
 شرح صحیح بخاری میں ہے کہ کما نووی نے کہ مذہب امام شافعی اور محقق
 اصولیوں کا یہ ہے کہ تحقیق تفسیر راوی کی مقدم ہے جس وقت کہ نہ مخالف ہو ظاہر
 کے اس سے بھی معلوم ہوا کہ جو ان کے گاؤں ہے شہر نہیں اور شوکانی پینیل لاوطار
 میں لکھا ہے کہ بیچ روایت ابن ابی شیبہ کے ہے کہ عمر بن الخطاب نے طرف اہل بحرین کی
 لکھا کہ جمعہ پڑھو جہاں کہ ہو تم اور صحیح لکھا اسکو ابن خرمیہ نے اور یہ حکم گاؤں اور شہر
 (یعنی) دونوں کے لیے ہر اور بیقی لیث بن سعد سولایا ہے کہ جمعہ پڑھتے تھے اہل شہر
 کے اور اسکے گردے کے رہنمو والے بیچ محمد حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ حکم
 انکے کے اور بیچ انکے جماعت صحابہ سے تھی اور عبدالرزاق ساتھ اسناد صحیح کے ابن
 عمر سے لایا ہے کہ وہ دیکھتے تھے اہل میاہ کو درمیان مکہ اور مدینہ کے کہ جمعہ پڑھتے
 تھے اور عیب نہیں کرتے تھے اور انکے اور بیچ وقت اختلاف صحابہ کے مقرر رجوع
 طرف مرفوع کے ہر اور بیچ اسباب کے سوائے اسکے اور یہی حدیث میں آتے اور
 محلی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ روایت کیا بیقی نے کہ تحقیق ابابہ
 نے لکھا طرف حضرت عمر کی کہ پوچھتے تھے ان سے جیسے سے اور وہ بحرین میں تھے پس
 لکھا حضرت عمر نے طرف ابو ہریرہ کی کہ جمعہ پڑھو جگہ کہ ہو تم اور امام شعرائی نے
 شعرائی میں لکھا ہے کہ بیقی نے روایت کی ہے ام عبداللہ و سیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ واجب ہر اور ہر ایک گاؤں کے اور
 اگرچہ پنوں بیچ اسکے مگر چار یعنی جس گاؤں میں فقط چار آدمی رہتے ہوں وہاں
 ہی اچھ جمعہ فرض ہے اور نیز انہیں نے کشف الغمین لکھا ہے کہ نہ کہتے ہیں

ابو داؤد نے
 حدیث مستطانی
 نووی نے
 کما نووی نے
 شرح صحیح بخاری
 اصولیوں کا
 جمعہ پڑھو
 شہر نہیں
 لکھا ہے
 بیچ روایت
 ابن ابی شیبہ
 عمر بن الخطاب
 لکھا ہے
 دونوں کے
 لیے ہر اور
 بیقی لیث
 بن سعد
 سولایا
 ہے کہ
 جمعہ
 پڑھتے
 تھے
 اہل شہر
 کے اور
 اسکے
 گردے
 کے
 رہنمو
 والے
 بیچ
 محمد
 حضرت
 عمر
 اور
 حضرت
 عثمان
 کے
 ساتھ
 حکم
 انکے
 کے
 اور
 بیچ
 انکے
 جماعت
 صحابہ
 سے
 تھی
 اور
 عبدالرزاق
 ساتھ
 اسناد
 صحیح
 کے
 ابن
 عمر
 سے
 لایا
 ہے
 کہ
 وہ
 دیکھتے
 تھے
 اہل
 میاہ
 کو
 درمیان
 مکہ
 اور
 مدینہ
 کے
 کہ
 جمعہ
 پڑھتے
 تھے
 اور
 عیب
 نہیں
 کرتے
 تھے
 اور
 انکے
 اور
 بیچ
 وقت
 اختلاف
 صحابہ
 کے
 مقرر
 رجوع
 طرف
 مرفوع
 کے
 ہر
 اور
 بیچ
 اسباب
 کے
 سوائے
 اسکے
 اور
 یہی
 حدیث
 میں
 آتے
 اور
 محلی
 شرح
 موطا
 امام
 مالک
 میں
 لکھا
 ہے
 کہ
 روایت
 کیا
 بیقی
 نے
 کہ
 تحقیق
 ابابہ
 نے
 لکھا
 ہے
 کہ
 حضرت
 عمر
 نے
 طرف
 ابو
 ہریرہ
 کی
 کہ
 جمعہ
 پڑھو
 جگہ
 کہ
 ہو
 تم
 اور
 امام
 شعرائی
 نے
 شعرائی
 میں
 لکھا
 ہے
 کہ
 بیقی
 نے
 روایت
 کی
 ہے
 ام
 عبداللہ
 و
 سیر
 رضی
 اللہ
 تعالیٰ
 عنہما
 سے
 کہ
 کما
 فرمایا
 رسول
 اللہ
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 نے
 جمعہ
 واجب
 ہر
 اور
 ہر
 ایک
 گاؤں
 کے
 اور
 اگرچہ
 پنوں
 بیچ
 اسکے
 مگر
 چار
 یعنی
 جس
 گاؤں
 میں
 فقط
 چار
 آدمی
 رہتے
 ہوں
 وہاں
 ہی
 اچھ
 جمعہ
 فرض
 ہے
 اور
 نیز
 انہیں
 نے
 کشف
 الغمین
 لکھا
 ہے
 کہ
 نہ
 کہتے
 ہیں

[illegible]

یہ حدیث شریف اور اس کے
چھاپے والے جی کے
کے صدر امین
سید اور شیخ المرحوم
کے بار مبارک
الاسلام میں ہے

قبول فرمایا گیا کہ تم سے پہلے فرمایا سب تعریف اس کو ہے جو صاحب ساری جہان کا بڑا مہربان
 نہایت رحم والا مالک انصاف کو دن کا نین کو بئی لائق پوجنے کے مگر اس کو کتاب ہے جو
 چاہے اس کو اس سے اس نین لائق پوجنے کے مگر تو بے پردا ہو اور فقیرین بھیجے ہمیں
 باران اور کھجور تار اتونے بھیجے تو انائی اور بھیجا ایک وقت تک بہر اٹھایا ہاتھ اپنے پہر اونچا
 کیا انکو یہاں تک کہ نظر آتی تھی سفیدی انکی و دونوں بغلوں کی پہر پیری لوگوں کی طرف
 پیٹہ اپنی اور پٹ کر اوڑھی اپنی چادر اٹھائے ہوئے تھے اپنی ہاتھ پہر متوجہ ہو لوگوں کو
 اور نیچے اترے اور پڑھی دور کھتین پہر ظاہر کیا اس کا پاؤں اور برترنے (بادل) سو کر کا او
 چرکا پہر برسا روایت کیا بعد حدیث کو ابوداؤد نے اور کما یہ حدیث غریبہ اور اسناد اسکی سخت کم
ف کما نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ کما ابو حنیفہ نے کہ استقامین نماز پڑھنی سنت
 نہیں ہے بلکہ انکے نزدیک استقام کیا جاوے ساتھ دعا کے بغیر پڑھنے نماز کو اور کما
 نامی علمائے سلف اور خلف صحابہ اور تابعین نے اور جو بعد انکے تھے کہ استقامین نماز
 پڑھنی سنت ہوا و اس بات میں سوا ابو حنیفہ کہ کہنے ہی مخالفت نہیں کی، واسطہ مقالے اعلم

مسئلہ سی و نهم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف بغیر صلے اس علیہ وسلم کی صحیح حدیث کو یہ جو کہ شرح وقایہ
 اور مدایہ اور در المختار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے
 بلا فک و رد آئے ہیں استقامین پٹ کر جاوے اور نہ اوڑھے اور یہ مذہب امام عظیم
 کا ہے سو امام عظیم از اس سلسلہ میں خلاف کیا ہے ان دو حدیثوں کا پہلی حدیث
 ابوداؤد کی حضرت عائشہ کی روایت سے سلسلہ سی و ہشتم میں اور پندرہویں دوسری
 حدیث عن عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یحییٰ استسقی کنا احوال الدعاء و اکثر المسألة قال محمد
 یحوّل الی القبلۃ وحوّل ردائہ فقلبہ ظہر البطن وحوّل الناس معہ رواہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

احمد روایت ہے عبد الصمد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کما دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کہ مدینہ مانگا واسطے ہمارے لہجے کی دعا اور بہت کیا سوال کما راوی نے ہم پر ہرے قبلے کی طرف اور پلٹ کر اوڑھ ہی چادر اپنی پس ظاہر چادر کا باطن کر دیا رہنے چادر کو الٹا دیا اور پھر لوگ ساتھ حضرت کو روایت کیا اس حدیث کو احمد نے ف کما ثنائی نے نیل الاوطار میں کہ اصل حدیث کی صحیح بخاری میں ہے کما نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ امام شافعی اور امام مالک اور جمہور علمائے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اس بات پر کہ مستقامین چادر پلٹ کر اوڑھنی مستحب ہے لیکن ابو حنیفہ اس بات کو قائل نہیں ہیں اور نزدیک شافعیہ کے مثل امام کے مقتدیوں کو بھی امام کے ساتھ ہی چادر پلٹ کر اوڑھنی مستحب ہے اور اسی بات کو قائل ہیں امام مالک وغیرہ اور مخالف ہر اس بات کے رہنے مقتدیوں کی چادر پلٹ کر اوڑھنے کے باب میں (ایک جماعت علماء کے اور یہ حدیث اس شخص کے دو میں ہے جو انکار کرتا ہے اس بات کا اس طرح لکھا ہے شوکانی نے نیل الاوطار میں

مسئلہ چہلم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر مسلم کی صحیح حدیثوں کے یہ ہو جو کہ بڑا یہ اور کفر الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں باب الاستقامین لکھا ہے لَا تُخَبِّطُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ یعنی نماز مستقامین خطبہ پڑھنا نہیں جائز ہے امام عظیم کے نزدیک سوا امام عظیم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان دو حدیثوں کا پہلی حدیث ابوداؤد کی اس باب میں یہی ہے جو کہ حضرت عائشہ کی روایت ہے سلسلہ سی و ہفتم میں پہلے گزری دوسری حدیث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِيَسْتَسْقِيَ فَصَلَّى بِنَارِ كَعْتَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَحَوْلَ وَجْهًا نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَأَيْتُكَ يَدُ تَمَرٍ قَلْبٍ رَدَّ أَدْمُجَل

مسئلہ چہلم
عبد الصمد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کما دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کہ مدینہ مانگا واسطے ہمارے لہجے کی دعا اور بہت کیا سوال کما راوی نے ہم پر ہرے قبلے کی طرف اور پلٹ کر اوڑھ ہی چادر اپنی پس ظاہر چادر کا باطن کر دیا رہنے چادر کو الٹا دیا اور پھر لوگ ساتھ حضرت کو روایت کیا اس حدیث کو احمد نے ف کما ثنائی نے نیل الاوطار میں کہ اصل حدیث کی صحیح بخاری میں ہے کما نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ امام شافعی اور امام مالک اور جمہور علمائے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اس بات پر کہ مستقامین چادر پلٹ کر اوڑھنی مستحب ہے لیکن ابو حنیفہ اس بات کو قائل نہیں ہیں اور نزدیک شافعیہ کے مثل امام کے مقتدیوں کو بھی امام کے ساتھ ہی چادر پلٹ کر اوڑھنی مستحب ہے اور اسی بات کو قائل ہیں امام مالک وغیرہ اور مخالف ہر اس بات کے رہنے مقتدیوں کی چادر پلٹ کر اوڑھنے کے باب میں (ایک جماعت علماء کے اور یہ حدیث اس شخص کے دو میں ہے جو انکار کرتا ہے اس بات کا اس طرح لکھا ہے شوکانی نے نیل الاوطار میں

اَلَا تَنْتَحِي اَلا تَسِرَ وَ اَلَا تَسِرَ حَتَّى لَا تَسْمَعَ رَدَّاهُ اَحْمَدُ رَوَاهُ مَاجَهٌ رَوَايَتُ هِيَ
 ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کمانکے نیبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مدینہ مانگنے
 کو پس نماز پڑھائی سکھو دو کعتیں بغیر اذان کو اور بغیر تکبیر کے پھر خطبہ سنایا سکھو اور دعا مانگی
 اللہ عزوجل سحر اور سپیرا منہ اپنا طرف قبلہ کی دونوں ہاتھ اور ٹائے ہوئے بہرہ پٹ کر
 اوڑھ ہی چادر اپنی پس کیا دہنی طرف کو بائیں طرف اور بائیں طرف کو دہنی طرف روت
 کیا اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے **ف** کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت
 کیا اسکو ابو عوانہ اور بیہقی نے اور کما بیہقی نے اکیلا ہوا ہے ساتھ لیسکے نعمان بن
 راشد اور کما خلا فیات میں کہ راوی اسکے ثقہ میں تیسری حدیث **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**
ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
الْمُصَلَّى فَاسْتَسْفَى وَحَوْلَ رِدْءَهُ حَتَّى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ
الْخُطْبَةِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا رَأَاهُ اَحْمَدُ رَوَاهُ رَوَاهُ رَوَاهُ رَوَاهُ رَوَاهُ
 اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کمانکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف عید گاہ کی پس مدینہ مانگا
 اور پٹ کر اوڑھ ہی چادر اپنی جیسا سنے ہوئے قبلہ کے اور شروع کی نماز پہلے خطبہ
 کے پھر سامنے ہوئے قبلہ کے پھر دعا مانگی روایت کیا احمد کو احمد نے

مسئلہ چیل و حکم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بائچہ حدیثوں کے بہرے
 جو کہ مدایہ اور رد المختار شرح در المختار میں گہن کی نماز کے باب میں کہا
 ہے **صَلَّى اَلَا مَامًا بِالنَّاسِ رَكَعَتَيْنِ كَهَيْئَةِ النَّافِلَةِ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ رُكُوعٌ**
وَاجِدٌ یعنی نماز پڑھائی امام ساتھ آدمیوں کے دو کعتیں مانند مہیت نفلوں
 کے (کرے) ہر رکعت میں ایک رکوع اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سو ایام عظیم نے
 اس مسلمین خلاف کیا ہے ان بائچہ حدیثوں کا پہلی حدیث **عَنْ عَائِشَةَ**

یہ حدیث تفسیر اللغز میں ہے
 طبعہ فاروقی علی کتبہ
 مین ہے
 مدار ترمذی نامہ جی چاہا
 و کتبہ کتبہ علی کتبہ
 مین اور در مختار جی چاہا
 مین کہ علی کتبہ علی کتبہ
 مین جی چاہا
 بلخ الامام علی کتبہ
 اکسوف مین ہے

گہن کی نماز کے بیان میں

کیا یہ سلام پہیہ اس وقت کہ روشن ہو چکا تھا آفتاب بہ خطبہ سنایا لوگوں کو
روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے تیسری حدیث **وَعَنْهُ** اَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعٌ بِحَدَّثٍ وَقَالَ لَهْكَذَا صَلَّوْهُ
الْأَيَّاتِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَ الشَّافِعِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَا
عَنْهُ مِثْلَهُ دُونَ الْخِيَرَةِ ترجمہ روایت ہوا ہی سو کہ تحقیق معینہ خدا صلو اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھی رزلے میں چہ رکوع چار سجدے سے اور فرمایا اس طرح ہے نماز نشانیوں
کے ظہور کی روایت کیا اس حدیث کو بھیقی نے اور ذکر کیا شافعی نے علی بن ابی طالب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی مانند اسکے آخر کے سوا چوتھی حدیث **عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ ابْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَصَّلَ
بِالْثَّانِ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعٌ بِحَدَّثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے جابر
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں آیا سورج بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
جسد کے مرے اور ہم بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا نماز پڑھی حضرت
نے) ساتھ لوگوں کے (کئے) چہ رکوع ساتھ چار سجدوں کے روایت کیا اس حدیث
کو مسلم نے **بِأَخْبَرَنِي حَدِيثُ عَنْ أَبِي بَرَكَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ**
انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَصَّلَ
بِهِمْ فَقَرَأَ سُورَةَ مِنَ الطُّوْلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ بِحَدَّثَيْنِ
ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ الطُّوْلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ
بِحَدَّثَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتَّى تُجَالِيَ كُتُوبُهَا
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ روایت ہوا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سو کہ کہا کہ میں آیا
آفتاب بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اور ایک سند امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثوں کے یہی جو کہ مذکور
 اور کثر المدقّق اور رول مختار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہی کتابوں
 میں نہ ملے گا بصحیح علی شریعت فی مسجد جماعت یعنی نہ ٹیڑھی جاہلی میت پر
 نماز جنازہ کی مسجد میں اور یہ مذکور امام عظیم کا اور ان کے شاگردوں امام محمد اور ابو یوسف
 کا ہے سوا امام عظیم اور ان کے شاگرد امام محمد اور ابو یوسف تو اس سلسلہ میں خلاف کیا
 ہے ان میں حدیثوں کا پہلی حدیث عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ ان عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما توفی سعد بن ابی وقاص
 قالت ادخلوا به المسجد حتی اُصلی علیہ فانک ذلک علیہا فقالت والله
 لقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی یصماء فی المسجد فہل
 واخیذ رواہ مسلم ترجمہ روایت ہوا ابی سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے یہ
 کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو
 داخل کرو انکو مسجد میں تاکہ نماز پڑھوں میں ان پر پس انکار کیا گیا حضرت
 عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑھی ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بدو لون بیٹوں بیٹا کے مسجد میں یعنی سہیل اور سہیل
 اسکے کی روایت کیا احمدیث کو مسلم نے فائدہ یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ
 جنازہ کی نماز پڑھنی عورتوں کو بھی جائز ہے اور زرقانی شرح موطا امام مالک
 میں لکھا ہے کہ دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کو جمہور علمائے اور پکار جاتے ہوئے
 نماز کے اور جنازہ کے مسجد میں اور نووی شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے
 کہ یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور اکثر لوگوں کے یہی جائز ہونے نماز کے اور پر
 میت کو مسجد میں اور جو لوگ کہ اس کے قائل ہیں انہیں میں سے ہیں امام احمد اور
 اسحاق اور ساتھ اسی کے قائل ہیں ابن حبیب مالکی اور کما ابن ابی ذہب اور

۱۔ عبارت مذکورہ بالا
 چاروں کو ایک سند سے ملتا ہے
 میرا ابن ابی یوسف اور زرقانی
 کما ابن ابی یوسف اور زرقانی
 اور زرقانی چاروں کو ایک
 سند سے ملتا ہے
 ۲۔ عبارت مذکورہ بالا
 چاروں کو ایک سند سے ملتا ہے
 میرا ابن ابی یوسف اور زرقانی
 کما ابن ابی یوسف اور زرقانی
 اور زرقانی چاروں کو ایک
 سند سے ملتا ہے
 ۳۔ عبارت مذکورہ بالا
 چاروں کو ایک سند سے ملتا ہے
 میرا ابن ابی یوسف اور زرقانی
 کما ابن ابی یوسف اور زرقانی
 اور زرقانی چاروں کو ایک
 سند سے ملتا ہے
 ۴۔ عبارت مذکورہ بالا
 چاروں کو ایک سند سے ملتا ہے
 میرا ابن ابی یوسف اور زرقانی
 کما ابن ابی یوسف اور زرقانی
 اور زرقانی چاروں کو ایک
 سند سے ملتا ہے
 ۵۔ عبارت مذکورہ بالا
 چاروں کو ایک سند سے ملتا ہے
 میرا ابن ابی یوسف اور زرقانی
 کما ابن ابی یوسف اور زرقانی
 اور زرقانی چاروں کو ایک
 سند سے ملتا ہے
 ۶۔ عبارت مذکورہ بالا
 چاروں کو ایک سند سے ملتا ہے
 میرا ابن ابی یوسف اور زرقانی
 کما ابن ابی یوسف اور زرقانی
 اور زرقانی چاروں کو ایک
 سند سے ملتا ہے
 ۷۔ عبارت مذکورہ بالا
 چاروں کو ایک سند سے ملتا ہے
 میرا ابن ابی یوسف اور زرقانی
 کما ابن ابی یوسف اور زرقانی
 اور زرقانی چاروں کو ایک
 سند سے ملتا ہے
 ۸۔ عبارت مذکورہ بالا
 چاروں کو ایک سند سے ملتا ہے
 میرا ابن ابی یوسف اور زرقانی
 کما ابن ابی یوسف اور زرقانی
 اور زرقانی چاروں کو ایک
 سند سے ملتا ہے
 ۹۔ عبارت مذکورہ بالا
 چاروں کو ایک سند سے ملتا ہے
 میرا ابن ابی یوسف اور زرقانی
 کما ابن ابی یوسف اور زرقانی
 اور زرقانی چاروں کو ایک
 سند سے ملتا ہے
 ۱۰۔ عبارت مذکورہ بالا
 چاروں کو ایک سند سے ملتا ہے
 میرا ابن ابی یوسف اور زرقانی
 کما ابن ابی یوسف اور زرقانی
 اور زرقانی چاروں کو ایک
 سند سے ملتا ہے

جنازہ کی نماز کے بیان میں

نہ کرتے سوا اسکا جواب دو طرح رہا ہے اول یہ کہ جب صحابہ نے انکار کیا تب حضرت عائشہؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سہیل پہ اور اسکے بہائی پر مسجد میں جنازے کی نماز پڑھنے کا قصہ صحابہ کو یاد دلایا تو صحابہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہ چہ جواب نہ دیا یعنی لا جواب ہو گئے دوم بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں صحابہ کا جنازے کی نماز پڑھنا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے جنازے پر ثابت ہے جیسا کہ مؤطاؒ امام مالکؒ میں روایت ہو نافع سے اس نے نقل کی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ تحقیق اس نے کہا کہ نماز پڑھی گئی اور پر عمر بن خطابؓ کے مسجد میں اور حضرت ابوبکرؓ پر مسجد میں جنازے کی نماز پڑھنے کی حدیث اور ہند کو رہی۔

مسئلہ چہل و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَكَوَكَّبَ الْإِمَامُ مُحَمَّدًا ثُمَّ تَبِعَهُ الْمُؤْتَمِرُ بِجَنَازَةِ الْغَزِيِّ بْنِ الْإِثْمَارِ کہے تو مقتدی متابعت اسکی نہ کرے اور یہ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان دو حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ يَكْبُرُ عَلَى جَنَائِزِ الْأَرْبَعَاءِ إِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةِ خُصَافَةَ فَقَالَ كَانَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبُرُ هَارِوَاهُ مُسْلِمٌ وَابُودَاؤَدُ وَالْزَيْدِيَّةُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ ترجمہ روایت ہو عبد الرحمن بن ابی لیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ زید بن ارقمؓ تکبیر کہتے تھے ہمارے جنازے پر چار تکبیر اور بیشک اس نے کہی ایک جنازہ پر پانچ تکبیر پر پوچھا میں نے سیکولس کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تکبیرین کہتے تھے ہی طرح روایت کیا اس

۹

چونکہ موطا امام مالک

چونکہ اجماع اہل کتب

میں ہے

چونکہ موطا امام مالک

چونکہ اجماع اہل کتب

میں ہے

چونکہ موطا امام مالک

چونکہ اجماع اہل کتب

میں ہے

چونکہ موطا امام مالک

چونکہ اجماع اہل کتب

میں ہے

چونکہ موطا امام مالک

چونکہ اجماع اہل کتب

میں ہے

چونکہ موطا امام مالک

چونکہ اجماع اہل کتب

میں ہے

چونکہ موطا امام مالک

چونکہ اجماع اہل کتب

میں ہے

چونکہ موطا امام مالک

چونکہ اجماع اہل کتب

میں ہے

چونکہ موطا امام مالک

چونکہ اجماع اہل کتب

میں ہے

چونکہ موطا امام مالک

اس حدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے دوسری سند
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ خَنيفٍ سِتًّا قَالَ
أَنَّهُ يَكْرَهُ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ روایت ہے حضرت
 علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے تکبیر کہی سہل بن خنیف پر چہرہ اور کہا کہ جب تک
 بدر کے مجاہدون میں سے اور روایت کیا اسکو سعید بن منصور نے اور اصل اسکی بخاری
 میں ہے **فَالِدُهُ** زرقانی شرح موطا امام مالک میں ہے کہ ابن سکوت حجازی کی نماز میں
 پانچ تکبیریں کہیں اور حضرت علی اہل بدر پر چہرہ تکبیریں کہا کرتے تھے اور اور صحابہ
 پانچ اور صحابہ کے سوا اور لوگوں پر چار اور ابن عباس میں کہتے تھے اور انس
 کہیں تین کہیں چار اور کہا ترمذی نے کہ اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ
 میں سے بعض لوگوں کا یہی مذہب ہے کہ حجازی کی نماز میں پانچ تکبیریں کہنی چاہئیں اور
 کہا امام احمد اور اسحق نے کہ اگر حجازی کی نماز میں امام پانچ تکبیریں کہے تو اسکی متابعت کیجاو

مسئلہ چیل و مقیم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثوں کو یہ ہے جو کہ قساو
 قاضیخان اور شرح وقایہ اور سلطنت اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ
 کی کتابوں میں لکھا ہو وید عوار فی صلوة الجنائزہ بالادعیۃ المرفقة ولا یقلد
 بفاتیحة الکتاب یعنی اور دعا کرے جنائز کی نماز میں ساتھ دعائیں مشہورہ کو اور
 نہ پڑھے جنائز کی نماز میں سورہ فاتحہ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم
 نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثوں کا پہلی حدیث **عَنْ عَلِيٍّ** حلیہ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ لَتَعْلَمُوا أَنَّهُا سُنَّةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 ترجمہ روایت ہے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ابن

۱۰
 حدیث بلخ الریم کے باب
 میں ہے
 زرقانی حجازی کے باب
 میں ہے
 کہ وہ صحیح ہے
 ترمذی حجازی کے باب
 میں ہے
 فتاویٰ قاضیخان حجازی کے باب
 میں ہے
 کہ جلد اول کے باب
 میں ہے
 شرح وقایہ حجازی کے
 باب میں اور درمختار حجازی
 میں ہے
 دلی کے جلد اول کے باب
 میں اور فتاویٰ عالمگیری حجازی
 میں ہے
 کہ وہ صحیح ہے
 بخاری حجازی کے باب
 میں ہے

درہم اور گندہ جاوے اس پر ایک برس تو اس میں پانچ درہم میں اور نہیں ہے تجربہ پر
کچھ یہاں تک کہ ہوتیرے پاس بیس دینار اور گندے سپر ایک سال سو اس میں آدھا
دینار ہے پھر جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے اور نہیں ہے مال میں زکوٰۃ جب تک کہ گندے
اس پر ایک برس روایت کیا محدث کو ابو داؤد نے اور وہ حسن ہے اور تحقیق اختلاف
کیا مرفوع ہونے میں اسکے اور تندی کی روایت میں ہو ابن عمر سے جس نے حاصل کیا
مال تو زکوٰۃ نہیں ہو اسپر خیر کہ گندے سپر ایک سال اور راجح ہے موقوف ہونا اس کا
فائدہ ایک دینار ساٹھ سو چار ماشہ کا ہوتا ہے اور بیس دینار کے اس ملک کے حساب
ساتھ سو سات تولہ ہوتے ہیں جو جبکہ پاس ساٹھ سو سات تولہ سونا ہو گا چالیس ان حصہ کو دے
اور جبکہ پاس اس کے کم سونا ہو اسپر زکوٰۃ نہیں اور یہ حدیث دلیل ہو اس پر کہ نصاب سونے
کے ساٹھ سو سات تولہ سونا ہو اور ذکر نصاب زکوٰۃ چاندی کا مسئلہ پنجاہم میں آگاتا ہے

مسئلہ پنجاہم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ جو کہ ہدایہ
اور شرح وقایہ اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ تھانی
خان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے قَالَ ابُو حَنِيفَةَ فِي قَلِيلٍ مَّا اخْرَجَتْهُ
الْاَضْوُ وَكَثِيرُهُ الْعُسْرُ يَنْفَعُ كَمَا امام عظیم نے کہ زمین میں سے خواہ توٹری
چیز نکلے خواہ بہت زکوٰۃ کا اس میں سے وصال حصہ ہے اور یہ مذہب امام عظیم کا
ہے امام عظیم نے اس مسلوں خلاف کیا ہے حدیث کا عَنْ ابِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ
خُمْسَةِ أَوْ سِتِّينَ النَّصِي حَكٌّ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ
حَكٌّ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ فَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ حَكٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ تَرْجِمَةً
روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی

۱۰
عبدت مبارک ہو
نکاح کے حلال کے قطع
میں اور شرح وقایہ
نکاح کے صحت میں اور
مدائن جہاں پہلے کے بعد
اول کے صحت میں اور
نکاح و مالگاری جہاں
نکاح کے حلال کے قطع
میں اور فتاویٰ تھانی
جہاں نکاح کے حلال اور
کے مسائل میں جہاں
بہت سے مسئلہ ہیں جہاں
نہ از کوہ کعبہ سے منسلک
میں ہے

عشر کے بیان میں

اَجْزَتْهُ الْيَبَّةُ مَا يَكُنْهُ وَبَيْنَ الْفَوَالِ يَبْنِى الْاُكْرَاتِ كَوَ (فرض) رُوحِ كِي نِيَتِ ذَكَرْ كِي
تَوَدُّنَ كَوَ زَوَالِ كِي وَتِ كِي نِيَتِ كَرْنِي جَابِزْ هِي رَاوِي زِيْدُ سَبِّحُ اِيَّامُ عَظْمُ كَامْ هِي سَوَا اِيَّامُ عَظْمُ
نِي اِسْ سَلَمِيْنِ خَلَاتِ كِيَا هِي اَحَدِيْتِ كَا عَنَ حَفْصَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَسْبِغِ الْوُضُوءَ قَبْلَ الْفَجْرِ
فَلَا حَيْيَاَمَ لَهُ رَدَّاهُ اَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَى تَرْجِيحِهِ وَفِيهِ وَهَلْجُهُ مَسْ فَوْعَا اِبْنُ حَزْمٍ
وَابْنُ حَبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ لَا حَيْيَاَمَ لِمَنْ لَمْ يَقْضِ مِنْ اللَّيْلِ تَرْجِيحُهُ رُوِيَتْ
حَفْصَةُ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سَعِي كِي تَحْقِيْقِ مَغْنِيْمَةِ خِدَا صِلَةِ اَمِدِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي
فَرَا يَا حَسْبُ شَهِيْرَا يَا رُوْزَهْ پَهْلِيْ فُجْرِ كِي تَوَسُّعْ كَارُوْزَهْ نَمِيْنِ رُوَا يْتِ كِيَا اَحَدِيْتِ كُو
اَحْمَدُ اَوْرَا اَبُو دَاوُدَ اَوْرَا تِرْمِذِيْ اَوْرَا نَائِيْ اَوْرَا بِنَ مَاجَهْ نِي اَوْرَا جَبَكِيْ تِرْمِذِيْ اَوْرَا نَائِيْ
اِسْ كِي وَفْتِ كِي تَرْجِيْحِ كِي طَرَفِ اَوْرَا صَحِيْحِ كِيَا اِسْ كُو مَرْفُوعِ كَر كِي اِبْنِ خَرْمِيَهْ اَوْرَا بِنَ حَبَّانَ
اَوْرَا سَلَامُ دَارَقُطْنِيْ كِي هِي نَمِيْنِ هِي رُوْزَهْ اِسْ كَا حَسْبُ نِي زَهْمِيْرَا يَا اِسِيْ رَا تِ سَعِي

مسئلہ پنجاہ و سوم

اور ایک سلسلہ امام اعظم کا مخالف یعنی جملہ ائمہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کو یہ پروردگار کا
عالمگیری اور فتاویٰ قاضی خان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے۔ لکن
هَذَا فِي أَكْثَرِ قَدِيدِ خُلُ قَبْلَ عُرُوبِ الشَّمْسِ یعنی اور اس طرح سورہ بیحجہت
و نوکو درخل ہو رہے ہیں جگہ اعکاف کے پہلے ڈوبنے آتا ہے فالکذا نووی نے
شرح صحیح مسلم میں اور شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوٰۃ میں اور علامہ محمد نے زرقانی
شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ عکاف میں بیٹھنے والا داخل ہو چکا ہے
عکاف کے پہلے غروب ہو گیا آیت اور یہ مذہب امام اعظم اور مالک اور شافعی اور
امام احمد بن حنبل کا ہے امام اعظم اور مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل

استعارے کے بیان میں

مُحَمَّدًا فَعَلَيْكَ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدَلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْكَ تَرْجِمُهُ رَوَايتُ جُرْجَرَتِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 كَمَا فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَدِينَةِ حَرَامٍ بِإِذْنِهِ مَانِدٌ حَرَمٌ كَمَا هُوَ
 حَرَمٌ مَكَامِينَ كَرْنِي حَرَامٍ مِينَ مَدِينَةٍ مِينَ هِيَ حَرَامٌ مِينَ (در میان عمیر کے قریب تک ایسے جو
 شخص کہ پیدا کرے مَدینہ مین بدعت (یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب و سنت کے) یا جگہ
 دوسری کو پس پھر لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کرے گا
 اللہ سے دن قیامت کے فرض اور نہ نفل روایت کیا احمدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری
 حَدِيثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنِّي أَخَذِمُ مَا بَيْنَ الْبَيْتَيْنِ لَمْ يَنْتِ أَنْ يَطْعَمْ عَصَاهُهَا أَنْ يُقْبَلَ صِدْقًا
 وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدْخُلُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا
 أَبَدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَخْرُجُ أَحَدٌ عَلَى لَا وَافِقًا وَجَهْلًا
 إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ تَرْجِمُهُ رَوَايتُ هِيَ
 سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ كَمَا فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَخْتِيقُ مِينَ حَرَامٍ كَرَامِينَ وَوَنُكْنِ رُونَ نَكْستَانِ مَدِينَةٍ كَرِيهَةٍ كَالِي جَادِينَ
 وَرَضَتْ خَارِدَارِ اسْكَهَ يَامَا رَا جَادِي شَكَرَا اسْكَهَ اَوْ فَرَمَا يَدِينِ بَہتر ہے واسطوں کے یعنی
 واسطے رہنے والے مومنین اس کے کے دنیا اور عقبی میں اگر جابنیں یعنی اسکی بھلائی کو
 تو نہ چھوڑیں اسکو اور نہ جادین وہاں سے اور کہیں واسطوں فراغت دنیا کے نہ چھوڑے گا کوئی
 اسکو بے رغبتی سے مگر بدلیگا اللہ اس میں اس شخص اسکو کہ بہتر ہوگا اس سے یعنی نہیں ضرر
 کرے گا مَدینہ کو نہ ہونا اسکا بلکہ مفید ہوگا اسکو اور نہیں ثابت رہے گا یعنی نہیں صبر کرے گا
 کوئی اسکی سختی اور یہ کہہ پراور اسکی مشقت پر مگر موزنگا میں واسطوں کے شفاعت
 کرنے والا یا کہ گواہ ہون گا یعنی اس کی اطاعت کا دن قیامت کے روایت

۵
 جہاں تک اسکا تعلق ہے
 جہاں تک اسکا تعلق ہے
 جہاں تک اسکا تعلق ہے

کے روایت کیا احمد بن محمد کو ابو داؤد نے

مسئلہ نچاد و ہستم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہادیہ وغیرہ فقہ کی سن بون بن لکھا ہے خیلۃ المصری اذا اراد ان یجیل ان یجیل بہا الی خارج المصر فینحی کما حکم الفجی بنہ شروا اگر گاون بن ابی قربانی مسجد یون تو اس حلیہ سوا کو بعد صبح قبل نماز عید قربانی کرنی جائز ہے اور یہ مذہب امام عظیم اور ان کے شاگرد محمد کا ہے سو امام عظیم اور ان کے شاگرد محمد نے اس مسئلہ پر خلاف کیا یہ ان چار حدیثوں کا پہلی حدیث عن جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال شہدت ابا خنی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی صلواتہ بالناس نظر الغنیم قد یجت فقال من ذبح قبل الصلوة فلیکن بے فناء مکاتھا ومن لم ین ذبح فلیکن بے علی اسم اللہ منفق علیہ ترجمہ روایت ہو جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے کہا حاضر تھامین عید اضحیٰ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوجب اور اگر چہ حضرت نماز اپنی لوگوں کے ساتھ دیکھا مگر کی طرف کہ تحقیق ذبح ہو چکی تھی سو فرمایا جس نے ذبح کر لی پہلی نماز کے تو ذبح کر دہ دوسری بکری اور جس نے ذبح کی ہو تو ذبح کرے نام پر اللہ کے روایت کیا احمد بن محمد بن ابی اور سلم نے دوسری حدیث عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال حکبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول ما یبذرا بہ فی یومنا ان نصلی ثم نذبح فلتخص فمن فعل ذلک فقد اصاب سؤننا ومن ذبح قبل ان نصلی فاما هو فشاء الحیح عجلہ لا ھیلہ لکس من الشک فی شکی منفق علیہ ترجمہ روایت ہو برابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا کہ پہلی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے پس فرمایا تحقیق اول ابن جنہ کا کہ شروہ کرین

قربانی کے بیان میں

۱۔ یعلت سادہ و سادہ
۲۔ جہاں جہاں کے جہاں
۳۔ کہ وہ بن جہاں
۴۔ یوہن بن جہاں
۵۔ الزم سادہ و سادہ
۶۔ بن جہاں
۷۔ یوہن بن جہاں
۸۔ باب صلوة العیدین
۹۔ کہ پہلے فصل بن جہاں

ہم پہچ اس دن اپنے کے یہ ہے کہ نماز پڑھیں ہم پہ پہرین اور ذبح کرین پس جس شخص
 نے کہ کیا یعنی تقدیر نماز اور خطبہ کی ذبح پر پس تحقیق ہو چکا سنت ہماری اور جس شخص نے کہ
 ذبح کیا پہلے نماز عید پس سو امی اسکے منین کہ وہ بکری گوشت کی ہر جلدی کی اسکو
 واسطو اہل اپنے کے نہیں ہر قربانی سے کچر روایت کیا احمدیث کو بخاری اور سلم نے
 تیسری حدیث **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ
كَمَّلَ لِنُسْكَهٖ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ اور روایت ہر اسی
 سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلو نماز کے پس
 سو امی اسکے منین کہ ذبح کرتا ہے واسطو نفس اپنے کر دینے اپنی کمانیکے لیو ذبح کی
 ثواب قربانی کا نہ ہوا اور جس نے ذبح کی پیچھے نماز کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی
 اسکی اور پہنچا سنت سلیم کی بنے موافقت کی انکی طریقہ کی روایت کیا اس حدیث کو
 بخاری اور سلم نے چوتھی حدیث **وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَأَلَّمْهُ يُخَاطَبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُضِلَّ لَكُمْ كَبْجَةً
فَتُخْتَصَمُ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ روایت ہماری
 سے کہ کما سنائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطبہ پڑھتے ہوئے پس فرمایا تحقیق
 اول اس چیز کا کہ شروع کرین ہم ساتھ اسکے پہچ اس دن اپنے کے کہ یہ ہے کہ نماز
 پڑھیں ہم پہ پہرین ہم پس ذبح کرین ہم پس جو شخص کہ کرے پس تحقیق ہو چکا سنت
 ہماری کو روایت کیا احمدیث کو بخاری نے

مسئلہ پنجاہ و نہم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیثوں کے یہ جو کہ فتاویٰ
 عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہو ذکر فی الجامع الصغیر ولا یعوق

۱۰
 روایت مشکوٰۃ
 ابجدۃ ہمیں
 کچر نفس
 حدیث بخاری
 اسی طرح
 سنائے
 حدیث عالمگیری
 کچر ذبح
 پہنچا سنت
 سن ۱۰

عَنِ الْعَلَامِ وَكَأَنَّ الْجَارِيَةَ وَإِنَّهُ إِشَارَةٌ إِلَى الْكَاهِنَةِ كَذَا فِي الْبَدَائِعِ وَكَانَ
 الْأُخْبِيَّةَ تَرْجِمَهُ بَعْضُ ذُرِّيَّاتِهَا كَمَا جَاءَ فِي الْأُخْبِيَّةِ كَمَا جَاءَ فِي الْأُخْبِيَّةِ
 سِوَا لُطْكَ كَيْطُوفٍ وَأَوْ تَحْقِيقٍ يَهْوَ إِشَارَةً هِيَ طُفْءُ مَكْرُوهٍ جُودَ نَظَرِ اسْمِهِ كَيْطُوفٍ
 بَدَلِ مَعْنَى بَيْتِ كِتَابِ خُصِيَّةَ كَيْطُوفٍ مَعْنَى كَلْبٍ سَوَامٍ عَظِيمٍ نَظَرِ اسْمِهِ
 مَعْنَى خَلْفٍ كَمَا هِيَ فِي الْأُخْبِيَّةِ كَمَا جَاءَ فِي الْأُخْبِيَّةِ كَمَا جَاءَ فِي الْأُخْبِيَّةِ
 نَعَالِي عَنْهُمَا أَلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
 كَبْشًا كَبْشَارًا وَأَهْ أَبُودَ أَوْ دَوْصَحَّةُ ابْنِ خُزَيْمَةَ وَأَبْنُ الْجَارُودِ وَعَبْدُ اللَّهِ
 لَكِنْ رَجَحَ أَبُو حَاتِمٍ رِيسَالَهُ وَأَخْرَجَ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيثِ الْأَسْنِ خُصِيَّةَ
 تَرْجِمَهُ رَوَايَتُهُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعْنَى اسْمِهِ تَعَالَى عَنْهُمَا سِوَا تَحْقِيقِ بَيْتِ الْعَلِيَّةِ
 وَالْأَسْمَاءِ نَظَرِ عَقِيدَةٍ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ
 نَظَرِ صَحِيحِهِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ
 أَبُو حَاتِمٍ نَظَرِ رِيسَالِهِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ
 حَدِيثُ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَصَّةَ
 بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَسَأَلُوهَا عَنِ الْحَقِيقَةِ فَأَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ مَعْنَى الْعَلَامِ
 شَاتَانِ مَكَافِلَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاتَانِ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ تَرْجِمَهُ رَوَايَتُهُ
 يُونُسَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سِوَا حَصَّةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْطُوفٍ كَيْطُوفٍ
 بَيْتِ بُوَيْجِبَانَ سِوَا عَقِيدَةٍ كَمَا جَاءَ فِي الْأُخْبِيَّةِ كَمَا جَاءَ فِي الْأُخْبِيَّةِ
 اسْمُهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سِوَا تَحْقِيقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرِ كَيْطُوفٍ كَيْطُوفٍ
 كَبْشَارٍ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ
 كَوْنِ نَظَرِ فَاكِلَةٍ كَمَا تَزِيدِي نَظَرِ يَدِ مَعْنَى حَسَنِ صَحِيحِهِ سِوَا بَيْتِ الْعَلِيَّةِ

عَنْ الْعَلَامِ وَكَأَنَّ الْجَارِيَةَ وَإِنَّهُ إِشَارَةٌ إِلَى الْكَاهِنَةِ كَذَا فِي الْبَدَائِعِ وَكَانَ
 الْأُخْبِيَّةَ تَرْجِمَهُ بَعْضُ ذُرِّيَّاتِهَا كَمَا جَاءَ فِي الْأُخْبِيَّةِ كَمَا جَاءَ فِي الْأُخْبِيَّةِ
 سِوَا لُطْكَ كَيْطُوفٍ وَأَوْ تَحْقِيقٍ يَهْوَ إِشَارَةً هِيَ طُفْءُ مَكْرُوهٍ جُودَ نَظَرِ اسْمِهِ كَيْطُوفٍ
 بَدَلِ مَعْنَى بَيْتِ كِتَابِ خُصِيَّةَ كَيْطُوفٍ مَعْنَى كَلْبٍ سَوَامٍ عَظِيمٍ نَظَرِ اسْمِهِ
 مَعْنَى خَلْفٍ كَمَا هِيَ فِي الْأُخْبِيَّةِ كَمَا جَاءَ فِي الْأُخْبِيَّةِ كَمَا جَاءَ فِي الْأُخْبِيَّةِ
 نَعَالِي عَنْهُمَا أَلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
 كَبْشًا كَبْشَارًا وَأَهْ أَبُودَ أَوْ دَوْصَحَّةُ ابْنِ خُزَيْمَةَ وَأَبْنُ الْجَارُودِ وَعَبْدُ اللَّهِ
 لَكِنْ رَجَحَ أَبُو حَاتِمٍ رِيسَالَهُ وَأَخْرَجَ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيثِ الْأَسْنِ خُصِيَّةَ
 تَرْجِمَهُ رَوَايَتُهُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعْنَى اسْمِهِ تَعَالَى عَنْهُمَا سِوَا تَحْقِيقِ بَيْتِ الْعَلِيَّةِ
 وَالْأَسْمَاءِ نَظَرِ عَقِيدَةٍ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ
 نَظَرِ صَحِيحِهِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ
 أَبُو حَاتِمٍ نَظَرِ رِيسَالِهِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ
 حَدِيثُ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَصَّةَ
 بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَسَأَلُوهَا عَنِ الْحَقِيقَةِ فَأَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ مَعْنَى الْعَلَامِ
 شَاتَانِ مَكَافِلَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاتَانِ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ تَرْجِمَهُ رَوَايَتُهُ
 يُونُسَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سِوَا حَصَّةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْطُوفٍ كَيْطُوفٍ
 بَيْتِ بُوَيْجِبَانَ سِوَا عَقِيدَةٍ كَمَا جَاءَ فِي الْأُخْبِيَّةِ كَمَا جَاءَ فِي الْأُخْبِيَّةِ
 اسْمُهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سِوَا تَحْقِيقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرِ كَيْطُوفٍ كَيْطُوفٍ
 كَبْشَارٍ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ كَمَا جَاءَ فِي الْحُسَيْنِ
 كَوْنِ نَظَرِ فَاكِلَةٍ كَمَا تَزِيدِي نَظَرِ يَدِ مَعْنَى حَسَنِ صَحِيحِهِ سِوَا بَيْتِ الْعَلِيَّةِ

کرز اور بریدہ اور عمرہ اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن کعبی روایت ہو تیسری حدیث عن سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ مَرَّتَيْنِ يَحْقِيقُهُ ثُمَّ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَلَيْسَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ سَبَّحَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ روایت ہو عمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لڑکے گروہین حقیقہ میں اپنے فوج کیا جاتا ہے اسکے پیر ساتویں دن اسکے اور سرٹٹایا جاتا ہو اور نام رکھا جاتا ہے روایت کیا احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور صحیح کما ترمذی نے چوتھی حدیث عن أُمِّ كُرَيْزٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقْدَرُ الطَّيْرِ عَلَى مَكْنَانَيْهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَتَانَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَتَانِ وَلَا يَصْرُكُمُ ذَكَرُ آتَاكُمْ أَوْ إِنَّا نَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ إِلَى آخِرِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ نَحْوِ حَيْثُ ترجمہ روایت ہو ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما سنائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے قرار دو تم جانور و مکور پرندوں کو انکے گونسلوں پر کما ام کرز نے اور سنائے حضرت سے کہ فرماتے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں یعنی عقیقہ میں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور نہیں ضرر کرتا مکور نہ ہوں وہ یا مادہ یعنی یہ خیال نہ کرو کہ بیٹے کی طرف سے نہ چاہیے اور بیٹی کی طرف سے مادہ روایت کیا احمد اور ابوداؤد نے اور ابو ترمذی اور نسائی کو ہے قول اوی کہ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ آخِرُک اور کما ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے

مسئلہ شصتم

اور ایک مسلمانم اعظم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثوں کے یہ جو کہ بدایہ اور شرح

یہ حدیث ابو داؤد اور ابن کعبی
عقیقہ میں دو مرتبہ
عن سمرۃ بن جندب
کہ در کتب فضائل میں ہے
چاہے مسلمانم اعظم
وہ کہ حدیث میں ہے
شرح و تفسیر چاہے اور کتب
کہ حدیث میں ہے
الرفاع کلان چاہے اور
وہ کہ حدیث میں ہے
روایت احمد و ابوداؤد
کہ حدیث میں ہے
ابن کعبی اور ترمذی
ماہرین چاہے اور کتب
جلد اول و دوم
اور ترمذی و ابوداؤد
جلد دوم کے صفحہ ۱۲

نتیجہ کیا ہے

میں اس جہان سورت فرمائے میں چنانچہ کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب میں التعماد
 ابن کثیر النکوی ابو حلیفہ الکلام یقال اصلہ من فارس ویقال مولی
 نبی تکمیر فقیہ شیعہ من السائدات سنۃ خمسین ومائۃ علی الصیح
 ولکہ سبعون سنۃ ترجمہ یعنی نعمان میں ثابت کا کوفہ کے رہنوال امام ابو حنیفہ
 کوئی کہتا ہے کہ یہ اصل میں فارسی ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ یہ نبی تیم کے آزاد کردہ غلام ہیں
 یہ فقیہ شہرین چہنہ طبقہ صحیح مذہب ہے کہ اصل ایک سو پچاس ہجری میں فوت ہوئے
 میں اور اعلیٰ عمر تیرہ برس کی ہوئی اور سند خوارزمی مشہور سند امام عظیم سنہ چہ سو چہ ہجری
 میں رائج ہوئی ہے چنانچہ کہا شاہ عبدالغفر زحزحہ ادر علیہ السلام تان المحدثین میں
 کہ سند امام عظیم کہ بالفعل مشہورست تالیف قاضی القضاۃ ابوالموید محمد بن محمود بن محمد
 اخو ازرمی است کہ در شیعہ صد و ہفتاد و چہار آن رائج ساختہ انتہی ابغور کیجیے کہ
 جس حدیث میں سو فقط ایک ہی راوی جو ہوا ہو وہ حدیث تو مرسل یعنی ضعیف کہلاتی
 ہے اور لائق اعتبار اور حجت پڑنے کے ہوتی ہے نہین پہلا جس کتاب کی حدیثوں کے پانچ
 سو چہ بیس برس کے عرصہ کے راویوں کا پتہ ہی ندارد ہو اس کتاب کی حدیثوں کا کیا ہی
 ٹھکانہ ہے اور ہماری دست میں حنفیہ فرسند خوارزمی مشہور سند امام عظیم کو اپنے دل
 کی تسکین کے لیے امام عظیم کے نام پر اس لیے نسبت کر دیا ہے تاکہ امام مالک اور امام شافعی
 اور امام احمد بن حنبل کی طرح یہی حدیث کو جمع کر نیوالے لوگوں میں شمار کیے جاویں۔
 نقل مشہور ہے کہ پیران نے پرند میدان می پرانند امام عظیم کو توجہ سترہ روپیوں
 کے اور کوئی روایت ہی نہین ملی تھی چنانچہ عبدالرحمن بن محمد بن خالد بن حضرمی نے
 کتاب تاریخ عبر دیوان المبتدأ والخبر فی ایام العز لولم البربرین لکھا ہے
 اعلم ان الکلامۃ المجتہدین کفأوتوا فی الاکتان من ہذا الصناعات والافلا
 فایو حلیفہ یقال بکف روائیہ الی سبۃ عشر حدیثاً او نحوھا و مالک

۱
 جہان تقریب التہذیب
 مطبوعہ طبعہ داروش
 دہلی سنہ ۱۲۰۲ میں ہے
 ۲
 عبارت لبنان
 اخذ من جہان داروش
 کہ حدیث میں ہے
 عبارت اس کتاب کا
 فی ذکر الصحاح لہ مطبوعہ
 مطبوعہ نظامی کے مطبعہ
 میں اور کتاب بحرین
 جہان کی جہان داروش
 فانی خذ الامور
 لکھا ہے اپنے کتاب
 سنہ ۱۲۰۲ میں ہے
 جہان کی جہان داروش
 ان میں سنہ ۱۲۰۲ میں ہے

کہ نام دشمنان آنها در قرون سابقہ معلوم نہ ہو و متاخران آنرا رعایت کردہ اند پس حال
 آنها از وصف غالی نیست یا سلف تخص کردند و آنها را اصلہ نیافتہ اند مشغول بروایت
 آنها میشدند و یا یافتند و در ان قدحی و علتی دیدند کہ باعث شدہ آنها را برتر کن روش
 آنها و علی کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملی بآنها متکی
 کردہ شود انتہی اور کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے تحت اللہ البالغہ میں حدیثین طبقہ را بعد
 کی جوابی ہو چہی میں ضعیف محتمل میں اور جوہری سے بری ہیں وہ موضوع یا مسئلہ بحث
 انکار کی گئی ہیں اور مادہ کتاب موضوعات ابن جوزی کا اسی طبقہ کی حدیثیں میں مشہور
 سوم حدیث مسند خازمی مشہور مسند امام عظیم کی بسبب انقطاع باخسوسہ جوہری میں سر
 کے راویوں کے فاصلے کے مردود و صحیحی جوہری کی اسلئے کہ حدیث بلا اسناد جبکہ سدا
 سند میں سقوط و انقطاع ہو معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کی جاتی ہے
 اور بیان اسکا مسئلہ نو و یکم میں آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ پس ایسی کتاب کی حدیثوں کو
 تشخیص کی حدیثوں سے مقابلہ کرنا بلکہ تشخیص کی حدیثوں سے بھی انکو مقدم سمجھنا بآخر
 نقصہ مذہبی کے اور کیا سمجھا جاویگا ۱۰ پس ایسی چاہیے شاہ بائیں ایسی چاہیے ۱۱ مقلد
 کو خواہ کوئی کتنا ہی قرآن اور حدیثیں سنادی اور کہلادی یہ حضرات تو اپنے مذہب کا
 خلاف کہہ رہے ہیں اور قرآن اور حدیث پر کہہ رہے ہیں اور یہ بات ہو کہ دین جاؤ
 پر مذہب نہ جاؤ دوسری حدیث ترمذی میں روایت ہو امیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 کہ کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمت کو کتنے کی مگر کتنے شکاری کی جواب
 اسکا یہ ہے کہ حدیث ضعیف ہو سلیو کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث سوجوہ نہیں ہے صحیحہ اور
 ابو الہثم ریفی نے جبکہ محدث کر راویوں میں سے ہی نام سکا زید بن سفیان ہو اور کلام کی ہو
 اسمین شعبہ بن حجاج نے اور تقریب التذیبات میں لکھا ہے کہ ابو الہثم ترمذی صریحہ کہ نام
 اسکا زید اور کہا گیا ہے عبد الرحمن بن سفیان متروک ہو تیسرے طبقہ سے تیسری حدیث

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

روایتیں بیان کیا کرتا تھا سووم یہ کہ طحاوی کتاب طبقہ ثالثہ کی ہے اور روایت طبقہ
 ثالثہ کی کتاب کے مقابل روایت صحیحہ کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہیں
 ہوتی اور بیان اس کا قریب گزرا ساقم کہتا ہے کہ حنفیہ نے کتے اور بلی کی بیچ کے
 جائز کر نیکے لیے اور اپنے مذہب کے بنانے اور بخاری اور مسلم وغیرہ صحیح صحیح حدیثوں
 کے باطل کرنے کے واسطے دور تو بہت ہی لگا یا لیکن آخر کار کسی سے کچھ بچ آیا
 اسلئے کہ اس باب میں حنفیہ جتنی حدیثیں لائے ہیں ان سب حدیثوں کو شکاری کتے
 کی بیچ کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے نہ یہ کہ ہر قسم کے کتے کی بیچ جائز ہوئی اُن سوانات
 ہو اور عجوبہ بات یہ ہے کہ ان میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے سب ضعیف اور
 وہی ہی میں چنانچہ بیان انکا اور گذر اسلئے اسی سبب سے شیخ ابن الہمام رحمہ اللہ
 کہ جس نے تائید مذہب حنفی کی اپنے اور لازم و واجب مجبلی ہوئی تھی اور جہانک اس
 سے ہو سکتا تھا حنفی مذہب کے بنانے اور صحیح صحیح حدیثوں کے باطل کر نیکے واسطے
 روایات غیر صحیحہ اور وہابیہ سے حجت پکڑ کر حیلہ سازی ان کیا کرتا تھا وہ بھی اس مقدمہ
 میں لاچار ہو کر فتح القدر میں لکھ گیا ہے کہ احادیث صحیحہ میں اسکا اشتناذ کو نہیز
 اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ جو حدیثیں کہ شکاری کتے کی
 بیچ کے جائز ہونے میں وارد ہوئی ہیں بالاتفاق ضعیف ہیں ذکر کیا ہے میروان کو
 شرح مہذب میں بیچ باب یا بخور بیچ کے

۴
 بیان فتح القدر
 ثالثہ کے طبقہ کے
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

مسئلہ شخصیت و حکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیچیدہ مسئلہ اسلام کی حدیث کہ یہ ہے جو کہ قساو
 قاضیان اور قساوے عالمگیری میں لکھا ہے سُبْحُ الْمَسْئُورِ وَالسَّاءِ
 وَالْوَحْشِ وَالطَّيْرِ جَائِزٌ عِنْدَنَا مَعْلَمٌ كَانَ اَوْ لَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي بَحْثُ بَلِيٍّ اور

درندے حشری اور جانور کا جائز ہے نزدیک ہمارا سکا یا ہوا یا بے سکا یا ہوا +
فائدہ یہ عبارت دلیل ہے حنفی کی اس پر کہ بلی کا بیچنا امام عظیم کے نزدیک جائز ہے
 امام عظیم نے خلاف کیا ہے اس سلسلہ میں احمدیث کا **عق** ابی الزبیر قال سَأَلْتُ
 جَابِرَ عَنْ مَثَلِ الْكَلْبِ فِي الْمَسْكُونَةِ فَقَالَ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
 ذَلِكَ دَرَاهِمَ مَسْلَمَةٍ ترجمہ روایت ہوا ابی الزبیر سے کہ کہا پوچھا میں نے جابر سے رسول گینے
 سے بلی اور کتے کے پس کہا جابر نے جبر کا بنی صلے ابراہیم سلم نے اس روایت کیا
 اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** کتے اور بلی کی بیچ کے جائز ہونے میں دلیل امام
 عظیم کی جو کہ حدیثیں غیر صحیحہ اور اوہامیہ حنفیہ لائے ہیں وہ سب حدیثیں بھی اور انکو
 جواب بھی مسئلہ شصتم میں قریب مذکور ہوئی بیان حاجت انکو نقل کرنے کی نہیں جبکہ
 دیکھنا منظور ہو وہاں دیکھئے

مسئلہ شصت و دوم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کریمہ ہے جو کہ در المختار میں لکھا ہے بخلاف
 الشَّائِطَةِ الْمُصْرَتِ فَلَا يَرْوِيهَا مَعَ بَيْتِنَا أَوْ صَاعِ نَكْبَلٍ يَرْجِعُ بِالنَّقْصَانِ یعنی بخلاف
 بکری بند کی گئی کے پس واپس کرے خریدار سکو ساتھ دودھ اسکے کو یا ساتھ ایک صاع
 کھجور وں کے بلکہ لیو کو اسکو کم قیمت کر کے **فائدہ** اس سلسلہ میں امام عظیم اور امام محمد
 نے جہاں حدیث کا خلاف کیا ہے وہ حدیثیں قریب آئیں گی اور ان میں فرمایا پیغمبر نے
 کہ اونٹنی اور بکری کے تین میں جمع رکھو دودھ گاگ کے دکھلانے کی سطرے سو جو ان کو
 مول لیو وہ بعد دہن کے دو کام میں مختار ہو خواہ رکھے خواہ پیہر دیکو تین سیر کھجور وں
 دودھ کے ساتھ دیکر سوکھا امام عظیم اور امام محمد انکے شاگرد نے کہ مخالفت کی جلدی اس
 حدیث کی اور اس اونٹنی یا بکری کو مشتری وں پسند کو بلکہ اسکی قیمت مقررہ کو کچھ کم کر دیکو
 اور اس حدیث کی مخالفت کرنیکی وجہ انکی یہ ہے کہ انکے نزدیک یہ حدیث مخالف انکو اصول

حدیث صحیحہ ہے
 روایت کے صحت و کذب
 مسئلہ شصت و دوم
 در المختار جلد اول
 مسئلہ شصت و دوم

کے ہر چنانچہ رد المحتار شرح و المختار میں لکھا ہے وَلَمْ يَأْخُذْ أَبُو حَنِيفَةَ وَتَحْتَهُ
 بِرَأْسِهِ كَذَلِكَ خَيْرٌ مِّنْ إِذَا لَمْ يَأْخُذْ تَرْجُمَهُ يَنْفَعُ أَوْ يَنْفَعُ نَفْسًا لِّمَا يَنْفَعُ نَفْسًا لِّمَا يَنْفَعُ نَفْسًا لِّمَا يَنْفَعُ نَفْسًا
 اور محمد نے ساتھ اس حدیث کو ایسے کہ وہ حدیث مخالف ہر اصول کو فائدہ اس حدیث
 سے معلوم ہو اگر جو حدیث کہ حنفیہ کے اصول کے موافق ہو اسکو تو حنفیہ مانتے ہیں اور جو اسکے
 اصول کے خلاف ہو اسکو لغو اور مردود جانتے ہیں لیکن تعجب ہے کہ اپنے مؤلفہ سوسیان مٹھو
 لوگ بھی پیغمبر سے محبت اور انکی حدیث پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنے آپ کو سنت جماعت
 امت محمدیہ کہلاتے ہیں اور اپنی پناہ میں رکھے ایسے مذہب سے ان لوگوں کو تو پیغمبر سے
 کچھ بھی محبت نہیں بلکہ یہ لوگ تو پیغمبر کے صاف صاف دشمن ہیں اور اپنے آپ کو سنت
 جماعت امت محمدی کہلاتے ہیں انکا زبان جھوٹا دعویٰ ہے اگر انکو پیغمبر صلعم سے محبت
 ہوتی تو پیغمبر صلعم کی حدیث کو اپنا امام کے قول اور اصول کے خلاف ہونیکے حدت سے کبھی
 ترک نہ کرتے اور اپنے آپکو جہنم کی طرف جانے کی راہ کو کبھی صاف نہ کرتے ایسے کہ فرمایا ہے
 تَعَالَىٰ نَعْمَ مَا كَانَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ
 لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا
 یعنی اور نہیں لائق ہے ہر کو کسی مرد مسلمان کے اور نہ عورت مسلمان کے جبوقت کہ
 مقرر کر بخدا اور رسول اسکا کوئی کام یہ کہ ہو وسط انکے اختیار کام اپنے سوا اور جو کوئی اور فرمائی
 کر و امیر کی اور رسول کے کی پس تحقیق گمراہ ہوا اگر اسی ظاہر ہو جاتا جاسیے کہ مسئلہ
 مذکور میں امام عظیم اور انکو شاگرد امام محمد نے خلاف کیا ہوا ان دونوں حدیثوں کا پہلی
 حدیث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا تَصْرُوهَا إِلَّا يَلِ وَالْغَنَمِ فَمَنْ أَتْبَاعَهَا بَعْدَ فَيَوْجِبُهَا لِنَظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِلَهَا
 أَنْ تَشَاءَ أَمْ سَكَا وَأَنْ تَشَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمَرٍ مُّثْقَلٍ عَلَيْهِ تَرْجُمُهُ رُوَيْتَ هِ
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی اس نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ نہ تمہیں میں جمع

عبارت رد المحتار
 شرح و المختار
 دلیل کے مطابق
 مکتوب میں ہے
 بہ نسبت کہ
 بارہ کے ذکر کے
 میں ہے
 حدیث بخاری
 احسن شریک
 در بیان اربعہ
 چاروں طرف کے
 درجہ کے
 اور بخاری
 باب شرط الیم
 و ابی حنین
 س ۱۲

کہ دودھ اونٹنی اور بکری کے گاہک کے دکھانیکو سوجوان کو مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام میں مختار ہو خواہ رکھے خواہ پیڑے اسکو ایک صاع کھجور عوض اسکے دودھ کے ساتھ دیکر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث بخاری میں روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما من اشتری شاة محقلا فودھا فاکلہ معھا صاعا رواہ البخاری و زاد الا سنن عیسیٰ بن یونس جو مول لیوے بکری تین مین دودھ بہرے کو پس پیڑے اسکے ساتھ ایک صاع یعنی عوض اسکے دودھ کے اور زیادہ کیا اس حدیث میں اسماعیلی نے کھجور سے فالک دغا باز لوگ کئی مین کا دودھ گا بکری کا بندر کہتے مین تامل لینے والا دہرے کو مول لیوے سو فرمایا کہ بعد لینے کو اسکو اختیار ہے خواہ رکھے خواہ پیڑے ایک صاع کھجور دودھ کو عوض بدل دیکر کہا ترمذی نے کہ اس باب میں انس اور ایک مرونی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی روایت ہو اور یہ عمل ہمارے صحاب کا کہ انہیں مین سے مین امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور کما امام نووی نے کہ یہی نہیں ہے ہمارا اور اسکے قائل مین امام مالک اور لیث اور ابن ابی لیلے اور ابو یوسف اور ابو ثور اور فقہی محدث اور یہ بات صحیح موافق سنت کو ہے اور کما جمہور علمائے اسکی مخالفت کرنیوالوں کو جواب مین کہ جب کوئی بان سنت ہونامیت مہجاء کو تو نہ روکنا چاہوے اسکو ساہم عقل کے اتنے مختصراً

مسئلہ نہت و سوم

امد ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کہ یہ ہے جو کہ مدایہ اور شرح وقایہ اور کما الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں مین لکھا ہے اذ قال المولیٰ لیمو کہ اذ امیت فانت حن عن دبر صتی او انت مدبر او قد ذکرک فقل صا مدک من لک لا یجوز بعد یعنی جب مول نے اپنے مملوک کو کہا جب مرجاؤن مین تو تو آزاد ہے بعد میرے یا تو مدبر ہے

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کی کسی طرح سے ہی اور یہ حدیث ان کو رد میں ہے اور مطلق حاجت کے لیے جائز ہے بیع مدبر کی نزدیک عطا اور ہادی اور قاسم اور یونید باہ اور ابوطالب کے اور اسی بات کی طرف سیل کی جو ابن دقیق العید نے اور کہا کہ جو کوئی منع کرے مطلق مدبر کی بیع کو یہ حدیث اس پر حجت ہو۔

مسئلہ شصت و چہارم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر کی پانچ حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے اِذَا حَصَلَ الْاِجْتَابُ وَالْقَبُولُ لَزِمَ الْبَيْعُ وَلَا خِيَارَ لَوَاحِدٍ مِنْهُمَا اِلَّا مِنْ حَلِيبٍ اَوْ عَلِيمٍ رُوِيَهُ تَرْجِمُهُ بَيْعُ جَبِ اِجَابَ وَقَبُولَ وَنَوَابِئُ كُتُبُ بَيْعٍ لَا مَرُومَ لَهَا اَبَسَى كَوَاسِيَا رَيْنِي مَرُومَ حَزِي رِي هُوِي جِي رِي مِي اِذَا كَرِجِي نَكَلِ اَوِي يَا سَكُو دِيَا نِي هُو تُو بِيْعِ ثُو سَكُنِي هِي اَوِي يَزِي مِي اِمَامِ عَظِيْمِ كَابِي سَوَا مَامِ عَظِيْمِ نِي اِسْ سَلُو مِي مِلَانِ كِيَا هِي اِنِ پَانِجِ حَدِيْثُوْنِ كَا يَمَلِي حَدِيْثُ عِيْنِ اَبْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَتَابِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَا اِجْبَارَ عَلٰی صَاحِبِهِمَا اَلْمُتَّفَقَا اِذَا بِيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ تَرْجِمُهُ رَوَايَتُ هِي اَبْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سَ كَا كَمَا فَرَا يَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي بِيْعِي وَالا اَدْرَسُوْلُ لِيْنِي وَالا اِيَا رِيَا نِ بِنِ سَوَا خِيَارِ كَرَسَا هِي اَوِي صَا حِرَا بَا نِي كِي رِيْنِي هَا كَا ثَابِتِ رَكِيْمِي بِيْعِ كُوَا يَمْنُخُ كَرَسَا جَبِيْكَ كَا جَدِيْ نِي هُوْنِ مَرُومِ خِيَارِيْنِ رِيْنِي جِي مِيْنِ ثَرُوْ كِي هُوْ كِي كَا خِيَارِي هِي مَجِي جَا هُوْ نِ كَا رُوْ نِ كَا اِسْ جِيْرُ كُو اَوِي جَا هُوْنِ كَا نِي رَكُوْنِ كَا تُو اَسْ مِيْنِ بَا وَجُو جَدِيْ هُوْنِي كِي اَخِيَارِ بَا قِي رِيْتَا هِي رَوَايَتُ كِيَا اِسْمَدِيْثُ كُو بَجَارِيْ اَوِي سَلَمُ نِي دُو سَرِي حَدِيْثُ وَعَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَابِعَا اَلْمَتَابِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَا اِجْبَارَ مِنْ بَيْعِهِمَا اَلْمُتَّفَقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فَاِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَيْنٌ خِيَارٍ فَقَدْ وَجِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ^{ترجمہ} اور روایت ہو اسی سے
 کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت خرید و فروخت کریں بائع اور مشتری پر
 ہر ایک ان میں سے اختیار رکھتا ہو اپنی بیع میں جب تک کہ نہ جدو جہد ہو یا جو بیع انکی
 بشرط اختیار کے جس وقت کہ ہوگی بیع انکی بشرط اختیار کے پس تحقیق وجہ ہوا اختیار نہ
 کیا اس حدیث کو مسلم نے تیسری حدیث **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَجْتَمَعَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ^{ترجمہ} اور روایت ہو اسی سے کہ اسنا سینے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بائع اور مشتری ساتھ اختیار کے ہیں جب تک کہ نہ جدو جہد
 مگر یہ کہ شرط کریں اختیار کی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن مجید ہے چوتھی حدیث
عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَائِعُ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا تَكُنَّ صَفْقَةً
 خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَفَارِقَهُ خَشْيَةً أَنْ يَسْتَقِيلَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
 وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّاحِقُطِيُّ وَأَبُو خُرَيْمَةَ وَأَبُو الْجَارُودِ وَفِي
 رِوَايَةٍ حَتَّى يَتَفَرَّقَا مِنْ مَكَانٍ نَهَيْتُ ^{ترجمہ} روایت ہو عمرو بن شعیب سے اللہ تعالیٰ
 عنہ سے نقل کی اس نے اپنے باپ سے اس نے اسکے دادا سے مقرنی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے مختار ہیں پھر نے کے جب تک کہ جدو جہد نہ ہو مگر
 یہ کہ جو بیع خیار اور حلال نہیں ہو کہ جدا ہو اس سے خوف ہو اسکے کہ پھر وہی سکوت اور
 کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور دارقطنی اور ابن خریز اور
 ابن جازو نے اور ایک روایت میں جب تک کہ جدو جہد نہ ہو جبکہ سولہ فائدہ کہا
 ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **وَبَاخُوْنِ** حَدِيثٌ عَنْ حَكِيمَةَ بِنْتِ حَزْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

ترجمہ
 زیدی صاحب الکلیف
 مسند ابن جہر
 مسند ابن ابی شیبہ
 المسند المصنوع
 اور ترمذی صاحب
 مسند ابن جہر
 مسند ابن ابی شیبہ
 ابن جہر صاحب
 ابن جہر صاحب

فَإِنَّكَ تَأْوِيلُنَا بَوْرَكَ لَهَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كُنَّا وَكَذَلِكَ حَقَّتْ بَرَكَتُهُ
بَيْعِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ تَرْجِمَهُ رَوَايَتُ هُوَ حَكِيمُ بْنُ حَسْرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعَى كَمَا نَرَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَعَ أَوْ شَتْرَى سَاهِدَ خِيَارِ كَيْسٍ حَبِ تَكْ نَحْبُ يَوْهَنَ
أَوْ أَرْجَحُ كَمِينَ بَالِغٍ أَوْ شَتْرَى (بَعْنِي بِرِصْفَتِ بَعِ أَوْ شَتْرَى اسْكَ كَيْ) أَوْ بَيَانِ كَيْ
عَيْبِ مَبِيعِ أَوْ شَتْرَى كَيْ بَرَكَتِ دِي جَانِي بَعِ وَاسْطَانِ دُولُ كَيْ بِرِصْفَتِ مَبِيعِ كَيْ جَوِجِي
اُنْكَ كُو أَوْ أَرْجَحِيَا بِعَيْبِ أَوْ جَوِثُ بَرِ لِي دَوِ كِي جَانِي بَعِ بَرَكَتِ اُنْكَ بَجِيئِي كَيْ جَوِجِي كِي
رَوَايَتُ كِيَا اِسْ حَدِيثُ كُو بَخَارِي اِسْمُ لَمْ

مسئلہ شصت و پنجم

اور ایک مسئلہ امام عظیمؒ کا مخالف پیغمبر صلعم کی تین حدیثوں کے یہ ہر جو کہ ہدایہ
اور کنز الدقائق وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے مَنْ بَاعَ ثَمْرَةً لَمْ يَبْدُ
صَلَاتُهَا أَوْ قَدْ بَدَأَ أَجَاذَ الْبَيْعِ بَعْنِي جَوْشَخْصُ كَيْ بِجِيئِي بِلِ كَيْ نَمِينَ ظَاهِرِ شَتْرَى
اِسْكَ يَظَاهِرِ مَوْجِبُ كِي اِسْكَ جَابِرِ بَعِ اِسْكَ اُورِ يَنْدَرِ بِاِمَامِ عَظِيمِ كَابِ سَوَامِ
عَظِيمِ نِي اِسْ سَلَامِ مَنِ خِلَافِ كِيَا بَعِ اِنْ تِنِ حَدِيثُونِ كَا بِسَلِ حَدِيثِ
عَنْ اَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ زَهْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى يَبْدُ وَصَلَاتُهَا نَحْيَ الْبَايَعِ وَالْمُبْتَاعِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاتِهَا قَالَ حَتَّى تَذْهَبَ
عَاهَتُهُ تَرْجِمَهُ رَوَايَتُ هُوَ ابْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَعَى كَمَا مَنَعَ فَرَمَا رَسُوْلُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَعَ سَعَى سِيُو كِي جِيئِي كَيْ ظَاهِرِ مَوْجِبُ اِسْكَ مَنَعَ فَرَمَا بِجِيئِي اُورِ
خَزِيدُ رَوَا لِي كُو رَوَايَتُ كِيَا اِسْ حَدِيثُ كُو بَخَارِي اِسْمُ لَمْ اُورِ اِسْكَ اُورِ اِسْكَ رَوَايَتُ مَنِ كَيْ جَوِجِي
بُو جِيئِي جَاتِي تَوِي كَيْ سَا سَكِي فَرَمَاتِي جَوِجِي تَكْ كَيْ جَاتِي بِرِصْفَتِ اِسْكَ دَوِ سَرِي
حَدِيثُ عَنْ اَتَيْسَ زِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اللہ تعالیٰ عنہ کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگے جا ملو تم قافلے سے
کہ لایا ہو غلبہ وغیرہ پہر جو جا ملا اس سے اور خرید اس سے پس جس وقت کہ آوے بازار میں
پس وہ محتاط رہو در بیان یہی نے اور کہنے کے رویت کیا یہ حدیث کو مستحکم

مسئله شصت و هشتم

اور ایک سلسلہ اعظم کا مخالف صحیح حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہائیکہ اور شرح وقایہ اور کنز
الدرقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا
ہے یَعْقِلُ نِكَاحَهُ لِحُكْمِهِ الْعَاقِلَةُ الْمُبَالِغَةُ بِصُكَّائِهَا وَإِنِ لَمْ يَتَّعِدْ عَلَيْهَا
وَلَوْ يَكْرَاهِي كَانَتْ أَوْثَنًا بَعْدَكَ إِنِّي خَشِيفَةٌ وَإِنِّي يَوْسُفٌ فِي ظَاهِرِ الْمَرْأَةِ
ترجمہ یعنی منعقد ہوتا ہے نکاح عورت آزاد عاقلہ بالغہ کا اسکی مرضی کے ساتھ اور
اگر چاہے نکاح اسکے ولی نے نہ کیا ہو عورت خواہ باکرہ ہو خواہ ثیبہ ہو امام عظیم
اور ابی یوسف کو مذہب میں بیچ ظاہر روایت کو سو امام عظیم اور انکے شاگرد ابی یوسف
نے اس مسلمین خلاف کیا ہوا ان پانچ حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا امْرَأَةُ
لَكَتُ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلَيْتَ أَفْنَكَا حُجَّاهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْهَذَا الْمَهْرُ بِمَا
اسْتَحْلَمْتَ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنْ اسْتَحْمَرُوا فَقَالَتْ لَطَانٌ وَلِيٌّ مِنْ كَلَا وَلِيٍّ لَهُ دَوَاهُ
أَحْمَلُ وَالْبُودَا وَدَوَالِ التُّرْمِذِيُّ وَحُكْمُهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ
ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بولی فرمایا رسول اللہ صلوٰ اللہ علیہ وسلم نے جس
عورت نے نکاح کیا بلا اذن اپنے ولی کو تو نکاح اسکا باطل ہے بہر اگر صحبت کی اس نے تو اسکو
واسطو مہر ہے اس سبب کہ خدمت لی فرج سے اسکے بہر اختلاف کرین ولی تو سلطان ولی
ہے اسکا جسکا کوئی ولی نہیں ہو میت کیا احمدیث کہ احمد اس ابوداود اور ترمذی نے اور
صحیح کہا اسکو ابوعوانہ اور ابن حبان اور حاکم نے ابوداود اور ترمذی نے فقط

۱۰
 چاہت ہے ہمارے ہر
 خانی چاہی چاہی ہو تو نکلتا
 کے چاہی ہو تو نکلتا
 بن اور سچ اور
 نکلتا کے ہر
 کنز الدخان کلان
 چاہی ہو تو نکلتا
 میں اور ہر
 دلی کے چاہی ہو تو نکلتا
 میں بن اور خانی
 عالمی چاہی ہو تو نکلتا
 کے چاہی ہو تو نکلتا
 میں ہے
 صلیب بن اور
 بن اور
 تونی چاہی ہو تو نکلتا
 کے میں ہے

فَكَانَ حُجَّتًا بَاطِلًا كَوْنُ تَمِينٍ بَارِئًا رَوَيْتُ كَيْسًا هُوَ أَوْ كَمَا تَزِيدِي نَعْنِي بِهَذَا حَدِيثٍ حَسَنٍ وَأَوْ تَمِينًا
 كَيْسًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ النَّضَارِيُّ أَوْ تَمِينًا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَوْ تَمِينًا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَوْ تَمِينًا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ
 ابْنُ جَرِيرٍ هُوَ مَانِدٌ سَمِعْتُ دُوسَرِي حَدِيثَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوجُوا الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ وَلَا
 تَزُوجُوا الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا فَإِنَّ الشَّرَّاءَ نَيْتَهُ الَّتِي تَزُوجُ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
 وَاللَّاحِظُ فِي وَرِجَالِهِ نَفَاتٌ تَرْجِمُهُ رَوَيْتُ هُوَ ابْنُ سُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 كَمَا فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحُ كِسْفِ عَمْرٍاءَ كِسْفِ عَمْرٍاءَ كِسْفِ عَمْرٍاءَ
 كِسْفِ عَمْرٍاءَ كِسْفِ عَمْرٍاءَ كِسْفِ عَمْرٍاءَ كِسْفِ عَمْرٍاءَ كِسْفِ عَمْرٍاءَ كِسْفِ عَمْرٍاءَ
 حَدِيثٌ كَوْنُ ابْنِ مَاجَةَ أَوْ دَارِ قُطَيْبٍ نَعْنِي أَوْ رَوَيْتُ أَيْسَكَةَ مَعْتَبِرَةً مِّنْ كَمَا شَاوُكَانِي نَعْنِي
 نِيلَ الْاَوْطَارِ مِّنْ كَمَا اسْتَدْرَجَ مِّنْ كَمَا اسْتَدْرَجَ مِّنْ كَمَا اسْتَدْرَجَ مِّنْ كَمَا اسْتَدْرَجَ
 مَوْقُوفٌ هُوَ نَا سَكَا هُوَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ دَارِ قُطَيْبٍ مِّنْ هُوَ كِسْفِ عَمْرٍاءَ كِسْفِ عَمْرٍاءَ
 هُوَ يَنْعِي بَدُونِ اَوْ تَمِينٍ كَوْنُ تَمِينٍ كَوْنُ تَمِينٍ كَوْنُ تَمِينٍ كَوْنُ تَمِينٍ كَوْنُ تَمِينٍ
 ابْنُ جَرِيرٍ نَعْنِي كَمَا لِيَا هُوَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَوْ كَيْسًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَوْ كَيْسًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
 تَمِينِي حَدِيثَ عَنْ أَبِي مُوَيْلَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكَحُ إِلَّا بِوَلِيِّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
 وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّاحِظُ فِي وَرِجَالِهِ نَفَاتٌ تَرْجِمُهُ رَوَيْتُ هُوَ ابْنُ سُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فَرَمَا كَمَا نَعْنِي نِكَاحُ بَغِيرَةِ كِسْفِ عَمْرٍاءَ كِسْفِ عَمْرٍاءَ
 أَوْ ابْنُ دَاوُدَ أَوْ ابْنُ مَاجَةَ أَوْ دَارِ قُطَيْبٍ نَعْنِي فَائِلٌ كَمَا شَاوُكَانِي نَعْنِي نِيلَ الْاَوْطَارِ مِّنْ
 رَوَيْتُ كَيْسًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَوْ كَيْسًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَوْ كَيْسًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
 حَاكِمٌ نَعْنِي اسْتَدْرَجَ مِّنْ كَمَا اسْتَدْرَجَ مِّنْ كَمَا اسْتَدْرَجَ مِّنْ كَمَا اسْتَدْرَجَ
 بَنِي صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَوْ كَيْسًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
 بَنِي صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَوْ كَيْسًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ہذا کا موطح پر پہا اول یہ کہ سہیث سہیر اومنین کہ بدون ولی کو عورت شوہر دیدہ اگر نکاح اپنا
آپ ہی کر لے تو جائز ہے بلکہ مرد اس کے یہ ہے کہ نکاح ہسکا ولی بدون ہسکی رضا کو نہیں کر سکتا
ہے دوم عورت کو ولی کو نکاح کا اذن لینے کے باب میں صاف صاف اور صحیح صحیح حدیثیں
ہیں اور یہ حدیث صحیح کہ نہیں ہے اور حدیث صحیح کے ہوتے ہوئے غیر صحیح پر عمل جائز نہیں ہوتا
اسی طرح لکھا ہے نو نوی نے شرح صحیح مسلم میں اور شوکانی نے نیل الاوطار میں اور
زرقانی نے شرح موطا امام مالک میں ۔

مسئله شصت و نهم

اور ایک سلا امام عظیم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں پر لکھا ہے اذْ أَخْرَجَ أَحَدُ الرَّوَّاجَيْنِ إِلَيْنَا مِنْ ذِي الْحَرَبِ مُسْلِمًا وَقَعَتْ الْبَيْتُونَةُ بَيْنَهُمَا يَنْفَعُ الْكَافِرَ فَرَمَوْا اسکی عورت مسلمان ہو کر دار الحرب و دارالسلام میں آ جاوے تو انکا نکاح اسپین ہنہین ہوتا ٹوٹ جاتا ہے اور یہ نذر یہاں امام عظیم کا ہے سو امام عظیم نے اس مسلمین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّيْعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَلَمْ يُجِزْ نِكَاحَ زَوْجِهَا وَهُوَ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ تَرْجُمَهُ رَوَيْتُ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَ كَہ پیری بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب ابی العاص بن ربیع کو تھپہ برس کے ساتھ پہلے نکاح کے اور نہ نکاح نیا کیا اسکا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو احمد اور حاکم نے

مسلمہ مفتادوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چار حدیثوں کے یہ جو کہ ہدایہ اور شرح وقفا

فَكَيْفَ تَعْمَلُ مِثْلَهَا تَرْجُمَہ یعنی اور اگر آزاد مرد کو نکاح کیا عورت کو اور پر خدشتہ سہمی کے یہ
 کہ خدمت کر رہی سہمی کے یہ کہ خدمت کر رہی سہمی ایک برہنہ اور پر تعلیم کرنے قرآن کو پس اسطے
 اسکو بے مہر مثل اسکا فائدہ یعنی اگر نکاح کر رہی عورت اور مہر مقرر کر رہی اسکے برہنہ
 دن کی خدمت کرنی یا قرآن پڑھنا اسکو تو یہ مہر باندھنا اسکو کافی نہ ہوگا اور مہر مثل اسکو دنیا
 اور دنیا اور نیز سہل نام عظم کا ہے سوا امام عظم نے اس سہمی میں خلاف کیا ہو سجدت کا
 عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَاءَتْهُ أَمْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَتَقَامَتْ طَوِيلًا
 فَتَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَوِّحِي لِي بَأَن لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيهَا حَاجَةٌ فَقَالَ
 هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ نُصَدِّقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا قَالَ فَانْتَبِزْ
 وَكُوَحَاثِمًا مِّنْ حَدِيدٍ فَانْقَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةٌ كَذَايَ سُورَةٌ
 كَذَا فَقَالَ نَذَرْتُكَ لَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ انْطَلِقْ
 فَقَدْ رَوَّجْتُكَ لَهَا نَحْلَهُمَا مِنَ الْقُرْآنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ تَرْجُمَہ روایت ہو سہل بن سعد
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک عورت اور کہا اے
 یا رسول اللہ تجھ پر بخشی میں نے جان اپنی وسطیٰ آپ کے اور کٹری رہی میری تاک (یعنی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم ساکت تھی کچھ جواب بہت نیست کا ندیا پس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول
 اللہ نکاح کر دو میرا اس سے یعنی حکم کرو اسکو نکاح کر دینا مجھے یہ اگر نہیں ہو ایک سو سین کہ چاہت
 پس فرمایا حضرت تو کیا ہو تیری وہ پاس کچھ چیز کہ مہر میں دیکو تو اسکو کہا اس شخص نے کہ نہیں میر
 پاس کچھ مگر تہ بند میرا یہ فرمایا حضرت پس فرمونا لا (یعنی کوئی چیز) اور اگر چہ ہوا کیلنگوٹھی لہو
 کی پس فرمونا اُس نے اور نہ بائی کوئی چیز پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ساتھ
 تیری قرآن کو کچھ (یعنی تجھ کو کچھ قرآن یاد ہو) کہا اس شخص نے کہ ہاں سورہ فلاحی اور فلاحی

باب النکاح
 باب النکاح
 باب النکاح

پس فرمایا نکاح کر دیا سینے تیرا اس کے بعد بیس چنیر کے کے ساتھ تیرا ہے قرآن ہو اور ایک
 روایت میں ہے کہ کہا پس تحقیق نکاح کر دیا سینے تیرا اس کے بعد بیس کھلا اسکو قرآن ہو ورنہ
 کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ یہ حدیث دلیل ہے
 اس پر کہ جائز ہے مقرر کرنا مہر کا قرآن کی سورتیں پڑھاؤ اور یہی جائز ہے قرآن پڑھا کر اسکی
 پڑھائی لینا اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور اس بات کے قائل ہیں عطاء اور حسن بن صالح اور
 مالک اور اسلمی وغیرہ اور ایک جماعت میں اسکی نہیں ہوئی اور انہیں میں سے میں نے نہری
 اور ابو حنیفہ اور یہ حدیث اور حدیث صحیح **اِنَّ اَحْمَدًا اَخَذَ كَمَا عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ** نیز
 تحقیق زیادہ تر لائق ہے وہ چنیر کو تم اور اس کے مزدوری الہ کی کتاب ہے یہ دونو حدیثیں
 رد کرتی ہیں اس شخص کے قول کو جو منع کرتا ہے اسکو اور نقل کیا قاضی عیاض نے کہ جائز ہے
 مزدوری لینا قرآن کے پڑھانے پر نزدیک تمام علماء کے سوا ابو حنیفہ کے اور زر قانی شرح
 موطا امام مالک میں لکھا کہ قرآن کی پڑھائی لینا جائز ہے اور اسی کو قائل ہیں جمہور اور ترمذی
 امام لیکن راجحانا ہے اسکو ابو حنیفہ اور اسکے شاگردوں اور ایک جماعت نے انتہی اور نہری
 اور ابو حنیفہ وغیرہ جو لوگ کہ عورت کا مہر قرآن کی سورتیں اسکو پڑھاؤ یا دینی باندہ ہو کے جو ان کے قائل
 نہیں ہیں دلائل ان کے اس باب میں یہ ہیں پہلی دلیل سعید نے اپنی سنن میں روایت کی
 ہے ابی النعمان ازوی سے کہ نکاح کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا اور
 (پڑھاؤ دینے) سورتوں کو قرآن ہو پھر فرمایا نہ ہو گا واسطے کہ یہ بعد تیرے یہ مہر سو جواب اسکی
 یہ ہے کہ کہا ابن تیمیہ نے منشی الاخبار میں کہ یہ حدیث مرسل ہے اور کما شکاکانی نے نیل الاوطار
 میں کہ یہ حدیث مرسل ہے اور اسکے بعض راویوں میں جمالت ہے اور حدیث مرسل لائق حجت
 پکڑنے کے نہیں ہوتی دوسری دلیل ابو داؤد میں کہ کہا محمد بن شداد کہ تھا کہ
 مکحول کہ قرآن کی (سورتیں مہر مقرر کرنا جائز نہیں واسطے کسی کے بعد رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے اور روایت کی ہے ابو عوانہ نے طریق لیث بن سعد سے اسکی سو جواب

۱۰
 بعض صحیح مسلم پر روایت ہے
 کہ عطاء اور حسن بن صالح
 نیز زر قانی
 ۱۱
 نیز زر قانی امام مالک
 ۱۲
 نیز زر قانی امام مالک
 ۱۳
 نیز زر قانی امام مالک
 ۱۴
 نیز زر قانی امام مالک
 ۱۵
 نیز زر قانی امام مالک
 ۱۶
 نیز زر قانی امام مالک
 ۱۷
 نیز زر قانی امام مالک
 ۱۸
 نیز زر قانی امام مالک
 ۱۹
 نیز زر قانی امام مالک
 ۲۰
 نیز زر قانی امام مالک
 ۲۱
 نیز زر قانی امام مالک
 ۲۲
 نیز زر قانی امام مالک
 ۲۳
 نیز زر قانی امام مالک
 ۲۴
 نیز زر قانی امام مالک
 ۲۵
 نیز زر قانی امام مالک
 ۲۶
 نیز زر قانی امام مالک
 ۲۷
 نیز زر قانی امام مالک
 ۲۸
 نیز زر قانی امام مالک
 ۲۹
 نیز زر قانی امام مالک
 ۳۰
 نیز زر قانی امام مالک
 ۳۱
 نیز زر قانی امام مالک
 ۳۲
 نیز زر قانی امام مالک
 ۳۳
 نیز زر قانی امام مالک
 ۳۴
 نیز زر قانی امام مالک
 ۳۵
 نیز زر قانی امام مالک
 ۳۶
 نیز زر قانی امام مالک
 ۳۷
 نیز زر قانی امام مالک
 ۳۸
 نیز زر قانی امام مالک
 ۳۹
 نیز زر قانی امام مالک
 ۴۰
 نیز زر قانی امام مالک
 ۴۱
 نیز زر قانی امام مالک
 ۴۲
 نیز زر قانی امام مالک
 ۴۳
 نیز زر قانی امام مالک
 ۴۴
 نیز زر قانی امام مالک
 ۴۵
 نیز زر قانی امام مالک
 ۴۶
 نیز زر قانی امام مالک
 ۴۷
 نیز زر قانی امام مالک
 ۴۸
 نیز زر قانی امام مالک
 ۴۹
 نیز زر قانی امام مالک
 ۵۰
 نیز زر قانی امام مالک
 ۵۱
 نیز زر قانی امام مالک
 ۵۲
 نیز زر قانی امام مالک
 ۵۳
 نیز زر قانی امام مالک
 ۵۴
 نیز زر قانی امام مالک
 ۵۵
 نیز زر قانی امام مالک
 ۵۶
 نیز زر قانی امام مالک
 ۵۷
 نیز زر قانی امام مالک
 ۵۸
 نیز زر قانی امام مالک
 ۵۹
 نیز زر قانی امام مالک
 ۶۰
 نیز زر قانی امام مالک
 ۶۱
 نیز زر قانی امام مالک
 ۶۲
 نیز زر قانی امام مالک
 ۶۳
 نیز زر قانی امام مالک
 ۶۴
 نیز زر قانی امام مالک
 ۶۵
 نیز زر قانی امام مالک
 ۶۶
 نیز زر قانی امام مالک
 ۶۷
 نیز زر قانی امام مالک
 ۶۸
 نیز زر قانی امام مالک
 ۶۹
 نیز زر قانی امام مالک
 ۷۰
 نیز زر قانی امام مالک
 ۷۱
 نیز زر قانی امام مالک
 ۷۲
 نیز زر قانی امام مالک
 ۷۳
 نیز زر قانی امام مالک
 ۷۴
 نیز زر قانی امام مالک
 ۷۵
 نیز زر قانی امام مالک
 ۷۶
 نیز زر قانی امام مالک
 ۷۷
 نیز زر قانی امام مالک
 ۷۸
 نیز زر قانی امام مالک
 ۷۹
 نیز زر قانی امام مالک
 ۸۰
 نیز زر قانی امام مالک
 ۸۱
 نیز زر قانی امام مالک
 ۸۲
 نیز زر قانی امام مالک
 ۸۳
 نیز زر قانی امام مالک
 ۸۴
 نیز زر قانی امام مالک
 ۸۵
 نیز زر قانی امام مالک
 ۸۶
 نیز زر قانی امام مالک
 ۸۷
 نیز زر قانی امام مالک
 ۸۸
 نیز زر قانی امام مالک
 ۸۹
 نیز زر قانی امام مالک
 ۹۰
 نیز زر قانی امام مالک
 ۹۱
 نیز زر قانی امام مالک
 ۹۲
 نیز زر قانی امام مالک
 ۹۳
 نیز زر قانی امام مالک
 ۹۴
 نیز زر قانی امام مالک
 ۹۵
 نیز زر قانی امام مالک
 ۹۶
 نیز زر قانی امام مالک
 ۹۷
 نیز زر قانی امام مالک
 ۹۸
 نیز زر قانی امام مالک
 ۹۹
 نیز زر قانی امام مالک
 ۱۰۰
 نیز زر قانی امام مالک

اعتبار ہو بعد دو برس کے دودھ پلانیکا اور تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن
اور نیل المرام میں تفسیر آیات الاحکام میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس
آیت میں دو برس ابوحنیفہ کے قول کا اس لیے کہ ابوحنیفہ کے نزدیک مدت دودھ پلانیکی اڑھائی
برس ہے اور اس میں دو برس ابوحنیفہ کے شاگرد زفر کے قول کا بھی اس لیے کہ اسکے
تذریک مدت دودھ پلانیکی تین برس ہے تیسری آیت فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ لقمان میں
تَحْلَمُهُ أُمُّهُ وَهَذَا عَلَى وَهْنٍ وَفَصَالَهُ فِي عَامَيْنِ یعنی اُمّاتی ہے ہکومان اگر
سستی ہو اور پستی کے اور دودھ چھوڑنا اسکا بیچ دو برس کے ہے **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَا رِضَاعَ إِلَّا فِي الْخَوْلَيْنِ رَوَاهُ الذَّاقَطْنِيُّ وَابْنُ
عَدِيٍّ قَرْنُوْعًا وَمَوْقُوفًا وَبَحَّاحًا الْمَوْقُوفُ ترجمہ اور روایت ہے ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہیں دودھ چھوڑنا اگر دو برس میں روایت کیا احمدیث کو داقطنی
اور ابن عدی نے سند فرج سے اور موقوف ہے اور ترجمہ دی دونوں کے موقوف کوف
کہا ترجمہ نے دودھ پینا نہیں حرام کرنا مگر جو کم ہو دو برس ہو اور جو ہو بعد دو برس بچے
کے پس تحقیق نہیں حرام کرنا کسی چیز کو اور علی اسیر ہے اکثر اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابہ وغیرہ لوگوں کا (یعنی تابعین اور تبع تابعین کا) اور کہا ابن ہمام نے
فتح القدیر میں کہ مدت دودھ چھوڑانکی نزدیک امام محمد اور ابویوسف اور امام شافعی
اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے دو برس ہے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح
مسلم میں کہ تمام علماء اصحاب اور تابعین اور علماء مشرورین کے جو پہلو گند چکر میں اور سوقت
میں ہو جو کہ میں یہی کہتے ہیں کہ نہیں ثابت ہوئی حرمت مگر ساتھ دودھ پلانیکے کم
دو برس میں لیکن (تمام جہان کے خلاف) ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ اڑھائی برس میں
حرمت ثابت ہوتی ہے انتہی

مسئلہ منقاد و چهارم

علیٰ تفسیر فتح البیان
چنانچہ ابوبکر کے بعد اہل
کے طائفت میں اور نبیل المرام
کے طائفت علی بن ابی طالب
طائفت علی بن ابی طالب
خان کریمت میں ہے
آیت پلانیکا اور
سورہ لقمان کے احکام
میں ہے
مناد المرام کے باب احکام
میں ہے
ترجمہ چنانچہ احمدی دہلی
کے صفحہ ۱۹ میں ہے
چنانچہ فتح البیان
درائش کے حوالہ سے
۱۳۱ میں ہے
عبادت شریعت میں
چنانچہ درائش کے حوالہ سے
کے صفحہ ۱۹ میں ہے

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کریمہ ہے جو کہ
 ہدایہ اور فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں
 لکھا ہوگا یُقْبَلُ فِي الرِّضَاءِ شَهَادَةُ النِّسَاءِ یعنی واسطے ثبوت رضاع کے
 عورتوں کی گواہی قبول نہیں جاورے اور یہ مذہب امام عظیمؒ ہے سوا امام عظیمؒ نے
 اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے حدیث کا حُكْمُ عَقْبَةُ نَزَائِلِ كَرِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمِّ حَيْبِ بِنْتَ أَبِي أَهَابٍ نَحْمَتِ أُمْرَأَةً فَقَالَتْ قَدْ
 ارْضَعْتُكُمَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ
 فَقَارَ قَهَا عَقْبَةُ وَتَكَتْ زَوْجًا خَيْرٌ رَوَاهُ الْجَارِيُّ تَرْجِمُهُ رَوَايَتُ هُوَ عَقْبَةُ
 بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق اس نے نکاح کیا بھیجے کی مان کو جو بیٹی
 تھی ابی اہاب کی بہرائی ایک عورت اور بولی سینے دودھ دیا ہے تم دونوں کو بہرہ پہنچا
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا کہ کیا ہوگا اور تحقیق کہا گیا سو کہا گیا بہرہ جدا
 کر دیا عقیقہ بنے اور نکاح کیا عورت نو دوسرے کو روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے
فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ واسطے
 ثبوت رضاع کے ایک اکیلی عورت کی گواہی ہی قبول ہے اور وجہ یہ عمل سپر اور ہی
 مردی ہے عثمانؓ اور ابن عباسؓ اور زہریؓ اور حسنؓ اور سحاقؓ اور اوزاعیؓ اور احمد بن
 حنبلؓ اور ابی عبییدہؓ لیکن کہا ابی عبییدہؓ نے کہ وجہ یہ عمل مرد پر ساتھ گواہی دینے کو
 کے پرچہ اگر دی خود ہی عورت کو اور زمینیں یہ وجہ حکم اسکا حاکم پر یعنی حاکم کے
 کہنے پر حصر نہ رکھے خود ہی اسکو جدا کر دی

مسئلہ مفتاد و پیغمبر

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کریمہ ہے جو کہ

۱۔ حدیث
 ۲۔ حدیث
 ۳۔ حدیث
 ۴۔ حدیث
 ۵۔ حدیث
 ۶۔ حدیث
 ۷۔ حدیث
 ۸۔ حدیث
 ۹۔ حدیث
 ۱۰۔ حدیث
 ۱۱۔ حدیث
 ۱۲۔ حدیث
 ۱۳۔ حدیث
 ۱۴۔ حدیث
 ۱۵۔ حدیث
 ۱۶۔ حدیث
 ۱۷۔ حدیث
 ۱۸۔ حدیث
 ۱۹۔ حدیث
 ۲۰۔ حدیث
 ۲۱۔ حدیث
 ۲۲۔ حدیث
 ۲۳۔ حدیث
 ۲۴۔ حدیث
 ۲۵۔ حدیث
 ۲۶۔ حدیث
 ۲۷۔ حدیث
 ۲۸۔ حدیث
 ۲۹۔ حدیث
 ۳۰۔ حدیث
 ۳۱۔ حدیث
 ۳۲۔ حدیث
 ۳۳۔ حدیث
 ۳۴۔ حدیث
 ۳۵۔ حدیث
 ۳۶۔ حدیث
 ۳۷۔ حدیث
 ۳۸۔ حدیث
 ۳۹۔ حدیث
 ۴۰۔ حدیث
 ۴۱۔ حدیث
 ۴۲۔ حدیث
 ۴۳۔ حدیث
 ۴۴۔ حدیث
 ۴۵۔ حدیث
 ۴۶۔ حدیث
 ۴۷۔ حدیث
 ۴۸۔ حدیث
 ۴۹۔ حدیث
 ۵۰۔ حدیث
 ۵۱۔ حدیث
 ۵۲۔ حدیث
 ۵۳۔ حدیث
 ۵۴۔ حدیث
 ۵۵۔ حدیث
 ۵۶۔ حدیث
 ۵۷۔ حدیث
 ۵۸۔ حدیث
 ۵۹۔ حدیث
 ۶۰۔ حدیث
 ۶۱۔ حدیث
 ۶۲۔ حدیث
 ۶۳۔ حدیث
 ۶۴۔ حدیث
 ۶۵۔ حدیث
 ۶۶۔ حدیث
 ۶۷۔ حدیث
 ۶۸۔ حدیث
 ۶۹۔ حدیث
 ۷۰۔ حدیث
 ۷۱۔ حدیث
 ۷۲۔ حدیث
 ۷۳۔ حدیث
 ۷۴۔ حدیث
 ۷۵۔ حدیث
 ۷۶۔ حدیث
 ۷۷۔ حدیث
 ۷۸۔ حدیث
 ۷۹۔ حدیث
 ۸۰۔ حدیث
 ۸۱۔ حدیث
 ۸۲۔ حدیث
 ۸۳۔ حدیث
 ۸۴۔ حدیث
 ۸۵۔ حدیث
 ۸۶۔ حدیث
 ۸۷۔ حدیث
 ۸۸۔ حدیث
 ۸۹۔ حدیث
 ۹۰۔ حدیث
 ۹۱۔ حدیث
 ۹۲۔ حدیث
 ۹۳۔ حدیث
 ۹۴۔ حدیث
 ۹۵۔ حدیث
 ۹۶۔ حدیث
 ۹۷۔ حدیث
 ۹۸۔ حدیث
 ۹۹۔ حدیث
 ۱۰۰۔ حدیث

مذہب اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ ملکی
اور فتاویٰ قاضی خان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہی قلیل الرصاع وکثیرہ
سواء اذا احصل فی مدۃ الرصاع یتعلق بہ الخیریم یعنی تمور اور بہت دودھ
پیارا برابر ہے جبکہ مدت رصاع کے اندر موجود تعلق رکھتا ہے ساتھ اس کے حرام ہونا اور
یہ مذہب امام عظیم کا ہے سو امام عظیم نے اس سلا میں خلاف کیا ہے ان محدثین کا پہلے
حدیث عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لا یخدر من المصۃ والمصتان رواہ مسلم ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں حرام کرتا ہر ایک باج
اور دو بار جو سنا روایت کیا احمد حدیث کو مسلم نے دوسری حدیث و عن
قالت کان فیما أنزل من القرآن عشر رضعات معلومات یخدر من ثم
لینخ یخس معلومات فتوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و هو
فیما یخس من القرآن رواہ مسلم ترجمہ اور روایت ہے اسی کو بولی تمہیں
چیز میں جو آری قرآن سے دس رضعاتیں جو معلوم ہیں حرام کرنی میں بہر نسخ
ہو میں ساتھ باج کے جو معلوم ہیں بہر وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور وہ اس میں ہر جوڑ باج تا ہے قرآن سے روایت کیا احمد حدیث کو مسلم نے فائدہ
کہ اشوکانی نے نیل الاوطار میں کہ ابن سعد اور حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن الزبیر
اور عطا اور طاؤس اور سعید بن جبیر اور عروہ بن زبیر اور لیث بن سعد اور شافعی اور
احمد بیچ ظاہر مذہب اپنے کے اور اسحاق اور ابن خرم اور جماعت اہل علم کا یہی مذہب
ہے کہ باج بار دودھ جو سنا حرام کرتا ہے اور باج بار سے کم جو سنا حرام نہیں کرتا
اور دلیل انکی ہی حدیثیں ہیں (یعنی جو کہ اوپر مذکور ہیں) اور روایت کی گئی
ہے یہی بات امام علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وحی اناری گئی بیچ قضیہ تیرے کے اور عورت تیری کے پس جا اور بلا عورت اپنی کو کہا سہل نے پس لعان کی دونوں نے (یعنی میان بیوی نے مسجد میں اور میں تھا ساتھ اور لوگوں کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے دونوں لعان سے کہا عومیر نے جوڑ بولا میں اس پر یا رسول اللہ اگر کہوں میں اسکو بہر طلاق دی اسکو تین بار پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو اگر لاؤ یہ عورت بچہ کو (یعنی جو اسکے حمل میں ہے) سیاہ رنگ اور بہت کالی ہوں آنکھیں اسکی اور بڑی ہوں کولی اور بہرا ہوا ہو گوشت دونوں لیون میں پس نہیں لگا کرو رنگا میں عومیر کو مگر یہ کہ سچ کہا اس نے اسپر (یعنی جس شخص کی طرف نسبت زنا کی تھی وہ ایسا ہی تھا پس اگر بچہ اس طرح پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اسکے نطفے سے ہے اور اگر لائے بچہ سرخ رنگ گویا کہ باسنی کے رنگ کا ہے پس نہیں لگا کرو رنگا عومیر کو مگر کہ جوڑ بولا اسپر (یعنی عومیر سرخ رنگ کا تھا اگر بچہ سرخ رنگ کا ہوا تو عومیر ہی کا ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جوڑا ہے بہتان کیا بیوی پر پس لامی بچہ کو اس صفت پر کہ بیا کیا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کر کے عومیر کی ہے (یعنی اس نے ان کی صورت کا جتا) پس تھان کا بیچہ اسکے نسبت کیا جاتا تھا طرف مان اپنی کی (یعنی جو جب نامی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَوْلَدُ الْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحُجَّیْنِ یعنی بیٹا صاحب فراش کا ہے اور زانی کو محرومی ہے) روایت کیا احمد بن حنبل اور مسلم نے۔

۱۷
عبارت صحیحہ
فارسی جاباؤنکندہ
کے طبع و تحریر
۱۷

مسئلہ مفاہ و مہتمم

امام ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالفت پیغمبر کی صحیح حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایت و غفرہ فیہ
کتاب ابن مین لکھا ہے فَإِنْ كَانَتْ أَقَلُّ مِنْ عَشْرَةٍ دَرَاهِمٍ عَرَفَهَا أَيَا مَا وَارَتْ كَانَتْ
عَشْرَةً فَصَاعِدًا عَرَفَهَا حَوْكًا وَقِيلَ الصَّحِيحُ إِنَّ شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْمَقَادِيرِ لَيْسَ
بِلَازِمٍ وَيُقَوِّضُ إِلَى رَأْيِ الْمُكْتَطِبِ يَعْرِفُهَا عَلَى أَنْ تَغْلِبَ عَلَى ظَنِّهِ أَنْ

پری مولیٰ چیز پانے کے بیان میں

صَاحِبًا لَا يَطْلُبُهَا بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ يَصْدَقُ بِهِ تَرْجُمَہ یعنی اگر کوئی شخص سپین پڑی ہوئی پاکو روہ اگر قیمت میں کم دس درہم ہو تو مشہور کرے لوگوں میں چند روز اور اگر قیمت میں دس درہم یا دس درہم سے زیادہ ہو تو مشہور کرے لوگوں میں برس دن تک اور بعضوں نے کہا صحیح یہ ہے کہ ان مقداروں میں سے لازم ایک ہی نہیں اور یہ موقوف ہے ٹپری ہوئی چیز پائے والے کی رائے پر مشہور کرے لوگوں میں اتنی مدت کہ ظن غالب ہو کہ اب کوئی نہیں آئیکا اور نہیں طلب کریگا بعد اس مدت کے بہرہ صاف کرے ہسکو اندر یہ نہ رہے امام عظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے سوا امام عظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں خدان کیا ہے ان تین حدیثوں کا پہلی حدیث کتب اربعہ میں بخالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فساله عن القطة فقال لعرف عفاصها وودكها ثم عثرها سنة فإن جاء صاحبها فلا فتناك بها قال فضالة الغنم قال هي لك أو لأخيك أو للذئب قال فضالة الأبل قال مالك ولها معها سقائها وحدها أو لها تردها لئلا تكل الشجر حتى يكفها رثها ثم عثرها عليه ترجمہ روایت ہونید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا اس نے حضرت سہال ثری جلی چیز پائے کا پس نہ یا پہچان رکبہ ظرف اسکا یعنی جس میں ٹپری ہوئی چیز میں اور پہچان رکبہ سر بند ہسکا پھر مشہور کرے ہسکو لوگوں میں ایک برس پس اگر آوے مالک اسکا ویدے اس کو اور اگر نہ آیا مالک اسکا پس اپنے کام میں لا اسکو کما اس شخص نے پس گم ہوئی کبری کا کیا حکم ہے فرمایا کہ وہ واسطے تیرے ہے یا واسطے بہائی تیرے کے یا واسطے بہٹیوں کے کما اس نے پس گم ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے فرمایا کہ کیا کام ہے تجھ اس سے یعنی چوڑی ہسکو اور نہ لے اسلئے کہ وہ ضائع نہ ہو تا اسکے ساتھ مشک اس کی ہے اور روزی اسکے وارہ ہوتا ہے پانی پاؤر کما تا ہے دجنت میں ہو یا نہ کہ ملے مالک

باب الفطر کے بعد
نفل ہے

اسکا دوسری حدیث **وَعَنْهُ** اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وَكَانَتْهَا وَعِفَا صَهَا ثُمَّ اسْتَفِيقُوا فَإِنْ جَاءَ رَجُلًا فَأَدِّهَا اِلَى الْبُورِ وَاهُ مُسَلِّدٌ مَرْحُومُهُ اِمْرُؤُا سَمِيْعٌ اِی سُو کہ تحقیق اُس نے کہا کہ آیا ایک مرد طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بوجھا اُس نے حال بڑی ہوئی چیز کے پانے کا پس نہر یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر باور کوئی شخص بڑی ہوئی کوئی چیز تو مشہور کرے لوگوں میں اسکو ایک برس تک پہنچان کہو سر نہر اسکا اور نظر اسکا ہر خرچ کہ اسکو پس اگر آیا مالک اسکا پس اس کے متین اسکو تیسری حدیث **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النَّمْرِ الْمُعَلَّقِي فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرِ مُتَحَيِّنٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ يَشْتَرِي مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةٌ مِنْ لَيْلِيَةٍ وَالْحَقْوَبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُقَدِّرَ لَهُ الْخَبْرُ مِنْ فَبَكَغَ تَمَّ الْجَوْنُ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِي ضَالَّةِ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ كَمَا ذَكَرَ عَمْرُو قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيقِ الْمَكْنِيَّةِ وَالْمَكْنِيَّةِ الْجَامِعَةِ نَعْرًا فَهِيَ سَنَةٌ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدَّهَا اِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْحَرَابِ الْعَادِيَّةِ فَيَبِي فِي الزَّكَارِ الْخُمْسُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابُو دَاوُدَ وَدَعْنَةُ مِنْ قَعْلِهِ وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ اِلَى الْاٰخِرَةِ مَرْحُومُهُ اِمْرُؤُا سَمِيْعٌ عَمْرُو بن شعيب رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے (یعنی شعیب سے) اور شعیب نے اپنے دادا سے اس نے نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ سوال کیوں گئے میوے کے ہو کر سے (یعنی درخت میں) پس نہر یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو صاحب حاجت کا ہو پھر اُس سے اس حال میں کہ نہر نے والا ہو جہولی کو پس نہیں گناہ او سپر اور جو شخص کہ نکالے کچھ میوے سے (یعنی کھاوے اور جہولی باندھ کر نکلے) پس او سپر

عمر بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے (یعنی شعیب سے) اور شعیب نے اپنے دادا سے اس نے نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ سوال کیوں گئے میوے کے ہو کر سے (یعنی درخت میں) پس نہر یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو صاحب حاجت کا ہو پھر اُس سے اس حال میں کہ نہر نے والا ہو جہولی کو پس نہیں گناہ او سپر اور جو شخص کہ نکالے کچھ میوے سے (یعنی کھاوے اور جہولی باندھ کر نکلے) پس او سپر

بدلہ ہے دوشل اسکے اور نر اور جو شخص کہ چراوے میو میں سو کچ بعد اسکے کہ ٹھکانا دیا
 ہوا اسکو کھلیاں نے پس ہو پنج سپر کے مول کو پس اوسپر ہے ہاتھ کاٹنا اور ذکر کیا راوی
 نے پیچ گم ہوئے اونٹ اور بکری کے جیسا کہ ذکر کیا اور راویوں نے کہا راوی نے اور سوال
 کیے گئے حضرت حکم پڑی ہوئی چیز کے بانو سے پس فرمایا کہ جو چیز پڑی ہوئی ہو پیچ راہ آمد
 و رفت کو اور گاؤں آباد کے کہ لوگ وہاں جتے ہوں پس لوگوں میں مشہور کر اسکو
 برس و زنگ پس اگر آوے مالک اسکا دیدی اسکو اور اگر نہ آیا پس وہ واسطے تیرے
 ہے اور جو چیز پڑی ہوئی ہو پیچ ویرانہ قدیم کے پس اس میں اور مال گے سو ہمیں
 پانچواں حصہ خدا کی راہ میں ہے روایت کیا احمدیث کونامی نے اور روایت کی
 ابو داؤد نے اسی سے قول اسکے سو اور سوال کیے گئے (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ
 سے آخر حدیث تک فائدہ کا شواہد فی نیل الاوطار میں کہ روایت کیا احمدیث
 کو حاکم نے اور صحیح کہا اسکو اور حسن کہا اسکو ترمذی نے

مسئلہ مفتاد و ہتھم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کی ہے جو کہ ہذا اور
 شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی
 کتابوں میں لکھا ہو بجز اہل لٹکاٹ فی الشاة وَالْبَقَرِ وَالْبَعِیْرَ یعنی جائز بکڑنا بکری
 اور گائے اور اونٹ کا **ف** یعنی اگر کسی کی بکری یا گائے یا اونٹ گم ہو جاوے تو
 ہسکا بکڑ لینا جائز ہے اور رد المحتار میں ہے کہ بکڑنا ان کا مستحب ہے اور فتاویٰ عالمگیری
 میں ہے کہ بکڑنا انکا افضل ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس
 مسئلے میں خلاف کیا ہے ہی بخاری اور مسلم کی اس حدیث کا جو کہ زید بن خالد
 کی روایت سے مسئلہ مفتاد و ہتھم میں اور پند کہد ہوئی۔

مسئلہ مفتاد و ہتھم

۱۔ یضون نیل الاوطار
 ۲۔ جامع المسائل جلد ۱ ص ۱۰۰
 ۳۔ مفتاد و ہتھم
 ۴۔ جلد ۱ ص ۱۰۰
 ۵۔ جلد ۱ ص ۱۰۰
 ۶۔ جلد ۱ ص ۱۰۰
 ۷۔ جلد ۱ ص ۱۰۰
 ۸۔ جلد ۱ ص ۱۰۰
 ۹۔ جلد ۱ ص ۱۰۰
 ۱۰۔ جلد ۱ ص ۱۰۰

لانے کے لیے اٹھا لینا درست نہیں ہے خاص شہور کر نیکی نے اٹھا لینا جائز ہے۔

مسئلہ شہاد و ویکیم

اور ایک مسئلہ امام اعظم اور ان کے شاگرد ابو یوسف کا مخالف پیغمبر کی آئمہ حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کسر الدقائق اور رد المحتار شرح درالمختار اور فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ قاضیخان وغیرہ کتب فقہ میں لکھا ہے وَحَصِيرُ الْعَدِيبِ اِذَا طَلَبَتْ حَتَّى ذَهَبَ ثَلَاثَةٌ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ حَلَالٌ قَرَابِ اسْتَدْلَ وَهَذَا عِنْدَكَ اَبُو حَنِيفَةَ وَابْنُ يُوْسُفَ یعنی اور شیر انگور کا حب لپکا یا جاوے یہاں تک کہ اسکی دو تہائی حل جاوے اور ایک تہائی رہ جاوے تو حلال ہے اور اگرچہ اس میں شدت ہو جاوے (یعنی سکر پیدا ہو جاوے) اور یہ مذہب ابو حنیفہ اور ابو یوسف کا ہر فائدہ نور الہدایہ ترجمہ اردو شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ مثلث انگور کا اس کو کہتے ہیں کہ انگور کا باقی لیکر لپکا یا جاوے یہاں تک کہ اسکی دو تہائی حل جاوے اور ایک تہائی رہ جاوے ہر سکر کہ چوڑی رہاں تک کہ اس میں شدت ہو جاوے اور جہاں اٹھنے لگے (یعنی شراب بن جاوے) اس طرح اس میں بعد جلانے کے پتلا کرنے کے لیے تھوڑا سا پانی ڈال کر ہر لپکا وین اور سکر کہ چوڑی رہاں تو درست ہیں یہ مثلث (یعنی پینا اس شراب کا) ابو حنیفہ اور ابو یوسف کو نزدیک اور ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ کتب مذکور میں لکھا ہے وَنَبِيْنُ التَّمْرِ وَالزَّيْتِ مَطْبُوْعًا اَدْنَى حَبْنَةٍ وَاِنْ اسْتَدْلَ اِذَا اشْرَبَ مَا لَمْ يَسْكُرْ يَلَا لَهْوٌ وَطَرِبَ شَيْءٌ بَلْ لِقَصْدِ التَّقْوَى تَرْجُمِيْنِ اس طرح نبید کھجور کا اور انگور خشک کا حب تھوڑا سا لپکا لیا جاوے اگرچہ اس میں نشہ پیدا ہو جاوے لیکن ان تینوں قسم کی شراب کا اس مقدار تک پینا درست ہے کہ نشہ نہ کرے اور لہو و طرب کے قصد سے نہ پیے بلکہ قوت کے لیے پیے

فتاویٰ قاضی خان میں لکھا ہے کہ نبید کہتے ہیں ہرستی والے انگور

۱۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۲۔ شرح وقایہ میں لپکا وین کا حکم
۳۔ شرح وقایہ میں لپکا وین کا حکم
۴۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۵۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۶۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۷۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۸۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۹۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۱۰۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۱۱۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۱۲۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۱۳۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۱۴۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۱۵۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۱۶۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۱۷۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۱۸۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۱۹۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۲۰۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۲۱۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۲۲۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۲۳۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۲۴۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۲۵۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۲۶۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۲۷۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۲۸۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۲۹۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۳۰۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۳۱۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۳۲۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۳۳۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۳۴۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۳۵۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۳۶۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۳۷۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۳۸۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۳۹۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۴۰۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۴۱۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۴۲۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۴۳۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۴۴۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۴۵۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۴۶۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۴۷۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۴۸۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۴۹۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۵۰۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۵۱۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۵۲۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۵۳۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۵۴۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۵۵۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۵۶۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۵۷۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۵۸۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۵۹۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۶۰۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۶۱۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۶۲۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۶۳۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۶۴۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۶۵۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۶۶۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۶۷۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۶۸۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۶۹۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۷۰۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۷۱۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۷۲۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۷۳۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۷۴۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۷۵۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۷۶۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۷۷۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۷۸۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۷۹۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۸۰۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۸۱۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۸۲۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۸۳۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۸۴۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۸۵۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۸۶۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۸۷۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۸۸۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۸۹۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۹۰۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۹۱۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۹۲۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۹۳۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۹۴۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۹۵۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۹۶۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۹۷۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۹۸۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۹۹۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور
۱۰۰۔ بیان ہدایہ و ویکیم کے جلد دوم کے مباح اور

کے پانی سے کچا سوخا وہ کچا یا سوا موانہ مدائیم وغیرہ کتب میں لکھا ہے کلاش
 الْمُسْكِرُ هُوَ الْقَدْحُ الْمُسْكِرُ وَهُوَ حَذُّهُ عِنْدَنَا لَيْسَ اَيْسَیْہِ كُفْرًا دَرُكُنِ وَاللَّوْہِ ہِ
 پیالہ ہے جو نشہ لانے والا ہے اور وہ حرام ہے نزدیک تیار ہے یعنی اخیر کا پیالہ جو کثرت
 لانے پر مبنی حرام ہے اور فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے اِذَا شَرِبْتَ شِعْثَةً
 اَوْ كَلَجَ مِنْ نَبْدِ الثَّمْرِ فَاقْبَحَكَ اِلَيْهِ الْعَاشِدُ فَسَكَتَ لَمْ يَجِدْ كَدًا فِي
 السِّرِّ كَحَيْثُہِ یعنی کبھر کی نیند کے اگر نو پیالے پیے اور نشہ نہ آوے دسوان پیالہ پیو
 کے بعد نشہ آوے تو حد نہ ماری جاوے **فائدہ** ۵ یعنی نو پیالوں تک تو یہ
 شراب مبنی حلال ہے لیکن اگر دسوان پیالہ پینے کے بعد نشہ آوے تو حد اس وقت
 یہی واجب نہ ہوگی بلکہ حد اس وقت واجب ہوگی کہ شراب اس قدر پیئے کہ زمین اور
 آسمان کو بھی نہ پہچان سکے اور شراب مبنی حرام اس وقت ہوگی جبکہ بیہودہ بکنے لگے یا
 چنانچہ شرح وقایہ اور در المنہار اور فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے اَعْلَمُ
 أَنَّ الشُّكَّ عِنْدَكَ اِنْ حَلِيفَةً فِي حَقِّ وَجُوبِ الْحَدِّ اَنْ لَا يَعْرِفَ شَيْئًا حَتَّى
 اَلْاَرْضَ مِنَ السَّمَاءِ وَفِي حَقِّ حُرْمَةِ الْاَشْرَبَةِ اَنْ يَهْدِي وَعِنْدَكَ هُمَا اَنْ
 يَهْدِي مَطْلَقًا وَاِلَيْهِ مَالُ الْكُتُبِ الْمَشَارِخِ تَرْجُمَہُ یعنی جان تو کہ حد نشہ کی
 نزدیک ابی حنیفہ کے واجب اس وقت ہوتی ہے کہ کچھ پہچانے یا تا تک کہ زمین کو
 آسمان سے (فرق نہ کر سکے) اور حرمت میں شرابوں کے یہ ہے کہ بیہودہ بکنے لگے یا
 اور یہی نزدیک ابو یوسف اور محمد کا اور سیوط مائل ہوئے ہیں اکثر مشائخ سو
 امام عظم اور ان کے شاگرد ابو یوسف و محمد نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے اَنْ
 آئمہ حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ قَالَ تَرَكَ تَحْرِيمَ
 الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ الْعَذَبِ وَالْثَمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخِنْطَرِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْزِ
 مَا خَاصَ الْعَقْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْكَ تَرْجُمَہُ روایت ہر عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کما نابزل ہوئے

۱۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۲۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۳۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۴۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۵۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۶۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۷۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۸۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۹۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۱۰۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۱۱۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۱۲۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۱۳۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۱۴۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۱۵۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۱۶۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۱۷۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۱۸۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۱۹۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۲۰۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۲۱۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۲۲۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۲۳۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۲۴۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۲۵۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۲۶۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۲۷۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۲۸۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۲۹۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۳۰۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۳۱۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۳۲۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۳۳۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۳۴۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۳۵۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۳۶۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۳۷۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۳۸۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۳۹۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۴۰۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۴۱۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۴۲۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۴۳۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۴۴۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۴۵۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۴۶۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۴۷۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۴۸۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۴۹۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۵۰۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۵۱۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۵۲۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۵۳۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۵۴۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۵۵۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۵۶۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۵۷۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۵۸۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۵۹۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۶۰۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۶۱۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۶۲۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۶۳۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۶۴۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۶۵۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۶۶۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۶۷۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۶۸۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۶۹۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۷۰۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۷۱۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۷۲۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۷۳۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۷۴۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۷۵۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۷۶۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۷۷۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۷۸۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۷۹۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۸۰۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۸۱۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۸۲۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۸۳۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۸۴۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۸۵۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۸۶۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۸۷۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۸۸۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۸۹۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۹۰۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۹۱۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۹۲۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۹۳۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۹۴۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۹۵۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۹۶۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۹۷۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۹۸۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۹۹۔ عبادت تیار ہونے کے
 ۱۰۰۔ عبادت تیار ہونے کے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وحی اناری گئی پہچان دینا تیرے کے اور عورت تیری کے پس جا اور بلا عورت اپنی کو کہا سہل نے پس لعان کی دونوں نے یعنی میا بیوی نے مسجد میں اور میں تھا ساتھ اور لوگوں کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے دونوں لعان ہو کر کہا عویم نے جھوٹ بولا میں اس پر یا رسول اللہ اگر کہوں میں اسکو بہر طلاق دی اسکو تین بار بہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اگر لڑا کہ یہ عورت بچہ کو (یعنی جو اسکے حمل میں ہے) سیاہ رنگ اور بہت کالی ہوں انکسین اسکی اور بڑی ہوں کولی اور بہرا ہوا ہو گوشت دونوں پٹلیوں میں پس نہیں لگا کر رنگا میں عویم کو مگر یہ کہ سچ کہا اس نے اس پر یعنی جس شخص کی طرف نسبت زمانا کی تھی وہ سیاہی تھا پس اگر بچہ اس طرح کا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اسکے نطفے سے ہے اور اگر لڑے بچہ سرخ رنگ گو یا کہ باسنی کے رنگا ہے پس نہیں لگان کر رنگا عویم کو مگر کہ جھوٹ بولا اس پر یعنی عویم سرخ رنگ کا تھا اگر بچہ سرخ رنگ کا ہوا تو عویم ہی کا ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جھوٹا ہے بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچہ کو اس صفت پر کہ بیا کیا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کر نے عویم کی سہے (یعنی اس نے ان کی صورت کا جتنا پس تھا لڑکا بیچے اسکے نسبت کیا جاتا تھا طرف ماں اپنی کی) یعنی جو جنباتو حضرت صلو اللہ علیہ وسلم کے اَلْوَالِدُ الْفَقِيرُ اِنْشِ وَلِلْعَاہِرِ الْحُجَّاسُ یعنی بیٹا صاحب اثر کا ہے اور زانی کو محرومی ہے) روایت کیا احمدیث کو بخاری اور سلم نے۔

۱۷
عبارت صحیحہ
خامی جہاں پڑا
کے جہاں پڑا
میں ہے

پہلی جہاں پڑنے کے بیان میں

مسلم مقبول و مستقیم

ادامیک مسلہ امام اعظم کا مخالفت پیغمبر کی صحیح حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہر ایسے وغیرہ فقہی کتابوں میں لکھا ہے فَإِنْ كَانَتْ أَقَلُّ مِنْ عَشْرَةٍ دَرَاهِمٍ عَرَفْتُمْ أَنَّهَا مَأْوَانٌ كَانَتْ عَشْرَةٌ فَصَاعِدًا عَرَفْتُمْ أَنَّهَا حَوْلٌ وَقِيلَ الصَّحِيحُ إِنْ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ الْأَعَادِيدِ لَيْسَ بِإِلَازِمٍ وَيَقُومُ إِلَى رَأْيِ الْمُتَّقِطِ بِعَرَفْتُمْ أَعْلَى أَنْ تَغْلِبَ عَلَى ظَنِّهِ أَنْ

صَاحِبَهَا لَا يُطْلَبُهَا بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ تَصَدَّقْ بِهِ تَرْجُمَہ جِنے اگر کوئی شخص سپردی ہوئی پاکو (روہ) اگر قیمت میں کم دس درہم ہو تو وہ مشہور کرے لوگوں میں چند روز اور اگر قیمت میں دس درہم یا دس درہم سے زیادہ ہو تو مشہور کرے لوگوں میں برس تک اس کا اور بعضوں نے کہا صحیح ہے کہ ان مقداروں میں سے لازم ایک ہی نہیں اور یہ موقوف ہے پری ہوئی چیز پائے والے کی رائے پر مشہور کرے لوگوں میں اتنی مدت کہ ظن غالب ہو کہ اب کوئی نہیں آئے گا اور نہیں طلب کریگا بعد اس مدت کے پھر بعد فقہ کی یہ ہسکو اور یہ مذہب امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے سو امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں خدان کیا ہے ان تین حدیثوں کا پہلی حدیث کُنْ لِرَبِّكَ لَدِيْ رَحْمَةً اَللّٰهُ تَعَالٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْنِ اللُّقَطَةَ فَقَالَ لَعَنُفَ عِفَافَهَا وَوَكَاہَا ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا اَوْ لَا فَتَأْتِكَ بِهَا قَالَ فَصَّالَةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لَخِيَاكَ اَوْ لِلَّذِيْ يَنْبِ قَالَ فَصَّالَةُ الْاِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَ اَيِّقَانُهَا وَحَدُّ اَوْهَا تَرُدُّ الْمَا وَتَاكُلُ الشَّجَرِ جَعَلْتُ يَكْفَاهَا رُبُّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ تَرْجُمَہ روایت ہوئید بن خلد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا اس نے حضرت سہال ثریعیؓ کی چیز پانے کا پس نہ پایا سچان رکہہ ظن اسکا (نیسے جس میں پری ہوئی چیزیں) اور پوچھا رکہہ سہند اسکا پھر مشہور کرے ہسکو لوگوں میں ایک برس پس اگر آوے مالک اسکا ویرے اس کو اور اگر نہ آیا مالک اسکا پس اپنے کام میں لا اسکو کہا اس شخص نے پس گم ہوئی کبری کا کیا حکم ہے فرمایا کہ وہ واسطے تیرے ہے یا واسطے بہای تیرے کے یا واسطے ہشیوے کے کہا اس نے پس گم ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے فرمایا کہ کیا کام ہے تجھ سے (یعنی چور دی ہسکو اور نہ لے اس لیے کہ وہ ضائع نہ ہوئی) اس کے ساتھ ہشک اس کی ہے اور موزی اس کے داروہوتا ہے پانی پاور کہا تا ہے درخت میں ہو یا نہ کہ بے مالک

۹
ابن حبان
ابن القطر
نقل ہے

اسکا دوسری حدیث **وَعَنْهُ** اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ عَرَفْتَهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وَكَانَهَا وَعِصْفَا صَحَابًا ثُمَّ اسْتَفِيقُوا فَإِنْ جَاءَ رَجُلًا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** اس روایت سے اسی کو کہ تحقیق اُس نے کہا کہ آیا ایک مرد وطن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچھا اُس نے حال پڑی ہوئی چیز کے پانے کا پس نہرایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر یاد ہو کوئی شخص پڑی ہوئی کوئی چیز تو مشہور کرے لوگوں میں اسکو ایک برس تک پہنچان کی ضرورت نہ ہو سکا اور نظر اسکا ہر فرج پر کہ اسکو پس اگر آیا مالک اسکا پس سے اسکے تین اسکو تیسری حدیث **عَنْ** عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّمْرِ الْمُعْلَقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرِ مُتَّخِلٍ خُبْنَةً فَلَا تَنَى عَلَيْهِ وَمَنْ خَضَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةٌ مِنْ لَيْلِهِ وَالْحَقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيرُ فَبَلَغَهُ ثَمَنُ اللَّجَيْنِ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِي صَالَةِ الْإِبِلِ وَالْغَلَمِ كَمَا ذَكَرَ عُمَرُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيقِ الْمَكِينَةِ وَالْقَرْيَةِ أَلْجَائِعَةِ نَعَرَ فَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْكُرَابِ الْعَادِي قَفِيرٍ وَفِي الزَّكَارِ الْخُمْسُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَعَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ إِلَى الْخَيْرِ **ترجمہ** روایت سے عمر بن شعیب رضی اللہ عنہ سے کہ نفل کی اپنے باپ سے لینے شعیب سے اور شعیب نے اپنے دادا سے اس نے نفل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ سوال کیوں گئے میوے کیلئے ہوئے سے لینے درخت میں پس نہرایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو صاحب حیات کا ہونچر اُس سے اس حال میں کہ نہ ہونے والا ہو چوبلی کو پس نہیں گناہ او سپر اور جو شخص کہ نکالے کچھ میوے سے لینے کماوے اور چوبلی باندھ کر نکلے پس او سپر

اسکا دوسری حدیث
وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ
فَقَالَ عَرَفْتَهَا سَنَةً
ثُمَّ اعْرِفْ وَكَانَهَا
وَعِصْفَا صَحَابًا
ثُمَّ اسْتَفِيقُوا
فَإِنْ جَاءَ رَجُلًا
فَأَدِّهَا إِلَيْهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بدلہ ہے دو مثل اسکے اور سزا اور جو شخص کہچراوے سیو میں ہو کچر بعد اسکے کہ شہر کا نایا
 ہو اسکو کمیلیان نے پس ہو چنچر سپر کے مول کو پس او سپر ہے ہاتھ کاٹنا اور ذکر کیا راوی
 نے یہ کہ ہم مولے اونٹ اور بکری کے جیسا کہ ذکر کیا اور ادیون نے کہا راوی نے اور سوال
 کیے گئے حضرت حکم ٹری ہوئی چیز کے پانچ سے پس فرمایا کہ جو چیز ٹری ہوئی ہو سوچو راہ آند
 و رفت کو اور گاؤں آباد کے کہ لوگ دمان جتنے ہوں پس لوگوں میں مشہور کر اسکو
 برس و ذہنک پس اگر آوے مالک اسکا دیدی اسکو اور اگر نہ آیا پس وہ واسطے تیرے
 ہے اور جو چیز ٹری ہوئی ہو سوچو دیرانہ قدیم کے پس اس میں اور مال گئے ہو میں
 پانچ ان حصہ خدا کی راہ میں ہے روایت کیا احمدیث کون ائی نے اور روایت کی
 ابو داؤد نے اسی سے قول اسکے سو اور سوال کیے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ
 سے آخر حدیث تک فائدہ کہما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا احمدیث
 کو حاکم نے اور صحیح کہا اسکو اور حسن کہا اسکو ترمذی نے

مسئلہ ہفتاد و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کلم مخالف پنجم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کریہ ہے جو کہ بعد ازیں
 شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی
 کتابوں میں لکھا ہو بخیر و لا یتقاط فی الشارة و البقرة البعیر یعنی جائز بکڑ بکری
 اور گائے اور اونٹ کا ف یعنی اگر کسی کی بکری یا گائے یا اونٹ گم ہو جاوے تو
 اسکا بکڑ لینا جائز ہے اور رد المحتار میں ہے کہ بکڑ ان کا مستحب ہے اور فتاویٰ عالمگیری
 میں ہے کہ بکڑ انکا افضل ہے اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سو امام اعظم نے اس
 مسئلے میں خلاف کیا ہے ہی بخاری اور مسلم کی اس حدیث کا جو کہ زید بن خالد
 کی روایت ہو مسئلہ ہفتاد و ہفتم میں اور مذکور ہوئی۔

مسئلہ ہفتاد و ہفتم

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کے باقی سے کچا ہو خواہ پکا یا سوا ہوا اور مدہائے وغیرہ کتب کورہ میں لکھا ہے کہ لا تَقْرَبُوا الْمُسْكِرَ هُوَ الْقَدْحُ الْمُسْكِرُ وَهُوَ حَرَامٌ عِنْدَنَا یعنی اس لیے کہ فساد کرنے والا وہ جو پیالہ ہے جو نشہ لانے والا ہے اور وہ حرام ہے تو دیکھتا ہوں کہ بعض نے اسے پیالہ کا جو کہ نشہ لانا ہے وہی حرام ہے اور قسوامی عالمگیری میں لکھا ہے اِذَا شَرِبْتَ شِعْطَةً اَوْ كَلَّحَ مِنْ نَبِيذِ النَّخْلِ فَاقْوَحَكَ إِلَيْهِ الْعَائِلَةُ فَسَكَكَ لَمْ يُجَدِّ كَذَلِكَ السِّبْرُ كَحَيْثُ یعنی کھجور کی نیند کے اگر نو پیالے پیے اور نشہ نہ آوے دسوان پیالہ پینے کے بعد نشہ آوے تو حد نہ ماری جاوے **فائدہ** یعنی نو پیالوں تک تو یہ شراب پینی حلال ہے لیکن اگر دسوان پیالہ پینے کے بعد نشہ آوے تو حد اس وقت بھی واجب نہ ہوگی بلکہ حد اس وقت واجب ہوگی کہ شراب اس قدر پیئے کہ زمین اور آسمان کو بھی نہ پہچان سکے اور شراب پینی حرام اس وقت ہوگی جبکہ یہودہ بکنے لگے یا جو چنانچہ شرح وقایہ اور درالتمتارا اور قسوامی عالمگیری میں لکھا ہے اِعْلَمْ أَنَّ الْمُسْكِرَ عِنْدَنَا فِي حَقِّ وَجُوبِ الْحَدِّ اَنْ لَا يُعْرِفَ شَيْئًا حَتَّى لَا اَرْضَ مِنَ السَّمَاءِ وَفِي حَقِّ حُرْمَةِ الْأَشْرَبَةِ اَنْ يَقْدِرَ وَعِنْدَهُمَا اَنْ يُعْرِفَ مَطْلَقًا وَالْيَهُ مَالِ أَكْثَرِ الْمَشَارِخِ ترجمہ یعنی جان تو کہ حد نشہ کی نزدیک ابی حنیفہ کے واجب اس وقت ہوتی ہے کہ کچھ پہچانے یہاں تک کہ زمین کو آسمان سے (فرق نہ کر سکے) اور حرمت میں شرابوں کے یہ ہے کہ یہودہ بکنے لگے یا جو اور یہی غریب ہے ابو یوسف اور محمد کا اور سیوط مائل ہوئے ہیں اکثر مشائخ سو امام عظم اور ان کے شاگرد ابو یوسف و محمد نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے اَنْ اَنْتَ مَدَنِيُونَ کا پہلی حدیث عن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهُوَ مِنْ خَمْسَةِ الْجَنْبِ وَالْثَمَرِ وَالْعَسَلِ وَالْمِخْطَنَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرِ مَا خَمَرَ الْعَقْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْكَ ترجمہ روایت ہو عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کما نابزل ہوئے

۱۔ عبارت حد شراب
۲۔ عبارت حد شراب
۳۔ عبارت حد شراب
۴۔ عبارت حد شراب
۵۔ عبارت حد شراب
۶۔ عبارت حد شراب
۷۔ عبارت حد شراب
۸۔ عبارت حد شراب
۹۔ عبارت حد شراب
۱۰۔ عبارت حد شراب
۱۱۔ عبارت حد شراب
۱۲۔ عبارت حد شراب
۱۳۔ عبارت حد شراب
۱۴۔ عبارت حد شراب
۱۵۔ عبارت حد شراب
۱۶۔ عبارت حد شراب
۱۷۔ عبارت حد شراب
۱۸۔ عبارت حد شراب
۱۹۔ عبارت حد شراب
۲۰۔ عبارت حد شراب
۲۱۔ عبارت حد شراب
۲۲۔ عبارت حد شراب
۲۳۔ عبارت حد شراب
۲۴۔ عبارت حد شراب
۲۵۔ عبارت حد شراب
۲۶۔ عبارت حد شراب
۲۷۔ عبارت حد شراب
۲۸۔ عبارت حد شراب
۲۹۔ عبارت حد شراب
۳۰۔ عبارت حد شراب
۳۱۔ عبارت حد شراب
۳۲۔ عبارت حد شراب
۳۳۔ عبارت حد شراب
۳۴۔ عبارت حد شراب
۳۵۔ عبارت حد شراب
۳۶۔ عبارت حد شراب
۳۷۔ عبارت حد شراب
۳۸۔ عبارت حد شراب
۳۹۔ عبارت حد شراب
۴۰۔ عبارت حد شراب
۴۱۔ عبارت حد شراب
۴۲۔ عبارت حد شراب
۴۳۔ عبارت حد شراب
۴۴۔ عبارت حد شراب
۴۵۔ عبارت حد شراب
۴۶۔ عبارت حد شراب
۴۷۔ عبارت حد شراب
۴۸۔ عبارت حد شراب
۴۹۔ عبارت حد شراب
۵۰۔ عبارت حد شراب
۵۱۔ عبارت حد شراب
۵۲۔ عبارت حد شراب
۵۳۔ عبارت حد شراب
۵۴۔ عبارت حد شراب
۵۵۔ عبارت حد شراب
۵۶۔ عبارت حد شراب
۵۷۔ عبارت حد شراب
۵۸۔ عبارت حد شراب
۵۹۔ عبارت حد شراب
۶۰۔ عبارت حد شراب
۶۱۔ عبارت حد شراب
۶۲۔ عبارت حد شراب
۶۳۔ عبارت حد شراب
۶۴۔ عبارت حد شراب
۶۵۔ عبارت حد شراب
۶۶۔ عبارت حد شراب
۶۷۔ عبارت حد شراب
۶۸۔ عبارت حد شراب
۶۹۔ عبارت حد شراب
۷۰۔ عبارت حد شراب
۷۱۔ عبارت حد شراب
۷۲۔ عبارت حد شراب
۷۳۔ عبارت حد شراب
۷۴۔ عبارت حد شراب
۷۵۔ عبارت حد شراب
۷۶۔ عبارت حد شراب
۷۷۔ عبارت حد شراب
۷۸۔ عبارت حد شراب
۷۹۔ عبارت حد شراب
۸۰۔ عبارت حد شراب
۸۱۔ عبارت حد شراب
۸۲۔ عبارت حد شراب
۸۳۔ عبارت حد شراب
۸۴۔ عبارت حد شراب
۸۵۔ عبارت حد شراب
۸۶۔ عبارت حد شراب
۸۷۔ عبارت حد شراب
۸۸۔ عبارت حد شراب
۸۹۔ عبارت حد شراب
۹۰۔ عبارت حد شراب
۹۱۔ عبارت حد شراب
۹۲۔ عبارت حد شراب
۹۳۔ عبارت حد شراب
۹۴۔ عبارت حد شراب
۹۵۔ عبارت حد شراب
۹۶۔ عبارت حد شراب
۹۷۔ عبارت حد شراب
۹۸۔ عبارت حد شراب
۹۹۔ عبارت حد شراب
۱۰۰۔ عبارت حد شراب

كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِمُوا عَلَى رِقَابِكُمُ الْحِلَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ
وَمَنْ لَمْ يَحْصِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہوا ابی عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
کہ کہا اس نے خطبہ پڑھا حضرت صلو اللہ علیہ وسلم نے پہر کہا اؤ کو تو قائم کرو اپنے غلاموں
پر حد خواہ وہ محسن ہوں خواہ نہ ہوں روایت کیا احمد بن حنبل نے۔

مسئلہ ہشتاد و پنجم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثوں کے پیچہ جو کہ بدایہ اور شرح
وقایہ اور کثر الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ
کی کتابوں میں لکھا ہے وَلَا يَجْمَعُ فِي الْبِكْرِ بَيْنَ الْجُلْدِ وَالْتَفْعِي يَعْنِي حُرِّ عَوْرَتِ كِي
شادی نہ ہوئی ہو اگر وہ زنا کرے تو اسکو شہر سے نکال دینا اور دوسرے مارنے دونو کام
جائز نہیں اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سوا امام اعظم نے اس سلب میں خلاف کیا ہے
ان دونو حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُدُّوا عَنِّي خُدُّوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ
لَهُنَّ سَيْنًا لَا الْبِكْرَ بِالْبِكْرِ جُلْدٌ مِائَةً وَتَعْرِيبٌ عَائِمٌ وَالثَّيْبُ بِالْثَّيْبِ جُلْدٌ
مِائَةً وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہوا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوجھ سے (یعنی حکم پر) مقدمہ زنا زانیہ کے (کہ تحقیق مقرر کی
اللہ تعالیٰ نے وہاں عورتوں کے راہ غیر محسن مرد کو زنا کرے ساتھ عورت غیر محسنہ کے
سوکر مارنے چاہیں اور نکال دینا وطن سے برس و زنک اور محسن مرد کو زنا کرے محصور
عورت سے سو کوٹھ مارنے چاہیں اور سنگسار کرنا روایت کیا احمد بن حنبل نے
دوسری حدیث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ
رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَضْيَ مَنَّا
يَكْتَابُ اللَّهُ وَأَنْدَنَ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمَ قَالَ لِي ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى

مسئلہ ہشتاد و پنجم
اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثوں کے پیچہ جو کہ بدایہ اور شرح
وقایہ اور کثر الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ
کی کتابوں میں لکھا ہے وَلَا يَجْمَعُ فِي الْبِكْرِ بَيْنَ الْجُلْدِ وَالْتَفْعِي يَعْنِي حُرِّ عَوْرَتِ كِي
شادی نہ ہوئی ہو اگر وہ زنا کرے تو اسکو شہر سے نکال دینا اور دوسرے مارنے دونو کام
جائز نہیں اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سوا امام اعظم نے اس سلب میں خلاف کیا ہے
ان دونو حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُدُّوا عَنِّي خُدُّوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ
لَهُنَّ سَيْنًا لَا الْبِكْرَ بِالْبِكْرِ جُلْدٌ مِائَةً وَتَعْرِيبٌ عَائِمٌ وَالثَّيْبُ بِالْثَّيْبِ جُلْدٌ
مِائَةً وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہوا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوجھ سے (یعنی حکم پر) مقدمہ زنا زانیہ کے (کہ تحقیق مقرر کی
اللہ تعالیٰ نے وہاں عورتوں کے راہ غیر محسن مرد کو زنا کرے ساتھ عورت غیر محسنہ کے
سوکر مارنے چاہیں اور نکال دینا وطن سے برس و زنک اور محسن مرد کو زنا کرے محصور
عورت سے سو کوٹھ مارنے چاہیں اور سنگسار کرنا روایت کیا احمد بن حنبل نے
دوسری حدیث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ
رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَضْيَ مَنَّا
يَكْتَابُ اللَّهُ وَأَنْدَنَ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمَ قَالَ لِي ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى

مسئلہ شتا و ششم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف بنیغیر خدا صلعم کی صحیح حدیث کہ یہ ہے جو کہ مدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے لَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ بَعْدَهُ
یعنی جو شخص اپنے غلام کو قتل کر ڈالے اسکو نہ قتل کرنا چاہیے اور یہ بدریہ امام عظیم کا ہر
سوا امام عظیم نے اس مسلمین خلاف کیا ہے حدیث کا حسن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مَنْ قَتَلَ عَبْدًا قَتَلَنَاهُ
مَنْ جَدَّ عَبْدًا جَدَّ عُنَاكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَنُّيُّ
وَأَبُو مُلَاجَةَ وَحَسَنَةُ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ مِنْ رِوَايَةِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ سَمُرَةَ
قَدْ اخْتَلَفَ فِي سَمَاعِهِ مِنْهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَالتَّسَنُّيِّ وَفِي خُصْمِ عَبْدٍ
خَصَمْتَاهُ وَصَحَّحَ الْحَاكِمُ هَذِهِ الزِّيَادَةَ ترجمہ روایت ہو سمرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قتل کر لیا اپنے غلام کو قتل
کرینگے اس کو اور جو شخص کہ کاٹیگا اعضا اپنے غلام کے کاٹیں گے ہم اعضا اس کے
روایت کیا حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور
کہا اسکو ترمذی نے اور وہ روایت جو حسن بصری کے ہے سمرہ سے اور اختلاف کیا گیا
ہے تنوین اسکے اسٹور ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں ہو کہ جو خواجہ کرے گا اپنے غلام
کو خواجہ کر ڈالیں گے ہم اسکو اور صحیح کہا حاکم نے اس زیادتی سے۔

مسئله هشتاد و نهم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں

[illegible]

میں لکھا ہے کہ قطع فی الفایضۃ علی النجس والذکر الذی لم یُحْصَد یعنی خوت
پر سیاہ چرانے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے بسبب چرانے سیاہی کے کہ خوت اور کہنتی
میں جو کہ ہنوز نہیں کاٹی گئی ہے اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سوا امام عظیم نے اس سلسلہ
میں خلاف کیا ہے ابو داؤد اور نسائی کی اس حدیث کا جو عمر بن شعیب کی روایت
سورسلسلہ مفتاد و مہتمم میں پہلے مذکور ہوئی

مسئلہ ہشتاد و ہفتم

اور ایک سلسلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیثوں کے یہ ہے جو کہ رد المحتار
شرح رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری کے وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ لا
تُطْعَمُ بِثَمَرَةٍ وَذَرْئِهَا عَشْرَةٌ وَلَا تَسَاوِي عَشْرَةٌ مَقْصُورَةٌ وَلَا يَدَّ يَنَارٌ قِيمَتَا دُونِ
عَشْرَةٍ یعنی پس ہاتھ کاٹنا نہیں جائز ہے بسبب چرانے چاندی کی اس ٹہلی سے جو بوزن
دس درم ہے گرد دس درم ضرور ہے برابر نہیں قیمت میں اور قطع نہیں اس دینار کو
جس کی قیمت دس درم سے کم ہو اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سوا امام عظیم نے اس سلسلہ
میں خلاف کیا ہے ان تین حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ جَابِلَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْعَمُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا بِرُبْعِ
دِينَارٍ فَصَاعِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ تَرْجُمَةً رَوَايَتِ هِرْطَرٍ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
كَنَقْلِ كَيْسَانَ بْنِ صُلَيْمٍ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعَهُ يَقُولُ لَا تَقْطَعُ يَدَ سَارِقٍ إِلَّا بِرُبْعِ
دِينَارٍ وَذَرْئُهَا عَشْرَةٌ وَلَا تَسَاوِي عَشْرَةٌ مَقْصُورَةٌ وَلَا يَدَّ يَنَارٌ قِيمَتَا دُونِ
عَشْرَةٍ تَرْجُمَةً رَوَايَتِ هِرْطَرٍ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا کاٹا بنی صلعم نے ہاتھ چیر کا بیچ
چرانے ایک سپر کے قیمت پہلی تین درہم تھی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم

روایت رد المحتار
در الخصال
نسخہ کے سوا
فتاویٰ عالمگیری
دہلی کے مکتوب
کے ملا میں ہے
بہر وقت مشکوٰۃ
بن بابراعظم
کے پہلے فصل میں ہے
نسخہ میں باب
کے فصل انہما
جو

تَقَالُحُ مَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ لِمَا تُكْفِرُونَ تَخْصَمُونَ إِلَيَّ
وَأَعْلَ بَعْضُكُمْ أَن تَكُونَ الْخَيْرُ يُخْتَلَمُ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ
مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ مِنْ شَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْ بِهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ
النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ تَرْجِمُهُ رَوَايَتُ هُوَ أَمَّامُ سَلَمَةَ صَنِى امْرَأَتِهَا سَعِيدُ بْنُ صَالِحٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں اور تحقیق تم جہاڑتے آتے ہو طرف میری اوشان
کہ بعض تمہارا سو خوب تقریر کرنے والا ساتھ دلیل اپنی کے بعض سے پس حکم کرنا ہوں مرد
وہ سوا اسکے اور پرانند اس چیز کے کہ سنتا ہوں میں اس سے پس وہ شخص کہ حکم کروں میں وہ سوا
اسکے ساتھ کسی چیز کے حق بہائی اسکے سے پس لیوے اسکو پس سوا اسکے نہیں کہ حکم کرنا ہوں
میں وہ سوا اسکے ایک ٹکڑی کا آگ سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے فائدہ
خلاف کیا ہے اس میں امام اعظم کا امام ابو یوسف اور امام محمد نے اور کہا موافق شافعی کے
مسعد بن شرح کہنہ القلق اور مستخلص میں لکھا ہے وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَفَحْمَدُ
وَالشَّافِعِيُّ لَا يَنْفُذَنَّ بَاطِلًا يَعْنِيْهِ اور کہا ابو یوسف اور محمد اور شافعی نے کہ نہیں جاری
ہوئی قضایا باطن میں یعنی اللہ تعالیٰ کو نزدیک اور اسی طرح خلاف کیا ہے امام اعظم کا امام
نفر نے اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل نے اس سلسلہ میں اور کہا موافق حدیث ام سلمہ کے
جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور دلیل امام اعظم کی حنفیہ پیش کرتے ہیں کہ جسکو ذکر کیا امام محمد نے
مبسوط میں کہ پہونچا ہوا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص نے لٹکے پاس گواہ
قائم کر دیے ایک عورت کو نکاح پر اور عورت نے انکار کیا تو حضرت علی نے حکم دیدیا عورت کو
کہ جادو کر پاس تو کہا عورت نے کہ اس مرد نے نہیں نکاح کیا ہے مجھ پر اب اگر آپ ایسا
ہی حکم کیا ہے تو اب نکاح تو پڑ ہوا دیجیے فرمایا حضرت علی نے میں نہیں بخدید کرتا نکاح
کی نکاح کر دیا تیرا دونوں شاہدوں نے سو جواب اس کا دو طرح ہے پہر اول
کہ یہ حدیث بلا اسناد ہے اور حدیث بلا اسناد جسکو مسندین سقوط و القطاع ہو

۹۷
یہ حدیث مسند کی
نہ الدقائق کا
جواب دینا ہے
اس حدیث میں ہے

معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور دودستار کی جاتی ہے چنانچہ مخبرہ الفکرین لکھا ہے
 ثُمَّ لَمْ يَدْرُ مَا أَتَى نِكَوْنًا لِسَقَطٍ أَوْ طَعْنٍ فَالْسَقَطُ إِنَّمَا أَنْ يَكُونَ مِنْ مَبَادِي
 التَّنْزِيلِ مِنْ ضَعْفٍ أَوْ مِنْ آخِرِهِ بَعْدَ التَّابِعِ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَالْأَوَّلُ الْمَعْلُومُ
 تَحْقِيقِيًّا يَنْهَى عَنْ دُرُودِ يَأْتِيَهُ بِهَذَا اسے گئے رسد کے یا ضمن (راوی) کے سو گناہنا
 کا یا یہ ہے کہ ہر ابتدا سند کو صنف سے یا آخر سند سے بعد تابعی کے یا سوا اسکی کے
 پس اول معلق ہو اور منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول میں لکھا ہے کہ اکثر
 محدثین نے ذکر حدیث معلق کا قسم دودین (شمار) کیا ہوتا ہے اب اگر کوئی کہے کہ مخبرہ الفکر
 اور منہج الوصول کی عبارت سے معلوم ہے کہ حدیث معلق جو کہ بخاری میں ہیں وہ بھی ضعیف
 ہی ہوگی سو جواب اس کا یہ ہے کہ منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول
 میں لکھا ہے کہ بخاری جعفر حدیث معلق لایا ہے ان سب کو ابن حجر نے اپنی کتاب التلویق
 الی وصل لتعلیق میں وصل کر دیا ہے علاوہ اسکے فقہ الباری اور قسطلانی اور کرمانی وغیر
 بخاری کی شرحون میں بخاری کی معلق حدیثوں کا وصل ہونا ثابت ہو اور بالفرض اگر اسکی
 کسی حدیث معلق کا وصل ہونا پایہ ثبوت کو نہ پہنچ سکے اور محاض ہو حدیث صحیح کے تو اسکو
 ہی لائق عمل کے نہ سمجھا جاوے گا دوم یہ روایت موقوف ہو حضرت علی پر اور روایت موقوف
 قابل حجت کو نہیں ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ چارم میں پہلے گذرا

مسئلہ نو دودوم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ
 اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح و المختار اور قضاوی
 عالمگیری وغیرہ میں لکھا ہے وَتَنْتَ أَكْثَرُ عِنْدَكَ مَتَاعٌ لِيَجْلِبَ بِعَيْنَيْهِ إِتْبَاعُهُ
 مِنْهُ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَسْوَأُ لِلْخُرْمَاءِ فِيهِ يَنْهَى ایک شخص غلبہ ہو گیا اور اسکو
 پاس وہ چیز ہے جو اس نے خریدی تو اسکا بالعم اور قرض خواہوں کے ساتھ مساوی ہے

۵
 چنانچہ منہج الوصول
 الی اصطلاح احادیث
 الرسول میں لکھا ہے
 کہ اکثر محدثین نے
 ذکر حدیث معلق کا
 قسم دودین (شمار)
 کیا ہوتا ہے اب اگر
 کوئی کہے کہ مخبرہ
 الفکر اور منہج
 الوصول کی عبارت
 سے معلوم ہے کہ
 حدیث معلق جو کہ
 بخاری میں ہیں وہ
 بھی ضعیف ہی ہوگی
 سو جواب اس کا یہ
 ہے کہ منہج الوصول
 الی اصطلاح احادیث
 الرسول میں لکھا ہے
 کہ بخاری جعفر
 حدیث معلق لایا ہے
 ان سب کو ابن حجر
 نے اپنی کتاب التلویق
 الی وصل لتعلیق
 میں وصل کر دیا ہے
 علاوہ اسکے فقہ
 الباری اور قسطلانی
 اور کرمانی وغیر
 بخاری کی شرحون
 میں بخاری کی
 معلق حدیثوں کا
 وصل ہونا ثابت
 ہو اور بالفرض
 اگر اسکی کسی
 حدیث معلق کا
 وصل ہونا پایہ
 ثبوت کو نہ
 پہنچ سکے اور
 محاض ہو حدیث
 صحیح کے تو اسکو
 ہی لائق عمل کے
 نہ سمجھا جاوے
 گا دوم یہ روایت
 موقوف ہو حضرت
 علی پر اور روایت
 موقوف قابل
 حجت کو نہیں
 ہوتی اور بیان
 اسکا مسئلہ
 چارم میں
 پہلے گذرا

ہیچ اسکے اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سو امام عظیم نے اس مسلمین خلاف کیا
 ہے سچویش کا تحقیق اِنِیْ هُمْ كِرَّةٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهُ يَعْنِي عِنْدَ رَحْلِ اَفْلَسٍ اَوْ اِنْسَانٍ
 قُلْتُ اَفْلَسٌ فَيَسُوْا اَحْوَابَهُ مِنْ خِيَرَةِ مُتَّفِقٍ عَلَيْهِ تَرْجُمُهُ رَوَات بِرَبِّهِ رَضِيَ اللهُ
 تَعَالَى عَنْهُ كَمَا فَرَّيَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجِبْ اَوْ اِنَّا اَعْيَنَهُ مَا لَمْ يَسْطَر
 مرد کے پاس بی اُمی مفلس کے پاس تو اس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرصنداروں
 کی نسبت ریغے جسے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیجا اور رسول اللہ والا مفلس اور فرض دار
 ہو گیا قیمت نہیں دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر عینہ یا دو تو لے لے لے اور بیج کو بھل
 کر دیو کر اور قرصنداروں کا اس میں حق نہیں) روایت کیا سچویش کو بخاری اور مسلم نے
 اور کہا ترمذی نے اس باب میں سمر اور ابن عمر سے ہی روایتیں آئی ہیں (اور کہا امام
 شعرانی نے میزان شعرانی میں کہ یہی مذہب ہو امام مالک اور امام شافعی اور امام
 بن جنبل کا اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ امام ابو حنیفہ جو کامل اسکے نہیں
 ہیں سو اس باب میں تاویلین انکی مردود اور ضعیف ہیں اور جو کہ اس باب میں حضرت
 علی اور ابن مسعود کی روایت کی سند لیتے ہیں سو وہ ثابت نہیں آتے۔

مسئلہ نو دوسوم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثوں کے یہ سچو کہ
 ملایا یہ اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
 اَللّٰهُمَّ عَنِّیْ عَنِیْ عَنِیْ بِرَقْمِہٖ دِیْکَاوِیْ اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سو امام عظیم نے
 اس مسلمین خلاف کیا ہے ان دو حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ اَبِیْ عُبَّائِیْنِ رَضِیَ
 اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بَيْنَیْہِ وَشَہِیْدٍ رَّوَاهُ
 مُسْلِمٌ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُهُ جَیْدٌ تَرْجُمُهُ رَوَات ہوا ابن عباس

۱. حضرت بخاری و مسلم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے
 ۲. امام عظیم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے
 ۳. امام عظیم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے
 ۴. امام عظیم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے
 ۵. امام عظیم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے
 ۶. امام عظیم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے
 ۷. امام عظیم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے
 ۸. امام عظیم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے
 ۹. امام عظیم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے
 ۱۰. امام عظیم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا قسم اور گواہ پر روت
 کیا احادیث کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا اسناد اسکی جید ہے دوسری
 حدیث **عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ دَقَضَى بِهَا عَلِيٌّ فَيَكْفُرُواهُ الْإِسْلَامُ
وَقَالَ هَذَا أَحْكَمُ ترجمہ روایت ابو جعفر بن محمد سے اس نے نقل کی اپنے باپ سے
 کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ساتھ قسم کے ساتھ ایک گواہ کے کہا اور
 حکم کیا ساتھ اسی کے حضرت علی نے بیچ تمہارے روایت کیا احادیث کو ترمذی نے
 اور کہا یہ حدیث صحیح ہے **فَأَكْفَرَهُ** کہا شوکانی نے نیل الاءطارین کہ دلیل بکری
 ہے ساتھ حدیثوں باب کے جماعت اصحاب اور تابعین نے اور جو لوگ کہ بعد انکو
 ہوئے ہیں کہتے ہیں کہ جائز ہے حکم ساتھ گواہ اور قسم مدعی کے اور حکایت کیا
 ہے اسکو صاحب بحر نے امیر المؤمنین علیؑ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور ابی اور
 ابن عباسؓ اور عمر بن عبد العزیزؓ اور شریح اور شعبی اور ربیعہ اور فقہاء مدینہ اور انہار
 اور ہادویہ اور مالک اور شافعی

مسئلہ نو و ہجہ ام

اور ایک مسئلہ امام اعظم اور انکے شاگردوں ابو یوسف و محمد کا مخالف پیغمبر کی دو
 حدیثوں کو یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق وغیرہ میں لکھا ہے
مَنْ امْتَنَعَ مِنَ الْجُرْيَةِ أَوْ قَتَلَ مُسْلِمًا أَوْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوْ زَنَى بِمُسْلِمَةٍ لَمْ يَنْتَقِصْ عَقْلُهُ ترجمہ یعنی جو ذمی جزیہ دینے والا جزیہ دینو
 سے انکار کرے یا کسی مسلمان کو مار ڈالے یا گالی دے نبی علیہ السلام کو یا کسی
 مسلمان عورت سے زنا کرے تو ان امور سے ہر کا عہد نہیں ٹوٹتا اور رد المحتار
 شرح در المختار میں ہر قاتل ابوحنیفہؒ و اصحابہؒ فقالوا لا ینقص العہد

۱
 بھونٹ کر ترمذی چاہیے
 نہ کہ جس کے ساتھ ابوداؤد
 ۲
 یمنین بن ابی داؤد
 ۳
 جہاں بھونٹ کر عبد بن
 کے ساتھ ہیں ہے
 ۴
 بیان ہوا چاہیے
 ۵
 مصطفائی کے حلیہ دار
 کے ساتھ ہیں اور شرح
 فقہ جہاں زکریا شریح
 صدر امین اور ترمذی
 الدقائق و جہاں کے ہوا
 چاہیے چھوٹی کے ہوا
 ۶
 چاہیے
 ۷
 بن ہے
 رد المحتار شرح در المختار
 چاہیے چھوٹی کے ساتھ ہے
 ۸
 کہتے ہیں کہ یہ بیان یمن

لَيْسَ قَاتِلُكَ بِذَلِكَ يَعْنِي لَوْ لَيْكِنْ ابْنُ حَنْظَلَةَ أَوْ اصْحَابُكَ سِوَاكَ
 وَمُحَمَّدٌ بَسَّ كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ ثَوْتًا عَمْدًا سَامَةً كَالْمِي وَنِي وَنِي صَلَّيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ
 قَتَلَ كَيْتَ جَابِزَ ذِي بَسْبَسَ بَنَاتِ كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ ثَوْتًا عَمْدًا سَامَةً كَالْمِي وَنِي وَنِي صَلَّيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ
 وَمُحَمَّدٌ بَسَّ كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ ثَوْتًا عَمْدًا سَامَةً كَالْمِي وَنِي وَنِي صَلَّيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ يَهْوِيَهُ كَانَتْ تَشْتَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ
 تَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجَمَهُ رَوَيْتُ عَنْ حُضْرَتِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعْدُ بْنُ كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ
 عَمْرٍاءَ يَهُودِيَةٍ بَرَاكِيَّتِي تَتِي حُضْرَتِ بَنِي صَلَّيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُوَاوَعِيْبَ طَعْنُ كَرْتِي تَتِي حُضْرَتِ
 مِينَ بَسَّ كَلَامُ كَوْنَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا كِي كَرْتِي بَسَّ كَلَامُ كَوْنَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا
 اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا
 عَنِ ابْنِ كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ ثَوْتًا عَمْدًا سَامَةً كَالْمِي وَنِي وَنِي صَلَّيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا
 لَيْكَةِ اخَذَ الْمَغُولُ فَجَحَلَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَ عَلَيْهَا فَفَقَتَهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا اَشْهَدُ اَنْ اَنْتَ دَمَهَا هَكَذَا رَوَاهُ
 أَبُو دَاوُدَ وَتَرْجَمَهُ رَوَيْتُ عَنْ حُضْرَتِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعْدُ بْنُ كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ
 اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا
 تَتِي حُضْرَتِ مِينَ بَسَّ كَلَامُ كَوْنَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا
 حَبَّ بُوِيْ اِيْكَ رَاتِلِي رَاسِ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا
 اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا
 بُوِيْ بُوِيْ خَبَرِ اِيْكَ بَنِي صَلَّيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُوَاوَعِيْبَ طَعْنُ كَرْتِي تَتِي حُضْرَتِ
 اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا اسْكَ اِيْكَ شَخْصٌ نِي يَمَانَا

۱۰
 بَصِيْبَةُ ابْنِ دَاوُدَ وَجَابِزُ
 ابْنِ كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ
 كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ
 ۱۱
 بَصِيْبَةُ ابْنِ دَاوُدَ وَجَابِزُ
 ابْنِ كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ
 كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ
 ۱۲
 بَصِيْبَةُ ابْنِ دَاوُدَ وَجَابِزُ
 ابْنِ كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ
 كَيْتَ بَيْنَ كَهْنِينَ

بلوغ المرام میں کہ راوی اس حدیث کو مستحب بن اور یہ دونوں حدیثیں دلیل ہیں کہ سپر کر ذمی
جب بڑا کہے بنی صلے امہ علیہ وسلم کو توڑ دیتا ہے محمد و ذمہ کو پس یہ حربی ہے سیاح اللہ
اور جس کا الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہو یہ دونوں حدیثیں دلالت کرتی ہیں اس
بات پر کہ بنی صلے امہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا لائق قتل کے ہے ساتھ حدیث عمری کے اور
خون ہسکارا لگانا ہو یعنی ہسکو قتل کرنا گناہ نہیں پس اگر مسلمان ہے تو گالی دینی
اسکی اسکا مرتد ہونا ہے اگر اس نے توبہ نہیں کی ہو تو قتل کیا جاوے کہ ابن ابی طالب اور
ابن منذر نے کہ اجماع ہو چکا ہے اس بات پر کہ جو شخص گالی دے تو شخصت صلی اللہ علیہ وسلم
کو وہ بے قتل کر دینا اسکا اور حکایت کی گئی ہے یہی بات افزاعی اور لیت اور شافعی اور
احمد اور اسحاق ہو اگر وہ توبہ کرے تو ہسکو قتل کرنا چاہیے اور اگر وہ ذمی ہو تو وہی قتل
کیا جاوے اتنے ہی کا قائل ہوا ہے شیخ ابن جنفی ہی چنانچہ فتح القدر میں ہے کہ اگر
ذمی جزیو دینے والا ازراہ قمر و اور شرارت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے تو
عہد ٹوٹ جاوے گا اور وہ قابل قتل کے ہے کیونکہ ذمی ہو جزیہ حقیر سمجھ کر لیا جاتا ہے اور وہ
وہ ہمارے پیغمبر کو برا کہنے لگے تو گویا ہم اسے عاجز ہوئے اتھے

مسئلہ نو و پنجم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جابجائیوں کو یہ ہے جو کہ پہلی
حاشیہ شرح وقایہ میں محیط سے نقل کر کے لکھا ہوا ہے مَا أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّ أَن كَانَ
بِعَقْدِ الْإِبْرَةِ فَخَالَفَ أَحَدًا عَظِيمًا لِأَنَّهُ أَجْبَلَ الْإِنْسَانَ حَكِيمًا وَإِنْ كَانَ السَّبَبُ
حَرَامًا يَفْنَى جَوْشَنَ كَرَمِ عَمْرٍو زَنَّاكَرْنِي وَالْمِزْجِي (مذہبے زنا کرنے کے اگر کیا ہے مقرر
کر کر دینے جس طرح سے کہ سبب ان اپنی خرچی زنا کرنے سے پہلو مقرر کر لیتی ہیں تو
حلال ہو امام عظیم کے نزدیک اس لیے کہ تحقیق مزدوری یعنی مثل کی طرح ہے خواہ
وہ سبب رکھ کر کہ مذہبے وہ مزدوری لیتی ہے حرام ہی ہے) اتنے ہی سبب امام عظیم

بجائت مسک الختام
شرح بلوغ المرام علیہ
طبع نظر کی ہے علیہ
دوم کے صحت و سبب
بجائت
شرح القدر جابجائی
نور اللغات کے جلد ثانی
کے صحت میں ہے
بجائت
چلیں کے شرح وقایہ
عرب جابجائی کے
کے صحت میں ہے
اجازت کے بیان میں

نے فائدہ جمع الجارمین لکھا ہے کہ راجحیث سے حرام ہونا ہے مول کٹر کا اور خرجی
عورت زانیہ کی ایسی کہ کتا پلید ہے اور زنا حرام ہے اور بدلا دنیا اس پر حرام ہے اور
زر قانی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ خرجی عورت زانیہ کی حرام ہے اور سہر
اجماع ہے اور امام نووی علیہ الرحمۃ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ مول کٹر کا
اور خرجی عورت زانیہ کی حرام ہے اور سہر اتفاق ہے تمام مسلمانوں کا اور کتا رندی
نے اور اس باب میں حضرت عمر اور ابن مسعود اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور
ابن عمر اور عبد اللہ بن جعفر سے یہی روایتیں آئی ہیں انتہے اب رہا ایک مسئلہ تو کاہن
کی اجرت اور دوسرا سینگ کی مینچنے والی کما کی کا سوبان انکا بلاغ لہیں کے دوسرے
جلد میں لکھا گیا ہے جسکو دیکھنا منظور ہو وہاں سے دیکھ لے۔

مسئلہ نور و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثوں کے یہ ہے جو کہ
ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری
وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ الْمَرْأَةُ عَمَّا ثَلُثُ وَالزَّوْجُ بَاطِلٌ
یہ لکھا ابونعیم نے کہ زنا عت ساتھ تہائی اور چوتھائی کے باطل ہے فائدہ کہ یہ
اگر کوئی شخص اپنی زمین اس غرض سے کیو دیو کہ وہ اس میں کھیتی کرے اور اس سے
اپنا حصہ مقرر کر لے تو جائز نہیں ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے
اس مسئلہ میں ظمان کیا ہے اندو حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ إِلَى يَحْيَى
خَيْبَرٍ نَخْلَ خَيْبَرٍ وَأَرْضَهُمَا عَلَى أَنْ يَغْمِلُوهُمَا مِنْ أَمْوَالِهِمَا وَلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
عنہما سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ یہ دو خیر کو وخت کھجور خیر کے اور زمین

۱۰
یہاں پر جمع الجارمین لکھا ہے
۱۱
کے جلد اول کے صفحہ ۳۳ پر
۱۲
یہ عبارت زر قانی چاہے
۱۳
مولانا علی بن حجر کے نسخہ میں
۱۴
یہ عبارت امام
۱۵
نورانی کی تصحیح میں چاہے
۱۶
کے جلد دوم کے صفحہ ۳۳ پر
۱۷
یہ عبارت زر قانی چاہے
۱۸
یہ عبارت زر قانی چاہے
۱۹
یہ عبارت زر قانی چاہے
۲۰
یہ عبارت زر قانی چاہے
۲۱
یہ عبارت زر قانی چاہے
۲۲
یہ عبارت زر قانی چاہے
۲۳
یہ عبارت زر قانی چاہے
۲۴
یہ عبارت زر قانی چاہے
۲۵
یہ عبارت زر قانی چاہے
۲۶
یہ عبارت زر قانی چاہے
۲۷
یہ عبارت زر قانی چاہے
۲۸
یہ عبارت زر قانی چاہے
۲۹
یہ عبارت زر قانی چاہے
۳۰
یہ عبارت زر قانی چاہے
۳۱
یہ عبارت زر قانی چاہے
۳۲
یہ عبارت زر قانی چاہے
۳۳
یہ عبارت زر قانی چاہے
۳۴
یہ عبارت زر قانی چاہے
۳۵
یہ عبارت زر قانی چاہے
۳۶
یہ عبارت زر قانی چاہے
۳۷
یہ عبارت زر قانی چاہے
۳۸
یہ عبارت زر قانی چاہے
۳۹
یہ عبارت زر قانی چاہے
۴۰
یہ عبارت زر قانی چاہے
۴۱
یہ عبارت زر قانی چاہے
۴۲
یہ عبارت زر قانی چاہے
۴۳
یہ عبارت زر قانی چاہے
۴۴
یہ عبارت زر قانی چاہے
۴۵
یہ عبارت زر قانی چاہے
۴۶
یہ عبارت زر قانی چاہے
۴۷
یہ عبارت زر قانی چاہے
۴۸
یہ عبارت زر قانی چاہے
۴۹
یہ عبارت زر قانی چاہے
۵۰
یہ عبارت زر قانی چاہے
۵۱
یہ عبارت زر قانی چاہے
۵۲
یہ عبارت زر قانی چاہے
۵۳
یہ عبارت زر قانی چاہے
۵۴
یہ عبارت زر قانی چاہے
۵۵
یہ عبارت زر قانی چاہے
۵۶
یہ عبارت زر قانی چاہے
۵۷
یہ عبارت زر قانی چاہے
۵۸
یہ عبارت زر قانی چاہے
۵۹
یہ عبارت زر قانی چاہے
۶۰
یہ عبارت زر قانی چاہے
۶۱
یہ عبارت زر قانی چاہے
۶۲
یہ عبارت زر قانی چاہے
۶۳
یہ عبارت زر قانی چاہے
۶۴
یہ عبارت زر قانی چاہے
۶۵
یہ عبارت زر قانی چاہے
۶۶
یہ عبارت زر قانی چاہے
۶۷
یہ عبارت زر قانی چاہے
۶۸
یہ عبارت زر قانی چاہے
۶۹
یہ عبارت زر قانی چاہے
۷۰
یہ عبارت زر قانی چاہے
۷۱
یہ عبارت زر قانی چاہے
۷۲
یہ عبارت زر قانی چاہے
۷۳
یہ عبارت زر قانی چاہے
۷۴
یہ عبارت زر قانی چاہے
۷۵
یہ عبارت زر قانی چاہے
۷۶
یہ عبارت زر قانی چاہے
۷۷
یہ عبارت زر قانی چاہے
۷۸
یہ عبارت زر قانی چاہے
۷۹
یہ عبارت زر قانی چاہے
۸۰
یہ عبارت زر قانی چاہے
۸۱
یہ عبارت زر قانی چاہے
۸۲
یہ عبارت زر قانی چاہے
۸۳
یہ عبارت زر قانی چاہے
۸۴
یہ عبارت زر قانی چاہے
۸۵
یہ عبارت زر قانی چاہے
۸۶
یہ عبارت زر قانی چاہے
۸۷
یہ عبارت زر قانی چاہے
۸۸
یہ عبارت زر قانی چاہے
۸۹
یہ عبارت زر قانی چاہے
۹۰
یہ عبارت زر قانی چاہے
۹۱
یہ عبارت زر قانی چاہے
۹۲
یہ عبارت زر قانی چاہے
۹۳
یہ عبارت زر قانی چاہے
۹۴
یہ عبارت زر قانی چاہے
۹۵
یہ عبارت زر قانی چاہے
۹۶
یہ عبارت زر قانی چاہے
۹۷
یہ عبارت زر قانی چاہے
۹۸
یہ عبارت زر قانی چاہے
۹۹
یہ عبارت زر قانی چاہے
۱۰۰
یہ عبارت زر قانی چاہے

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي
 النَّجَاهِ لَيْتَ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ وَأَوْفِ بِنَذْرِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 ترجمہ روایت ہوا بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ حضرت عمر نے پوچھا حضرت نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی سینے جاہلیت میں کہ اعتکاف کروں گا میں ایک رات
 مسجد حرام میں نہ فرمایا پوری کر نذر اپنی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے
 دوسری حدیث عن ثَابِتِ بْنِ الْقَحْطَاكِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَذَرَ
 رَجُلٌ عَلَى أَحَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْصَّ إِلَيْهَا يَوْمَانَهُ فَأَنَّى
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ هَلْ كَانَ فِيهَا وَثْنٌ يُعْبَدُ قَالَ
 لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيهَا عَيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ فَقَالَ لَا فَقَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ
 لَا وَفَاءَ لِنَذْرِي فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي قَطِيعَةِ رَحِمِهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ وَهُوَ حَسَنٌ الْأَسْنَادُ وَلَمْ يَشَاهِدْ مِنْ حَدِيثِ كُوفَةٍ
 عِنْدَ أَحْمَدَ ترجمہ روایت ہوا ثابت بن قحطاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نذر کی ایک
 مرد نے عہد میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ قربانی کرے اونٹ بوانہ میں پہر آیا وہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر پوچھا ان سے فرمایا کیا ہے اس میں بت کہ پوچھا
 ہے بولنا نہیں فرمایا پہر کیا ہوتا ہے اس میں سیلا سیلون میں سے کافرون کو سوبوتا
 نہیں پہر فرمایا پوری کر نذر اپنی سویشک پوری نکر فی چاہیے نذر گناہ میں اللہ تعالیٰ
 کے اور نہ کاٹنے میں صلہ رحم کے اور نہ اس کام میں کہ نہیں جنت یا رکتا ہو آدمی
 روایت کیا احمد بن کوا ابو داؤد اور طبرانی نے اور وہ صحیح الاسناد ہے اور اسکا شاہد ہے
 حدیث ہر آدم کے نزدیک احمد کے تیسری حدیث عن ثَابِتِ بْنِ الْقَحْطَاكِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ أَبَاهَا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ تَنَذَرْتُ
 أَنْ أُخْصَّ يَوْمَانَهُ فَقَالَ أَبَاهَا وَثْنٌ أَوْ طَائِعِيَةٌ قَالَ لَا قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ رَوَاهُ

۴
 صحیح بخاری و مسلم
 ابوالحاجان و النضر
 میں سے ایک
 بخاری و مسلم و النضر
 مطبوع علی کتب
 کے لئے

اَحْمَدُ وَابْنُ مَكْجَهٍ وَرِجَالُ اِسْنَادِهِ الصَّحِيحُ ترجمہ روایت موسیٰ بن
کردم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق اسکے باپ نے پوچھا میں صلی اللہ علیہ وسلم
سے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق نذرانی تھی میں نے یہ کذب کروا دیا میں نے پس فرمایا
کیا اس میں ہے بت یا طاغیہ کہا نہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری کر نذر
اپنی روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے اور راوی اسکی اسناد کو صحیح میں

مسئلہ نو و ششم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کو یہ ہے جبکہ ہدایہ
اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری
اور فتاویٰ قاضی خان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے مَنْ تَخَذَ قَاةً اَوْ ذَبَحَ
بَقْرَةً فَوَجَدَ فِي بَطْنِهَا جَنِينًا مَيِّتًا لَمْ يُوَكَّلْ اَشْعَرًا وَاَكَلَهُ يُشْعَرُ بِغَيْرِ مَنٍّ
یا گائے کو ذبح کرے اور اسکے پیٹ میں سرسرا ہوا بچہ نکلتے تو نہ کھا دو خواہ اسکے بال
ہوں خواہ نہ ہوں اور یہ مذہب امام عظیم اور انکے شاگردوں زفر اور حسن بن زیاد کا ہے
سو امام عظیم اور انکے شاگردوں نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے اس حدیث کا صحیح
اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَكَاتُ الْبَيْتَيْنِ ذَكَاتُهُ اَوَّلُهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ ترجمہ روایت ہوابی
سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرنا بیت
کے بچے کا ذبح کرنا اسکی مان کا ہے روایت کیا اس حدیث کو احمد نے اور صحیح کہا اس کو
ابن حبان نے فائدہ لکھا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ صحیح کہا اس حدیث کو
ابن حبان نے اور ابن دقیق العید نے اور حسن کہا اسکو زندگی نے اور کما حاکم نے اس
باب میں حضرت علی اور ابن مسعود اور ابی ایوب اور برادر اور ابن عمر اور ابن عباس اور کعب
بن مالک سے بھی روایتیں آئی ہیں اور زیادہ کیا تلخیص میں (یعنی ابن حجر نے) کہ جابر اور

۱۰
چهارت ہدایہ ترجمہ فارسی
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

روایت ہو خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ انے گوشت گھوڑے کے سے اور چروں کے سے اور گدھوں کے سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہو نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اس کے محبت کیونکہ کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ اتفاق کیا ہے علماء حدیث کو امامون وغیرہ نے کہ یہ حدیث ضعیف ہو اور کہا بعضوں کو کہ یہ منسوخ ہے روایت کیا دارقطنی اور بیہقی نے موسیٰ بن ہارون جمال حافظ سے کہا اُس نے یہ حدیث ضعیف ہو اس لیے کہ اس حدیث کی اسناد میں جو صالح بن یحییٰ ہے وہ بھی اور اسکا باپ بھی ہچا نا نہیں جاتا اور کہا بخاری نے اس حدیث میں لفظ ہے اور کہا بیہقی نے اسناد کی مضطرب ہو اور کہا خطا نے (بھی) کہ اسکی اسناد میں لفظ ہے اور صالح بن یحییٰ کا سماع اپنے باپ سے اور اس کا اپنے دادا سے ہچا نا نہیں جاتا ہے اور کہا ابوداؤد نے یہ حدیث منسوخ ہے اور کہا ترمذی نے حدیث گھوڑے کا گوشت (مباح ہونے) کی بہت صحیح ہے اور حدیث ظالم کی (بیتے) گھوڑے کا گوشت منع ہونے کی اگر صحیح ہی ہو تو بھی اس کے منسوخ ہونے کا شبہ بڑا ہے اتنی اور کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب میں کہ صالح بن یحییٰ بن مقدم بن معدیکرب کندی شامی (یعنی جو کہ گھوڑے کا گوشت منع ہونے کی حدیث کے راویوں میں سے ہو) میں ہے جیسے طبقہ میں ہو۔

مسئلہ صدم

اور ایک مسئلہ امام عظیم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کمر الدقائق اور رد المحتار اور فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے بکنہ اکل الطائی منہ یعنی جو چھلی کہ خود بخود کرا لٹی ہو جاوے کہنا اسکا مکروہ ہو اور یہ مذہب امام عظیم کا ہے سو امام عظیم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے اس حدیث کا صحیح

۱
بعضوں نے جو مسلم جہاں گوشت کے طبقہ دوسرے کے طبقہ میں ہے
۲
بعضوں نے جو مسلم جہاں گوشت کے طبقہ دوسرے کے طبقہ میں ہے
۳
بعضوں نے جو مسلم جہاں گوشت کے طبقہ دوسرے کے طبقہ میں ہے
۴
بعضوں نے جو مسلم جہاں گوشت کے طبقہ دوسرے کے طبقہ میں ہے
۵
بعضوں نے جو مسلم جہاں گوشت کے طبقہ دوسرے کے طبقہ میں ہے
۶
بعضوں نے جو مسلم جہاں گوشت کے طبقہ دوسرے کے طبقہ میں ہے
۷
بعضوں نے جو مسلم جہاں گوشت کے طبقہ دوسرے کے طبقہ میں ہے
۸
بعضوں نے جو مسلم جہاں گوشت کے طبقہ دوسرے کے طبقہ میں ہے
۹
بعضوں نے جو مسلم جہاں گوشت کے طبقہ دوسرے کے طبقہ میں ہے
۱۰
بعضوں نے جو مسلم جہاں گوشت کے طبقہ دوسرے کے طبقہ میں ہے

اِنِّیْ هَمْدٌ لِّرَّحْمٰتِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْبَحْرِ
 هُوَ الطَّهَوْرُ مَا مَكَهَ وَالْحِلُّ مَمِیَّتُهُ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالتَّنَائِیُّ
 ابْنُ ابْنِ شَیْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَزْمٍ وَالتِّرْمِذِیُّ رَوَاهُ مَالِکُ وَ
 الشَّافِعِیُّ وَاحْمَدُ تَرْجِمُهُ رَوَاہِیْ ابُو ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْنُ مِنْ دَرِیَا کَے پاکی کرنے والا ہے پانی اس کا اور حلال ہے مردہ
 اس کا روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ابی شیبہ نے اور
 لفظ اسی کا ہے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ترمذی نے روایت کیا اسکو مالک اور شافعی
 اور احمد نے **فائدہ** کہما شوکانی نے نیل الاوطار میں صحیح کہا اس حدیث کو ابن منذر
 اور ابن مندہ اور بغوی نے اور کہا بغوی نے اتفاق کیا گیا ہے اس کی صحت پر اور
 کہا ابن اثیر نے مشرح مسند میں کہ یہ حدیث صحیح مشہور ہے روایت کیا ہے اسکو امامون
 نے اپنی کتابوں میں اور دلیل کپڑی ہے ساتھ اسکے اور مرد اسکے معتبر ہیں اور کہا
 ابن ہلین نے البدیع المنیر میں کہ یہ حدیث صحیح بزرگ ہے اور نیز کہا شوکانی نے نیل الاوطار
 میں کہ مذہب جمہور علماء کا یہی ہے کہ مردہ دریا کا خواہ خود بخود مرد جاوے خواہ شکار کیا
 جاوے یک سان ہو لیکن کہا حنفیہ نے اور ہادی اور قاسم اور امام یحییٰ نے اور مؤید
 بادر نے ایک قول میں کہ جب تک اسکو کوئی آدمی نہ مارے ویا پانی اسکو نہ پہنیکہ سے دیا
 اسکو پانی چوڑ کر نہ چلا جاوے تب تک حلال نہیں اور جو مچھلی خود بخود مرد جاوے دیا
 اسکو کوئی حیوان مار ڈالے وہ حلال نہیں ہے اور دلیل انکی اسناب میں یہ دو حدیثیں
 ہیں پہلی حدیث ابوداؤد میں روایت ہو جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ
 کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز کہ پہنیکہ اسکو دیا جسکو پانی چوڑ کر چلا
 جاوے پس کماؤ اسکو اور جب کہ مرے اس میں اور شیرے پس کماؤ اسکو سو حجاب اس
 کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہو نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلیہ کہما شوکانی

۱۰ یوسف بن ابی الدرداء
 ۱۱ چچا بکریہ
 ۱۲ ابن کثیر
 ۱۳ یوسف بن ابی الدرداء
 ۱۴ ابی الدرداء
 ۱۵ ابن کثیر
 ۱۶ ابن کثیر
 ۱۷ ابن کثیر
 ۱۸ ابن کثیر
 ۱۹ ابن کثیر
 ۲۰ ابن کثیر

۲۸۰
 ۱۔ نیل الاوطار میں کہ اس حدیث کو راویوں میں کیسے بن سلیم راوی جو ہر وہ سچا تو ہے
 لیکن حافظہ ٹھکا رہا ہے اور کہا انسانی ذہن میں قوی اور کہا یعقوب نے جب یہ حدیث بیان
 کر دی اپنی کتاب ہے تو حدیث اسکی حسن ہے اور جب حدیث بیان کر کے حفظ پر حدیث اسکی ٹھیک یہی
 سمجھی جاوے گی اور انکار بھی کیا جاوے گا اور کہا ابوجاتم نے وہ نہ تھا حفظ اور کہا ابن حبان
 نے کہ مستبرون میں تو تھا لیکن خطا کرتا تھا اور حص کرتا تھا حدیث کو مرفوع کرنے پر اور کہا
 ابن حجر نے کہ یہ حدیث مرفوع تو نہیں لیکن موقوف صحیح ہے اور معارض ہے اسکے قول ابو بکر
 وغیرہ صحابہ کا یعنی جن کے نام اور پر مذکور ہوئے اور تقریباً المتذیب میں لکھا ہے
 کہ یحییٰ بن سلیم طائفی زیل مکہ سچا ہے برو حفظ والا ناوین طبقے میں سوائے دوسری
 حدیث دارقطنی نے روایت کی ہے ابی احمد زیری سے اسنے ثوری سے مرفوعاً
 بھی اسی مضمون کی سو جواب اسکا یہ ہے کہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں لکھا
 دارقطنی نے مخالف ہوا ہے اسکے وکیع وغیرہ پس موقوف کیا ان سب سے اس حدیث
 کو ثوری پر اور صواب بھی ہوا ہے یعنی ٹھیک بات یہی ہے کہ یہ حدیث مرفوع نہیں موقوف
 ہی ہے اور روایت موقوف مقابل میں حدیث صحیح مرفوع کے قابل اعتبار والائق حجت
 بکڑنے کے نہیں ہوتی اور بیان اسکا اس کتاب میں سلسلہ جہاد میں پہلے گذرا۔

تیسرا سوال مخالفہ

اور ایک مخالفہ امام عظیم کے مقلد حدیث پر چلنے والوں کو یہ دعوہ ہیں کہ امام عظیم کے پاس
 حدیث کی کتابوں کو کوئی صندوق تھا اور امام عظیم نے سو سچا جماعت صحابہ کے میں سوائے
 مشائخ سے سماع حدیث کی کی ہو اور انکی مسند کی روایت باہر سوادیوں نے ان سو کی ہے
 اور سب سب امام عظیم کے ہستاد علم کے چار ہزار آدمی میں اس بات کو شیخ عبدالحق حنفی
 دہلوی نے شرح سفر السعادت میں نقل کیا ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ تو شیخ
 عبدالحق وغیرہ حنفیہ کی خانہ ساز باتیں ہیں انکو بغیر بعض متعصب امام عظیم کو مقلدون

۱۔ بعضوں نے نیل الاوطار
 ۲۔ چاہے ہر سچا حدیث
 ۳۔ سنو کہ اسے صحیح
 ۴۔ اور طے میں ہے
 ۵۔ عجب بات یہ ہے
 ۶۔ التذیب طے
 ۷۔ طے خاضعی نے
 ۸۔ کے ساتھ میں ہے
 ۹۔ بعضوں نے
 ۱۰۔ الاوطار میں ہے
 ۱۱۔ کے طے ناوین کے
 ۱۲۔ کے ساتھ میں ہے
 ۱۳۔ بعضوں نے
 ۱۴۔ سفر السعادت میں
 ۱۵۔ انکو نے
 ۱۶۔ میں ہے

کے کو نہیں مانتا اور ایسی بناؤں دل سے تراشی ہوئی باتوں کو سچا کوئی نہیں جانتا بلکہ بعض
حق کو حنفیہ ہی ایسی باتوں کو قائل نہیں جو اپنے حنفی بہائیوں کی ایجاد و انکو سمجھنے میں
دیکھو صحابہ و امام عظم کا سماع ثابت ہونے سے علماء محققین نے انکار کر دیا ہے اور اسکا رد کلمہ
ذیل ہے چنانچہ کہا ملا علی قاری حنفی نے شرح نخبہ الفکر میں عن الشَّيْخِ أَبِي أَنَسٍ الْمَعْمَلِ
أَنَّهُ لَا رِوَايَةَ لِلْإِمَامِ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ لِيُضَيِّحَ فِي ذَلِكَ إِذَا كَذَبَ آيَاهُمْ
یعنی روایت ہر سخاوی ہو کہ لائق اعتماد کے یہ بات ہے کہ امام ابو حنیفہ کو کسی صحابہ سے انکو
زمانے صحی بن میں معمر بن ہرونے کے سبب سے روایت نہیں ہو اور کہا امام نووی شارح صحیح
مسلم نے تہذیب الاسماء میں قَالَ الشَّيْخُ أَبُو سَاقٍ فِي الطَّبَقَاتِ هُوَ النَّعْمَانُ
ابْنُ نَاصِ بْنِ زَوْحَلٍ بْنِ مَاهٍ مَوْلَى تَيْمِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ وَلَدَ سَنَدًا ثَمَانِيْنَ مِنْ
الْهَجْرَةِ وَتَوَفَّى بِبَغْدَادَ سَنَةَ خَمْسِينَ وَمِائَةً وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ سَنَةً
أَخَذَ الْفِقْهَ مِنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَكَانَ فِي زَمَانِهِ أَرْبَعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ
الَّذِينَ بَرَّ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى وَسَعْدُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الطُّفَيْلِ
وَلَمْ يَأْخُذْ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ تَرْجُمَةً يَنْفَعُ كَمَا شِئْنَا أَبُو سَاقٍ فِي طَبَقَاتِ مِنْ كُتُبِهِ
نَعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ بْنُ زَوْحَلٍ بْنِ مَاهٍ مَوْلَى تَيْمِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ كَيْسِيٍّ سَنَدُهُ سِتَّةَ أَهْلِ سِجْرِ مِنْ
سُيْدِ أَهْلِ بَغْدَادِ مِنْ سَنَةِ إِحْدَى سِتِّ مِائَةٍ مِنْ فَوْتِ هَوَّاسٍ وَأَمَّا كَيْسِيُّ سَنَدُهُ سِتَّةَ أَهْلِ سِجْرِ مِنْ
تَحِيَّ سَيِّدِهَا عِلْمِ فَقَدْ كَامَدَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَادْرَأْتِ زَمَانِهِ فِي جَاهِ صَحَابَةٍ مَوْجُودَةٍ
الَّذِينَ بَرَّ مَالِكٍ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَسَعْدُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الطُّفَيْلِ وَلَكِنْ أَبُو حَنِيفَةَ
نَعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ بْنُ زَوْحَلٍ بْنِ مَاهٍ مَوْلَى تَيْمِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ كَيْسِيٍّ سَنَدُهُ سِتَّةَ أَهْلِ سِجْرِ مِنْ
وَكَانَ فِي أَيَّامِ أَبِي حَنِيفَةَ أَرْبَعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ بَرَّ مَالِكٍ بِالْبَصْرَةِ وَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى بِالْكُوفَةِ وَسَعْدُ بْنُ سَعْدٍ بِالسَّاعِدِ بِالْمَدِينَةِ وَأَبُو
الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ أَثَلَةَ بِمَكَّةَ وَلَمْ يَلْقَ وَاحِدًا مِنْهُمْ وَلَا أَخَذَ عَنْهُمْ وَاصْحَابُهُ

۴۰
چهار کتاب میں
میں ہے

۴۱
چهار کتاب میں
میں ہے

۴۲
چهار کتاب میں
میں ہے

۴۳
چهار کتاب میں
میں ہے

۴۴
چهار کتاب میں
میں ہے

کی کی ہے اور سب کے سب امام عظیم کے ہستاد و علم کے چار ہزار آدمی بین سوا سب ان کو محمد
 صدیق حسن خلیفہ صاحب آج کل کے کثرت تصانیف و تالیف پہلو علمائوں پر ہی ہفت
 لے گئے ہیں اپنی کتاب تحائف النبلاء میں دو کتب ہیں اور فرماتے ہیں ولما جمعی از
 المجتہدین گفتہ اند کہ بضاعت وی در حدیث نزاجہ است (یعنی قلیل) و انکہ گفتہ اند کہ مشائخ
 وی بچہ ہزار کس پر سند محتاج سند است و از انترہمین مبالغہ است کہ خطیب ابن
 جوزی وغیرہ ہاروی طعن کردہ اند و ابو نعیم در حلیہ ذکر او نموده است و اور یہ جو شیخ عبد الحکیم
 نے لکھا ہے کہ امام عظیم کے پاس حدیث شریف کی کتابوں کے کئی صندوق تھے یہی
 سب جھوٹ اور بناوٹ پر مبنی اگر امام عظیم کے پاس حدیث کو کتابوں کے صندوق
 ہوتے تو کیا انکے مقلدون میں نہ کس کس پاس نہ پہنچتین کیا ان کو کثیر لکھا گیا یا دیا بارہ
 ہو گئین و یا ہمراہ امام قشیری کے صندوق کو دریا میں ڈال کر خواجہ خضر کے پاس رکھی
 گئین تاکہ جو بوقت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب ترول فرمائین تو انکو دستور العمل
 بنائین جس کا قصہ طحاوی نے شرح و در المختار میں بعض جہاد حنفیہ و نقل کیا ہے اور اسکو
 بوجہ عدیدہ باطل کیا گیا ہے اور اسکی ابتدا میں لکھا ہے وَالَّذِي يَنْبَغِي لِلطَّائِفَةِ
 الْخَنَفِيَّةِ الْاَيْتَا كَلْمَا بِهَذَا الْاَلْفَاظِ الْمَوْهَمَةِ كَانَتْهَا مُوجِبَةً لِلتَّكْلُفِ فِيهِمْ بَلْ
 اِنْ بَعْضُ الْحَقَّاقِ يَسْتَوِي الْاِمَامَ وَيَنْفَوْنَ عَنْهُ اِلَّا جِهَةً اَيْضًا طَائِفَةُ حَنْفِيَّةٍ كَوَلَا نَرِ
 ہے کہ ایسے الفاظ وہم انداز نہ بولیں کیونکہ لوگوں کے برا کہنے کا سبب ہوتے ہیں بلکہ
 بعض احمق امام کو گالیاں دینگے اور ان کے اجتہاد کو ٹائین گے اور طحاوی
 میں لکھا ہے اِنْ مِثْلُ هٰذَا كَلِمَةٌ لِّفَرَطٍ نَعْتُهُمْ وَجَعَلَهُمُ لَيْسَ مَطْمَعٍ نَظَرُهُمْ
 اِلَّا تَفْضِيلَ اِنِّي خَيْفَةٌ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِمْ وَلَوْ بَا لَا اَصْلَ لَهُ وَلَوْ بَا يَبْذُرِي اِلَى
 الْكُفْرِ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ عِلْمٌ بِفَضْلِ اِلِهِ الْجَبِيلَةِ اَلَّتِي اَلِفَتْ فِيهَا الْكُتُبُ فَيَرْضَوْنَ
 بِاِلَافِ كَاذِبٍ وَاِلَّا فَيَرَاتِ اَلَّتِي لَا يَرْضَى اللهُ وَلَا رِسُولُهُ وَلَا اَبُو خَيْفَةَ نَفْسُهُ

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

وَاُولَئِكَ مِنْهَا اَبُو حَنِيفَةَ كَمَا نَتَى يَكْفُرُ قَاتِلًا تَرْجُمُهُ يَنْهَى بَنِيكَ اِنْ جَاهِلُونَ جَسِيْرًا بَسْتِ
 تعصب اور عداوت کے سبب اس بھائی کے کہ ابو حنیفہ کو اور دن پر بزرگی دین (کس میں نظر نہیں
 رکھتا) مگر ابو حنیفہ کو بزرگی دینے کی طرف اگر چاہیے ہو جس کے لیے کچھ اصل نہیں اور اگر
 وہ تفصیل فکری طرف انکو ہونا چاہے انکو ابو حنیفہ کے ان فضائل کا حکم نہیں جن
 میں کتا بین تصنیف ہو چکی ہیں اور وہ جو ہٹ اور افترا سے خوش ہوتے ہیں جسکو
 خدا اور رسول پسند نہیں کرتے اور نہ ابو حنیفہ پسند بلکہ ابو حنیفہ اگر ان باتوں کو سنیں
 تو ان کے قاتل پر کفر کا فتویٰ لگاتے غرض کہ امام عظیم کے کئی صندوق کتا بون کے
 تو ایک طرف رہی اگر حدیث کی ایک کتا ب ہی انکی جمع کی ہوئی ہوتی تو اسکا اثر ہدایہ
 اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتا بون میں ضرور پایا جاتا خصوصاً طحاوی اور سیسی
 اور ابن ہمام تو ضرور ہی اس سے نقل لاتے بلکہ ان کی ذات سے تو یہ بھی امید تھی کہ اسکو
 مقابلے میں بخاری اور مسلم اور عیسیٰ وغیرہ کتا بون کی صحیح صحیح حدیثیں جو کہ اسوقت
 میں بھی موجود ہیں سب کو رد کرتے اور کسی کو بھی نہ مانتے۔ لیکن اسکا اثر آشکارہ انکی
 جمع کی ہوئی نہ پہونچا نہ پڑی کوئی کتا ب بھی حدیث کی نہیں لیکن باوجود اس بات کو
 بھی حنفیہ ہی کہی جاتے ہیں کہ جن کتا بون کی حدیثیں ہمارے مذہب کی دلیل ہیں وہ کتا ب
 عرب میں موجود ہیں چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح سفر السعادت میں لکھا ہو
 کہ نظر کرتے حنفیہ کو دربار عرب مشہوریت باید انداخت تا حقیقت حال مشکف گردد
 و مواہب الرحمن کتابے ست درین مذہب شایع اور التزام کردہ کہ دلیل از آیت قرآن و احادیث
 صحیحین مایہ و سویہ بھی شیخ صاحب وغیرہ امام عظیم علیہ الرحمۃ کے مقلدون کی خانہ ساز
 بات ہے۔ کتا ب برہان شرح مواہب الرحمن لاہور میں مولوی محمد حسین صاحب ثانی
 کے پاس موجود ہے اور وہ اپنے ضمیمہ کے نمبر مذکور میں لکھتے ہیں کہ اس میں عینی اور فتح
 القدر علیہ اسکے شاگرد حلی سو ٹہرہ کوئی بات بھی نہیں غرض کہ اب انکا کوئی حسیلہ

۹
 چنانچہ انکے کتا بوں میں
 مذہب ہے

ہی حدیث پر عمل کرے میں پریشان ہو سکے اور اتباع سنت کی ثابت کو ہی بخیر عقول
خدا میں نہیں اسکا لینا جو خدا کا پیغام خیراں ہے تاکہ یہی ایک گمان پر خیرانی ملے و چکا
ہی چلتے ہیں اور عذر دے ترا گنہگار پیش لے کر یہی جانتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
وَلَا تَتَّبِعُوا الْاَفْهَاقَ وَلَا يُغْنِي عَنْكُمْ عَنْتُورُهُمْ وَلَئِنَّ الْغَافِلِينَ لَتَرْكَبُوا السَّيْءَ فَمَا لَهُمْ عَاذِينَ

حسن ظن سے بغیر تحقیقات	انستے ہیں نہیں کسی کی بات	ایک روپر یہ کہیں جو چاہتے ہیں
وہم سے باہج و کدہ اسے میں	کہ سب او کہ میں یہ ہو کہوٹا	تو سر اس پر یہ میں ٹوٹا
وہ کی تحقیق میں گرا بالکل	ہو تو ان کے چراغ عقل کے گل	نوی کہد کہ مسئلہ یہ ہیکہ
سے ہمارا امام کے نزدیک	بہتر نہ چھین کسی سے یہ نادان	میں وہی مان دلیں ہوشیار
عکس سے جو حدیث نبوی	چوہرین اس کو یہ سفید خوبی	اور کہیں ہم نہ مجتہد نہ امام
ہم کو قول رسول سے کیا کام	ہم مقلد ہیں ہم کو بے انکار	ہے کھایت امام کی گذار
یہ بے دین انکا اور یہ سلام	یہ عقیدہ ہوا انکا اور یہ کلام	کہہ گویں یہ خود امام سہی
ہو کہما جتنے خلاف نبوی	مطلقا کیجو غم نہ اسے پعل	جان لیجو کہ ہے وہ ایک نعل
پر اسیران رقبہ تقلید	ہینگے نادان ایسے مفید	کہہ گویں میں نہیں جواب کو امام
چلتے اس پر ہی نہیں کام	ہم سمجھتے تھے میں جو تقلید کی	میں فقط اسکر حدیث نبوی
لیک معلوم ہم کو اب یہ ہوا	میں یہ نکر امام سے بھی سدا	ہے دلیل اس کی سچ اور دیا
ہوتے ان سے اگر نہ یہ نیاز	تھے مقلد یہ جن کے کملاتو	انکا کہنا سرانگہ پر کہتے
اور یہ تقلید انکی کرنے کبھی	دیکھتے حسین پر خلاف نبوی	کسے تقلید ایسی تباہی
شفیقہ حبیب میں یہ ہوالی	نفس و شیطان کو دام میں لوگ	اگلی میں اسکا نہ ہو یہ روگ

چودہواں مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام عظم کے تقلد حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتے ہیں کہ جو مرتبہ امام عظم
کا ہے ائمہ میں سے اور کیا بھی نہیں ہوا سب سے کہ امام عظم کی فضیلت میں انکا نام

یہ حدیث صحیح ہے

از انس آورده و در سند ادوی احمد جو باری است و راوی دے مامون سلمی و یکے
 ازین دو وضع کرده این حدیث را علیہم السلام مَالِئَتْهُ یعنی حسن جزیر کا جو سخن
 ہے اسے کو دیا ہی کرے اور کہا ملا علی قاری حنفی نے زین الحکم شرح عین العلم
 میں فوراً منقطع فرمایا لَکُنْهَا کُلُّهَا وَاهِیةٌ أَبُو حَنِيفَةَ سِرَاجٌ أُمِّی حَدِیثُ
 مَوْصُوعٌ کَمَا قَالَ الصَّغَانِیُّ وَغَیْرُکَ یعنی ابو حنیفہ چراغ ہے میری امت کا جو کہ وارد
 ہوا ہے بہت طریقوں پر لیکن وہ سب سب اہی ہیں اور یہ حدیث موضوع ہے جیسا کہ
 کہا ہے صغانی وغیرہ نے دوسری حدیث سِیَاقِی بَعْدَ رَجُلٍ یُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ
 أَنَابِتٍ النُّکُوفِ وَیُکَلِّی بَابِ حَنِیْفَةِ الْحُسَیْنِ دِیْنِ اللّٰهِ وَسُنَّتِی عَلَیْیَدِی یعنی
 آویگا میرے پیچھے ایک مرد کہا جا ریگا واسطے اسکے نعمان بن ثابت رہنؤ والا کو نے
 کا اور کنیت کیا گیا ساتھ ابو حنیفہ کے تاکہ بہتر امی کرے اللہ کے دین کی اور میری
 سنت کی اور ہاتھ اپنے کے سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث بھی جو بڑی بناوٹی دل
 سے گٹری ہوئی ہے کہا نور الدین علی نے کتاب مختصہ ترجمہ الشریفہ
 المرفوعہ عن الاخبار الشنیعہ الموضوعہ میں کہ یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے انسر
 کی حدیث کا طریق ابان سے روایت کی اس سے ابو العلی بن فہاجر مجہول نے اور روایت
 کی اس سے محمد بن یزید بن عبد اللہ سلمی منروک نے اور پایا اُس نے طریق جو باری
 سے اور کافی ہے بھگو را اس حدیث کے موضوع ہونے کی دلیل اس کا جو ہونا ہونا
 اور کہا شیخ عبد الحق نے شرح سفر السعادت میں کہ یہ حدیث بھی اسی قسم
 کی یعنی جو بڑی بناوٹی دل سے گٹری ہوئی ہے جیسے کہ حدیث سراج اتی ہے جو کہ اوپر
 مذکور ہوئی تھی حدیث اَلْجُرُجُ فِیْ أُمِّی رَجُلٌ یُقَالُ لَهُ أَبُو حَنِیْفَةَ وَ
 بَیْنَ کُنْفَیْهِ خَالٌ یُحِبُّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْیَدِی سُنَّتِی یعنی نکلیگا میری امت میں
 ایک مرد کہا جا ریگا واسطے اس کے ابو حنیفہ اور ہوگا در میان منوڈ ہون اسکے کہ

۱ حدیث سراج صحیح
 ۲ اس کے منقطع ہیں
 ۳ حدیث سراج صحیح
 ۴ اس کے منقطع ہیں
 ۵ حدیث سراج صحیح
 ۶ اس کے منقطع ہیں
 ۷ حدیث سراج صحیح
 ۸ اس کے منقطع ہیں
 ۹ حدیث سراج صحیح
 ۱۰ اس کے منقطع ہیں

صاحب قاسمؒ سفر السعادت میں کہ درباب فضائل شافعی والی حنیفہ و دوم
ایشان چنیے صحیحہ نشدہ دہرچہ دران باب ست مجموع مفتخری و موضوع ست اور
کما سید محمد نذیر حسین صاحب معیار الحقؒ میں کہ یہ سب روا تین جو کہ ابو حنیفہ
کی تعریف میں ہو گون نے لکھی ہیں (واہیات اور مفتخریات اور موضوعات ہیں
اور وضعیں اسکے) یعنی ان روایتوں کے بنانے والے مصداق میں اس
حدیث کے جو کہ بخاریؒ میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مَنْ كَذَبَ عَنِّي مُتَعَدِّلاً
فَكَذَّبَ عَنْكَ مُفْعَدٌ مِّنَ النَّاسِ یعنی جو جھوٹ بولے مجھ پر جانکر پس تھکانا سمجھے اپنا
دو زخ۔ اور ناقصین انکے لئے اگر باوجود علم بالوضع کے ان کو نقل کی ہیں تو فاسد
میں بالاجماع کیونکہ روایت کرنا حدیث موضوع کا حرام ہے اتفاقاً اور اگر سبب
جہل کے ان کے موضوع ہونے سے نقل کی ہیں تو جاہل اور محذور ہیں اور موضوع
ہونا ان واہیات کا ان کے الفاظ اور معنی سے ظاہر ہے اور محدثین نے بھی
تنبیہ کی ہے اور بیان اسکا اور گزرا ۔

پندرہواں مخاطم

اور ایک مخالفہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتے ہیں کہ امام اعظم کی
بزرگی اور ائمہ پر اس لیے ہندو ہے کہ انہوں نے چالیس برس تک ایک وضو و نماز
عشا اور صبح کی ٹہپہ ہی ہے اور ہر شب میں ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اس بات
کو خطیب نے تاریخ نجد اورین نقل کیا ہے اور طحاوی میں ہے کہ جس مقام پر
امام اعظم نے وفات پائی ہے وہاں انہوں نے ستر ہزار خوشنم کیے ہیں جو جواب
اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ بات بالکل غلط اور وہابیات اور موجب مذمت

امام عظیمؑ کے ہے نہ یہ کہ انکی تعریف کو باعث ہوا و نہ منوں نے جو اپنے آپ کو ایک بہا کی
 تکلیف اور شفقت میں ڈال رکھا تھا کیا ان کو اتنی ہی خستہ نہ تھی کہ یہ بدعت
 ہے کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بہر میں کبھی شب کو تیرہ رکعت سے زیادہ
 نوافل نہیں پڑھے اور نہ کبھی تمام شب جاگے بلکہ تیسرا حصہ شب کا جاگتے اور دو
 حصے سویا کرتے اور اس پر زیادتی کرنے والے کو فرماتے کہ شخص سیری سنت
 سے نفرت کرتا ہے اور یہ ہم میں سے نہیں اور ایسا ہی ختم کرنا تران کا بھی سات
 دن سے دسے درست نہ رکھتے اور فرماتے کہ تین دن سے کم مدت میں قرآن پڑھو
 والا تو قرآن کو سمجھتا ہی نہیں چنانچہ مسلم میں روایت ہو شام سے لکھا
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وَلَا أَعْلَمُ بِمَنْ أَتَى اللَّهَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ
 الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّيَ لَيْلَةً إِلَّا الصُّبْحَ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا
 عِشْرِينَ رَمَضَانَ یعنی نہیں جانتی میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھا ہو قرآن سارا
 ایک رات میں اور نہیں جانتی میں کہ نماز پڑھی ہو کسی رات میں صبح تک یعنی اول سو
 آخر تک اور نہیں جانتی میں کہ روزے رکھے ہوں سارا مہینہ سوائے رمضان کے
 اور بخاری اور مسلم میں روایت ہو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا جَاءَ
 ثَلَاثُهُ رَهْطًا إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا بِهَا كَانَهُمْ يَقَالُوا هَذَا فَقَالُوا أَيْنَ
 نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَفَّرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
 وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَمَا أَنَا فَأَصِلِيَ اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا
 أَصُومُ النَّهَارَ أَبَدًا فَكَأَفِطْرٍ وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَغْتَسِلُ اللَّيْلَةَ فَلَا أَزْوَاجَ
 أَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا
 وَكَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أُخْتَلِسُكُمْ لِيَوْمٍ وَأَنْتُمْ لَكُمْ لَيْلَتِي أَصُومُ وَأُفِطِرُ وَأَسْتَيْ

۲
 روایت کی ہے
 میں سے
 روایت کی ہے
 باب التفسیر
 روایت کی ہے

وَأَقْدَلُ وَأَنْزَلَهُ النَّسَاءُ فَمَنْ رَجَبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي تَرْجَمَ بِنْتِ كُوتَيْنِ
 شخص طرف پیسوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوجتے ہوئے عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کی پس چیکہ خبر دیے گئے ساتھ اسکے گویا کہ جانا اسکو پس کہ آپس میں کمان
 بین ہم بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تحقیق بخشنے اللہ نے واسطے ان کے
 جو پہلے کیو گناہ اور جو پیچھے کیے پس کہا ایک نے ان میں سو پس میں نماز پڑھا کرونگا
 تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے میں روزے رکھا کروں گا دن کو ہمیشہ اور نہ فطرا
 کرونگا اور کہتا تیسرے نے پس میں انگ رہوں گا عورتوں کو پس نہ نکاح کرونگا کبھی
 پیشہ ریف لاؤ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف انکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تم نے کہا تھا ایسا اور ایسا اور ایسا خبر دار ہوتم ہے خدا کی کہ تحقیق میں
 البتہ بہت ڈرتا ہوں بہ نسبت تمہارے اللہ تعالیٰ سے اور بہت تقویٰ کرتا ہوں بہ نسبت
 تمہارے اللہ تعالیٰ سے اور بہت تقویٰ کرتا ہوں بہ نسبت تمہارے واسطے اللہ تعالیٰ کے
 لیکن میں بروکر ہی رکھتا ہوں اور فطاری ہی کرتا ہوں اور نماز ہی پڑھتا ہوں رات کو
 اور سوتا ہی ہوں اور نکاح ہی کرتا ہوں عورتوں سے پس جس شخص نے اعراض کیا طر
 میرے پس نہیں ہے مجھے تیسری حدیث بخاری اور مسلم میں عبد
 بن عمرو بن عاص سے روایت ہو کہ کہا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
 عَبْدُ اللَّهِ أَلَمْ أَخْبُرْكَ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ حُمٌّ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَتَمَّ فَإِنْ يَحْسَدُ عَلَيْكَ حَقًّا قَا
 إِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لَزَوْجُكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لَزَوْرُكَ عَلَيْكَ
 حَقًّا لَصَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمَ الدَّهْرِ
 كُلِّهِ حُمٌّ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَأَقْرَبُ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ إِنْ أَطِيقُ
 أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ حُمٌّ أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَافْطَارُ يَوْمٍ

۲
 چوتھیں جگہ
 میں باب صیام
 انظر في كتاب
 فضل صيام

وَأَقْرَأَ فِي كُلِّ سَبْعٍ لِكُلِّ مَرَّةٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ تَرْجُمَةً يَنْفَعُ فَرَمَا مَجْهُدُ رَسُولِ
 اﷺ صَلى ﷺ ﻋَلى ﻋَبدِ ﺍﻟﻪ ﻛﻴﺎ ﺍﻧﻪﻳﻦ ﺧﺒﺮ ﺩﻳﺎ ﮔﻴﺎ ﻣﻴﻦ (ﻳﻨﻌﻨﻰ ﺧﺒﺮ ﻳﻮﭼﻨﻲ ﻫﻲ ﻣﺠﻪﺑﻜﻮ
 ﻳﻜﻪ ﺗﻮﺭ ﺭﻭﺯﻩ ﺭﻛﻪﺗﺎ ﻫﻲ ﺩﻥ ﻛﻮ (ﻳﻨﻌﻨﻰ ﻫﺮ ﺩﻥ) ﺍﻭﺭ ﻗﻴﺎﻡ ﻛﺮ ﺗﺎ ﺑﻪ ﺗﻤﺎﻡ ﺭﺍﺕ (ﻳﻨﻌﻨﻰ ﻫﺮ ﺷﺐ)
 ﭘﺲ ﻛﻤﺎ ﻣﻨﻴﻨﻪ ﻣﻘﺮﺭ ﻳﺎﺭ ﺳﻮﻝ ﺍﻟﻪ ﺻﻠﻰ ﺍﻟﻪ ﻋﻠﻴﻪ ﻭﺳﻠﻢ ﻛﺮ ﺗﺎ ﻫﻮﻥ ﻓﺮﻣﺎ ﻳﺎ ﻧﻪ ﻛﺮ ﺭﻭﺯﻩ ﺑﻪ ﺑﻪ ﺑﻪ ﺭﻛﻪ
 ﺍﻭﺭ ﺍﻓﻄﺎﺭ ﺑﻪ ﺑﻪ ﻛﺮ ﺍﻭﺭ ﻗﻴﺎﻡ ﺑﻪ ﺑﻪ ﻛﺮ ﺍﻭﺭ ﺳﻮ ﺑﻪ ﺑﻪ ﺭﻩ ﺍﺱ ﺍﺳﻄﻪ ﻛﻮ ﺍﺳﻄﻪ ﺑﺪﻥ ﺗﻴﺮﻩ ﻛﺮ
 ﺗﺠﻪ ﭘﺮ ﺣﻖ ﻫﻮ (ﻳﻨﻌﻨﻰ ﺑﻪﺕ ﺷﻘﺖ ﻣﻴﻦ ﻧﻪ ﺩﺍﻝ ﺗﺎ ﺑﻴﺎﺭ ﻭ ﺑﻠﺎﻙ ﻧﻪ ﺑﻮﺟﺎﻭﻩ) ﺍﻭﺭ ﺍﺳﻄﻪ
 ﺍﻧﻜﻮﻥ ﺗﻴﺮﻱ ﻛﻪ ﺗﺠﻪ ﭘﺮ ﺣﻖ ﻫﻲ (ﻳﻨﻌﻨﻰ ﻛﻪﺑﻲ ﺳﻮ ﻳﺎ ﺑﻪ ﺑﻲ ﻛﺮ ﺗﺎ ﺍﻧﻜﺼﻴﻦ ﺁﺭﺍﻡ ﭘﺎﻭﻳﻦ) ﺍﻭ
 ﺗﺤﻘﻴﻖ ﺗﻴﺮﻱ ﺑﻲ ﺑﻲ ﻛﺎ ﺑﻪ ﺑﻲ ﺗﺠﻪ ﭘﺮ ﺣﻖ ﻫﻮ (ﻳﻨﻌﻨﻰ ﺍﺳﻜﻪ ﺳﺎﺗﻪ ﺳﻮ ﺍﻭﺭ ﺻﺤﺒﺖ ﺍﻭﺭ ﻣﺨﺎﻟﻄﺖ
 ﻛﺮ) ﺍﻭﺭ ﺗﺤﻘﻴﻖ ﺗﻴﺮﻩ ﻣﻪﺍﻥ ﻛﺎ ﺑﻪ ﺑﻲ ﺗﺠﻪ ﭘﺮ ﺣﻖ ﻫﻲ (ﻳﻨﻌﻨﻰ ﻛﻼﻡ ﻛﺮ ﺍﻥ ﺳﻪ ﺍﻭﺭ ﺧﺎﻃﺮ ﺩﺍﺭﻱ
 ﺍﻭﺭ ﻛﻤﺎ ﻧﺎ ﻛﻤﺎ ﺍﻧﻜﻪ ﺳﺎﺗﻪ) ﻧﺮﻭﺯﻩ ﺭﻛﻤﺎ ﺟﺲ ﻧﻪ ﻛﺮ ﺭﻭﺯﻩ ﺭﻛﻤﺎ ﻫﻤﻴﺸﻪ ﺭﻭﺯﻱ ﺗﻴﻦ ﺩﻥ
 ﻛﻪ ﻫﺮ ﻣﻬﻴﻨﻪ ﺳﻪ ﺭﻭﺯﻩ ﻫﻤﻴﺸﮕﻲ ﻛﻪ ﻫﻴﻦ ﺭﻭﺯﻩ ﺭﻛﻤﺎ ﻫﺮ ﻣﻬﻴﻨﻪ ﻣﻴﻦ ﺗﻴﻦ ﺩﻥ (ﻳﻨﻌﻨﻰ ﻳﺎﻡ
 ﺑﻴﻀﻲ ﻛﻪ ﻳﺎ ﺳﻄﻠﻖ ﺗﻴﻦ ﺭﻭﺯﻱ) ﺍﻭﺭ ﭘﺮﻩ ﻗﺮﺍﻥ ﻣﻬﻴﻨﻪ ﻣﻴﻦ (ﻳﻨﻌﻨﻰ ﻫﺮ ﻣﻬﻴﻨﻪ ﻣﻴﻦ ﺍﻳﻜﻲ ﺧﺘﻢ
 ﻛﺮ ﻟﻴﺎ ﻛﺮ ﻛﻤﺎ ﻣﻨﻴﻨﻪ ﻃﺎﻗﺖ ﺭﻛﻤﺎ ﻫﻮﻥ ﻣﻴﻦ ﻧﺮﻭﺯﻩ ﺍﺱ ﻫﻮ ﻓﺮﻣﺎ ﻳﺎ ﻧﺮﻭﺯﻩ ﺭﻛﻤﺎ ﺑﻪﺗﺮﻳﻦ ﺭﻭﺯﻩ
 ﺭﻭﺯﻩ ﺩﺍﻭﺩ ﻛﺎ ﺭﻭﺯﻩ ﺭﻛﻤﺎ ﺍﻳﻜﻲ ﺩﻥ ﺍﻭﺭ ﺍﻓﻄﺎﺭ ﻛﺮ ﻧﺎ ﺍﻳﻜﻲ ﺩﻥ ﺍﻭﺭ ﭘﺮﻩ ﺗﺴﺮﺍﻥ ﺑﻴﭻ
 ﺳﺎﺕ ﺭﺍﺕ ﻛﻪ ﺍﻳﻜﻲ ﺑﺎﺭ ﺍﻭﺭ ﻧﻪ ﻧﺮﻭﺯﻩ ﻛﺮ ﺍﻭﺱ ﭘﺮ ﻳﻨﻌﻨﻰ ﺟﻮ ﻛﻪ ﻧﺪﻛﻮﺭ ﻫﻮ ﺍﺭﻭﺯﻭﻥ ﺍﻭﺭ ﺧﺘﻢ
 ﻛﺎ ﭼﻮﺗﻤﻲ ﺣﺪﻳﺚ ﺑﺠﺎﺭﻱ ﺍﻭﺭ ﺳﻠﻢ ﻣﻴﻦ ﻋﺒﺪﺍﻟﻪ ﺑﻦ ﻋﻤﺮ ﺳﻪ ﺭﻭﺍﻳﺖ ﻫﻮ ﻛﻤﺎ ﺍﺱ ﻧﻪ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصَّلَواتِ إِلَى اللَّهِ صَلَوةُ دَاوُدَ
 وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ نِيَامُ يَصْفُ اللَّيْلَ وَيَقُومُ ثُلَاثَهُ
 وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطِرُ يَوْمًا تَرْجُمَةً فَرَمَا ﺑﺎﺭ ﺳﻮﻝ ﺍﻟﻪ ﺻﻠﻰ ﺍﻟﻪ ﻋﻠﻴﻪ
 ﻭﺳﻠﻢ ﻧﻪ ﺑﻪﺗﺮﻳﻦ ﻧﻤﺎﺯﻭﻥ ﻣﻴﻦ ﺣﺮﺕ ﺍﻟﻪ ﺗﻌﺎﻟﻲ ﻛﻪ ﻧﻤﺎﺯ ﺩﺍﻭﺩ ﻋﻠﻴﻪ ﺍﻟﺴﻼﻡ ﻛﻲ ﻫﻲ ﺍﻭﺭ ﺑﻪﺗﺮﻳﻦ
 ﺭﻭﺯﻭﻥ ﻣﻴﻦ ﺣﺮﺕ ﺍﻟﻪ ﺗﻌﺎﻟﻲ ﻛﻪ ﺭﻭﺯﻩ ﺩﺍﻭﺩ ﻋﻠﻴﻪ ﺍﻟﺴﻼﻡ ﻛﻪ ﺗﻪ ﻭﻩ ﺳﻮﺗﻪ ﺍﻭ ﻫﻲ ﺍﺕ

۹
 ﺑﻪﺗﺮﻳﻦ ﻧﻤﺎﺯﻭﻥ
 ﺑﺎﺑ ﺍﻟﺘﺠﺮﻳﺐ ﻋﻠﻰ
 ﻧﺎﺑﻲ ﺍﻟﺴﻼﻡ ﻛﻪ ﺑﻪ
 ﻧﻤﺎﺯ ﻣﻲ ﺑﺎﺭ

اور قیام کرتے تھائی رات اور پہرے چھپے حصہ رات کے میں اور روزہ رکھتے ایک دن
 اور افطار کرتے ایک دن پانچویں حدیث بخاری اور مسلم میں روایت ہے
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما کان تغنی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ینام اول اللیل و یحییٰ آخرہ ثم ان کانک لک حاجۃ الی
 اہلہ قطعی حاجتک ثم ینام فان کان عند النداء الا ول جنباً
 ونب فا فاض علیہ الماء وان لم ینکن جنباً تو وضاء للصلوۃ ثم صلی
 رکعتین ترجمہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے اول شب اور زندہ
 رکھتے آخر شب کو (یعنی بیدار رہتے) پھر اگر مہوتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت
 طرف اہل اپنے کی (یعنی صحبت کی) ادا کرتے حاجت اپنی پھر سوتے پس اگر
 ہوتے وقت پہلی اذان کے جنبی تو اوٹھتے اور ڈالتے اپنے پر پانی اور اگر
 نہ ہوتے جنبی وضو کرتے نماز کے لیے پھر پڑھتے دو رکعتیں سنت فجر کی دوم
 ہر شب میں ہزار رکعت نماز پڑھنی عقلاً ہی دشوار ہے اس لیے کہ تمام رات کے درجہ
 اوسط میں بارہ گھنٹے ہوتے ہیں اور چار گھنٹے ان میں سے منہا کرنے چاہئین
 میں گھنٹے اول ہوش کے کہ ان میں کمانا پینا شب کا اللہ استغیا طہارت اور
 وضو اور نماز عشا کی ادا ہو اور ایک گھنٹہ آخر سے شرب کے کہ اس میں وقت
 فجر کی آمد آمد ہوتی ہے اور نوافل نہیں پڑھے جاتے تو باقی رہے آٹھ گھنٹے
 تو ان میں اگر ہزار رکعت پڑھتے تھے تو فی گھنٹہ سو اسور رکعت کا مع اوائے
 ارکان یعنی رکوع وسجود و قیام و قعدہ و قمرہ و جلبہ و قنات کے اربع لحاظ
 واجبات اور سنن اور استحباب ایک گھنٹے کی میعاد میں عقل سلیم محال جانتی
 ہے ہاں جس طرح سے کہ فقال مروزی نے امام ابو حنیفہ کی نماز سلطان محمود
 بادشاہ کو پڑھ کر دکھائی تھی اگر اس طرح سے پڑھی جاوے تو ایک ہزار نہیں

۹
 حدیث شریف
 من باب التوضی
 علیہ السلام
 صلی اللہ علیہ وسلم

حوند ہو یا نہ ہو، ناک میں تین بار پانی دیا، پھر تین گلی کی پھر ہاتھ دھوئے، پھر حجب نماز میں داخل ہوا تو بجائے تکبیر کے زبان فارسی میں کہا۔ کہ خدا بزرگ ست، اور بجای قرأت فارسی میں آیت قرآن مَذْهَبُکَ تَکْزِیْبُ کَا تَرْجَمَہ کیا۔ یعنی دو برگ سبز کہا، پھر بجای سجود مرغ کی طرح سوا فرق کے دو ٹونگین مار لیں اور بجائے اَللّٰہُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کے گونہ مار دیا اور کہا اے سلطان یہ نماز ابو حنیفہ کی ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر اس طرح کی نماز ابو حنیفہ کی نہ ہوگی تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا ایسی نماز تو کوئی بھی حسب دین جائز نہ رکھے گا پھر حنفیوں نے ابو حنیفہ کی اس طرح نماز ہونے سے انکار کیا پس قتال مروزی نے حنفی مذہب کی کتاب میں طلب کین اور بادشاہ نے ایک نظر لیا کہ جو ذی علم تھا شافعی اور حنفی مذہب کی دونوں کی کتاب میں پڑھنے کا حکم دیا تو ابو حنیفہ کی نماز ویسی ہی باپ کی گئی جس طرح سے قتال مروزی نے پڑھ کر دکھائی تھی پھر بادشاہ نے ابو حنیفہ کے مذہب کو چھڑ دیا اور شافعی کے مذہب کو اختیار کر لیا انتہی رافضی کہتا ہے عجیب نہیں کہ ہر وقت کے حنفی بھی اس قصہ کو دیکھ کر چنک اٹھیں اور کہنے لگیں کہ یہ افتراء نہیں ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہیں تو جواب یہ کہ یہ ہرگز ہرگز افتراء نہیں ابو حنیفہ کے نزدیک اس طرح پر نماز پڑھنی بیشک وبے شبہ جائز ہے دیکھو مسئلہ اول کہنے کی کمال دباغت دی ہوئی کوہنکر نماز کے جائز ہونے کے لیے ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کُلُّ اِھَابَ یُخَرِّجُ فَقَدْ کُتِبَ وَجَازَتْ الصَّلَوةُ فِیْہِ وَالْوُضُوْءُ مِنْہِ الْاَجَلُ الْاُخْرٰی وَالْاَدَامِیُّ یُخْرِجُ یعنی جو چھڑا کہ دباغت دیا گیا پس تحقیق پاک ہوا اور جائز ہے نماز پڑھنی ہیچ اسکے اور وضو اسے مگر چھڑا سور اور آدمی کا ف اس سے معلوم ہوا کہ سور اور آدمی کے چڑے کو خواہ کتنے کا چھڑا ہو خواہ بیٹیرے وغیرہ کا امام ابو حنیفہ کے نزدیک پاک ہے اور کوہنکر یا کو نیچے بچھا کر نماز پڑھنی جائز ہے اور بموجب اسی

۱
 بیضت ہر پنج
 خاسی جہاں کوکشت
 کعبہ ادا کی مست
 میں اور نہ جہاں
 عرب جہاں کوکشت
 سنا میں جہاں

روایت ہدایہ اور شرح وفایہ کی بجا پر موصوفال نوکتنے کے چتر پر مباحثہ دیکھ ہو کو پہنکر
 ابھیند کی نماز پڑھی تھی لیکن اگر غرض ہو دیکھیں تو کتب حنفیہ موصوفال نوکتنے کے
 چتر پر مباحثہ بھی نہ دیا جاوے تو یہی اس پر نماز پڑھنی درست ہو منع نہیں ہو چنانچہ
 فتاویٰ قاضی خان میں لکھا ہو وَاِذَا كُنَّا فَطْمَحْنُ مُحَمَّدًا اِذَا صَلَّيْ عَلَى عَلِيٍّ جَلَدِ
 كَلْبٍ اَوْ ذِيْبٍ قَدْ دُبِحَ جَا زَتْ صَلَواتُهُ بِنَعْنِ اور نوکر کیا ناطقی نے کہ روایت کی
 امام محمد نے جبکہ نماز پڑھی جاوے اور پرتو کے چتر کے یا بیٹریے کے چتر کے اگر ذبح
 کیا گیا ہے تو جائز ہے نماز اسکی اس سے معلوم ہوا کہ کتا اور بیٹریا وغیرہ اگر بسم اللہ کر
 ذبح کیا جاوے تو اسکا چتر اہلادباعت بھی پاک ہے اور و باعت دینو سے تو امام ابو یوسف
 کے نزدیک سور کا چتر بھی پاک ہو جاتا ہے ملکائے نزدیک تو اسکی بیع بھی جائز ہے چنانچہ
 منیۃ المصلیٰ میں لکھا ہو اَمَّا اِذَا دُبِحَ بِالتَّمِيْمَةِ وَصَلَّى مَعَهُ كَيْفَ اَوْ جَلَدِ
 قَبْلَ الَّذِیْ بَاغَتْ جَوْدًا اَلَا اَلْحُزْنِ اِذَا دُبِحَ بِالتَّمِيْمَةِ لَا يَطْهَرُ وَاَمَّا اِذَا دُبِعَ
 جَلَدُهُ فَقَدْ ظَاهِرَ الرِّوَايَةِ عَنْ اَصْحَابِنَا لَا يَطْهَرُ وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْمَشَائِخِ وَرَوَى
 عَنْ اَبِيْ یُوْسُفَ یَطْهَرُ وَیَجُوزُ بَیْعُهُ مِنْ جَنْبَرٍ کَا لَوْ شَتَّ حَرَامٌ ہِے اگر وہ
 ذبح کی جاوے ساتھ بسم اللہ کے اور نماز پڑھی جاوے ساتھ گوشت اسکے کے یا چتر
 اسکے کے پہلے و باعت دینے کے تو جائز ہے مگر سوچنیہ کہ کیا جاوے ساتھ بسم اللہ
 کے تو یہی نہیں پاک ہوتا اور لیکن جب و باعت دیا جاوے چتر اسکا ہو جب ظاہر
 روایت ہمارے صحابہ کے پاک نہیں ہوتا اور یہی مذہب عام مشائخ کا اور روایت کی
 گئی ہے ابو یوسف سے کہ پاک ہو جاتا ہے اور جائز ہے بیع اسکی

مسئلہ دوم

مباحثہ چتر تائی کٹر الودہ ہو ہو کر کے ساتھ نماز جائز ہونے کے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ
 کی کتابوں میں لکھا ہے وَاِنْ کَانَ تَحْفَافَةً کَبُولِ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُهُ جَا زَتْ صَلَواتُهُ

عبارت فتاویٰ
 قاضی خان جلال
 نوکتنے کے جلال
 کے ملک میں ہے
 عبارت
 منیۃ المصلیٰ
 لیس کے ملک
 میں ہے
 عبارت مباحثہ
 فارسی جلال
 کے ملک میں ہے

مَعَهُ حَتَّى يَبْلُغَ رُبْعَ التَّوْبِ یعنی اگر نجاست خفیفہ جیسے کہ پیشابان حیوانوں کا گوشت ان کا حلال ہو جائے ہونا سنا تھا اسکے یہاں تک کہ ہو پچھے جو نمائی کپڑے کو

مسئلہ سوم

نبی نہ تھے وضو کرنا کے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَكَ نَبِيَّ الدِّينِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ يَتَوَضَّأُ وَلَا يَلْتَمِزُ یعنی اگر سوا نبی نہ تھے جو بارے کے پانی کے پانی نہ ملے تو کما ابو حنیفہ نے وضو اس سے کرے عینم نہ کرے مسئلہ چارم وضو کے واسطے نیت کو جب ہو نیکی کیے شیخ ابن ہمام نے فتح القدر میں لکھا ہوا لَا يَتَقَيَّرُ اَعْلَى لَهَا إِلَى أَنْ يَتَوَضَّأَ یعنی وضو کے لیے حاجت نیت کی نہیں ہے اسے صلیح لکھا ہے عینی نے شرح ہدایہ میں مسئلہ پنجم وضو کے لیے ابو حنیفہ کے نزدیک ترتیب واجب نہیں ہے چنانچہ عینی شرح ہدایہ میں لکھا ہے عِنْدَ الْقَدْوَرِيِّ الْيَتِيَّةُ وَالْزَّيْتِيَّةُ وَالْأَسْتِغَابُ مِنَ السُّخْبَكَاةِ یعنی نزدیک قدوری کے نیت اور ترتیب اور سب اعضاوں کا وہو یا مستحب ہے مسئلہ ششم اسے اکبر کی جگہ زبان فارسی میں خداے بزرگ ست کہنے کے لیے اور قرأت کو زبان فارسی میں پڑھنے کے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے فَإِنْ افْتَحَ الصَّلَاةَ بِالْفَارَسِيَّةِ أَوْ قَرَأَ فِيهَا بِالْفَارَسِيَّةِ أَوْ ذَكَرَ سَمِيَّ بِالْفَارَسِيَّةِ وَهُوَ يَحْسُنُ الْعَرَبِيَّةَ أَجْزَأُ عِنْدَ ابْنِ حَنِيفَةَ یعنی اگر شروع کرے نماز زبان فارسی میں دینے اگر بجای اسد اکبر خدا ی بزرگ ست کہی یا پڑھے (یعنی قرأت) زبان فارسی میں یا ذکر کرے اور پڑھے الحمد للہ زبان فارسی میں اگر چہ عربی ہی اچھی جاتا ہو جائز ہے نماز اسکی نزدیک ابی حنیفہ کے مسئلہ ہفتم نماز میں مثل آیت مدائن کی جھوٹی سی آیت کے پڑھنے کے لیے فتاویٰ عالمگیری میں وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَمِنْهَا الْقِرَاءَةُ وَقَرَأَهَا عِنْدَ ابْنِ حَنِيفَةَ يَتَأَدَّى بِأَتَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَكِنْ كُنْتُ قَصِيدَةً كُلَّ فِي الْحَبِيطِ

عبارت نماز میں فارسی

جہاں پڑھنے کے حلال

کے وقت میں ہے

عبارت نماز میں فارسی

جہاں پڑھنے کے حلال

کے وقت میں ہے

عبارت نماز میں فارسی

جہاں پڑھنے کے حلال

کے وقت میں ہے

عبارت نماز میں فارسی

جہاں پڑھنے کے حلال

کے وقت میں ہے

عبارت نماز میں فارسی

جہاں پڑھنے کے حلال

کے وقت میں ہے

عبارت نماز میں فارسی

جہاں پڑھنے کے حلال

کے وقت میں ہے

عبارت نماز میں فارسی

جہاں پڑھنے کے حلال

کے وقت میں ہے

اور اس میں سو ہے قرات اور وہ اوجیفہ کو نزدیک فرض سقندر ہے کہ پڑھی جاوے ایک
آیت اگرچہ چوبی مسئلہ شہتم رکوع اور سجود میں طمانیت فرض نہ ہونیکے لیے یعنی
رکوع میں فقط جہکنے اور سجود میں کوے کی طرح دو ٹھونگین مارنے سے نماز جائز ہوگا
کے لیے فتاویٰ قاضیخان میں لکھا ہے **وَ يَكُونُ تَرْكُ الظَّامِنَةِ فِي السُّجُودِ**
وَالسُّجُودِ وَهُوَ أَنْ لَا يُقِيمَ صَلَاتَهُ یعنی رکوع اور سجود میں طمانیت کا چھوڑ دینا مکروہ
ہے اور منہ طمانیت کر میں کہ نہ سیدھی کرے پٹیا اپنی کو یعنی کوٹے کی طرح فقط دو
ٹھونگین ہی مار لیوے مسئلہ نہم نماز سو ساتھ کام اپنے کے لکھنے کے لیے یعنی بجا
السلام علیکم خذوا گوز مار دو خواہ کچھ اور کام کرنے لگ جاوے اسکے جائز ہونے
کے لیے ہدایہ اور شرح وقایہ اور کتر الدقائق وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے
وَأَنْ تَعْمَدَ الْحَدَثَ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ أَوْ تَكَلَّمَ أَوْ عَمِلَ عَمَلًا يَبْأِي الصَّلَاةَ
تَمَثَّلَتْ صَلَوَتُهُ لِأَنَّهُ تَعَذَّرَ الْبَسَاءُ يُوجِبُ الْقَاطِعَ لَكِنْ كَالْإِعَادَةِ عَلَيْهِ
لَا أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ نَيٌّْ مِّنَ الْأَرْكَانِ یعنی اور اگر بعد تشہد قبل سلام جان کر
بے وضو ہو جاوے (یعنی گوز مار دے یا پاخانہ یا پیشاب کر دے) بیچ اس حالت کے
یابات کرے یا کوئی کام کرے ایسا کام کہ جس سے نماز جانی رہتی ہے تو پوری (یعنی
درست) ہو جاتی ہے نماز اسکی اسلیے کہ اس صورت میں یہ نہیں ہو سکتا کہ وضو کر کو
سلام پیرے کیونکہ یہ کام نماز کے قطع کرنے والے میں لیکن اس صورت میں دہرانا
نماز کا فرض نہیں ہے اسلیے کہ ارکان میں سوا سپر کوئی چیز باقی نہیں رہی اور
کتر الدقائق میں لکھا ہے **وَالْخُرُوجُ بِصُنْعِهِ يَنْهَى** اور لکھتا ہے (یعنی نماز سے)
ساتھ کام اپنے کے **فَالْإِدَاءُ** کہا سیر سید شریف نے خلاصہ کیدانی کی شرح میں **فَأَنْ**
قِيلَ الْخُرُوجُ مِنَ الصَّلَاةِ قَدْ يَكُونُ بِمَعْصِيَةٍ كَالِإِدَاءِ الْمَعْصِيَةِ لَا تُؤْصَفُ
بِالْجُوبِ قُلْنَا الْخُرُوجُ مِنْ حَيْثُ أَنَّهُ خُرُوجٌ لَا يُصَفُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَالْإِدَاءُ

عبد بن قادی قاضیخان
چاند کوکھو کے حکم پر
کے واسطے میں ہے
عبد بن قادی
ترجمہ فارسی چاند
دکھن کے حکم پر
صورت میں اور شرح
فتاویٰ قاضیخان
کے واسطے میں اور شرح
الدقائق کلان چاند
دیکھ کے واسطے
میں ہے
صورت اور الدقائق
کلان چاند پر ہے
صورت میں ہے

كَالْزَّائِسِ الْجَرَمَةِ الْمَصَاهِرُ مَرَجَحَتْ أَنَّ سَبَبُ الْوَلَدِ وَهُوَ بِهَذَا الْوَجْهِ
غَيْرُ مُتَّصِفٍ بِالْحُرْمَةِ وَكَذَا اسْفَرُ الْمُحْصِيَاءُ صَلَاحُ لِتَخْفِيفِ مَرَجَحَتْ أَنَّ خُرُوجَ
تَمْدِيدِكَ وَهُوَ بِهَذَا الْمَعْنَى مُبَاحٌ وَالْعِصْيَانُ فِي فِعْلِ قَطْعِ الطَّرِيقِ وَالْتِمَادُ
عَلَى مَوَلاكَ وَفِي ذَلِكَ مُجَادِرَةٌ كَذَلِكَ فِي الْكَافِي تَرْجُمَهُ بِعِنْدِ الْكَوْمِيِّ بِشَبَّهِ كَرَّعٍ
نَمَازَ سَے بَابِ مَوَلا کَہی گناہ سے ہی ہو سکتا ہے مثل جہوٹ بولنے کی اور گناہ جب
ہونے کے لائق نہین ہے تو ہم جواب میں کیسے کہ نماز سے باہر مونا رخواہ کسی گناہ
سے ہو اس نظر سے کہ وہ فعل خروج ہے گناہ نہین پس جہوٹ جسکی مثال دی گئی
ہے ایسا ہے کہ وہ اس نظر سے کہ نماز سے باہر مونا نیکا ذریعہ ہے گناہ نہین ہے جس
زنا کہ وہ حرمت مصاہرت کا سبب ہے اس جہت سے کہ وہ اولاد کے ثبوت کا سبب ہو
وہ زنا اس جہت سے صفت حرمت سے موصوف نہین ایسا ہی گناہ کا سفر ہے کہ وہ
اس نظر سے کہ اس میں دور لکل جانا یا جاتا ہے تخفیف نماز کا سبب ہو گیا ہے وہ
اس نظر سے مباح ہے گناہ جو ہے تو وہ رنہ رنی اور اپنے مولیٰ کی اطاعت سے بغاوت
ہے یہ امر اس سفر کو لاحق ہے (یعنی اصل سفر گناہ نہین ہے سب طرح لکھا ہو کافی ہیز

سولہواں مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام عظیم کے مقلد حدیث چلنچوالون کو یہ دیتے ہیں کہ جہان دو حدیثیں
آپس میں متعارض ہیں وہاں امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے جس
میں احتیاط ہی پایا جاتا ہے اور صحیح ہی زیادہ ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ
بات بالکل غلط ہے کیونکہ بہت سی حدیثیں ایسی ہیں کہ جنہر امام عظیم نے عمل نہین
کیا وہ بہ نسبت ان حدیثوں کو کہ جن پر امام عظیم نے عمل کیا ہے صحیح ہی زیادہ
ہیں اور احتیاط ہی انہیں پر عمل کرنے میں ہی موجود ہیں چنانچہ واسطے تصدیق
اس دعویٰ کے چند مسائل بطور مشتمل نمونہ ذرا کہاب میں بیان نقل کرتا ہوں سنو

مسئلہ اول امام اعظمؒ میں ذکر وضو کو نیکے قابل نہیں حالانکہ اس باب میں تین حدیثیں صحیح
موجود ہیں پہلی حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور
ابن ماجہ میں روایت ہے کہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو کوئی چھو کہ اپنے ذکر کو پس وضو کرے اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی اور
ابن حبان نے اور کہا بخاری نے یہ صحیح ہے ان حدیثوں سے جو اس باب میں مروی
ہیں دوسری حدیث ابن ماجہ اور اترم نے روایت کی ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہما
سے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چھو کہ
فنج اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے اور صحیح کہا اس حدیث کو احمد نے اور ابوزرعہ نے
تیسری حدیث مسند امام احمد میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه کہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پہنچا دے ہاتھ اپنا طرف فکر
اپنی کہ نہیں ہے درمیان اسکو پردہ پس واجب ہوا اس پر وضو **فائدہ** کہ اسٹوکانی
نے نبل الاوطار میں کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور کہا یہ
حدیث صحیح ہے بیان کی اسناد اسکی عادلون نے کہ جن کو نقل کیا ہے میں نے اور
صحیح کہا اسکو حاکم اور ابن عبدالبر نے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے اور طبرانی
نے صغیر میں اور کہا ابن سکین نے کہ جو دو تین اس باب میں مروی ہیں ان میں سے
یہ روایت بہت اچھی ہے اقتصہ اور یہ بات ظاہر ہے کہ احتیاط بھی انہیں حدیثوں پر
عمل کرنے میں ہے لیکن امام اعظمؒ نے اپنی عمل نہیں کیا بلکہ بر خلاف اسکے انہوں
نے اس حدیث پر عمل کیا ہے جو کہ مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے مطلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے کہ کہا کہا ایک مرد نے چھو یا میں نے اپنا ذکر کیا کہ جو مرد کہ چھو دے ذکر اپنا
نماز میں تو کیا اس پر وضو ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وہ ایک

۱۰ حدیث باطلہ الراجحہ
باب داخل وضو میں ہے
۱۱ حدیث مستفیضہ الراجحہ
۱۲ مطبوعہ طبعہ فارسی دی
۱۳ کے مسئلہ میں ہے
۱۴ حدیث مستفیضہ
الراجحہ جہاں ابی ہریرہ سے
مسند شریف میں ہے
۱۵ حدیثوں میں الاوطار
۱۶ جہاں پر ہر کے جداول
۱۷ کے مسئلہ میں ہے
۱۸ حدیث باطلہ الراجحہ
۱۹ ہے باب داخل وضو
میں ہے

نکڑا ہے تیرا اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے اور کہا ابن مدینی نے یہ بہتر ہے
 بسیر کی حدیث سو سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا امام شوکانی نے میل الاوطار
 میں کہ کہا شافعی نے اور ابو حاتم اور ابو زرعہ اور دارقطنی اور بیہقی اور ابن جوزی
 نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلئے کہ کہا شافعی نے کہ اس حدیث کی اسناد میں قیس
 بن طلحہ جو پوچھا ہم نے لوگوں سے اس کے حال میں سو پس نہ پایا ہم نے کسی کو بھی کہ پچھتا ہوں
 اسکو اور طلق بن علی جو کہ مس کر سے وضو کے ٹوٹنے کی حدیث کا راوی ہے وضو کے ٹوٹنے
 کی حدیث کا بھی وہی راوی ہے جو حبانہ روایت کیا سو طبرانی نے اور صحیح کہا ہے اسکو کہ تھوڑے
 روایت کی ہے طلق بن علی نے جو شخص کہ ہاتھ لگا دے فرج اپنے کو پس چاہیے کہ وضو
 کرے۔ اور مس کر سے وضو کے ٹوٹنے کی حدیث کو مسنوخ ہونیکا دعویٰ کیا ہے ابن حبان
 اور طبرانی اور ابن عربی اور حازمی اور دوسرے لوگوں نے اور اس کے مسنوخ
 ہونے کو ابن حبان وغیرہ نے واضح کر کے لکھ دیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ حدیث
 بسیرہ کی ایسے جس حدیث میں یہ آیا ہے کہ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا
 ہے وہ حدیث ترجیح رکھتی ہے طلق بن علی کی حدیث پر کیونکہ بسیرہ کی حدیث کے تمام
 راویوں سے شیخان نے دلیل پکڑی ہے اور طلق بن علی کی حدیث کو کسی راوی
 سے بھی شیخین نے دلیل نہیں پکڑی اور بسیرہ کی حدیث کی تائید کرتی ہے یہ بات
 بھی کہ طلق پہلے اسلام لایا ہے اور بسیرہ اس کے بعد اسلام لائے ہیں اور یہ دلیل ہے
 اس بات پر کہ حدیث طلق کی منسوخ ہے اور حدیث بسیرہ کی اسکی ناسخ ہے انتہی اب
 بتلاؤ تو یہاں احتیاط والی صحیح حدیث پر چلنے سے امام عظم کو کس نے زدک دیا
 اور انا باطل انکا کہاں چلا گیا

بعض نیک الاوطار
 چاہا ہے کہ طلق بن علی
 کے ساتھ ہیں

مسئلہ دوم

امام عظم کتنے جو ثوبی باسن کو تین بار دھونیکے قائل ہیں حالانکہ اسنابین یہ دو حدیثیں

امام عظیم کے نزدیک شراب کا سرکہ بنانا اور اس کا کھانا پینا جائز ہے حالانکہ اسکے منع ہونے کے باب میں حدیث صحیحہ جو کہ مسلم اور ترمذی میں روایت ہو انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھ گلوں شراب سے کہ بنائی جادو سرکہ فرمایا حلا نہیں اور یہ ظاہر ہے کہ احتیاط یہی سجدیث پر عمل کرنا نہیں ہے لیکن امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر نہیں عمل کیا بلکہ انہوں نے عمل کیا ہے ان دو ضعیف حدیثوں پر کہ جب کا جواب اس کتاب میں بارہویں مغالطہ کے جواب میں مسئلہ پنجم میں پہلو گذر چکا ہے۔

مسئلہ چہارم
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نماز کو اندر وضو ٹوٹنے سے اس نماز کو از سر نو پڑھنے کو قائل نہیں بنا کر

۱۔ عربوں نے تیس سال تک
 ۲۔ چار سال تک ان کے لئے
 ۳۔ ۲۶ سال تک
 ۴۔ ۲۶ سال تک
 ۵۔ ۲۶ سال تک
 ۶۔ ۲۶ سال تک
 ۷۔ ۲۶ سال تک
 ۸۔ ۲۶ سال تک
 ۹۔ ۲۶ سال تک
 ۱۰۔ ۲۶ سال تک

کے قائل ہیں حالانکہ اس باب میں حدیث صحیحہ جو کہ مسند امام احمد اور ابوداؤد اور
ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہو علی بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گوز کرے کوئی عتہارا نماز میں پس ہر جاوے اور حضور
کرے اور دُہراؤ نماز اور صحیحہ کہا اس حدیث کو ابن حبان نے موجود ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ عتہا
بھی اس حدیث پر عمل کرنے میں ہو لیکن امام اعظم نے اس پر عمل نہیں کیا بلکہ بخلاف اس کے
انہوں نے اس حدیث پر عمل کیا ہے جو کہ ابن ماجہ میں روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو آوی قے یا نکسیر یا نکلے کہنا میری
کے اندر کاموندی یا ندی پس ہر جاوے اور وضو کرے پھر بنا کرے اپنی نماز پر جبکہ اس نے
اس حالت میں بات نہ کی ہو کہا امام احمد وغیرہ نے یہ حدیث ضعیف ہو اب تہذا تو یہاں
احتیاط دالی حدیث پر عمل کرنے سے امام اعظم کو کس نے منع کیا اور احتیاط ان کا کہان جلد پایا

سید محمد

امام عظیم اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کے قائل نہیں حالانکہ اس باب میں یہ تیرہ
حدیثیں صحیحہ موجود ہیں پہلی حدیث مسلم میں روایت ہے جو بار بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنه کو سختیٰ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو کروں میں گوشت
بکری کے کھانے سے فرمایا اگر چاہے تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو نہ کر وضو کھا اس نے کیا
وضو کروں میں کھانے گوشت اونٹ کر سے فرمایا کہ ہاں وضو کر کھانے گوشت اونٹ
کے سے کھا اُس نے نماز پڑھوں میں بیچ جگہ رہنے بکریوں کو فرمایا کہ ہاں کھا اس شخص
نے نماز پڑھوں میں بیچ جگہ بندھنے اونٹوں کے فرمایا کہ نہیں دوسری حدیث
مسند امام احمد اور ابوداؤد میں روایت ہے جو بار بن عازب رضی اللہ عنہ سے کھا
پوچھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے گوشت اونٹ کر سے پس فرمایا وضو
کر داس سے او پوچھے گئے (وضو کرنے گوشت بکری کر سے پس فرمایا نہ وضو کر داس سے

۱۰ چارٹ بلوگرام الم
۱۱ بابکشر و طلسوین
۱۲ چارٹ
۱۳ ابن بطوطہ و طبع
۱۴ فاروقی و طبع
۱۵ مین ابو بلوگرام
۱۶ کہ بابکشر و طبع
۱۷ مین ہے
۱۸ چارٹ و طبع
۱۹ نوکشر و طبع
۲۰ کہ و طبع
۲۱ چارٹ و طبع
۲۲ الاخبار و طبع
۲۳ فاروقی و طبع
۲۴ مین ہے

اور پوچھے گئے نماز پڑھنے سے بیچ جگہ بندھنے اوٹھون کو پس فرمایا نہ نماز پڑھو بیچ ان کے پس تحقیق وہ شیطانون میں سے ہیں اور پوچھے گئے نماز پڑھنے سے بیچ جگہ رہنے بکریوں کے پس سر فرمایا نماز پڑھو ان میں پس تحقیق وہ برکت میں **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہہا ابن خرمیہ نے اپنی صحیح میں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسکی نقل میں نزدیک الحدیث کر بسبب الت اسکی ناقولین کے میں اس میں اختلاف نہیں دیکھتا تیسری حدیث عبد اللہ بن احمد نے اپنے باب کی مسند میں روایت کی ہجری عہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ایک اعرابی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سیر کرتے تھے پس کہا اے رسول خدا کے وقت نماز کا ہو جاتا ہے اور ہم ہوتے ہیں بیچ جگہ بیٹھنے اوٹھون کے کیا نماز پڑھیں ہم بیچ انکے پس سر فرمایا نہیں پس کہا اس نے کیا وضو کریں ہم انکا گوشت کھانے سے فرمایا ہاں کہا اس نے کیا نماز پڑھیں ہم بیچ جگہ رہنے بکریوں کے فرمایا ہاں کہا اس نے کیا وضو کریں ہم گوشت کھانے ان کے سے فرمایا نہیں **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو طبرانی نے کہا مجمع الزوائد میں اور مرداحمد کی (یعنی راوی اس حدیث کے) معتبر ہیں اتنے کہا نووی نے **شرح صحیح مسلم** میں کہ کہا امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے کہ اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دو حدیثیں صحیح ہوئی ہیں ایک تو جابر کی اور دوسری براء کی اور یہی مذکور قوی ہے از روحد لیل کے اگرچہ جمہور علما اسکے مخالف ہیں اتنے اب بتلائے کہ ان صحیح صریح حدیثوں پر عمل کرنے سے امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کو کس نے منع کیا اور احتیاط انکا کمان چلا گیا ۛ

مسئلہ ششم

مضمون نیل الاوطار
چاپ ہوس کے حیدرآباد
کے صدر اس میں ہے
کے یہ حدیث منقذ
الاخبار طبع بد مطبع
فائدہ دہلی کے حیدر
میں ہے کہ یہ حدیث
نیل الاوطار چاپ
کے حیدرآباد کے صدر
میں ہے کہ یہ
مضمون صحیح مسلم
توفیق کے حیدرآباد کے
حدیث کی شرح میں ہے

امام عظیم کے نزدیک خرجی عورت زانیہ کی اور رسولؐ کہتے کا حلال ہے حالانکہ اس باب میں یہ چار حدیثیں صحیحہ موجود ہیں پہلی حدیث بخاریؒ اور مسلم میں روایت ہوئی مسعودی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا رسولؐ کہتے کے سے اور خرجی عورت زانیہ کی سے اور اجرت کاہن کی سے دوسری حدیث مسلم میں روایت ہوئی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسولؐ کہتے کا حرام ہے اور خرجی عورت زانیہ کی حرام ہے اور کائنات سینگلی کہیںچنے والے کی حرام ہے تیسری حدیث بخاریؒ میں روایت ہوئی جعفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا رسولؐ کہتے کے سے اور کہتے کے سے اور خرجی نوٹدی زانیہ کی سے چوتھی حدیث صحیحہ ابن حبان میں روایت ہے ابیہرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام ہے خرجی زانیہ اور فحیت کہتے کی اور کسائی بچپنی لگانے والے کی اور یہ ظاہر ہے کہ حلیا ہی انہیں حدیثوں پر عمل کرنے میں ہے لیکن امام عظیم نے ان پر عمل نہیں کیا بلکہ خرجی عورت زانیہ کا انکے نزدیک حلال ہونا جو کہ چلیبی حاشیہ شرح وقایہ میں محیط سے نقل کر کے لکھا ہوا ہے اسکی تو امام صاحبؒ کے پاس کوئی دلیل ہی نہیں اور کہتے کی بیع جائز ہونیکے لیے امام صاحبؒ کے مقلد جو حدیثیں کہ پیش کرتی ہیں ان سے شکاری کہتے کی بیع کا جائز ہونا ثابت ہونہ یہ کہ ہر قسم کے کہتے کی بیع جائز اٹھانے ثابت ہو اور طرفہ یہ ہے کہ ان میں سے بھی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے سب کی سب بالاتفاق ضعیف ہیں اور بیان اسکا اس کتاب کے بارہویں مغالطے کے جواب میں مسئلہ شصتم میں پہلے گزر چکا ہے اب بتلائے کہ عورت زانیہ کی خرجی حرام ہونیکے باب میں یہ چار حدیثیں جو نقل کی گئی ہیں ان پر عمل کرنے سے امام عظیم کو کس نے منع کیا اور احتیاط انکا کمان چلا گیا۔

۱۔ حضرت عائشہؓ میں سے ہے
۲۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۳۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۴۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۵۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۶۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۷۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۸۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۹۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۱۰۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۱۱۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۱۲۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۱۳۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۱۴۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۱۵۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۱۶۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۱۷۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۱۸۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۱۹۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے
۲۰۔ کہیںچنے والے کی حرام ہے

مسئلہ ہفتم

امام عظیم کے نزدیک خانہ کعبہ کی پشت پر نماز پڑھنی درست ہے۔ حالانکہ یہ بات خانہ کعبہ کی تعظیم کے ہی خلاف ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو بھی برعکس ہے ویکو ترمذی اور ابن ماجہ میں روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کما منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑھی جاوے سات جگہ میں سے جگہ نجاست پڑنے کے اور جگہ نہ فجر ہونے جانوروں کے اور مقبرہ کے اور بیچوں بیچ راہ کے اور حمام کے اور بیچ جگہ بند بننے اونٹوں کے اور اوپر پشت خانہ کعبہ کے **فائدہ** بہ سبب تعظیم خانہ کعبہ کے پیغمبروں نے تو اسکی پشت پر نماز پڑھنے سے لوگوں کو منع فرمایا ہے لیکن امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ نو اسکی تعظیم کو بالائے طاق رکھ کر مخالفہ پیغمبر کی حدیث کے اسکی پشت پر نماز پڑھنے کو جائز بتلایا ہے سو خدا جانے اس حدیث پر عمل کرنے سے انکو کس نے منع کر دیا اور احتیاط ان کا کمان چلا گیا۔

بہ سبب تعظیم خانہ کعبہ
بابالحدیث
الحدیث کے دور
نقل ہے

ستر مہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتے ہیں کہ حدیث پر چلنے والے فقہ کی کتابوں کے مسائل کو بڑا جانتے ہیں بلکہ بعض لوگ انکو مردود بھی کہتے ہیں۔ جواب اسکا یہ ہے کہ فقہ کی کتابوں کے جو مسائل کہ قرآن اور حدیث کو مطابق اور موافق ہیں وہ تو حدیث پر چلنے والوں کا عین دین اور ایمان ہیں لیکن جہجہ مسائل کہ قرآن اور حدیثوں صحیحہ کے خلاف ہیں انکو البتہ حدیث پر چلنے والے بڑا جانتے ہیں اور ان پر عمل کرنا حرام سمجھتے ہیں چنانچہ نظیر انکی مشیت نمونہ خروار ہو ایک سو مسئلہ فقہ کی کتابوں کا مخالف حدیثوں صحیحہ کے اس کتاب میں بارہویں صفحہ کے جواب میں پہلو گذر چکا ہے اور فقہ حنفیہ کی جن جن مسائل کو حدیث پر چلنے والے مردود سمجھتے ہیں ان میں سے بھی ہتھوڑی سے مسائل بیان نقل کرنا ہوں ویکو بھیجیے

مسئلہ اول

ایک مرد دو مسئلہ حنفیہ کا حریف چلیز والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ تاریخ الخلفاء میں
 لکھا ہے، اُخْرِجَ التَّحْفِيُّ فِي الطُّيُورِيَّاتِ بِسَنَدِهِ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ
 الْخِلَافَةُ إِلَى الرَّشِيدِ وَقَعَتْ فِي نَفْسِهِ جَارِيَةٌ مِنْ جَوَارِ الْمُهَدِيِّ قَرَّادَهَا
 عَلَى نَفْسِهَا فَقَالَتْ لَا أَصْلَحُ لَكَ إِنَّ أَبَاكَ قَدْ أَكَلَتْ بَنِي قُشَعْفَتِ بِهَا
 فَأَرْسَلَ إِلَيَّيْ يُوْسُفَ فَسَأَلَهُ أَعِنْدَكَ فِي هَذَا أَشَيْءٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 أَوْكَلِمَا أَدَعَتْ أَمَةً شَكِيًّا يَتَّبِعُنِي أَنْ تَصَدَّقَ لَا تَصَدِّقْهَا فَإِنَّهَا لَيْسَتْ
 بِمَا مُؤَنِّدٌ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ فَلَمَّا أَدْرَمْتَنِ أَحْبَبَ مِنْ هَذَا الدَّيِّ وَضَعَ
 يَدَهُ فِي دِمَارِ السُّلَيْمِ وَأَمُورُ لَهُمْ تَخْرُجُ عَنْ حُرْمَةِ أَبِيهِ أَوْ مِنْ هَذَا
 الْأَمَةِ الَّتِي رَغِبْتَ بِنَفْسِهَا عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِنْ هَذَا أَفْقِيرُ الْأَوْفَى
 وَقَاضِيَهَا قَالَ اهْتَلَكَ حُرْمَةُ أَبِيكَ وَأَقْبَضَ شَهَوَتَكَ وَصَيَّرَهُ فِي رُقْبَتِي
 ترجمہ یعنی روایت کیا سلفی نے طیوریات میں ساتھ سند اپنی کے ابن
 مبارک سے کہا اُس نے کہ جب خلیفہ ہوا ہارون رشید اس کو دل میں آیا (خیال)
 ایک لونڈی کا لونڈیوں مہدی کے سے پس خواہش کی اس کے پس کہا اس
 لونڈی نے نہیں درست ہوں میں واسطے تیرے اس لیے کہ تحقیق باب پ تیرے نو
 صحبت کی ہے ساتھ میرے پس فریفتہ ہوا ساتھ اس لونڈی کے پس ہیجا طن
 ابویوسف کی (یعنی کسی شخص کو) پس سوال کیا اس سے کہ آیا ہے نزدیک تیرے
 بیچ اسکے (یعنی اس لونڈی کے درست ہونے میں) کوئی خبر (یعنی کوئی حیلہ) پر
 کہا ابویوسف نے اے امیر مومنوں کے جب کہ دعویٰ کیا لونڈی نے کسی چیز کا لائق
 ہے یہ کہ سچا کیا جاوے ہکو نہ سچا جان اس کو اس لیے کہ نہیں وہ امن کی گئی (یعنی
 جھوٹ سے) کہا ابن مبارک نے پس نہیں جانتا میں کہ کس شخص سے تعجب کروں

۴
 چلیز والون کی روایت
 صحیح و سنی

مین اس سے کہہ کر اس نے ہاتھ اپنے کو بیچ خونِ مسلمانوں کے اور مال انکے کے کہ نکلتا ہے حرمت بابا اپنے کی سو یا اس نوڈی سے کہ روگردانی کی اس نے امیر المؤمنین کی سے یا اس فقیر مین کے سے اور قاضی کے سے کہ ابویوسف نو تو حرمت بابا اپنے کی اور ادا کر ثبوت اپنی کو اور گردان اسکو بیچ گردن میری کے ریغے ہکا گناہ میری گردن پر رہنے دے۔

مسئلہ دوم

اور ایک مرد و مسئلہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ تاریخ الحنفیہ میں لکھا ہے عن عبد اللہ بن یوسف قال قال الرشید لابی یوسف اینی اشتريت جارية واريد ان اطاها الا ان قبل الاستبراء فهل عندك حيلة قال نعم تعجبا لبعض وكذا ثم تنازعا فجاء اخرهم عن ابي حنيفة بن ابي حنيفة قال دع الرشيد ابا يوسف لئلا فاقاه فامر له بما تولى اليه فيهم فقال ابو يوسف رحمه الله تعالى ان راى اميرا المؤمنين امره بتعجيلها قبل الضيق فقال عجلوها فقال بعض من ان الحارث في بيته والا بواب مغلقه فقال ابو يوسف فقد كانت الابواب مغلقة حين دعاني ففتحت ترجمه روایت کیا سلفی نے عبد اللہ بن یوسف کو کہا اس نے کہ ہارون رشید نے ابویوسف کو کہا کہ میں نے ایک نوڈی خریدی ہے جس سے اب صحبت کرنا چاہتا ہوں پہلے اس سے کہ وہ عدت کاٹا پس کیا تیرے پاس کوئی حیلہ ہو رہے جس سے وہ ابھی میرے کام کے لائق ہو جاوے اس نے کہا کہ ہاں رہے، تو اسکو اپنے کسی بیٹے کو بخش دے پھر اسکو نکاح کرے اور روایت کیا اسحاق بن راہویہ سے اس نے کہا اٹھایا ہارون رشید نے ابویوسف کو ایک رات پس فتوے دیا اس نے اسکو ریغے یہی فتوے جس مین اس نوڈی کو بدوڑ

۲
تہذیب تاریخ
الحنفیہ باب اول
مسئلہ دوم

۱۰
 چلیاں تاجا پر اہم
 علی چلیاں نوکشا کے
 طابول کے صلابت
 اور اجا پر کھولم
 چلیاں پریشا کے طے
 میں ہے
 چلیاں تاجا پر اہم
 علی چلیاں نوکشا کے
 طابول کے صلابت
 اور اجا پر کھولم
 چلیاں پریشا کے طے
 میں ہے ۱۲

مسلم

سید جمال

سید جمال

سید محمد نجف

سید محمد نجف

سے پہلے نکالا گیا ہے (اگر) شراب کا سرکہ بن گیا تو اسکو (کھانا) کھا کر ڈر نہیں ہے۔

مسئلہ ہفتم

اور ایک مرد دو مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاویٰ قاضی خان^{رحمہ اللہ} میں لکھا ہے وَفِي الثَّانِي مَنْ قَالَ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهُ فِي الْأَيَّامِ بِالنَّكَاحِ وَهَلْ يُبَكِّرُ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ فَنَعَى رِصَصَانَ إِنْ أَرَادَ الشَّهْوَةَ لَا يُبَكِّرُ وَإِنْ أَرَادَ تَسْكِينَهُ الشَّهْوَةَ قَالُوا نَزَجًا أَنْ لَا يَكُونَ آثِمًا يَعْنِي أَرِضُ لَوْ كُنْ كَقِيَمَةِ بَيْنَ بَيْنِ ثَوْتًا رَوْزَةً مَشَتْ زَنِي كَرْنِي سِي (سوال) اور کیا اسکو سوا رمہ رمضان شریف کے فیصل (یعنی مشیت زنی) جائز ہے (جواب) اگر مشیت کا ارادہ ہو تو جائز نہیں ہے اور اگر تشکین کی نیت ہو تو ہمیں امید ہے کہ گناہ نہ ہوگا اور فتاویٰ تبرہ^{رحمہ اللہ} میں لکھا ہے (اگر) بدست بازی کر دنا انزال شد قضاست نہ کفار و این کار در خارج رمضان حلال نیست و بقصد تشکین امید عفو است۔

مسئلہ ہشتم

اور ایک مرد دو مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاویٰ قاضی خان^{رحمہ اللہ} میں لکھا ہے وَإِنْ أَوَّلِيَهُ يَغِيْمَةً أَوْ مَيْتَةً وَلَمْ يُنْزِلْ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهُ وَلَا يَكُنْ الْغُسْلُ يَعْنِي أَرِضُ لَوْ كُنْ كَقِيَمَةِ بَيْنَ بَيْنِ ثَوْتًا رَوْزَةً مَشَتْ زَنِي كَرْنِي سِي (سوال) اور کیا انزال نہ تو اسکا روزہ نہیں ٹوٹتا اور غسل واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ نہم

اور ایک مرد دو مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاویٰ قاضی خان^{رحمہ اللہ} میں لکھا ہے رَجُلٌ اسْتَكْبَرِي دَاكِبَةً لَيْسِيْرَةً قَرِيْنَةً فَسَارَ عَلَيْهِمَا سَبْعَ فَرَاْسِيْنَ كَانَ عَلَيْهِمَا لَحْجُ الْمَسْحِي لِلْفَرَسِيْنَ وَفِيْمَا زَادَ عَلَى الْفَرَسِيْنَ يَكُونُ غَلَصِيًّا وَلَا أَحَدٌ عَلَيْهِ وَإِنْ أَرْضَى الْمُسَاحِيْرُ صَاحِبَ

عبارت نکاح و فحشاء
جواب و تشکین کے طلب اور
مسئلہ ہفتم
عبارت نکاح و فحشاء
جواب و تشکین کے طلب اور
مسئلہ ہشتم
عبارت نکاح و فحشاء
جواب و تشکین کے طلب اور
مسئلہ نہم
عبارت نکاح و فحشاء
جواب و تشکین کے طلب اور

اور ایک مرد و مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والا ان کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی محرمات بدی مثل بان اور مہین اور بیٹی اور ان کے سوا جب کو حرام کیا ہو خدا نے جانکر کاح کرے اور صحبت کرے ان کو تو بھی ابو حنیفہ کے نزدیک اسے جہنمیں آتی اور بیان اسکا بارہویں معاملے کے جواب میں مسئلہ ثلثا و دوم میں اس کتاب میں پہلے گذرا

سُئِلَ جَارِدُوم

اور ایک مرد و مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ قاضی خان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے اور جو چیز کو حکم کرے ساتھ اس کے قاضی ظاہر میں ساتھ حرام کرنے اس کے پس وہ حکم باطن میں ہی اس طرح ہے نزدیک بھینٹہ اور اسی طرح ہے جبکہ حکم کرے قاضی ساتھ حلال کرنے کے مثلاً اگر کوئی شخص کسی عورت پر دعوہ کرے کہ یہ میری جوڑو ہے اور قاضی کے سامنے جو بڑے گواہ پیش کر کے مقدمہ جیت لے اور وہ عورت اُسکو طحاوے تو وہ عورت بحسب ظاہر ہی اسکی بی بی ہے اور اس سے صحبت کرنا بھی اس شخص کو حلال ہے اور بیان اسکا بھی بارہویں مغالطے کے جواب میں مسئلہ نوذکرنا میں اس کتاب میں پہلے گزر چکا ہے

سکون با نردوم

اور ایک مرد و مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہر جگہ حلیہ کی حاشیہ
مشرع وقایہ میں محیط س نقل کر کے لکھا ہے جو چیز کے لئے عورت زنا کرنے والی رہنے
زنا کرنے کے) اگر لیا ہے مقرر کر کر رہی ہے جس طرح سے کہ کسبیاں اپنی خرجی زنا کر
سے پہلے مقرر کر لیتی ہیں) تو حلال ہے امام اعظم کے نزدیک اور بیان اسکا بھی مبارک ہو
مغلطے کے جواب میں مسئلہ نو و پنج میں اس کتاب کے پہلے گزرا

سید شانتروہم

۱۷
بیجا بارت عباد
جہاں مصطفیٰ کی کے جہاد
کے ملے وہم میں اور دہا
مترجم فارسی جہاں پیکر گشت
کے کے صلیبی

کے عہد دربار
میں ہے
میرا چچا ابھی سلطان
کے عہد دربار کے
شہزادہ چچا

اور رضا دی عالمگیری جہاں
چاہا پڑی ہے جس کے
اگر سترہ اوراق ملان
فولکلر کے طبع میں

۵۳۔

کے حاضرین میں سے ہے۔

اور ایک مرد و مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق میں لکھا ہے کہ ذمی جزیہ دینے والا اگر جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی بھی دے تو بھی اس کا عہد ذمی کا نہیں ٹوٹتا اور یہ مذہب امام ابو حنیفہ اور ان کے شاگردوں ابو یوسف و محمد کا ہے اور بیان اس کا بھی بابرہوین مغالطے کے جواب میں مسئلہ نو و جہارم میں اس کتاب میں پہلے گذرا

مسئلہ ہفت دہم

اور ایک مرد و مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ نبیذ کجور اور انگو خشا کے شراب اس مقدار تک پینی درست ہے کہ نشہ نہ کرے لیکن ابھو طرب کے قصد سے نہ بے بلکہ قوت کے لیے پیے اور بیان اس کا بھی بابرہوین مغالطے کے جواب میں مسئلہ شہتا دویم میں اس کتاب میں پہلے گذرا

مسئلہ شہر دہم

اور ایک مرد و مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ منیۃ المصلیٰ میں لکھا ہے کہ امام ابو یوسف کو نزدیک سور کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور جائز ہے بیع اسکی اور بیان اس کا پندرہوین مغالطے کے جواب میں مسئلہ اول میں پہلے گذرا

مسئلہ نوزدہم

اور ایک مرد و مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاویٰ قاضیخان میں لکھا ہے کہ اگر نماز پڑھی جاوے اور پکتو کے چمڑے کے یا ہٹیڑے کے ٹکڑے کے اگر وچ کیا گیا ہو تو جائز ہے نماز اسکی اور بیان اس کا بھی پندرہوین مغالطے کو مسئلہ اول میں پہلے گذرا

مسئلہ بستم

اور ایک مرد و مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاویٰ قاضیخان میں لکھا ہے وَكَذَلِكَ التَّائِمَةُ إِذَا جَامَعَهَا رُفِعَ عَنْهَا الْقَضَاءُ وَدُونَ الْكُفَّارَةِ

۱۰
عبارت فقہیہ
قاضیخان چپا
نوشتہ کے مطابق
اولیٰ کے مطابق
میں ہے

وَقَالَ زُحْرُكَ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهَا لَكَ تَهْمًا فِي مَعْنَى اللَّيْسِيَانِ يَعْنِي سَبِيحَ سَوْبِي
اور مجنوبہ عورت سے جبکہ صحبت کرے ان سے خاوندان کا ان دونوں پر (یعنی مرد پر ہی اور
عورت پر ہی روزہ کی) قضا ہر نہ کفارہ اور کما زفر نے نہیں ٹوٹا روزہ ان دونوں کا
اس لیے کہ وہ دونوں پہ سنے لسیان کہیں (یعنی یوں سمجھنا چاہیے کہ انہوں نے بہر حال جماع کیا ہے

مسئلہ بست و یکم

اور ایک مرد و مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ قضا و
قاضیان میں لکھا ہو و کذا إذا جامع بغيره ولو لم يزل أو مبيتاً ولو لم يزل
أو ناكحاً بیده ولو لم يزل أو جامعاً فيما دون الفرج ولو لم يزل وإن أنزل
في هذه الوجوه كان عليه القضاء دون الكفارة لوجود قضاء الشهوة بصفة
النقصان یعنی اور اس طرح جبکہ جماع کرے ساتھ چہار پاؤں کے اور نہ انزال ہو یا جماع
کرے (مرد کو) اور نہ انزال ہو اور نہ نفل کرے اور نہ انزال ہو یا جماع کرے سو اگر
کے اور نہ انزال ہو تو ان سب صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر انزال ہو تو روزہ
کی قضا ہر نہ کفارہ واسطے ادا کرنے شہوت کے ساتھ صفت نقصان کے۔

مسئلہ بست و دوم

اور ایک مرد و مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ قضا و
میں نہیں لکھا ہو اگر خرقہ بزرگ پچید و در آورد اگر نرم باشد قضاست و کفارت و اگر
درشت بود قضا غسل لازم نہ کمافی المجموعہ

مسئلہ بست و سوم

اور ایک مرد و مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الالطاف
ترجمہ اردو و المختار میں لکھا ہے وَلَا حَلَّ زِنَا غَيْرِ مُكَلَّفٍ بِمُكَلَّفَةٍ مُطْلَقًا وَلَا عَلَيْهِ
وَلَا عَلَيْهَا وَلَا حَلَّ زِنَا الْمُسْتَأْجِرِ لَهُ يَغْنَىٰ وَنَحْنُ مَرْدٌ غَيْرُ مُكَلَّفٍ بِزِنَا كَرْنِ سَمِ

۱۔ بیانات قضا و قضا
۲۔ بیانات قضا و قضا
۳۔ بیانات قضا و قضا
۴۔ بیانات قضا و قضا
۵۔ بیانات قضا و قضا
۶۔ بیانات قضا و قضا
۷۔ بیانات قضا و قضا
۸۔ بیانات قضا و قضا
۹۔ بیانات قضا و قضا
۱۰۔ بیانات قضا و قضا

ساتھ عورت تکلفہ کے مطلقاً نہ مرد پر عورت پر اور حد نہیں اس عورت کے ساتھ زنا کرنے سے جسکو زنا کرنے کیو سطو مردوسی کا اور قتاوی قاضی بخان اور کنزالدقائق میں لکھا ہو کہ لو استأجرا مراً لیدرن بها قزنی بها لا یحسد فی قول ابی حنیفہ یعنی اگر خچی دے عورت کو دس طو زنا کر نیکی اس سے پس راگر زنا کیا اس نے ساتھ اسکو نعد ماری جاوے اسکو بموجب قول ابی حنیفہ علیہ الرحمۃ کے

مسئلہ سب و چهارم

اور ایک مرد و مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلن و والون کو نزدیک یہ ہے جو کہ عینی شرح ہدایہ میں لکھا ہے فَإِنْ أُولَئِكَ فِي قُبُلِ مُخَنَّنٍ مُشْكَلٍ أَوْ أَوْلَ الْجَنَّتِي ذَكَرَ فِي فَرْجٍ أَوْ وَطِئَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فِي قُبُلِهِ فَلَا غَسَلَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَنْبَغِي پس اگر داخل کرے یہ فرج ختنے مشکل کے (یعنی جب کو دونوں راہوں کو ساتھ ہی پیشانی نکلتا ہو یا داخل کرے ختنے یعنی جو شخص کہ فرج اور ذکر دونوں کہتا ہو) ذکر اپنے کو یہ فرج کے یا و طی کرے ایک ان دونوں میں سے دوسرے کو یہ فرج اسکے کو غسل (وجوب) نہیں ہوا نہیں ہے

مسئلہ سب و پنجم

اور ایک مرد و مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلن و والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار میں لکھا ہو کہ بِالَّذِي نَأْيَا لَكَ يَسْجِدُ حَدْنَيْنِ جَبَرِ اور زبردستی کے زنا سے

مسئلہ سب و ششم

اور ایک مرد و مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلن و والون کو نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہو وَالْهُوَ تَنَزُّعُ الْمَرْغَبِ فِي دَوَائِبِ كَيْسَالِ الْمُهْنِ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ كَا يَجِبُ الْحَدُّ وَإِنْ قَالَ عَمِلْتُ أَفْعَالَهُمْ أَمْ يَنْبَغِي أَلَا يَنْبَغِي كَيْسَالُ الْمُهْنِ كَيْسَالُ الْمُهْنِ كَيْسَالُ الْمُهْنِ كَيْسَالُ الْمُهْنِ اس نوٹدی کو اس نے زنا کیا تو یہ حد وجوب نہیں ہے اگرچہ جاتا ہو کہ یہ نوٹدی مجھ پر حرام ہے

مسئلہ سب و ہفتم

۱۔ عبارت فتاویٰ حنفیہ
خان جابر انکشتو کے
جلد چوبیس کے صفحہ ۱۰۱ پر
۲۔ عبارت
۳۔ عبارت
۴۔ عبارت
۵۔ عبارت
۶۔ عبارت
۷۔ عبارت
۸۔ عبارت
۹۔ عبارت
۱۰۔ عبارت
۱۱۔ عبارت
۱۲۔ عبارت
۱۳۔ عبارت
۱۴۔ عبارت
۱۵۔ عبارت
۱۶۔ عبارت
۱۷۔ عبارت
۱۸۔ عبارت
۱۹۔ عبارت
۲۰۔ عبارت
۲۱۔ عبارت
۲۲۔ عبارت
۲۳۔ عبارت
۲۴۔ عبارت
۲۵۔ عبارت
۲۶۔ عبارت
۲۷۔ عبارت
۲۸۔ عبارت
۲۹۔ عبارت
۳۰۔ عبارت
۳۱۔ عبارت
۳۲۔ عبارت
۳۳۔ عبارت
۳۴۔ عبارت
۳۵۔ عبارت
۳۶۔ عبارت
۳۷۔ عبارت
۳۸۔ عبارت
۳۹۔ عبارت
۴۰۔ عبارت
۴۱۔ عبارت
۴۲۔ عبارت
۴۳۔ عبارت
۴۴۔ عبارت
۴۵۔ عبارت
۴۶۔ عبارت
۴۷۔ عبارت
۴۸۔ عبارت
۴۹۔ عبارت
۵۰۔ عبارت
۵۱۔ عبارت
۵۲۔ عبارت
۵۳۔ عبارت
۵۴۔ عبارت
۵۵۔ عبارت
۵۶۔ عبارت
۵۷۔ عبارت
۵۸۔ عبارت
۵۹۔ عبارت
۶۰۔ عبارت
۶۱۔ عبارت
۶۲۔ عبارت
۶۳۔ عبارت
۶۴۔ عبارت
۶۵۔ عبارت
۶۶۔ عبارت
۶۷۔ عبارت
۶۸۔ عبارت
۶۹۔ عبارت
۷۰۔ عبارت
۷۱۔ عبارت
۷۲۔ عبارت
۷۳۔ عبارت
۷۴۔ عبارت
۷۵۔ عبارت
۷۶۔ عبارت
۷۷۔ عبارت
۷۸۔ عبارت
۷۹۔ عبارت
۸۰۔ عبارت
۸۱۔ عبارت
۸۲۔ عبارت
۸۳۔ عبارت
۸۴۔ عبارت
۸۵۔ عبارت
۸۶۔ عبارت
۸۷۔ عبارت
۸۸۔ عبارت
۸۹۔ عبارت
۹۰۔ عبارت
۹۱۔ عبارت
۹۲۔ عبارت
۹۳۔ عبارت
۹۴۔ عبارت
۹۵۔ عبارت
۹۶۔ عبارت
۹۷۔ عبارت
۹۸۔ عبارت
۹۹۔ عبارت
۱۰۰۔ عبارت

اور ایک مرد و مسئلہ خفیہ کا حدیث پر چلن و والون کے نزدیک یہ ہے جو غایۃ الاوطار ترجمہ اردو المختار میں لکھا ہے اَمْرُ الْمُسْلِمِ بِبَيْعِ خَيْرِهِ اَوْ خَيْرِ زَيْنٍ اَوْ شَيْءٍ نَحْوِهَا اَنْ يَكُلَ الْمُسْلِمُ ذِمِّيًّا اَوْ اَمْرَ الْكُفْرِ عَمْرَهُ اَتَى خَيْرَ الْخَيْرِ بِبَيْعِ صَيْدِهِ يَعْنِي حَكْمَ ذَلِكَ عِنْدَ الْاِمَامِ مَعَ اَشَدِّ كَرَاهَةٍ ترجمہ یعنی اگر امر کیا مسلم نے یعنی وکیل کی اسلم نے ذمی کو شراب اور سور کے بیچے یا خرید کر نیلے واسطی یا محرم نے غیر محرم سے کہا اپنے نوکار کے بیچے کی واسطی یعنی یہ وکیل اور بیع اور شرع امام اعظم کے نزدیک صحیح ہے کہ اہل کتاب کو ساتھ مسئلہ بست و شتم اور ایک مرد و مسئلہ خفیہ کا حدیث پر چلن و والون کے نزدیک یہ ہے جو غایۃ الاوطار ترجمہ اردو المختار میں لکھا ہے وَلَوْ اَكَلَتِ الْجَائِسَةُ وَخَيْرُهَا بِحَيْثُ اَمْ يَكُنَّ لِحُمِّهَا حَلَلٌ كَمَا حَلَّ اَكْلُ سَجْدَةٍ غَدَنِي يَلْبَنُ خَيْرِ زَيْنٍ كَاتَ لِحْمَهُ كَاتِبَتَيْنِ وَمَا غَدَنِي بِهِ يَصِيرُ مُسْتَهْلِكًا لَا يَبْقَى لَهُ اَنْفَرٌ يَعْنِي اِنْ جَانَرُ نَجَاسَتٍ اَوْ غَيْرِ نَجَاسَتٍ دُونَ ذَلِكَ كَمَا تَابُو اس طرح کہ اسکا گوشت گندہ نہ ہو تو حلال ہے جیسے وہ حلوان حلال ہے جو بالائیک سور کے دودھ سے ہو واسطی کہ اسکا گوشت متغیر نہیں ہوتا اور جو دودھ اسکا غذا ہو وہ نیست و نابود ہو جاتا ہے اسکا کچھ اثر باقی نہیں رہتا ہے۔

مسئلہ بست و شتم

اور ایک مرد و مسئلہ خفیہ کا حدیث پر چلن و والون کے نزدیک یہ ہے جو المختار شرح در المختار میں لکھا ہے وَكَذَا اخْتَارَهُ صَاحِبُ الْاَهْلِيَّةِ فِي النِّجَاسِ فَقَالَ لَوْ رُفِعَ فُكَّتَبَ الْفَلَاخَةِ بِاللَّحْمِ عَلَاجُ قَتْلِهِمْ وَانْفِجَارُ لَدِ اسْتِشْقَارٍ بِالْبَوْلِ اَيْضًا اِنْ عِلْمٌ قَبْلَهُ شَقَاؤُكَ كَاسٍ بِهِ يَعْنِي اَوْ سَطْحِ اخْتِيَارِ كَمَا هُوَ صَاحِبِ بَدَايَةِ تَحْنِيسِ مَن لَسَ كَمَا اِنْ كَسَى كَسِيرٌ هُوَ قَوْلُ لَسَ لَكُمُ سُوْرَةُ فَاتِحَةٍ كُوْسَاتِ خُونٍ كُوْمِشَانِي اِنِّي پُر اَوْرَاك اِنِّي پُر تَوَابَرِ بے واسطی شفا کے اور ساتھ پیشاب کے بھی لکھتا سورہ فاتحہ کا جائز ہے اگر جاننا جوے کہ اس میں شفا ہے تو مضائقہ نہیں ہے۔

۱۷ عبارت غایۃ الاوطار
جواب رکنی کے جلد
نہجہ کے جلد میں
۱۸ عبارت غایۃ الاوطار
۱۹ عبارت رکنی کے جلد
۲۰ عبارت رکنی کے جلد
۲۱ عبارت رکنی کے جلد
۲۲ عبارت رکنی کے جلد
۲۳ عبارت رکنی کے جلد
۲۴ عبارت رکنی کے جلد
۲۵ عبارت رکنی کے جلد
۲۶ عبارت رکنی کے جلد
۲۷ عبارت رکنی کے جلد
۲۸ عبارت رکنی کے جلد
۲۹ عبارت رکنی کے جلد
۳۰ عبارت رکنی کے جلد
۳۱ عبارت رکنی کے جلد
۳۲ عبارت رکنی کے جلد
۳۳ عبارت رکنی کے جلد
۳۴ عبارت رکنی کے جلد
۳۵ عبارت رکنی کے جلد
۳۶ عبارت رکنی کے جلد
۳۷ عبارت رکنی کے جلد
۳۸ عبارت رکنی کے جلد
۳۹ عبارت رکنی کے جلد
۴۰ عبارت رکنی کے جلد
۴۱ عبارت رکنی کے جلد
۴۲ عبارت رکنی کے جلد
۴۳ عبارت رکنی کے جلد
۴۴ عبارت رکنی کے جلد
۴۵ عبارت رکنی کے جلد
۴۶ عبارت رکنی کے جلد
۴۷ عبارت رکنی کے جلد
۴۸ عبارت رکنی کے جلد
۴۹ عبارت رکنی کے جلد
۵۰ عبارت رکنی کے جلد
۵۱ عبارت رکنی کے جلد
۵۲ عبارت رکنی کے جلد
۵۳ عبارت رکنی کے جلد
۵۴ عبارت رکنی کے جلد
۵۵ عبارت رکنی کے جلد
۵۶ عبارت رکنی کے جلد
۵۷ عبارت رکنی کے جلد
۵۸ عبارت رکنی کے جلد
۵۹ عبارت رکنی کے جلد
۶۰ عبارت رکنی کے جلد
۶۱ عبارت رکنی کے جلد
۶۲ عبارت رکنی کے جلد
۶۳ عبارت رکنی کے جلد
۶۴ عبارت رکنی کے جلد
۶۵ عبارت رکنی کے جلد
۶۶ عبارت رکنی کے جلد
۶۷ عبارت رکنی کے جلد
۶۸ عبارت رکنی کے جلد
۶۹ عبارت رکنی کے جلد
۷۰ عبارت رکنی کے جلد
۷۱ عبارت رکنی کے جلد
۷۲ عبارت رکنی کے جلد
۷۳ عبارت رکنی کے جلد
۷۴ عبارت رکنی کے جلد
۷۵ عبارت رکنی کے جلد
۷۶ عبارت رکنی کے جلد
۷۷ عبارت رکنی کے جلد
۷۸ عبارت رکنی کے جلد
۷۹ عبارت رکنی کے جلد
۸۰ عبارت رکنی کے جلد
۸۱ عبارت رکنی کے جلد
۸۲ عبارت رکنی کے جلد
۸۳ عبارت رکنی کے جلد
۸۴ عبارت رکنی کے جلد
۸۵ عبارت رکنی کے جلد
۸۶ عبارت رکنی کے جلد
۸۷ عبارت رکنی کے جلد
۸۸ عبارت رکنی کے جلد
۸۹ عبارت رکنی کے جلد
۹۰ عبارت رکنی کے جلد
۹۱ عبارت رکنی کے جلد
۹۲ عبارت رکنی کے جلد
۹۳ عبارت رکنی کے جلد
۹۴ عبارت رکنی کے جلد
۹۵ عبارت رکنی کے جلد
۹۶ عبارت رکنی کے جلد
۹۷ عبارت رکنی کے جلد
۹۸ عبارت رکنی کے جلد
۹۹ عبارت رکنی کے جلد
۱۰۰ عبارت رکنی کے جلد

ہے آیا ایک صحیح حدیث اگر لفظ ہر دوسری حدیث صحیح کے معارض نہ ہو تو ایک کو عمل کے
 لائق اور دوسرے کو مردود آجانبی ہین و یا جو حدیثیں صحیحہ تھمارے امام اور تمہارے فقیہوں کے
 اقوال کے خلاف ہین وہ آپ لوگوں کے نزدیک مردود سمجھی جاتی ہین ذرا بیان تو کیجیے اب یہ
 وسط تصدیق اپنے دعویٰ کے دو صحیح حدیثیں کہ جنکو حنفیہ نے مردود لکھا ہے اس مقام میں میں
 نقل ہین لانا ہون فیکہ یجیے پہلی حدیث عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضایہما بین و شاهد رواہ مسلم و ابوداؤد و الترمذی
 روایت ہوا بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قسم
 اور گواہ کے جبکہ مدعی نے ایک ہی گواہ گذرانا تو بدلے دوسرے گواہ کے اس سو قسم کی گئی تھی
 کیا احادیث کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے ف کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کر دیا
 کیا ہے احادیث کو ابن عباس اور جابر اور حضرت علی اور ابی ہریرہ اور شریک اور عمارہ بن خزم اور
 سعد بن عبادہ اور زینب اور عمر بن الخطاب اور عتیرہ اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمرو
 بن عاص اور عبد اللہ بن عمر بن خطاب اور ابوسعیف خدری اور بلال بن حارث اور سلمہ بن
 قیس اور عامر بن ربیعہ اور سہل بن سعد اور نسیم قاری اور ام سلمہ اور انس نے اور دلیل
 پکڑی ہے ساتھ احادیث کو صحابہ کی جماعت اور تابعین اور جو لوگ کہ بعد انکے ہوئے ہین
 دینے تبع تابعین وغیرہ نے اس بات پر کہ جائز ہے حکم ساتھ ایک گواہ اور قسم مدعی کو اور حکایت
 کیا ہے اسکو صاحب بحر نے امیر المومنین حضرت علی اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور ابی اور
 ابن عباس اور عمر بن عبد العزیز اور شریک اور ربیعہ اور فقہای مدینہ اور ناصر اور داؤد
 اور مالک اور شافعی سے دینے انکا مذہب بھی یہی ہو کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو
 بدلے دوسرے گواہ کے مدعی سو قسم مینی جائز ہے (لیکن حنفیہ کی عقل پر ایسے پہرے لگئے ہین کہ
 ابن عباس کی یہی صحیح حدیث کو اپنے اصل کی کتابوں میں صاف صاف مردود کہ گئے
 ہین چنانچہ غایتہ تحقیق مشرح شامی ہین حدیث مذکور کی نسبت لکھا ہوا لعل بخیر

۱
 حدیث باطلہ
 ۲
 کے بارے میں شک
 ۳
 میں صحیح
 ۴
 میں صحیح
 ۵
 میں صحیح
 ۶
 میں صحیح
 ۷
 میں صحیح
 ۸
 میں صحیح
 ۹
 میں صحیح
 ۱۰
 میں صحیح

مخالفت کی ہو اسکی ابوحنیفہ اور محمد نے چنانچہ ردالمحتار شرح درالمختار میں لکھا ہے
 وَكَمْ يَكُونُ ابْنُ حَنِيفَةَ وَحَمْدُ يَوْمَ لَا تَنْهَضُ خَالَفَ لِأَصُولٍ يَنْهَى
 نہیں لیا یعنی نہیں عمل کیا ابوحنیفہ اور محمد نے ساتھ اس حدیث کو اس لیے کہ وہ حدیث
 مخالف ہر اصول اور غایت تحقیق شرح حسامی میں لکھا ہے فَإِنْ جَاءَ التَّمَرُّ
 مَكَانَهُ يَكُونُ مُخَالَفًا لِلْيَقَاسِ يَكُونُ نَاسِخًا لِلْكِتَابِ الشَّكَّةِ الْمُوجِبِينَ
 لِلْعَمَلِ بِالْيَقَاسِ مَعَارِضًا لِلْإِجْمَاعِ الْمُوجِبِ لِلْعَمَلِ يَكُونُ مُرَدُّدًا يَنْهَى عَنْ
 کرنا کھجورون کا بدلہ دو وہ کے مخالف ہر قیاس کے پس ہوا کھجورون کا دینا ناسخ و اسطو
 کہنا باور سنت کر کہ جن ثوابت ہر عمل کرنا قیاس پر (اور نیز) معارض ہے واسطے اجماع
 کے کیونکہ اسے ہی قیاس پر عمل کرنا ثابت ہو پس ہوئی یہ حدیث مردود انتہی سلیط لکھا
 ہے تلویح حاشیہ توضیح میں ہی سبحان اللہ فقہ حنفیہ کی خانہ ساز و اہیات اور
 زلمیات باتین تو دین نبکیا اور جناب رسالت اب نجمیہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح صحیح
 حدیثیں حنفیہ کے نزدیک ان کے مذہب کے مخالف ہونے کی جہت سے مردود نہیں سو پرے
 خیال میں یوں آتا ہے کہ یہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ
 اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ يُغْفِرْ لَكُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ
 فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن
 اللہ تعالیٰ نے تحقیق ہے واسطو تمہارا بھیج رسول خدا کے پیروی چپی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَن
 يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ یعنی جس نے کہا مانا رسول اللہ کا پس اس نے کہا مانا اللہ
 کا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا أَمَّاكُمْ الرَّسُولُ فِئْتَانٌ وَهُوَ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُمَا فَاتَّبِعُوا
 یعنی جو دو تمکو رسول پس لے لے اسکو اور جو ستر منہ کرے سو چوڑو شاید ان کے نزدیک منہ ان
 آیتوں کی یہی ہونگے کہ جہانک بن پڑے پیغمبر کی مخالفت ہی کرانی چاہیے اور جو جو
 حدیثیں صحیحہ امام کے قول کے مخالف پائی جائیں انکو مردود جاتا چاہیے غرض یہ لوگ

عبارت درالمختار
 حلیہ چندی چاہیے
 کے لئے میں
 عبارت
 غایت تحقیق چاہیے
 کو ان کے لئے
 میں ہے
 بسنوں کے لئے چاہیے
 مذہب میں ہے

خدا کے غضب اور قہر سے ذرا ہی نہیں ڈرتے ہیں اگر انکو کچھ بھی خوف خدا ہوتا تو اپنے امام کی بات کو بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سامنے فوراً رو کر دیتے اور اسکی کچھ بھی حقیقت نہ سمجھتے مگر یہ لوگ برخلاف اسکے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثوں کو مردود سمجھنے لگ گئے ہیں اور اپنے ایمان کے جلتے رہنے کا ذرا ہی لحاظ نہیں کرتے
 بین اللہ تعالیٰ بجا دے لیے بڑے عقیدے کو آمین

اٹھارہواں مخالفہ

اور ایک مخالفہ امام اعظم کے مقلد حدیث پرچلنے والوں کو یہ دیتی ہیں کہ کتاب ہدایہ ہمارے مذہب کی بڑی مقبول اور جامع ہے ہزار ہا علماء اس پر بے کنسکو عمل کیے جاتے ہیں اور اسکی روایات پر فتویٰ دیتے چلا جاتے ہیں اور آج تک اسکو کسی مسئلہ پر بھی کسی شخص نے حرج و مرج نہیں کی ہو لیکن حدیث پر چلنے والے اسکو نہیں مانتے ہیں اور اسکی اکثر حدیثوں کو ضعیف اور بعض کو مردود اور خانہ ساز بتلاتے ہیں سو جواب یہ کہ علماء متحققین میں اس کتاب ہدایہ کو کوئی بھی مقبول نہیں سمجھتا اور نہ اسکے سب مسائل پر عمل کرنا صحیح جاتا ہے البتہ مستحب خفیہ اسکو مقبول ہی کہتے ہیں اور اسکے تمام مسائل پر عمل کرنا بھی صحیح جانتے ہیں سو وہ اس مقدمہ میں مجبور ہیں اسلیے کہ وہ تو سوائے اپنے امام کے مسائل بغیر جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ کتب فقہ حنفیہ میں درج ہیں انکے خلاف خواہ قرآن مجید کا کوئی مسئلہ ہو خواہ حدیث صحیحہ کا کسی کو بھی عمل کے لائق نہیں جانتے ہیں ان قرآن اور حدیث صحیحہ کے جو جو مسائل کہ انکے امام نے لیں ہیں انپر تو حنفیہ عمل کر ہی لینگے لیکن قرآن اور حدیث صحیحہ کے جن جن مسائل کو انکے امام نے نہیں لیا ہے انپر تو کبھی بھی یہ چلے گا اور بیان اسکا بارہویں مخالفے کے جواب میں اس کتاب میں پہلے گزر چکا ہے غرض کہ کتاب ہدایہ میں کہ جسکے سامنے حنفیہ قرآن اور حدیث کی بھی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے ہیں صد ماموئع یعنی بناوٹی گٹری ہوئی حدیثیں موجود ہیں چپٹا نچے واسطے

تصدیق اپنے دعویٰ کی اس قسم کی تہوری سی حدیثیں بطور مرثیہ خردوار اس مقام میں مقرر
 نقل میں لائے ہوں تاکہ کتاب ہدایہ کی حقیقت سے کہ جسے خبر غریبہ کہشکے عمل کیے جاتے ہیں اور فتویٰ دے
 جاتے ہیں عوام لوگ بھی واقف ہو جاویں اور حنفیہ کے اس دھوکے میں نہ آجاویں مکیدہ لہجہ پر حدیث
 لاؤصو وکذا لا یستعمل فیہ نہیں ہے وضو اس شخص کا جو نہ پڑے سہم اسد کہا عینی نے شرح ہدایہ میں کہ
 نہیں مخرج کیا اس حدیث کو ساتھ ان لفظوں کے کہ عینی نے یہ حدیث رووم خلائی اصابعکم کی
 لا تخلکھا نارحکم یعنی ظلال کو وہی انگلیوں کو تاکہ نہ ظلال کرو انکو اگ دوزخ کی کما عینی
 نے نہیں وارد وہی یہ حدیث ساتھ ان لفظوں کے حدیث رووم ان الله تعالى ليحجب الدنيا من
 في كل شيء حتى للثعلب والرجل یعنی تھیں اسد تعالیٰ دوست رکھتا ہو وہی طرف سے سرور
 کرنا اور کو یہاں تک کہ جتنی بہتی اور گھٹی کرنے میں ہی کما عینی نے کہ نہیں نکالا کسی شخص نے
 ہی اس حدیث کو ساتھ ان لفظوں کے حدیث چہارم فاذوکم یووضنا یعنی قے کی حضرت صلہ
 اسد علیہ وسلم نے پس نہیں وضو کیا کما عینی نے یہ حدیث غریبہ نہیں ذکر کیا اسکا کہنے ہی حدیث
 کی کتابوں میں حدیث پنجم لاؤصو وعلی من نام قائما او قاعدا او راکعا او ساجدا
 انما الوضوء علی من نام مضطجعا فانہ اذا نام مضطجعا استرخت مفاصلہ یعنی
 نہیں لازم ہو وضو اس شخص پر جو سوجاوے کٹرے یا بیٹھے ہو کر کوہ میں یا مسجد میں سوا
 اسکے نہیں کہ وضو کرنا لازم ہے اس پر جو سوجاوے کٹ کر اسلئے کہ جب سوجاوے لیٹ کر ہیل
 ہو جاوے میں جڑ اسکے کما عینی نے یہ حدیث ساتھ ان لفظوں کے غریبہ ہے یعنی ان لفظوں کے
 ساتھ آئی ہی نہیں حدیث ششم انما فحنا رخی الجناہ یتسلطان فی الوضوء یعنی
 بدو لون یعنی ناک میں اور موہنہ میں بائیں والسا فرض میں جناب میں سنت میں وضو میں
 کما عینی نے کہ کما سرور جی نے کہ ہم کہ نہیں معلوم کہ یہ حدیث کہاں ہے حدیث ہفتم

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ رَسُولٌ مِّنْكُمْ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيُفْضِلُ مَا يَشَاءُ لَكُمْ وَلَكُمْ فِي يَوْمِئِذٍ مَّا تَسْأَلُونَ
 كُنْتُمْ اَسْكُو كُنْتُمْ حَبِيرٌ مَّيْمَنٌ لَّيْسَ لَكُمْ مَكْرَهُهُ وَكَانَ اَمْرًا مِّنْكُمْ اَمْرًا
 هُوَ يَحْدِثُ سَامِعًا اِنْ لَفْظُونَ كَيْفَ تَقُولُ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ اَعْمٰى اَمْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ
 اَلْوَلٰىءُ اَمْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَوْلٰىءُ اَمْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَوْلٰىءُ اَمْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَوْلٰىءُ
 اس نے کہا سچ حق جو ہے کے جب ہو کو بن میں اور نکال جاؤ اور اس وقت نکال جاؤ اس میں
 سے پانی میں کے کہا عینی نے کہ نہ ہو کتا بن میں احدیث کا ذکر نہ ہی نہیں ہو حدیث
 نہم حدیث مغیرہ اَللّٰہُ عَلَیْہِمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِمْ وَسَلَّمَ وَصَّیْہِ عَلٰی خُفَّیْہِ وَمَلَّہُمَا مِنْ
 اَلْاَصْبَاحِ اِلٰی اَعْلَیْہُمَا مَسْجِدًا وَاحِدًا وَكَانَ اِلٰی اَنْظُرَ اِلٰی اَنْظُرَ اِلٰی اَنْظُرَ رَسُوْلُ
 اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَطُوْطًا یَا اَصْبَاحِ یٰنِیْہِ حَدِیْثِہِ کِی کہ تحقیق نبی صلے ام
 علیہ وسلم نے کہ ہو دو ہوتا ہے اور دو نو موزوں ہے کے اور کہینچا انکو انگلیوں ہو اور پر تک
 ایک بار اور گویا کہ میں نظر کرتا ہوں طرف نشان سہ کے اور پر نور رسول مقبول صلے ام علیہ
 وسلم کے کہ کئی خط ہے انگلیوں کے کہا عینی نے کہ حدیث مغیرہ بن شعبہ کی سوجہ پر وار و نہیں
 ہوئی حدیث و ہم قال رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ یُّحَدِّثُہُمْ اَفْرَجَیْہِمْ
 اَحْسَنَیْہِ یَا لَمَّا لَا یَضُرُّکَ اَنْتَ یٰنِیْہِ فرمایا رسول ام صلوا علیہ وسلم نے کہ ہر اسکو پیر
 چٹکیوں سول اسکو پیر ہو اسکو ساتھ پانی کے اور نہیں ضرر کرتا نہ کمون نشان اسکا کہا عینی
 نے یہ حدیث نہیں روایت کی گئی ہے ساتھ ان لفظوں کے حدیث یاز و ہم لقولہ علیہ
 السَّلَامُ لَعَانَتْہُ فَاَخْلَصَتْہُ اِنْ کَانَ رَطْبًا وَاَفْرِیْہِ اِنْ کَانَ یَابَسًا یٰنِیْہِ فرمایا صلوا
 ام علیہ وسلم نے و اس طرح حضرت عائشہ کے پس ہو اسکو اگر ہو رسی) و اور مل اسکو اگر ہو خشک
 کہا عینی نے یہ حدیث ساتھ ان لفظوں کے غریب ہے یعنی ان لفظوں کے ساتھ آئی ہی نہیں حد
 دوار و ہم رُکُوْۃٌ اَلَا تَنْصِبُہَا یٰنِیْہِ پانی زمین کی اسکا سوکنا ہے کہا عینی نے کہ

۱۰۰ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۰۱ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۰۲ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۰۳ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۰۴ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۰۵ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۰۶ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۰۷ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۰۸ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۰۹ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۱۰ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۱۱ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۱۲ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۱۳ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۱۴ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۱۵ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۱۶ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۱۷ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۱۸ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۱۹ حدیث سیدنا ابو نعیم
 ۱۲۰ حدیث سیدنا ابو نعیم

اسناد اسکی کیسے نبی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچائی یعنی یہ حدیث مرفوعہ نہیں ہے
 اسطرح لکھا ہوا شیخ ابن طاہر حنفی نے تذکرہ میں حدیث سنو وہم ما یکن ہذا ین الوقتین
 وقتک ولا مئیتک یعنی رکما جبریل نے حضرت سی کو در بیان ان دونوں وقتوں کے تیر کی
 نماز کا یہی وقت ہے اور تیری امت کا یہی کہا عینی نے کہ حدیث کو ان لفظوں کے ساتھ کسی
 بھی روایت نہیں کیا حدیث چہار وہم لقولہ علیہ السلام الخ وقت العجب إذا
 اسود الأفق یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر وقت نماز مغرب کا جب سیاہ ہر نماز
 آسمان کا کہا عینی نے یہ حدیث ساتھ ان لفظوں کے غریب ہے وار د نہیں ہوئی اس طرح
 حدیث با تروہم لقولہ علیہ السلام الخ وقت العجب حیث لم یطعم النبی فی
 فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آخر وقت عشا کا ہے جب تک نہ طلوع ہو مقاب کہا عینی نے
 یہ حدیث غریب ہے نہیں وارد ہوئی یہ حدیث ساتھ اس عبارت کے اب جانا چاہیے کہ کتاب
 کی یہ حسب موضوع یعنی جو ملی بناوٹی حدیثیں جو کہ اور مذکور ہوئیں صرف عینی شمس ہدایہ
 کو کتاب الموقیت تک سرسری نظر سے نکالی گئی ہیں اپنی سیر قیاس کر لینا چاہیے کہ جو شخص
 اول سو آخر تک تمام کتاب عینی کو اس عرض سے دیکھے کہ اس میں سو ہدایہ کی موضوع یعنی جو ملی
 حدیثوں کو جدا کر لیں تو وہ کہتے موضوع حدیثیں اس میں سو نکالے گا حال انکہ ابن ہمام اور
 عینی ہر شارحین ہدایہ یہ دونوں حنفی المذہب کے ہی علماء ہیں اور جہاں تک ان سو بن آئی ہے
 حنفی المذہب کے بنانے اور حدیثوں صحیحہ کے باطل کرنے میں حلیہ سازیاں کرتے رہے ہیں
 باوجود اس بات کے وہ دونوں ہدایہ کی صد ہا حدیثوں کے موضوع یعنی جو ملی ہونے کے قائل
 ہو گئے ہیں لیکن اگر کوئی شخص ہدایہ کی تخریج میں مثل عنایہ معرفت احادیث الہدایہ تالیف
 محی الدین عبدالقادر اور نسب الراہ للاحادیث الہدایہ تالیف جمال الدین یوسف رطبی
 اور صایہ فی منتخب احادیث الہدایہ تالیف ابن حجر عسقلانی وغیرہ دیکھے تو ہدایہ کی حدیثوں

۱۔ یہ حدیث مابین حنفی
 ۲۔ چار نکات کے علیہ لکھا ہے
 ۳۔ بن ہمام ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۴۔ شرح ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۵۔ ایضاً کے علیہ لکھا ہے
 ۶۔ چار نکات کے علیہ لکھا ہے
 ۷۔ شرح ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۸۔ علی شمس ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۹۔ علی شمس ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۱۰۔ علی شمس ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۱۱۔ علی شمس ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۱۲۔ علی شمس ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۱۳۔ علی شمس ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۱۴۔ علی شمس ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۱۵۔ علی شمس ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۱۶۔ علی شمس ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۱۷۔ علی شمس ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۱۸۔ علی شمس ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۱۹۔ علی شمس ہدایہ کے علیہ لکھا ہے
 ۲۰۔ علی شمس ہدایہ کے علیہ لکھا ہے

کلی خوبی کہل سکتی ہے اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ صاحب ہدایہ نے اس قدر ضعیف حدیثوں
سے استدلال کیا ہے گویا کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذہب امام صرف احادیث ضعاف پر ہی بنا کیا
گیا ہو جس کو دیکھنا انکا منظور ہو وہ ہدایہ کا کوئی سا باب کہوں کہ دیکھ لو اور صحیحین اور
سنن اربعہ کی حدیثیں صحیحہ سے مقابلہ کر کے تحقیق معلوم ہو جائیگی اور یہ بات کچھ چھپی
ہوئی نہیں اس بات کو قائل تو حنفیہ ہی ہیں چنانچہ کہا شیخ عبدالحی مخنفی نے شرح سفر
السعادت میں کہ کتاب ہدایہ کو ردیاریا مشہور و معتبر ترین کتاب است نیز درین وہم
انداختہ جو صنف و زود اکثر نہائی کا رب و دلیل مقبول نہادہ و اگر حدیثیہ آوردہ ترمذی و غیر
خالی از ضعف و غالباً اشتغال وقت آن استاد در علم حدیث کمتر بودہ است انتہی
اور مؤید ہے اسکی کلام اشرف بن طیب بن تقی الدین حمید جرجانی حنفی کا ملکہ اس سے بھی
بڑا کہ ہدایہ کی بے اعتباری اور اسکی احادیث کا بے اصل ہونا ثابت کرنا ہے چنانچہ تنبیہ
الوسان میں ہوائ الحدیث کہ یتبئ لہ سند فی الأصول ولا یصلح للتمسک
والقبول فان موضوعات الذنادقة و اهل البدع قد جاوزت مائة الف
من الاحادیث كما صرح به الثقات ولو وجده واحد في بعض كتب الحنفية
فليس به اخذ اذ كيف واكثر متاخری فقہائنا الحنفیہ من علماء ما ذکر
التحی والحرافی و آخر اسان کہ لیسند و احادیثہم الی بذکر و تھا فی
کتب الحنفیہ الی اصل من اصول الحدیث الخلیل الشارح صاحب
الہدایہ اتنی علیہ مدد و رخی الحنفیہ یظهر ذلک لیکن راجع شرحہ الموسوم
بفتح القدر للشیخ الامام حجتہ الحنفیہ مولانا الحق کمال الدین بن الہمام
علیہ الخیر و الاکدام فانہ شکک اللہ مساعیدہ قد بالتم فی جمایہ مذہب
الامام الاعظم انی حنیفہ الکونی یتا میدہ بالاحادیث الثابتہ فی الصحاح
السنن و لسانید و العاجم و کم یستلزم لہ عند تحریر احادیث الہدایہ

۲
عبارت شرح سفر
السعادت میں ہے
کہ صاحب ہدایہ
نیز درین وہم
انداختہ
لا بد کہ متاخر
میں ہے

فَاَكْثَرَ الْمَوَاضِعِ الظَّاهِرَةِ بِلَفْظِ الْحَدِيثِ الَّذِي كَرِهَ صَاحِبُ الْوَسْطَانِ وَلَا يَقْطُرُ فِي بَعْضِهَا
 بِشَيْءٍ اَصْلًا اَنْتَهَى مَا فِي تَنْبِيْهِ الْوَسْطَانِ فِي حَرْبِ مَا كَسَى حَدِيثَ كِي سَنَدًا ثَابِتًا نَهْ
 كَتَبَ حَدِيثَ يَنْ تَوَدُّ سَنَدًا بِرُتَبِهِ اَوْ قَبُولَ كَرْنِ كِ لَاقِ نَمِيْنِ كِيُوْنَكَ وَصْنِي حَشِيْنِ حُو
 جِيْبِي مَزْدُوْنِ اَوْ بَدْعِيُوْنِ نِي وَصْنِي كِي مِيْنِ اِيْكَ لَآ كَمِهْ سُرْبَهْ كَمِيْ مِيْنِ حِيَا كِي بَيَانِ كِيَا
 هِيْ بِرُكْنِي وَ الْوَلُوْنِ نِي اَوْ اَرَا كُوِيْ يَآوِيْ سَعْدِيْتِ كُو كَسِي حَضِيْ كِي كِتَابِ مِيْنِ تَوَسُّكَ كِي اَعْتَبَا
 نَمِيْنِ اَوْ كِيُوْنَكَ اَعْتَبَا بِرُجُوْنِ حَالِ مِيْنِ كِي اَكْثَرُ بِحَيْلِ فُقَهَايِ حَنْفِيَهْ مَاوَرَانَهْ اَوْ عِرَاقِ اَوْ
 خِرَاسَانِ اَوْ حِنْ حَدِيْثُوْنِ كُو اِنْبِيْ كِتَابُوْنِ مِيْنِ ذِكْرِ كِيَا هِيْ اَمْلِيْ سَنَدِيْنِ كِتَابِ حَدِيْثِ مَلِيْذِيْ
 مَلِكِ نَمِيْنِ مِيْنِ بِنِيْ اَمِيْنِ يَآ تَمِيْ كِي صَاحِبِ مَدَايِيْ نِي حَسْبِيْ حَنْفِيُوْنِ كِي جَلِيْ بِهَرِيْ هِيْ اِيْيَايِ
 كِيَا هِيْ يَآ تَمِيْ اَسْوَطِ اَمِيْنِ مَوْجُوْدِيَايِ كِي مُشْرَحِ تَصْنِيْفِ ابْنِ الْهَامِ كُو فَيَكِيْ كِيُوْنَكَ اَسْ نِي
 حَامِيْتِ ذِيْ بَامِ اَوْ حَنْفِيَهْ كِي حُدُوْ مِيْنِ يَآوِيْ هِيْ سَاوِيْ مَدُوْرُنِيْ اَسْ كِي كِي اِنْ حَادِيْثِ
 سِيْ جُو كِتَابِ صَحِيْحِ اَوْ سُنَنِ اَوْ سَنَدُوْنِ اَوْ مَحْجُوْنِ مِيْنِ ثَابِتِ مِيْنِ اَوْ رُوْقِ نَكْلَانِيْ
 سَنَدُوْنِ اَحَادِيْثِ مَدَايِيْ كِي ابْنِ الْهَامِ كُو بِهَرِيْ جَلِيْ وَهْ لَفْظِ حَدِيْثِ كَانَمِيْنِ مَلَا حُصَا
 مَدَايِيْ لَآ يَآوِيْ اَوْ بِحَضْرَتِ جَلِيْ كِي هِيْ يَآ نَمِيْنِ مَلَا اَسْحِيْثِ كَا جُو صَاحِبِ مَدَايِيْ لَآ يَآوِيْ تَمِ
 هُوِيْ عِبَارَتِ تَنْبِيْهِ الْوَسْطَانِ كِي

درست است که این عبارت تنبیہ الوسنان کی
 در بعضی مواضع از لفظ حدیث استفاده شده است
 و در بعضی مواضع از لفظ حدیث استفاده نشده است
 و در بعضی مواضع از لفظ حدیث استفاده شده است
 و در بعضی مواضع از لفظ حدیث استفاده نشده است

انیسوان مخالطه

اورا یک مخالطه مقلدین ائمہ حدیث رچلینڈ والون کو دیتے ہیں کہ کہ مخطمہ میں چاروں اماموں
 کے چار مصلوب جو کہ ہوقت میں موجود ہیں انکو حدیث رچلینڈ والے لوگ بدعت کہتے ہیں موصوب
 اسکا چار طرح ہے اول یہ کہ کہ مخطمہ میں چاروں مصلوب چاروں اماموں کے علیحدہ علیحدہ تھے
 ائمہ سوات سچری میں میق نے بیچر مائے فرج بن برکوک کو بنا کر میں لیکن انکے بنائے اور مقرر
 کر نیکیے یونہی تو حکم خدا ناطق ہے اور نہ حکم رسول مشکم میں مروت جو جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
 سے کہتے تھے مائے رسول اللہ علیہ وسلم کل یدعیہ ضلالتہ فیہ ہر بدعت گمراہی اور بخاری

اور سلم بن روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَدَتْ فِيْ اَكْهَرِ نَاكْهَذَا اَمَّا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ يَنْسِيْ حَسْبُكَ كَوْنُ بَاتِ نَكَالِيْ بِسَمِيعِ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ ہمیں اس میں سے پس وہ مردود ہے **فائدہ** یعنی جس نے کوئی بات نکالنا اسلام میں کہ نہیں ہے ثبوت اس کا کتاب وسنت میں سودہ مردود ہے اور سیرت احمدیہ و طریقیہ محمدیہ میں لکھا ہے کہ سننے بعتر کے شرعی خاص زیادتی کرنا دین میں ہے یا کم کرنا اس میں ہو کہ نئی نکالی گئی ہوں بدون افون شائع کے کہ ثبوت انکا نہ تو کسی حضرت کے قول سے اور نہ فعل سے نظر اُٹھتا اور نہ اشارۃً یا گیا دوم یہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وَاتَّخِذْ وَلِمَنْ مَّقَامُ الْاِزْهَاقِمْ مَّصْلٰی یعنی بکرو تم مقام ابرہیم کو جاؤ نماز یہ بات صریح دلیل ہے اس بات پر کہ بخیر مقام ابرہیم کے اور کسی جگہ پر وصل نہ بنا یا جاوے موصوم کہ مظلومین سبب ہوں جو چار صلوات کے بہت لوگ اپنے ہی امام کی جماعت کے منتظر بیٹھے رہتے ہیں اول جماعت کو ثواب کے محروم رہتے ہیں سلسلے کے انکے نزدیک غیر مذہب والوں کے پیچھے نماز جائز ہی نہیں پس ایسے لوگ صاف صاف مخالف ہیں احمدیہ کے جو کہ سنا امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی میں روایت ہے یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کما کہ حاضر ہوا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج انکے کے دینے حجۃ الوداع میں اس نماز پڑھی میں نے ساتھ انکے نماز صبح کی مسجد خیف میں پس جب پڑھ چکے نماز اپنی اور پہرے نماز سے پس گمان آنحضرتؐ کو دیکھا دو شخصوں کو بیٹھے آخر قوم میں کہ نیاز نہیں پڑھی تھی انہوں نے ساتھ حضرتؐ فرمایا کہ لے آؤ ان دونوں کو میری پاس پس لائے گئے وہ دونوں کا ہنسا تھا گوشت ٹوٹا ہوا انکے کا دینے حضرتؐ کی بہت سے پس نہر مایا جس نے بزرگماں کو نماز پڑھنے سے ہمارا ساتھ پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ تحقیق تو ہم نماز پڑھ چکے ہیں رکاتوں اپنے کے فرمایا پس کرو تم ایسا جو قوت کہ پڑھ چکو تم نماز اپنی رکاتوں میں پھر آؤ تم مسجد میں کہ ہمیں جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑھو ساتھ نماز یونک

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

پس تحقیق یہ نماز تمہاری لیے نفل ہے اور صحیحہ کہا محدث کو ترمذی اور ابن حبان نے چہام
 کو سظمین چارون مصلی مقرر کرنے میں خدا اور اس کے رسول کی طرف سے تو حکم ہی نہیں لیکن
 چارون اماموں سے کسی تو کسی امام کے علیحدہ علیحدہ چار مصلیٰ بنا کر حکم نہیں دیا
 پس اسی سبب سے کہا شاہ عبدالعزیز دہلوی نے تفسیر غزالی میں داوراہ بدعت ایک
 جہت را از جہات کعبہ تقسیم خواہد نمود و در حرمہ و تفضیل جہت مختارہ خود ہر کس
 سخنے خواہد آورد مثلاً خفیہ جہت را اختیار خواهند کرد امام ایشان جانب شمال کعبہ خواہد
 استا و در مقام فخر خواهند گفت کہ قبلہ ما قبلہ ابراہیمیست زیرا کہ آنجناب جانب میراب
 ستوجہ میشوند و شافعیہ جہت جنوب را اختیار خواهند کرد و امام ایشان در شرقی کعبہ خواہد
 استا و در مقام فخر خواهند گفت کہ ما استقبال باب کعبہ مینمایم و قبلہ ما قبلہ منصوبہ است
 کہ **وَأَخْتَنُ دَامِرُ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مَصْلًى** و علیٰ ہذا القیاس اہل بلدان مختلفہ در ترجیح
 جہان خود ہمین قسم نکات خواہند بر آورد لیکن انہم نکات شعریہ است و نزد اہل دین قابل
 اتفاق نیست حکم نازل از پروردگار تو ہمین قدر است کہ استقبال کعبہ التزام باید نمود
 و در سفر و حضر و ہجرت از شہر بہ شہر اور از دست نباید داد۔ او کہا امام شوکانی نے ارشاد
السَّأَلُ الی دلیل المسائل میں کہ ہر دنا مفسر اس باب بخوبی اقف ہو کہ مذہبون کے بنی
 سے ہر افاقہ واقع ہوا ہے اور اس باب کا ثبوت اندیشہ ہے اور سخت خرابی کہیں ہوئی کہ ہر چہا
 اماموں کے مقلدون نے علیحدہ علیحدہ اپنا دین بنا لیا ہے اور کہ خطہ میں ہر چہا مذہب
 دالے جدا جدا اپنی اپنی جماعتیں کرنے لگ گئے ہیں

بسیوان مخالفہ

اور ایک مخالفہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتے ہیں کہ حدیث پر چلنے والے
 حدیث کو آسان آسان مسئلوں پر عمل کرنے میں مشکل پر نہیں چلتے ہیں سو جواب اسکا یہ ہے
 کہ جو لوگ حدیث کو آسان آسان مسئلوں کو چھوڑ کر مشکل مشکل مسائل پر عمل کرتے ہیں وہ

۱۔ عبادت تشریف آوری
 ۲۔ اور کعبہ اول
 ۳۔ میں ہے
 ۴۔ جانب میراب
 ۵۔ سبب کہ در
 ۶۔ پانچ
 ۷۔ بیعت و عت
 ۸۔ الصلوات علیہ وسلم
 ۹۔ ماری کہنوں کے
 ۱۰۔ میں ہے

لوگ بڑے ہوقوت اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن مجید میں فرمایا ہے یٰٰرَبِّیُّ
 اللَّهُمَّ بِکَ الْبَسْرَ وَلَا یُرِیدُ بِکَ الْعُسْرَ یعنی ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ تمہاری آسانی کا اور
 نہیں ارادہ کرتا ساتھ تمہاری دشواری کا اور شمسند امام احمد میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ ادا
 کیے جاوین اس کی حُرمت کو کام جیسے ناپسند کرتا ہے کہ ادا کیے جاوین اس کے گناہ کے کام
 اور صحیحہ کہا محدث کو ابن خرمیہ اور ابن حبان نے اور ایک روایت میں ہے جیسے کہ پسند کرتا ہے
 کہ ادا ہوں اس کے فرائض

الکیوان مخالطہ

اور ایک مخالطہ امام عظیم کے مقلد حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتی ہیں کہ جب قدر لوگ اس مہرب
 کے مقلد ہیں اور کسی مذہب کے ہی نہیں اور ترمذی میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے إِنَّ اللَّهَ لَا یُحِبُّ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ
 عَلَیْهِ السَّلَامُ وَلَا یُحِبُّ الْجَمَاعَةَ وَمَنْ شَدَّ شُدَّ فِي النَّارِ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ
 نہیں جمع کرے گا امت میری کو یا کہا بجای امتی کے ہے محمد اور ہر گروہی کے اور ہاتھ امہ کا
 اور جماعت کو اور جو شخص کہ جبار ہے جماعت سے تو تہاؤا لاجاد یگا بیچ آگ کے اور ابن
 ماجہ میں روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتَّبِعُوا
 السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَدَّ شُدَّ فِي النَّارِ یعنی پیروی کرو جماعت بڑی کی پس ترجیح
 شان یہ جو تہا ہوا جماعت سے تو تہاؤا لاجاد یگا بیچ آگ کے سو جواب یہ کہ یہ ہے کہ حدیث
 یَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ کا یہ مطلب نہیں کہ جس طرف بہت
 لوگ ہوں حق اور ہدایت پر وہی لوگ ہوتے ہیں اور جس طرف تھوڑے ہوں وہ گمراہ ہوتے
 ہیں کیونکہ اگر ان حدیثوں کے یہی معنی لیے جاوین تو یہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ان کے ساتھ والے غزوہ بدر میں نہا سب گمراہ تھے یہ ہیں کیونکہ معرکہ کربلا میں امام حسین کے ساتھ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کے بھی اور اہل سنت و جماعت کے مذہب کے بھی چنانچہ توضیح اور شرح عقائد نسفی
اور شرح فقہ اکبر وغیرہ کتب عقائد و اصول فقہ میں ہے وَالْجَهْدُ فِي الْعَدْلِيَّاتِ
وَالشَّرْعِيَّاتِ الْكَاثِلَةُ وَالْفَرْجَةُ قَدْ خُفِيَ وَقَدْ يُصَلِّيُ یعنی اور مجتہد پر عقلی
اور شرعی اور اصلی اور فرعی کے کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی ثواب کو پہنچتا ہے۔ اور دلیل
اسکی یہ حدیث ہے جو کہ بخاری میں اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے اور ابو ہریرہ سے
کہ کما دونوں نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بوقت کہ قصد حکم کا کرے حاکم پس اجتہاد
کرے اور ثواب کو پہنچے تو اس کے بعد دو ثواب ہیں اور جب قصد حکم کا کرے پس اجتہاد کرے
اور خطا کرے تو اس کے لیے ایک ثواب ہے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ مجتہد سے خطا
بھی ہوتی ہے اور ثواب بھی غلاف اشعریہ اور معتزلہ کے اور مجتہد غاطی بھی ایک ثواب خالی
نہیں پس منکر امام کی خطا کا یا تو منکر امام کے اجتہاد کا ہے دیا امام کی رائے کو مثل
وحی جانتا ہے کہ ہرگز احتمال خطا کا نہیں تو بیشک ایسا شخص گمراہ ہوا سیدھی اہ سے
اور اختیار کیا اس نے اشعریہ اور معتزلہ کے مذہب کے اور غلاف کیا اس نے قرآن اور حدیث
اور اقوال ائمہ اور اہل سنت و جماعت کو مذہب کا۔

تیسواں مخالطہ

اور ایک مخالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتے ہیں کہ ہم لوگ جو حدیث پر تہیز
چلتے ہیں تو وہ اسکی یہ یہی ہے کہ حدیث کی کتابوں میں بہت سی حدیثیں منسوخ موجود
ہیں اور نسخ اور منسوخ حدیثوں کو ہر شخص پہچان نہیں سکتا انکو پہچانا اور انکو سمجھنا
مجتہدوں کا ہی کام تھا سو جواب ہکا اٹھ کر ہے اول یہ کہ نسخ اور منسوخ حدیث
کے سمجھنے کا قاعدہ نسبتاً عدول ہوا اور اس قاعدہ سے ہر ایک علما بلکہ تہذیبی
سی استعداد والا آدمی بھی نسخ اور منسوخ حدیثوں کو سمجھ سکتا ہے اور وہ قاعدہ یہ
جو کہ در اساتۃ اللہ فی السوۃ الحسنۃ بالحسب بن لکھا ہو کہ نسخ قطعی تصریح

۱۔ عبد بن زبیر بن جابر
۲۔ فضل بن علی بن ابی
۳۔ جابر بن عبد اللہ بن جابر
۴۔ ابن ابی شیبہ
۵۔ ابن ابی شیبہ
۶۔ ابن ابی شیبہ
۷۔ ابن ابی شیبہ
۸۔ ابن ابی شیبہ
۹۔ ابن ابی شیبہ
۱۰۔ ابن ابی شیبہ
۱۱۔ ابن ابی شیبہ
۱۲۔ ابن ابی شیبہ
۱۳۔ ابن ابی شیبہ
۱۴۔ ابن ابی شیبہ
۱۵۔ ابن ابی شیبہ
۱۶۔ ابن ابی شیبہ
۱۷۔ ابن ابی شیبہ
۱۸۔ ابن ابی شیبہ
۱۹۔ ابن ابی شیبہ
۲۰۔ ابن ابی شیبہ
۲۱۔ ابن ابی شیبہ
۲۲۔ ابن ابی شیبہ
۲۳۔ ابن ابی شیبہ
۲۴۔ ابن ابی شیبہ
۲۵۔ ابن ابی شیبہ
۲۶۔ ابن ابی شیبہ
۲۷۔ ابن ابی شیبہ
۲۸۔ ابن ابی شیبہ
۲۹۔ ابن ابی شیبہ
۳۰۔ ابن ابی شیبہ
۳۱۔ ابن ابی شیبہ
۳۲۔ ابن ابی شیبہ
۳۳۔ ابن ابی شیبہ
۳۴۔ ابن ابی شیبہ
۳۵۔ ابن ابی شیبہ
۳۶۔ ابن ابی شیبہ
۳۷۔ ابن ابی شیبہ
۳۸۔ ابن ابی شیبہ
۳۹۔ ابن ابی شیبہ
۴۰۔ ابن ابی شیبہ
۴۱۔ ابن ابی شیبہ
۴۲۔ ابن ابی شیبہ
۴۳۔ ابن ابی شیبہ
۴۴۔ ابن ابی شیبہ
۴۵۔ ابن ابی شیبہ
۴۶۔ ابن ابی شیبہ
۴۷۔ ابن ابی شیبہ
۴۸۔ ابن ابی شیبہ
۴۹۔ ابن ابی شیبہ
۵۰۔ ابن ابی شیبہ
۵۱۔ ابن ابی شیبہ
۵۲۔ ابن ابی شیبہ
۵۳۔ ابن ابی شیبہ
۵۴۔ ابن ابی شیبہ
۵۵۔ ابن ابی شیبہ
۵۶۔ ابن ابی شیبہ
۵۷۔ ابن ابی شیبہ
۵۸۔ ابن ابی شیبہ
۵۹۔ ابن ابی شیبہ
۶۰۔ ابن ابی شیبہ
۶۱۔ ابن ابی شیبہ
۶۲۔ ابن ابی شیبہ
۶۳۔ ابن ابی شیبہ
۶۴۔ ابن ابی شیبہ
۶۵۔ ابن ابی شیبہ
۶۶۔ ابن ابی شیبہ
۶۷۔ ابن ابی شیبہ
۶۸۔ ابن ابی شیبہ
۶۹۔ ابن ابی شیبہ
۷۰۔ ابن ابی شیبہ
۷۱۔ ابن ابی شیبہ
۷۲۔ ابن ابی شیبہ
۷۳۔ ابن ابی شیبہ
۷۴۔ ابن ابی شیبہ
۷۵۔ ابن ابی شیبہ
۷۶۔ ابن ابی شیبہ
۷۷۔ ابن ابی شیبہ
۷۸۔ ابن ابی شیبہ
۷۹۔ ابن ابی شیبہ
۸۰۔ ابن ابی شیبہ
۸۱۔ ابن ابی شیبہ
۸۲۔ ابن ابی شیبہ
۸۳۔ ابن ابی شیبہ
۸۴۔ ابن ابی شیبہ
۸۵۔ ابن ابی شیبہ
۸۶۔ ابن ابی شیبہ
۸۷۔ ابن ابی شیبہ
۸۸۔ ابن ابی شیبہ
۸۹۔ ابن ابی شیبہ
۹۰۔ ابن ابی شیبہ
۹۱۔ ابن ابی شیبہ
۹۲۔ ابن ابی شیبہ
۹۳۔ ابن ابی شیبہ
۹۴۔ ابن ابی شیبہ
۹۵۔ ابن ابی شیبہ
۹۶۔ ابن ابی شیبہ
۹۷۔ ابن ابی شیبہ
۹۸۔ ابن ابی شیبہ
۹۹۔ ابن ابی شیبہ
۱۰۰۔ ابن ابی شیبہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہو جس امر کو آپ نے فرمایا ہے کہ فلاں امر کے وہ طریقے پہلے سے
 یوں حکم دیا تھا اور اب یوں کہتا ہوں جس کو نسخہ نئی زیارت قبول میں اور نسخہ نئی استعمال
 ظروف شراب میں اور ہر ایک تو اس قسم کی صحیح حدیثوں سے نسخہ ثابت ہوتا ہے اور دوسری
 قسم یہ کہ اگر کئے صحابی کہ فلاں مسکوبین پہلو میں حکم تھا بہر اس کیے کہ ہم اس طرح پاس
 قسم کی صحیح حدیثوں سے ہی نسخہ ثابت ہوتا ہے دوم اگر کسی شخص کو کسی حدیث کا نسخہ معلوم
 نہ ہوا ہر نسخہ حدیث پر ہی عمل کرتا رہے تو گناہ نہیں کیونکہ ابتدا اسلام میں صحابہ جو
 حدیثیں کہ حضرت سے سنتے ہر ان پر بلا غدغہ عمل کرتے رہے ہر جو حدیثیں نسخہ ہوئیں
 ان پر اکثر صحابہ نے تو اطلاع پائی اور جوع کر لیا لیکن بعض نے بعض حدیث کو نسخہ ہونے
 کی اطلاع نہ پائی اور نسخہ حدیث پر ہی عمل کرتے رہے چنانچہ زرقانی شرح موطا
 امام مالک میں ہر کہ ایک جماعت صحابہ کی مثل جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو
 اور معاویہ اور اسماء بنت ابی بکر اور عبد اللہ بن عباس اور عمرو بن حریث اور سلمہ بن الاکوع
 اور ایک جماعت تابعین میں سے متبعہ کے جائز ہونے کے قائل تھے حالانکہ حدیثیں نسخہ کی نسخہ
 ہیں اور ترمذی میں ہر کہ عبد اللہ بن مسعود اور ان کے بعض شاگرد (یعنی ہوا و علقمہ) رکوع
 میں گھنٹوں بکڑنے کے قائل نہیں تھے تطبیق (یعنی دونو ہاتھ جوڑ کر دونوں رانوں کے
 درمیان رکھنے کے قائل تھے) حالانکہ حدیث تطبیق کی نسخہ ہے اور صحیح مسلم میں
 ہے کہ ابن عمر قربانی کا گوشت بعد تین دن کے نہیں کھاتے تھے حالانکہ حدیث بعد
 تین دن کے قربانی کا گوشت نہ کھانے کی نسخہ ہے و غرض کہ جتنا کہ کسی نسخہ حدیث
 کا نسخہ معلوم نہ ہو تب تک اس کو اس پر عمل کرنا جائز ہے گناہ نہیں اور اس پر علماء کا اتفاق
 ہے اس طرح لکھا ہوا ناظرۃ الحق فی فرضیۃ العشاء وان لم یغیب الشفق میں
 سوم صحیح غیر نسخہ حدیثوں کو ابن امام کے مذہب کے خلاف ہونے کی جہت سے غواہ خواہ نسخہ
 نہ مانا اور پیچھے کے حکم میں اپنی رائے کا دخل دینا بڑی دلیری کی بات ہے کیونکہ کسی کی شان

نہیں اور کسی کا ترجمہ نہیں کہ ابنی رائے اور اجتہاد ہی بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت
 کو بھی منسوخ کر دے چنانچہ کہا جلال الدین سیوطی نے تفسیر القاتلین میں ولا یعتد فی
 الشیخ قول عوام القسّین بل لا یجتہد الجتہیدین من غیر نقل صحیح ولا معاذیر
 یتینہ لان الشیخ یتضمن دفع حکمہ وثبات حکمہ بقدر فی عہدہ صلّ اللہ علیہ
 وعلیٰ آلہ وسلم فالاعتدال فیہ النقل والتأیید دون التزای والاحتیاد یعنی نہیں اعتبار
 کیا جاتا ہے نسخ میں قول عوام قسّین کا بلکہ نہیں اعتبار اجتہاد مجتہدین کا بغیر نقل صحیح
 اور معارضہ غائبہ کے کیونکہ نسخہ متضمن ہے دو باتوں کو اول در کرنا ایک حکم کا اور دوسرے
 ثابت کرنا ایک حکم کا جو ثابت ہو ہے عند نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پس معتبر اس میں ایک
 نقل صحیح ہے اور دوسری تاریخ نہ راہی اجتہاد اور کہا امام شعرانی نے میزان شعرانی
 میں وکان الامام محمد بن النضر راحہ اللہ یقول اذا ثبت عن الشایع
 صلی اللہ علیہ وسلم فعل امرین فی وقتین فہما علی الثبوت ما لم یثبت
 الشیخ فیعمل المکلف یطہر الاکثر تاسرۃ ویطہر الاکثر تارۃ انخوی یعنی تہر
 کہتے امام محمد بن مندر رحمۃ اللہ علیہ جبکہ ثابت ہو شایع صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنا و حکام کا اور
 وقت میں پس اندونومین سے اختیار ہر بغیر جس پر واجب عمل کرے جب تک منسوخ ہونا اس کا
 ثابت نہ ہو پس عمل کرے مکلف کہی اس پر اور کہی اس پر چہا رم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 ہر آخر فعل اول فعل کا نام نہیں ہوتا کیونکہ یہ قاعدہ اگر صحیح ہو تو بموجب اس قاعدہ کے نماز
 مغرب میں بددن سورہ والمرسلات کر اور سب سورتوں کا پڑھنا منسوخ سمجھا جاتا ہے اس لیے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری نماز میں یہی سورہ پڑھی ہے چنانچہ بخاری اور مسلم
 اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور موطا امام مالک میں روایت ہوام
 فضل (یہی حارث) کی سو کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے
 مغرب میں سورہ والٹرسلت غرقا بعد اسکے نہیں نماز پڑھائی کہی یہاں تک کہ قبض

۱۰
 حضرت قسّین نقل
 ۱۱
 عبارت زبان شعرانی
 ۱۲
 عبارت میں کہ وہا
 ۱۳
 عبارت میں کہ وہا
 ۱۴
 عبارت میں کہ وہا

روح کی انکی اللہ تعالیٰ نے اور سیطرح رمضان میں دس دن اعتکاف کرنا بھی منسوخ
 ٹھہرا اور بیس دن مشرعوہ ہوتا اسلیبے کہ بخاری میں روایت ہوالی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے کہ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے ہر رمضان میں دس دن حبس
 ہوا سالہ کہ جس میں وفات کیوں گئے اعتکاف کیا بیس دن اور سیطرح سفر میں روزہ رکھنا
 بھی منسوخ ٹھہرا اور نہ رکنا مشرعوہ ہوتا کیونکہ صحیح مسلم میں ہے کہ کما زہری نو کہ تھا اظہار
 کرنا (روک کا سفر میں) آخر دو لوگ امر کی بیٹے سفر میں روزہ رکھنا بھی اور نہ رکھنا بھی جو کہ وارد
 ہوا ہے تو ان دونوں فعلوں میں سوا آخر فعل حضرت کا نہ رکھنا تھا غرض کہ اس قسم کی بہت
 سی حدیثوں کی صاف ثابت ہو کہ یہ قاعدہ کہ حضرت کا آخر فعل اول فعل کا ناخ ہوتا ہے
 صحیح نہیں ہے اور نیز یہ حدیثیں دلیل ہیں اس پر کہ اگر دو حدیثوں میں تعارض تاریخ سے بھی
 معلوم ہو جاوے تو بھی جرتیک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسخ پر صیریح نص نہ پائی
 جاوے تب تک منسوخیت کا قائل نہونا چاہیے بلکہ جہاں تک ہو سکے مطابقت دینی چاہیے
 پیچم اگر کوئی شخص احتمال کو ساتھ دیا بدون دلیل کے کسی حدیث کو منسوخ کہد تو نہ ماننا
 چاہیے اچنانچہ زرقانی شرح موطا امام مالک اور قسطلانی شرح
 صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ احتمال کو ساتھ حدیث منسوخ نہیں ہوتی اور نووی نے
 شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ حدیثوں کو منسوخ ہونے کے باب میں دعویٰ بوجہ
 اور کو فیون کا بدون دلیل قابل باتے کے نہیں ہے اور زرقانی شرح
 موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ کما عیاض نے کہ دعویٰ نسخ کا بدون دلیل
 صحیح نہیں ہے ششم یہ کہ بعض لوگ بعض حدیثوں کو بسبب اپنے مذہب کے خلاف
 ہونے کے ظن سے یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ خاصہ تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سوہر گر قابل
 اعتبار اور لائق ماتر کے نہیں ہے چنانچہ زرقانی شرح موطا امام مالک اور
 قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ خاصہ ظن کے ساتھ ثابت نہیں

۱۔ بیس دن بخاری صحیح چاہیے
 ۲۔ بیس دن کے مسئلہ میں ہے
 ۳۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۴۔ زرقانی کے حوالہ کے ساتھ
 ۵۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۶۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۷۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۸۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۹۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۱۰۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۱۱۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۱۲۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۱۳۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۱۴۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۱۵۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۱۶۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۱۷۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۱۸۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۱۹۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۲۰۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۲۱۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۲۲۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۲۳۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۲۴۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۲۵۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۲۶۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۲۷۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۲۸۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۲۹۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۳۰۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۳۱۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۳۲۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۳۳۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۳۴۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۳۵۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۳۶۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۳۷۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۳۸۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۳۹۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۴۰۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۴۱۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۴۲۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۴۳۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۴۴۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۴۵۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۴۶۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۴۷۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۴۸۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۴۹۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۵۰۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۵۱۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۵۲۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۵۳۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۵۴۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۵۵۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۵۶۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۵۷۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۵۸۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۵۹۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۶۰۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۶۱۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۶۲۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۶۳۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۶۴۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۶۵۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۶۶۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۶۷۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۶۸۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۶۹۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۷۰۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۷۱۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۷۲۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۷۳۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۷۴۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۷۵۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۷۶۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۷۷۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۷۸۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۷۹۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۸۰۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۸۱۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۸۲۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۸۳۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۸۴۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۸۵۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۸۶۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۸۷۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۸۸۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۸۹۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۹۰۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۹۱۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۹۲۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۹۳۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۹۴۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۹۵۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۹۶۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۹۷۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۹۸۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۹۹۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے
 ۱۰۰۔ بیس دن صحیح مسلم چاہیے

ہوتا ہر مقام جہاں دو حدیثوں میں آپس میں تقاض معلوم ہو وہاں بلا واسطہ ایک کو
 نسخ اور دوسری کو منسوخ نہ کہدینا چاہیے بلکہ جہاں تک ممکن ہو ان میں موافقت ہونی
 چاہیے چنانچہ منہج الوصول الے اصطلاح احادیث الرسول میں لکھا ہے کہ
 کہا ابن خزمیہ لا اخرج صحیحین متصانین فتن کان عندک فکیاتنی
 بکھٹما یعنی نہیں جاتا میں کوئی سی دو حدیثیں کہ ضد کہتی ہوں آپس میں پس
 اگر کسی کے پاس ہوں تو لو آوے کہ توفیق کر دوں میں ان میں ہشتم سید محمد صدیق
 حسن خان صاحب نے اپنے رسالہ افادۃ الشیوخ بمقدار النسخ والمنسوخ
 میں لکھا ہے کہ نزدیک شیخ الاسلام احمد بن عبد الحکیم بن عبد السلام بن
 تیمیہ حرائی کی منسوخ حدیثیں کل دس ہی ہیں اور انہیں نے ہدایت السائل
 الے اولۃ المسائل میں لکھا ہے کہ ابن جوزی وغیرہ نے منسوخ دس حدیثیں
 شمار کی ہیں اور انہیں نے منہج الوصول الے اصطلاح احادیث
 الرسول میں لکھا ہے کہ بعد تلاش بہت اور تلاش تمام کے معلوم ہوا کہ منسوخ حدیثیں
 دس سے زیادہ نہیں اور منسوخ آیتیں قرآن کی پانچ سے زیادہ نہیں آتے۔ اور دس حدیثیں
 کچھ اتنی بہت نہیں ہوتی ہیں کہ انکو سوا مجتہد کے اور کوئی نہ سمجھ سکے بلکہ اس قدر
 حدیثوں کو تو ان پڑھ آدمی ہی سمجھانے سے سمجھ سکتا ہے بلکہ اگر یاد کرنا چاہے تو یاد ہی
 کر سکتا ہے اور وہ حدیثیں یہ ہیں پہلی حدیث مشکم میں روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ
 سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت کم محسن زیادہ القبول فرمادو
 یعنی منع کیا تھا میں نے تمکو زیارت کرنے قبروں کے سے پس زیارت کرو ان کی
 دوسری حدیث مشکم میں روایت ہے اسی سے کہ حضرت نے فرمایا یغنیکم
 عن الحوم الا حناجی فوق ثلث افاکسکوا ما بکد انکم یعنی منع کیا تھا میں نے
 تمکو گوشت قربانی کے سے بعد تین دن کے پس کہو جب تک کہ خواہش ہو واسطو تمہارا

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

بات پر ماسکت ہے فلانی بات برابر ہے کہ کہے یہ سچ حیاتی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے یا بعد وفات ان کی ہے قسم مرفوع سے ہے اور کہا ابن الصلاح نے کہنا صحابی کا
 کہ امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کے یا منع کیے گئے ہم فلانی بات سے مرفوع
 سے ہے اور سند ہی نزدیک صاحب حدیث کو اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا۔ یہ صریح لکھا
 ہے قسطلانی نے شرح صحیح بخاری کے مقدمہ میں اور سیّد محمد صدیق حسن خان صاحب نے
 منہج الوصول لے صریح احادیث الرسول میں اور تائید کرتی ہیں
 ابن کعب کی حدیث کی یہ حدیثیں ہی **عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ يَنْتَشِعُهَا أَكْرَمَ
كُمُ جَهْدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يَزَلْ مُتَّقٍ عَلَيْهِ رَوَايَتُهَا بِإِسْنَادٍ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول مقبل صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بیٹھے
 ایک تمہارا درمیان عورت کی چار شاخوں کے بہر صحبت کہ تحقیق واجب ہو غسل اگرچہ
 نکلے منی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ**
تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَكَ الْخِتَانُ
الْخِتَانُ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْتَسَلْنَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
 اور روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جب تجاؤ کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت کو سے واجب ہو گا غسل یہ
 کیا میں نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہائے ہم دونوں روایت کیا اس حدیث
 کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے یا بخوبی حدیث
 ابو داؤد اور ابی یوسف میں روایت ہو ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا
 عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّا وَرَقَةٌ بِيَدَيْهِ فَلَمَّا أَرَكُمُ لِحَاقُ بِلَيْهِ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مِنْ رَبِّكَ بِهِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا
 ثُمَّ أَمْرًا بِهَذَا أَيْغِي لَكُمْ مَسَاكَةً عَلَى التَّوَكُّيَاتَيْنِ يَعْنِي سَكَمًا لِي سَكَمًا لِي سَكَمًا لِي سَكَمًا لِي
 اعلیٰ علیہ وسلم نے نماز پس تکبیر کسی اور اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے پس جب کہ کیا
 تطبیق کی ہاتھوں انہوں کو گھٹنوں میں (یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے
 ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان میں رکھے)
 کہا راوی نے پس پہنچی پیغمبر سعد کو پس کہا سعد نے سچ کہا بہا لئی میرے لئے تھے
 ہم کرتے اس طرح پر ہم حکم کیے گئے ہم ساتھ اس طرح کے یعنی کہ ہاتھوں کے اوپر
 گھٹنوں کے اور بخاری میں روایت ہوا ابی یحییٰ سے کہا اس سے سنائیے صعب
 بن سعد کہ کہا صعب بن سعد نے صلیکُ إِلَى جَنْبِ ابْنِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفِّي
 ثُمَّ وَضَعْتُهَا بَيْنَ فَخْذِي فَفَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ عَنْهُ وَأَمْرًا
 أَنْ نَضَعُ أَيْدِيَنَا عَلَى الرَّكْبِ يَعْنِي نماز پڑھی سینے طرف پہلو باپ انہوں کے پس تطبیق
 کی سینے درمیان دونوں انہوں کے پس منع کیا مجھ کو باپ میرے نے اور کہا تھے
 ہم کرتے اس کو پس منع کیے گئے ہم اسے اور اس کیے گئے ہم یہ کہ کہیں ہم ہاتھوں اپنے
 کو اوپر گھٹنوں کے فائدہ تاہم یہ کہ اس حدیث کی یہ حدیث جو کہ بخاری
 میں ابی حمید سعدی کی روایت سونہی حدیث میں ہوا اذ انکم امکن یدکُم من
 وَكَبْتِكُمْ يَعْنِي اور آنحضرت صلی علیہ وسلم جو وقت کہ رکوع کرتے محکم پڑتے دونوں
 زانو اپنے ساتھ دونوں ہاتھوں کے چپٹی حدیث بخاری اور مسلم اور ترمذی
 اور ابوداؤد اور ابی یحییٰ میں روایت ہو زید بن ارقم سے کہ کہا انکم امکن
 فِي الصَّلَاةِ يَكْلِمُ الْجُلُ مَنَّا صَاحِبَةً وَهُوَ ابْنُ جَنْبِهِ حَتَّى تَنْزِلَتْ وَقَوْمًا
 لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأَمْرًا بِالنَّكْوَةِ وَنَهْيًا عَنِ الْكَلَامِ يَعْنِي تھے ہم باتیں
 کرتے نماز میں باتیں کرنا مردہا پس واسے اپنے سے کہ پہلو اس کے میں ہوتا

صحیح بخاری جلد ۱۰ ص ۱۰۹
 صحیح مسلم جلد ۱ ص ۱۰۹
 صحیح ترمذی جلد ۱ ص ۱۰۹
 صحیح ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۰۹
 صحیح ابن ماجہ جلد ۱ ص ۱۰۹

یہاں تک کہ نازل ہوئی (یہ آیت) اور کثرت ہو واسطہ سے تعالے کے چپکے پس امر کیے گئے
ہم ساتھ چپکے رہنے کے اور منع کیے گئے ہم باتیں کرنے سے ساتوین حدیث
بخاری میں روایت ہوا ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق اس نے کہا بَعَثَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنَّ وَجَدْتُمْ فَلَانَا وَفُلَانًا
فَأَحْرِقُوهُمْ بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا
الْحَرِيقَ إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تَحْرِقُوا فَلَانَا وَفُلَانًا وَإِنَّ النَّارَ كَالْبُعْدَى
بِهَذَا لَا اللَّهُ فَإِنْ وَجَدْتُمْ مَوْتَهَا فَاقْتُلُوهُمْ يَعْنِي کہ ابھیجا ہکھو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پیچ لشکر کے پس ملایا اگر پاؤ تم فلا نے اور فلا نے کو پس جلاؤ ان کو
ساتھ آگ کے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہ ارادہ کیا ہم نے
(اس طرف) لکھنے کا کہ تحقیق میں نے حکم کیا تھا انکو یہ کہ جلاؤ فلا نے اور فلا نے کو اور
تحقیق آگ نہیں عذاب کرتا ساتھ اس کے مگر اللہ پس اگر پاؤ تم انکو قتل کرو ان کو
فائدہ نامید کرتی ہے یہ حدیث کی یہ حدیث ہی جو کہ بخاری میں روایت ہو عکس
کہ کہا لائے گئے حضرت علی کے پاس مذہب پس جلا دیا انکو پس پہونچی یہ خبر ابن عباسؓ کو
پس کہا اگر ہوتا میں نہ جلاتا میں انکو واسطے منع فرمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہ عذاب کرو ساتھ عذاب خدا کے کہ جلاتا ہے اور البتہ قتل کرتا میں انکو بموجب فرمانے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو شخص بدلے دین اپنا پس مارڈالو اسکو **فائدہ**
ابوداؤد میں ہے کہ قول ابن عباسؓ کا جب حضرت علیؓ کو پہونچا تو کہا حضرت علیؓ نے کہ سچ
کہ ابن عباسؓ نے آٹھویں حدیث ابوداؤد اور ترمذی میں روایت ہو
قیصہ بن زبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَأَجْلَدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الْرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ فَإِنِّي
بِحِلِّ قَدْ شَرِبَ فَجْلَدَهُ ثُمَّ إِنِّي بِهِ فَجْلَدَهُ ثُمَّ إِنِّي بِهِ فَجْلَدَهُ ثُمَّ إِنِّي بِهِ

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فَجَلَدَهُ اِنَّ يَوْمَ الْجَلْدَةِ دُرْفَمُ الْقَتْلِ فَكَانَتْ رَحْمَةً يَفِيهِ تَحْقِيقُ نَبِيِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَرَمَا يَاجُحْ تُخْضِ كُيُومَ شَرَابِ بَسْ كُيُومَ مَارُو اسكو بھر اگر عود کرے پس کُيُومَ مَارُو اسکو
 بھر اگر عود کرے تیسری بار میں یا چوتھی بار پس قتل کرو اسکو پس لایا گیا ایک شخص کہ
 تحقیق ہی تھی اسے شراب پس کُٹے ماری اسکو بھر لایا گیا پس کُٹے مارے اس کو
 بھر لایا گیا پس کُٹے ماری اسکو بھر لایا گیا پس کُٹے ماری اسکو اور اٹھ گیا قتل
 (یعنی منسوخ ہو گیا) پس ہوا کُٹے مارنا حضرت نوین حدیث مسند امام
 احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہر شداد بن اسیر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى عَلَى الْجَلِّ بِالْبَقِيعِ
 وَهُوَ يَحْتَجُّهُ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ افْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْحَجُّمُ يَفِيهِ تَحْقِيقُ نَبِيِّ صَلَّ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْرِيفَ لَأَمْرِ اِيَّكَ تَخْضِ كُيُومَ شَرَابِ بَسْ كُيُومَ مَارُو اسكو
 بیچ رمضان کے پس فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانے والے اور جب کو سینگی لگی اور
 صحیحہ کہا احمد حدیث کو احمد اور ابن خزمیہ اور ابن حبان نے کہا علمائے یہ حدیث منسوخ
 ہے ساتھ احمد حدیث کے جو کہ وار قطنی میں روایت ہوا انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اَوَّلُ
 مَا كَرِهَتْ الْحَجَّامَةُ لِلصَّائِمِ اَنْ جَعَفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ يَحْتَجُّهُ وَهُوَ صَائِمٌ فَسَرَّ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فِي الْحَجَّامَةِ لِلصَّائِمِ وَكَانَ النَّبِيُّ يَحْتَجُّهُ وَ
 هُوَ صَائِمٌ يَفِيهِ بَلُوغُ بَكْرِهِ هُوَ اَسِيْنُ لُكَا نَارُ رُزْهَ دَارِ كُو (تو اس طرح ہوا) کہ تحقیق جعفر
 ابن ابی طالب نے سینگی لگوائی روزی میں سو تشریف لائے انکے پاس نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم پس سر لایا افطار کیا ان دونوں نے پھر حضرت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بعد اس کے بیچ سینگی لگوانے کے ہر طور روزہ دار کے اور انس سینگی لگواتے تھے
 روزہ میں فَا نَدَا كَمَا ابْنُ حَجْرٍ نَبِيٍّ بَلُوغُ الْمَرَامِ مِیْنِ كَقَوْمِ كَمَا اَحَدِیْثُ كُو دَارِ قَطْنِ
 نے اور تائید کرتی ہے اسکی یہ حدیث جو کہ بخاری میں روایت ہوا ابن عباس رضی اللہ عنہ

۴
 حدیث بخاری میں ہے
 کتاب البصائر
 حدیث بخاری میں ہے
 المرام کتاب البصائر
 حدیث بخاری میں ہے
 حدیث بخاری میں ہے
 حدیث بخاری میں ہے
 حدیث بخاری میں ہے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْتِجَمَ وَهُوَ حُرٌّ وَاجْتِجَمَ وَهُوَ صَائِرٌ
 یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکنگی لگوائی احرام کی حالت میں اور سیکنگی لگوائی اس کے
 کی حالت میں دسویں حدیث نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور زرقانی شرح
 موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ اوائل اسلام میں متعہ درست تھا پھر خیر کے روز
 حرام ہوا پھر عمرہ قضا میں درست ہوا پھر فتح مکہ کے روز حرام ہوا پھر جنگ اوطاس میں
 درست ہوا پھر حرام ہوا پھر تبوک میں درست ہوا پھر حجۃ الوداع میں حرام ہوا اور نزدیک
 میں ہوا بیت بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا سو اس کے نہیں کہ تھا
 متعہ (جائز) ابتدا اسلام میں تھا مرد و آٹا شہر میں کہ نہ جاتا اسکو کوئی پس نکاح کرتا
 عورت کو اتنے عرصہ کے لیے کہ جب عرصہ اسکو نہ تھا منظور ہوتا تو کہ حفاظت کرے اسکو
 اس باب کی اور درست کرے اسکی چیز یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت اَلَا حَالِيْ اَزْوَاجِهِمْ
 اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ يَنْفَعُهُمْ یعنی مگر اگر بی بیوں یا بی بی کے یا جس کے مالک ہوئے وہی ہوتا کہ
 کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سوائے کہ بی بی اور نوٹدی کے (سب فرج حرام ہیں) انتہے اور
 یہ حکم یعنی متعہ کے حرام ہونیکا قیامت تک رہیگا چنانچہ مسلم میں روایت ہو سبہ بن
 جہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نَبَا يُكْفِيكَ الْمَأْسُ اِنِّي كُنْتُ اَذْنَتْ
 لَكُمْ فِي الْاِسْتِمَاءِ مِنَ النِّسَاءِ وَاِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ
 كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هُنَّ ثَقِيٌّ فَلْيَحْتَلِ سَبِيلَهُ وَلَا تَأْخُذْ فَاِمَعًا اَتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا
 یعنی ای لوگو! البتہ میں نے تمکو اجازت دی تھی عورتوں کو متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے اس
 متعہ کو حرام کیا قیامت تک جبکہ پاس متعے والی عورتوں کو کوئی عورت ہو تو اسکو
 چوڑ دیوے اور جو لگو دیا ہو (یعنی مہر پاخچ) سو اس سے کچھ بھی پیر نہ لیمو فاللہ
 نزدیک ابن تیمیہ وغیرہ کے جو دہل حدیث میں کہ منسوخ ہیں یقیناً غالی ہے کہ وہ یہی حدیث
 میں جو کہ مذکور ہو ہیں لیکن سو اسے ان جس حدیثوں کو حرج بن اور حدیثوں کو بعض

۱۰
 پندھن ہر چہ چاہیے
 ۱۱
 عبد الملک کے ہاں کی
 ۱۲
 فتح میں ہر اور زرقانی
 ۱۳
 چاہیے کہ حدیث میں
 ۱۴
 سکوت حدیث میں
 ۱۵
 حدیث تری
 ۱۶
 چاہیے کہ حدیث میں
 ۱۷
 کہ حدیث میں
 ۱۸
 حدیث میں
 ۱۹
 حدیث میں
 ۲۰
 حدیث میں

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کما تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا شانہ بکری
 کا بہر نماز پھی اور وضو نہ کیا دوسری حدیث ابو داؤد میں روایت ہے جابر رضی اللہ
 سے کہ کما جابر نے تھا آخر دونوں کا سون میں ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ترک
 کرنا وضو کا اس چیز کے بدلہ اسے اسکو آگ **فائدہ** یعنی یہ حدیثوں میں مذکور ہے کہ حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکی ہوئی چیز کے کمانے سے وضو کیا ہے اور نہیں ہی کیا ہے
 سوان دونوں فعلوں میں سے آخر فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نہ کرنا ہے سو جواب
 یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر فعل وضو نہ کرنا ثابت ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ پہلا
 حکم بالکل ہی اٹھا دیا جاوے کیونکہ نسخہ قطعی تفسیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے
 جس امر کو آپ فرما دیں کہ فلاں امر کے واسطے پہلو سینے یوں حکم دیتا تھا اور اب یوں کہتا ہوں
 سو اس قسم کی تفسیر آگ پر پکی ہوئی چیزوں کو کمانے سے وضو نہ کرنے کی نہیں اور دلیل اسکی
 پہلے گزری پس اسلئے کہا امام شعرانی نے میزان شعرانی میں کہ نہ وضو کرنا حضرت
 ہے اور کرنا غریمت ہے حدیث پنجم شدہ امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور
 اور ابن ماجہ میں روایت ہے طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما کما ایک مرد
 نے چوپایا میں نے اپنا ذکر کیا کما کہ جو مرد کہ جوئے ذکر اپنا نماز میں تو کیا اس پر وضو ہے
 فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ایک ٹکڑا ہے تیرا اور صحیح کما اس حدیث کو ابن حبان نے
 اور کما ابن مدینی نے یہ تیرا ہے لیسر کی حدیث ہے کما بعض علماء نے کہ یہ حدیث مستضعف
 ہے ساتھ اس حدیث کو جو کہ مستضعف امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور
 نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے لیسر بہت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 کہ کما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چوپے اپنے ذکر کو پس وضو کرے
 اور صحیح کما اس حدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے اور کما بخاری نے یہ صحیح تر ہے
 ان حدیثوں سے جو اس باب میں مروی ہیں **فائدہ** کما امام شافعی نے درباری ضیہ

حدیث ابو داؤد
 ابن حبان کے مستضعف
 جو مستضعف
 میزان شعرانی
 ابن حبان کے مستضعف
 حدیث پنجم شدہ
 بلوغ المرام
 الاضواء ہے
 حدیث پنجم شدہ
 الحدیث باب فیض
 الحدیث باب فیض
 حدیث پنجم شدہ
 روضة الدرب
 در البیہ علیہ وسلم
 علی علی بن حنبل
 حدیث پنجم شدہ

مشرح درالہدیہ میں کہ روایت کیا احمدیث کو احمد اور اہل سنن اور مالک اور شافعی اور
 ابن خزمہ اور ابن حبان اور حاکم اور ابن الجارود نے اور صحیحہ کہا اسکو احمد اور ترمذی اور
 دارقطنی اور یحییٰ بن معین اور بیہقی اور حازمی اور ابن حبان اور ابن خزمہ نے اور یحییٰ پر
 مقدمہ کہ حدیثین جماعت صحابہ سے ہیں کہ ان میں سے ہے جابر اور ابو ہریرہ اور امام بیہقی
 اور عبد اللہ بن عمر اور زید بن خالد اور سعد بن ابی وقاص اور حضرت عائشہ اور ابن عباس
 اور نعمان بن بشیر اور انس اور ابی بن کعب اور معاویہ ابی حمیدہ اور قبیصہ اور اردی
 بیٹی انیس کی انتہی اور طلق بن علی کی حدیث کو مسنیخ ہونیکے علمایہ وجہ بیان کرتے
 ہیں کہ ابو ہریرہ پہچو لائے تھے اسلام طلق سے اور مسند امام شافعی اور دار
 قطنی میں روایت ہو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما
 فرمایا جس وقت کہ ہو بچاؤ ایک مہتار ہاتھ اپنا طرف ذکر انہو کی کہ نہ ہو درسیان ذکر کو
 اور ہاتھ اسکے کے کوئی چیز چائل پس چاہیے کہ وضو کرے یہ حدیث ضعیف ہو کیونکہ
 عینی شرح ہدایہ میں لکھا ہو کہ احمدیث کو راویوں میں زید میثا عبد اللہ کا
 ہے اور وہ ضعیف ہو پس حدیث ابو ہریرہ کی لائق حجت ہو نہ ہو البتہ اس باب میں
 ترجیح جو ہے تو اسہو کی حدیث کو ہو کیونکہ صحیح وہی ہے اور حدیث طلق بن علی کی جو کہ سنا
 اسکے ہے دو وجہ سے لائق عمل کر نیکنہ نہیں وجہ اول یہ ہو کہ اس میں مقال ہو کہ وہ کثیر
 بن طلق کی روایت سے ہے اور مشک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہو کہ امام
 امام شافعی نے کہ پوچھا ہننے لوگوں کو قیس کے حال سے پس نہ پایا ہننے کسی کو بھی کہ پوچھا ہو
 اسکو پس سطح سے قبول کرین ہم اسکی حدیث کو اور کہا ابو حاتم اور ابو زرعہ نے کہ قیس
 بن طلق نہیں ہے ان لوگوں میں سے کہ حجت قائم ہو ساتھ حدیث اسکی کے وجہ
 دوم کہ اسبل السلام میں کہ مؤید میں بسہ کی حدیث کے اور حدیثین ہی جو کہ مروی
 ہیں سترہ صحابیوں سے اور طلق بن علی جو کہ اس ذکر سے وضو کے ٹوٹنے کی حدیث کا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

راوی ہے وہی وضو کے نہ ٹوٹنے کی حدیث کا بھی راوی ہے حدیث ششم
 بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جبکہ اُسے ایک تمہارا نماز جمعے کو پس چاہیے کہ نہادی کہا بعض علمائے
 کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کو جو کہ مسند امام احمد اور ابو داؤد اور
 ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہو سمرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا جمعے کے دن اس نے اچھا کام کیا اور یہ پہلی
 سنت ہو اور جو نہ پایا تو نہ مانا بہت بہتر ہے اور کہ ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے سو
 جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث ابن عمر کی بحال ہے منسوخ نہیں کیونکہ سمرہ کی حدیث یز
 مقال ہو چنانچہ عقلمانی شرح ہدایہ اور دراری مضیہ شرح درر البہیہ
 اور افادۃ الشیوخ بمقدار التامیخ و المنسوخ میں لکھا ہے کہ سماء سمرہ
 کا حسن (بصری) سے ثابت نہیں پس یہ حدیث تو حجت نہ ہوئی لیکن یہ جو مسلم میں
 روایت ہو ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جس شخص نے کہ وضو کیا اور اچھا وضو کیا پھر آیا جمعے میں آخر حدیث تک البتہ یہ حدیث
 دلیل ہے اس پر کہ جمعے کے دن نہ مانا ضرور نہیں مگر یہ حدیث ہی ابن عمر کی حدیث کو منسوخ
 نہیں کر سکتی کیونکہ شرط نسخ کی اس میں باہمی نہیں جاتی پس اسی سبب سے کہ امام نووی
 نے شرح صحیح مسلم میں کہ تطبیق ان حدیثوں میں یوں دیکھا دیکھا کہ جمعے کے دن نہ مانا
 مستحب ہے جب انہیں حدیث ہفتم بخاری اور مسلم میں روایت ہو ابی سعید خدری رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نماز پیچھے صبح کے یہاں تک
 کہ بلند ہو آفتاب اور نہیں نماز پیچھے نماز عصر کے یہاں تک کہ غائب ہو آفتاب کہا بعض
 علمائے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کو جو کہ بخاری میں روایت ہو حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرماتا ہے اس خدا کی کہ لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

حدیث بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اُسے ایک تمہارا نماز جمعے کو پس چاہیے کہ نہادی کہا بعض علمائے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کو جو کہ مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہو سمرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا جمعے کے دن اس نے اچھا کام کیا اور یہ پہلی سنت ہو اور جو نہ پایا تو نہ مانا بہت بہتر ہے اور کہ ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث ابن عمر کی بحال ہے منسوخ نہیں کیونکہ سمرہ کی حدیث یز مقال ہو چنانچہ عقلمانی شرح ہدایہ اور دراری مضیہ شرح درر البہیہ اور افادۃ الشیوخ بمقدار التامیخ و المنسوخ میں لکھا ہے کہ سماء سمرہ کا حسن (بصری) سے ثابت نہیں پس یہ حدیث تو حجت نہ ہوئی لیکن یہ جو مسلم میں روایت ہو ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ وضو کیا اور اچھا وضو کیا پھر آیا جمعے میں آخر حدیث تک البتہ یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جمعے کے دن نہ مانا ضرور نہیں مگر یہ حدیث ہی ابن عمر کی حدیث کو منسوخ نہیں کر سکتی کیونکہ شرط نسخ کی اس میں باہمی نہیں جاتی پس اسی سبب سے کہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ تطبیق ان حدیثوں میں یوں دیکھا دیکھا کہ جمعے کے دن نہ مانا مستحب ہے جب انہیں حدیث ہفتم بخاری اور مسلم میں روایت ہو ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نماز پیچھے صبح کے یہاں تک کہ بلند ہو آفتاب اور نہیں نماز پیچھے نماز عصر کے یہاں تک کہ غائب ہو آفتاب کہا بعض علمائے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کو جو کہ بخاری میں روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرماتا ہے اس خدا کی کہ لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

اس جہان سے ترک نہ کیں حضرت زکریاؑ بعد عصر کے یہاں تک کہ ملاقات کی پروردگار اپنے
 سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ سفر السعادت میں لکھا ہے کہ یہ خاص تھا آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ ابو داؤد و ترمذی روایت ہے کہ کون ہولی حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سے کہ تحقیق حضرت عائشہ نے خبر دی کہ کو کہ تحقیق رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم تم نماز پڑھتے بعد عصر کے اور منع کرتے اس کے اور وصال کرتے اور منع کرتے
 وصال سے پس معلوم ہوا کہ حدیث ابی سعید کی بحال ہے منسوخ نہیں لیکن مکہ میں نماز
 پڑھنی ہر وقت جائز ہے جیسا کہ مسند امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد
 اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے جو جمیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اولاد عبد مناف کی منع نہ کرو کہ یکو
 کہ طواف کرے اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑھے جب وقت کہ چاہے رات کو یا دن کو اور
 صحیح کہا کہ ترمذی اور ابن جہان نے اور مسند امام احمد اور ترمذی میں
 روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
 فرماتے تھے نہیں نماز بعد نماز صبح کے یہاں تک کہ نکلے آفتاب اور نہیں نماز بعد نماز
 عصر کے یہاں تک کہ غائب ہو آفتاب مگر مکہ میں حدیث ہشتم بخاری اور مسلم میں روایت
 ہے ابی سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کلو میری حد
 کو سو جس نے مجھ سے منکر سوا قرآن کے جو لکھا ہے وہ سکو شاد اے کہا بعض علماء
 نے یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ ان چار حدیثوں کے پہلی حدیث بخاری اور مسلم
 میں روایت ہے ابن عباس سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اؤ لکھو دن تمہارا
 لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز لکھو نہ ہو تم بعد اسکے دوسری حدیث ابو داؤد و ترمذی میں روایت
 ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھا میں لکھتا ہر چیز کو کہ سنتا میں اسکو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارادہ کرتا میں اسکو یاد رکھنے کا پس منہ کیا مجھ کو

یہ حدیث بخاری و ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

یہ حدیث ابی داؤد و ترمذی میں ہے

قریش نے اور کہا انہوں نے کیا کہتا ہو تو ہر چیز کو کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدمی بن جانے میں غصہ میں ہی اور ضامن ہی پس بازر بائین کہنے سے پہر ذکر کیا لینے اس بات کا واسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اشارہ کیا حضرت نے ساتھ انگلی اپنی کے طرف موہنے اپنے کی پہر فرمایا لکھ تو پس تم ہے اس بات کی کہ جان میری پیچ ہاتھ اسکے کو ہے نہیں لکھتا اس موہنے سے مگر حق میسر می حدیث ترمذی میں روایت ہو ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا پس ذکر کیا قصہ پیچ حدیث کو پس کہا اب اشارہ نے لکھیے میری لیے اے رسول اللہ کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھو ابو اشارہ کے لیے اور پیچ حدیث کو کہ قصہ اور کہ ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے چوتھی حدیث نسائی اور دارمی اور ترمذی امام مالک میں روایت ہو ابی بکر بن محمد پیچے عمر و بیٹے خرم کے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے نقل کی اسکے دادا سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لکھا طرف میں ان کے آخر حدیث تک *
فائدہ اگر وہ ان حدیثوں سے اور سوائے ان کو اور حدیثوں سے یہی ثابت ہو کہ حضرت اس اہل کو لکھا اور صحابہ کو لکھنے کا حکم دیا لیکن انہیں ابی سعید کی حدیث کو کوئی بھی حدیث منسوخ نہیں کر سکتی بلکہ ابی سعید کی حدیث اور ان حدیثوں میں یوں تطبیق دیکھا ویکھی جیسے کہ کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ کہا بعض علماء نے منسوخ ان حدیثوں کے (یعنی تطبیق ان حدیثوں کی یہ ہے) کہ جب کو اپنے حافظ پر اس بات کا اعتماد ہے کہ میں یاد رکھوں گا بہر حال ان کا نہیں وہ تو حدیثوں کو نہ لکھو اور جب کو خیال ہے کہ تمہیں یاد نہیں رہے گا دیکھو گے اتنے حدیث نہم بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا منہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتوں کے سوا اور لڑکوں کے کہ کہا بعض علماء نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اس حدیث کو جو کہ بخاری اور مسلم میں روایت ہو صعب بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۔ حدیث بنی
۲۔ حدیث بنی
۳۔ حدیث بنی
۴۔ حدیث بنی
۵۔ حدیث بنی
۶۔ حدیث بنی
۷۔ حدیث بنی
۸۔ حدیث بنی
۹۔ حدیث بنی
۱۰۔ حدیث بنی
۱۱۔ حدیث بنی
۱۲۔ حدیث بنی
۱۳۔ حدیث بنی
۱۴۔ حدیث بنی
۱۵۔ حدیث بنی
۱۶۔ حدیث بنی
۱۷۔ حدیث بنی
۱۸۔ حدیث بنی
۱۹۔ حدیث بنی
۲۰۔ حدیث بنی
۲۱۔ حدیث بنی
۲۲۔ حدیث بنی
۲۳۔ حدیث بنی
۲۴۔ حدیث بنی
۲۵۔ حدیث بنی
۲۶۔ حدیث بنی
۲۷۔ حدیث بنی
۲۸۔ حدیث بنی
۲۹۔ حدیث بنی
۳۰۔ حدیث بنی
۳۱۔ حدیث بنی
۳۲۔ حدیث بنی
۳۳۔ حدیث بنی
۳۴۔ حدیث بنی
۳۵۔ حدیث بنی
۳۶۔ حدیث بنی
۳۷۔ حدیث بنی
۳۸۔ حدیث بنی
۳۹۔ حدیث بنی
۴۰۔ حدیث بنی
۴۱۔ حدیث بنی
۴۲۔ حدیث بنی
۴۳۔ حدیث بنی
۴۴۔ حدیث بنی
۴۵۔ حدیث بنی
۴۶۔ حدیث بنی
۴۷۔ حدیث بنی
۴۸۔ حدیث بنی
۴۹۔ حدیث بنی
۵۰۔ حدیث بنی

کہ کہا پوچھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل ہارسو (یعنی کافرون ہو) کرتے ہیں شہر من
 میں شب خون کیے جاوین پس ہاری جاوین عورتیں انکی اور اولاد انکی فرمایا کہ وہ بھی انہی
 میں ہو مین اور ایک روایت میں ہے کہ وہ تالچ مین اپنے باپوں کے سو جواب اسکا
 یہ ہے کہ حکم حدیث عبداللہ بن عمر کا بحال ہو منسوخ نہیں کیلئے کہ عبداللہ بن عمر اور حضرت
 صعب بن جہش مین یوں تطبیق ہو سکتی ہے کہ عورتوں کو اور لڑکوں کو جہاد میں
 قصداً قتل کیا جاوے اگر شب خون کی حالت میں ہاری جاوین دیاڑ کے اور عورتوں
 انکی مسلمانوں پر آپڑین دیا کفار لڑکوں کو بجائے سپر آگے کریں اور وہ ہاری جاوین تو
 کچھ مضائقہ نہیں حدیث دہم سلم مین روایت ہو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 سے کہ کہا کہ جمع کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درسیان ظہر اور عصر کے اور
 مغرب اور عشا کے مدینہ میں سوائے خوف اور سوائے مینہ کے کہا بعض علما نے کہ یہ
 حدیث منسوخ ہے ساتھ احمدیہ کو جو کہ ترمذی مین روایت ہو اسی کو نقل کی اس نے
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو جمعہ کرے درسیان دو نمازون کو سوائے عذر کے پھر
 تحقیق لایا ایک دروازہ دروازوں بڑے گناہوں کو سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث
 صحیحہ سلم کی بحال ہے منسوخ نہیں کیلئے کہ وہ صحیح ہے اور حدیث ترمذی کی صحیح نہیں
 کیونکہ کہا ترمذی نے کہ احمدیہ کو راویوں مین حنش بن قیس اوی ضعیف ہے اہل
 حدیث کے نزدیک ضعیف کہا اسکو امام احمد وغیرہ نے اور محلی شرح موطا
 امام مالک مین لکھا ہے کہ حنش بن قیس اسی یعنی ضعیف ہے اور کہا حافظ ابن
 حجر نے کہ لانا حاکم کا احمدیہ کو باعث اسکی غفلت کا ہے اور لایا ہے ابن جوزی
 احمدیہ کو وضععات مین حدیث یازدہم بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو
 کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری تحفہ دی اور اس میں ہتھوڑ
 ملا دیا تھا اور لیلہ کے بادشاہ نے ایک خیر سفید حضرت کو تحفہ بھیجی پھر اس نے حضرت

۱۰۰
 کہ یہ حدیث ترمذی
 ۱۰۱
 کہ یہ حدیث ترمذی
 ۱۰۲
 کہ یہ حدیث ترمذی

کو ایک چادر پہنائی اور بخاری میں انس کی روایت ہو کہ اکیدرو نے ایک جیسندس
 کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا **فائدہ** کہ امام نوکانی نے دراری رضیہ شرح
 درالہبید میں کہ حضرت نے جو کفار کا تحفہ قبول فرمایا ہے اس باب میں بہت حدیثیں آئی ہیں
 کہا بعض علماء نے کہ اس مضمون کی جتنی حدیثیں آئی ہیں وہ سب منسوخ میں سارا سر
 حدیث کو جو کہ مسند امام احمد اور سنن ابوداؤد اور ترمذی اور ابن خریمہ
 میں روایت ہے عیاض بن حمار کہ اُس نے بھیجا حضرت کے پاس تحفہ یا ناقہ فرمایا حضرت
 نے کہ عیاض سلام لایا ہے کہا نہیں پس فرمایا حضرت نے کہ میں منہم کیا گیا ہوں منہم کو
 کے بدلہ لینے سے اور صحیحہ کہا اس حدیث کو ترمذی اور ابن خریمہ نے سو جواب اسکا یہ ہے
 کہ ابن خریمہ نے جو کفار کا تحفہ قبول کرنا مروی ہے وہ حسب حدیثین بحال میں منسوخ نہیں
 کیونکہ ان حدیثوں میں اور عیاض بن حمار کی حدیث میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے کہ اگر
 کافر پر امید ہو کہ مسلمان ہو جائیگا اسکا تحفہ قبول کر لینا تو مضائقہ نہیں اور اگر
 کافر پر مسلمان ہونے کی امید نہ ہو اسکا تحفہ قبول نہ کرنا چاہیے یہی طرح لکھا ہے امام نوکانی
 نے شرح صحیح مسلم میں حدیث دوازوہم بخاری و مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن
 عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ محرم کپڑوں
 کی قسم سے کیا پہنے فرمایا نہ پہنوں کرتے اور نہ باند ہو پگڑیاں اور باند ہو پاجامو اور نہ
 اوڑھو بارانیاں اور نہ پہنو موزی مگر وہ شخص کہ نہ پاؤ کی پادوشین پس پہنو موزے پس
 چاہیے کہ کاٹ ڈالو موزی و دشمنوں کو نیچے سے کہا بعض علماء نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے
 ساتھ اس حدیث کے جو کہ بخاری و مسلم میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے کہ کما سنائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتے اور وہ فرماتے تھے کہ
 جسوقت نہ پاؤ کی محرم پادوشین تو پہنے موزی اور جسوقت نہ پاؤ کی نہ پہنے پاجامہ
 سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی بحال ہے منسوخ نہیں کیونکہ حدیث عبد

اس حدیث بخاری میں ہے کہ حضرت نے جو کفار کا تحفہ قبول فرمایا ہے اس باب میں بہت حدیثیں آئی ہیں
 کہ بعض علماء نے کہ اس مضمون کی جتنی حدیثیں آئی ہیں وہ سب منسوخ میں سارا سر
 حدیث کو جو کہ مسند امام احمد اور سنن ابوداؤد اور ترمذی اور ابن خریمہ میں روایت ہے
 عیاض بن حمار کہ اُس نے بھیجا حضرت کے پاس تحفہ یا ناقہ فرمایا حضرت نے کہ
 عیاض سلام لایا ہے کہا نہیں پس فرمایا حضرت نے کہ میں منہم کیا گیا ہوں منہم کو
 کے بدلہ لینے سے اور صحیحہ کہا اس حدیث کو ترمذی اور ابن خریمہ نے سو جواب اسکا یہ ہے
 کہ ابن خریمہ نے جو کفار کا تحفہ قبول کرنا مروی ہے وہ حسب حدیثین بحال میں منسوخ نہیں
 کیونکہ ان حدیثوں میں اور عیاض بن حمار کی حدیث میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے کہ اگر
 کافر پر امید ہو کہ مسلمان ہو جائیگا اسکا تحفہ قبول کر لینا تو مضائقہ نہیں اور اگر
 کافر پر مسلمان ہونے کی امید نہ ہو اسکا تحفہ قبول نہ کرنا چاہیے یہی طرح لکھا ہے امام نوکانی
 نے شرح صحیح مسلم میں حدیث دوازوہم بخاری و مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن
 عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ محرم کپڑوں
 کی قسم سے کیا پہنے فرمایا نہ پہنوں کرتے اور نہ باند ہو پگڑیاں اور باند ہو پاجامو اور نہ
 اوڑھو بارانیاں اور نہ پہنو موزی مگر وہ شخص کہ نہ پاؤ کی پادوشین پس پہنو موزے پس
 چاہیے کہ کاٹ ڈالو موزی و دشمنوں کو نیچے سے کہا بعض علماء نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے
 ساتھ اس حدیث کے جو کہ بخاری و مسلم میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے کہ کما سنائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتے اور وہ فرماتے تھے کہ
 جسوقت نہ پاؤ کی محرم پادوشین تو پہنے موزی اور جسوقت نہ پاؤ کی نہ پہنے پاجامہ
 سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی بحال ہے منسوخ نہیں کیونکہ حدیث عبد

بن عمر اور حدیث ابن عباس میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے کہ جس شخص کے پاس بند موجود ہوا اسکو
 تو پا جاہر پہننا درست نہیں ہے اور جسکے پاس بند نہیں ہے وہ پا جاہر پہنے ہی اور جس کے
 پاس پاؤں نہیں نہ ہوں وہ موزوں کو دو ٹخنوں کے نیچے رکھ کر اپنے حدیث سیر و ہم
 سند امام احمد اور ابن حبان میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پانی صبح اس حالت میں کہ وہ جسی ہو پس نہیں ہے اسکا روزہ
 کہا بعض علماء نے کہ یہ حدیث منسوخ ہو ساند آیت قرآن کے بھی اور حدیث کہ بھی چنانچہ فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے قَالَ لَنْ يَأْتِيَنَّكُمْ مِنْكُمْ أَصْحَابُ الْإِسْلَامِ يَكْفُرُونَ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ أَنْتُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
 يَكْتُبُ لَكُمْ الْخَطَا الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَطَا الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ يَعْنِي بَسَابِ حَبِثُ كَرُو
 ان سوا اور ڈھونڈ ہو جو لکھ دیا ہے اللہ نے وسط تمہارے (یعنی اولاد) اور کہا اور پوچھا تاکہ
 کہ ظاہر ہو واسطے تمہاری تاگا سفید تاگے کالے کو فجر سے اور بخاری اور مسلم میں
 روایت ہے حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
 سلم صبح کرتے تھے جنابت میں جماع سے پہر غسل کرتے اور روزہ رکھتے اور زیادہ کیا سلم
 نے ام سلمہ کی حدیث میں اور قضا کرتے سو جواب یہ ہے کہ حدیث ابی ہریرہ کی بحال ہے ہونہ
 نہیں کیونکہ فضل بات ہی ہے کہ جنبی رمضان میں فجر سے پہلے پہلے نہ لے اور اگر بعد فجر
 کے ہناوے تو بھی جائز ہے اس طرح لکھا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں
 حدیث چہارم و ہم بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 پس روزہ رکھا (عاشورے کے دن کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھ
 روئے اسکے کے کہا بعض علماء نے کہ بموجب حکم احمدیث کو ابتدا اسلام میں عاشورے
 کے دن کا روزہ رکھا فرض تھا پہر منسوخ ہوئی فرضیت ساتھ ان دو حدیثوں کے
 پہلی حدیث مسلم اور موطا امام مالک میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 کہا عاشورے کے دن لوگ روزہ رکھتے تھے جاہلیت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس

۱۰۰ حدیث سنن ابی داؤد
 ۱۰۱ بلخ الامام ابو داؤد
 ۱۰۲ سنن ابی داؤد
 ۱۰۳ سنن ابی داؤد
 ۱۰۴ سنن ابی داؤد
 ۱۰۵ سنن ابی داؤد
 ۱۰۶ سنن ابی داؤد
 ۱۰۷ سنن ابی داؤد
 ۱۰۸ سنن ابی داؤد
 ۱۰۹ سنن ابی داؤد
 ۱۱۰ سنن ابی داؤد
 ۱۱۱ سنن ابی داؤد
 ۱۱۲ سنن ابی داؤد
 ۱۱۳ سنن ابی داؤد
 ۱۱۴ سنن ابی داؤد
 ۱۱۵ سنن ابی داؤد
 ۱۱۶ سنن ابی داؤد
 ۱۱۷ سنن ابی داؤد
 ۱۱۸ سنن ابی داؤد
 ۱۱۹ سنن ابی داؤد
 ۱۲۰ سنن ابی داؤد

کے وقت دیکھتے جنازہ کے پہرے پیچھے اس کے اور حکم کیا ہوگا ساتھ بیٹھنے کے سو جواب
اسکا یہ ہے کہ جس درجہ کی حدیث ابی سعید خدری کی ہے یہ حدیث اس درجہ کی نہیں اور
حصول المامول من علم الاصول وغیرہ میں لکھا ہے کہ اول تو حدیث ناسخ
حدیث منسوخ سے قوی ہونی چاہیے اور اگر قوی نہ ہو تو منسوخ حدیث کو ساتھ درج میں
برابر تو ہوا تھے پس اسی سبب امام احمد اور اسحاق اور ابن حبیب اور ماجنون مالکین
ابی سعید کی حدیث کو بحال جلتے ہیں منسوخ نہیں سمجھتے اس لیے کہ حدیث حضرت علی
اور حدیث ابی سعید میں لکے نزدیک مطابقت دینی ممکن ہے اس طرح لکھا ہے امام
نوذوی نے شرح صحیح مسلم میں۔

جو بیسوان مخالفہ

اور ایک مخالفہ امام عظیم کے نقل حدیث پر جلیب والون کو یہ دیتے ہیں کہ صحیح بخاری میں
بعض حدیثیں ایسی ہیں کہ وہ ہرگز لائق عمل کرنے کے نہیں جیسا پچھلے مولوی محمد لودیانوی
نے اپنی رسالہ انتصار الاسلام میں لکھا ہے کہ بخاری شریف میں بعض احادیث
ایسی ہیں کہ وہ بظاہر بالکل لائق عمل کے نہیں جیسا کہ حدیث وحی فی الدبر کی ابن عمر سے جو
امام بخاری وسط تفسیر آیت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا احْزَنُوا** لکھ کر **أَنِّي سَمِعْتُ** کے لایا ہے اس
جواز لو طے کا نعوذ باللہ معلوم ہوا ہے سو جواب اسکا پانچ طرح ہے اول یہ کہ یہ جو
بخاری میں ہے **عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا احْزَنُوا** لکھ کر **أَنِّي**
سَمِعْتُ قال **يَا أَيُّهَا** فی روایت ہر نافع سے نقل کی اس نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے پس ان کہیں اپنی کو جسطرح چاہو کہ ابن عمر نے آؤ انکو پچھنے اس کے شیخ محمد طہار
حنفی نے مجمع البحار میں بیان لکھتے ہیں **ج يَا أَيُّهَا فِي أُنَى يَأْتِي فِي مَوْضِعِ الْخُرْجِ**
أَيُّ قُبُلِهِا یعنی صحبت کرے (مرد) پچھ جگہ کہیں کی (یعنی عورت کو فرج میں) اتنے
پس معلوم ہوا کہ حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عورت کی درجین وحی کرنا جائز ہے اس لیے کہ

۱۔ بعضوں نے حصول المامول
۲۔ علیہ طبع علی
۳۔ کہنے کے وقت میں
۴۔ چاہے بعض
۵۔ صحیح بخاری کا متن
۶۔ کے جدول کے متن
۷۔ میں ہے
۸۔ معنی انصار
۹۔ الاسلام چاہو لودیانوی
۱۰۔ کہ اس میں ہے
۱۱۔ جو حدیث بخاری
۱۲۔ چاہے احمدی طرح
۱۳۔ کے متن میں ہے
۱۴۔ عجلت
۱۵۔ محمد بن اسماعیل
۱۶۔ جس کے متن میں ہے

پر یہی بدظن ہو گئی اور آیت **لَیْسَ لَکُمْ جُرُثٌ** لکھ کر تم سے کہ جسکو بخاری یہی لایا ہے سخت برا
سنا یا اور اپنے عقیدہ باطلہ کو ظاہر کر دیا یا سوسن لے بیجیہ کہ ابن عمر عورت کی در بین وطی
جائز ہونیکے ہرگز قائل نہیں تھے بلکہ وہ تو اس فعل کے فاعل کو اپنے نزدیک چوں مالوطی
سمجھتے تھے چنانچہ امام احمد اور بیہقی نے اپنی سنن میں روایت کی ہے ابن عمر سے کہ
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ وطی کرے اپنی عورت سے بیچہ و برہا کی
کے وہ چوں مالوطی ہے اور یہ حدیث شریف صحیحہ دلیل ہر اس بات پر کہ معنی آیت **لَیْسَ لَکُمْ جُرُثٌ**
جُرُثٌ لکھ کر الخ کو بدلیل قول ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ **(دیکھتے تھے)** کے عورت کی در
بین وطی جائز ہونے کو سمجھنے خلاف شان نزول آیت مذکورہ اور خلاف قول ابن عمر کے یہی
دلیری کی بات ہے اور یہی سن لے بیجیہ کہ لانا بخاری کا جابر کی روایت کو بعد قول ابن عمر
رضی اللہ عنہما **لَیْسَ لَکُمْ جُرُثٌ** کے وہ مطر معلوم کروانے شان نزول آیت مذکور کے دلیل ہر اس بات
کی کہ امام بخاری عورت کی در بین وطی جائز ہونے کو قائل نہ تھے دوم کلام اللہ کے
مصناین سے واقف حضرت سے زیادہ اور کوئی نہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ
کے حکم کے خلاف ذرہ کو برابر یہی کوئی کام نہیں کرتے تھے پس اگر آیت **لَیْسَ لَکُمْ جُرُثٌ**
لکھ کر ان کے معنی عورت کی در بین جماع جائز ہونے کے ہوتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن
کے خلاف عورت کی در بین جماع کر نیوالے کے حق میں وعید کیوں فرماتے دیکھو ترجمہ
اور ابن ماجہ اور دارمی میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورت حائضہ سے یا بد فعلی کرے عورت
کے بیچے سے یا آدمی کا بہن کے پاس پس تحقیق کفر کیا ساتھ اس دین کے کہ نازل کیا گیا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ترجمہ اور لکھائی اور ابن حبان میں روایت ہے
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ دیکھو گناہ
تعالیٰ اس مرد کی طرف جو گناہ مرد عورت کے پاس کی در بین اور علت بیان کی وہ قوف ہوئی

۱۔ جو حدیث فقہ السیاق میں مقاصد القرآن جہاں پہنچاؤ کے بعد اول کے طریق میں ہے۔
۲۔ حدیث بخاری و ترمذی میں ہے۔
۳۔ بعض المرام کے لیے
۴۔ عنقریب السامعین ہے۔

اور ابو داود اور نسائی میں روایت ہوا ہے ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہے وہ شخص کہ آئے اپنی عورت کے پاس بیچ و براسکی کے اور لفظ نسائی کا ہے اور راوی اسکے معتبر ہیں لیکن علت بیان کی اس سال کی اور مسند امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی میں روایت ہے ابن خزیمہ بیٹے ثابت کو سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ حیا نہیں کرتا بیان کرنے حق کے سے نہ اکو تم عورتوں کے پاس و درون انکی میں سووم معتبر من صاحب اگر اپنے مذہب حنفی کی کتاب میں بھی دیکھ لیتے تو بخاری پر کبھی بھی اعتراض نہ کرتے لیکن کیا کرین انہوں نے تو اپنی آنکھیں اور نیز کان بند کر لیے ہیں ۷ آنکھیں اگر بندھی ہیں تو بہرہ و درون بھی رات ہو چکا اس میں قصور کیا ہے بہلا آفتاب کا بد بخلان مذہب امام بخاری کے یہ خیال کیا کہ وحی فی الدبر تو مذہب حنفی ہی میں حلال ہے دیکھو امام حمادی رئیس حنفیہ جو کہ عینی اور ابن ہما کا بھی پیشوا ہے اسکی عبارت فتح البیان فی مقاصد القرآن اور تفسیر الکلیل فی استنباط التہرل میں ہے رَوَى صَبَّحُ بْنُ الْفَرَجِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا إِلَّا اقْتَدَى بِمَا فِي دِينِي شَكَّ فِي أَنَّهُ حَلَالٌ يَعْنِي وَطِئَ الْمَرْأَةَ فِي دُبُرِهَا ثُمَّ قَرَأَ نِسَاءُكُمْ حُرِّمَتْ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ فَأَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ مِنْ هَذَا يَعْنِي رَوَايَتِي كِي صَبَّحُ بْنُ فَرَجٍ نَقَلَ كِي اس نے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا اس نے نہیں پایا میں نے کسی کو کہ اقتداء کروں میں ساتھ اسکے پیچ دین اپنے جو کہ شک کرے پیچ اسکے تحقیق وہ حلال ہے یعنی جماع کرنا عورت کو اس کی درمیں بہرہ پڑی (یہ آیت) عورتیں تمہاری کمیتی ہیں تمہاری بہرہ کہا پس کونسی چیز بہت ظاہر ہے اس کے یہ صریح دلیل ہے اس پر کہ حنفیہ کے نزدیک عورت کی درمیں وحی کرنا حلال ہے اور یہی باعث ہے کہ حنفیہ عورت

۱۔ حدیث بلخ الموم
۲۔ حدیث بلخ الموم
۳۔ حدیث بلخ الموم
۴۔ حدیث بلخ الموم
۵۔ حدیث بلخ الموم
۶۔ حدیث بلخ الموم
۷۔ حدیث بلخ الموم
۸۔ حدیث بلخ الموم
۹۔ حدیث بلخ الموم
۱۰۔ حدیث بلخ الموم
۱۱۔ حدیث بلخ الموم
۱۲۔ حدیث بلخ الموم
۱۳۔ حدیث بلخ الموم
۱۴۔ حدیث بلخ الموم
۱۵۔ حدیث بلخ الموم
۱۶۔ حدیث بلخ الموم
۱۷۔ حدیث بلخ الموم
۱۸۔ حدیث بلخ الموم
۱۹۔ حدیث بلخ الموم
۲۰۔ حدیث بلخ الموم
۲۱۔ حدیث بلخ الموم
۲۲۔ حدیث بلخ الموم
۲۳۔ حدیث بلخ الموم
۲۴۔ حدیث بلخ الموم
۲۵۔ حدیث بلخ الموم
۲۶۔ حدیث بلخ الموم
۲۷۔ حدیث بلخ الموم
۲۸۔ حدیث بلخ الموم
۲۹۔ حدیث بلخ الموم
۳۰۔ حدیث بلخ الموم
۳۱۔ حدیث بلخ الموم
۳۲۔ حدیث بلخ الموم
۳۳۔ حدیث بلخ الموم
۳۴۔ حدیث بلخ الموم
۳۵۔ حدیث بلخ الموم
۳۶۔ حدیث بلخ الموم
۳۷۔ حدیث بلخ الموم
۳۸۔ حدیث بلخ الموم
۳۹۔ حدیث بلخ الموم
۴۰۔ حدیث بلخ الموم
۴۱۔ حدیث بلخ الموم
۴۲۔ حدیث بلخ الموم
۴۳۔ حدیث بلخ الموم
۴۴۔ حدیث بلخ الموم
۴۵۔ حدیث بلخ الموم
۴۶۔ حدیث بلخ الموم
۴۷۔ حدیث بلخ الموم
۴۸۔ حدیث بلخ الموم
۴۹۔ حدیث بلخ الموم
۵۰۔ حدیث بلخ الموم
۵۱۔ حدیث بلخ الموم
۵۲۔ حدیث بلخ الموم
۵۳۔ حدیث بلخ الموم
۵۴۔ حدیث بلخ الموم
۵۵۔ حدیث بلخ الموم
۵۶۔ حدیث بلخ الموم
۵۷۔ حدیث بلخ الموم
۵۸۔ حدیث بلخ الموم
۵۹۔ حدیث بلخ الموم
۶۰۔ حدیث بلخ الموم
۶۱۔ حدیث بلخ الموم
۶۲۔ حدیث بلخ الموم
۶۳۔ حدیث بلخ الموم
۶۴۔ حدیث بلخ الموم
۶۵۔ حدیث بلخ الموم
۶۶۔ حدیث بلخ الموم
۶۷۔ حدیث بلخ الموم
۶۸۔ حدیث بلخ الموم
۶۹۔ حدیث بلخ الموم
۷۰۔ حدیث بلخ الموم
۷۱۔ حدیث بلخ الموم
۷۲۔ حدیث بلخ الموم
۷۳۔ حدیث بلخ الموم
۷۴۔ حدیث بلخ الموم
۷۵۔ حدیث بلخ الموم
۷۶۔ حدیث بلخ الموم
۷۷۔ حدیث بلخ الموم
۷۸۔ حدیث بلخ الموم
۷۹۔ حدیث بلخ الموم
۸۰۔ حدیث بلخ الموم
۸۱۔ حدیث بلخ الموم
۸۲۔ حدیث بلخ الموم
۸۳۔ حدیث بلخ الموم
۸۴۔ حدیث بلخ الموم
۸۵۔ حدیث بلخ الموم
۸۶۔ حدیث بلخ الموم
۸۷۔ حدیث بلخ الموم
۸۸۔ حدیث بلخ الموم
۸۹۔ حدیث بلخ الموم
۹۰۔ حدیث بلخ الموم
۹۱۔ حدیث بلخ الموم
۹۲۔ حدیث بلخ الموم
۹۳۔ حدیث بلخ الموم
۹۴۔ حدیث بلخ الموم
۹۵۔ حدیث بلخ الموم
۹۶۔ حدیث بلخ الموم
۹۷۔ حدیث بلخ الموم
۹۸۔ حدیث بلخ الموم
۹۹۔ حدیث بلخ الموم
۱۰۰۔ حدیث بلخ الموم

کی در بین دوطی کرنے والے پر حذر کرنے کو قائل نہیں چنانچہ عینی شرح ہدایہ میں لکھا ہے
 وَكَوَفَعَلَ هَذَا يَعْبُدُهُ أَوْ مَنُوكُوْحَتَهُ لَا يَحْتَدُّ بِالْإِحْلَافِ يَعْنِي أَوْ
 اگر دوطی کرے اپنی غلام کی در بین یا اپنی لونڈی کی در بین یا اپنی عورت کی در بین تو نہیں
 ہے اور اس میں اختلاف نہیں ہوا اس سے معلوم ہوا کہ معتبر ص صاحب کو تو اپنے مذہب
 کی بھی کچھ خبر نہیں انہوں نے ناحق اپنے اوقات کا خوف کیا اور انگلی کاٹ شہیدوں
 میں داخل ہوئے اور کچھ نہ ہو سکا مرعی کی جان بھی گئی اور کہا نیوالے کو بھی مرہ نہ ملا
 انہوں نے اعتراض تو بخاری پر کیا تھا لیکن قصداً انکے اپنے ہی مذہب کا لکل آیا
 گردہ بیند بروز شیعہ چشم چنیدہ آفتاب راجہ گستاخ
 چہارم است محمدیہ کا اس بات پر اتفاق ہو چکا ہے کہ بخاری اور سلم کے برابر صحت
 میں اور قوت عمل میں تمام جہان میں کوئی کتاب نہیں چنانچہ کما شیخ الاسلام ابن
 حجر نے شرح منجیۃ الفکر میں دیکھو یطعن التَّفَاضُلُ مَا اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى
 تَحْوِيلِهِمَا إِلَى مَا اتَّفَقَا بِهِ أَحَدُهُمَا وَمَا اتَّفَقَا بِهِ الْخَارِجِيُّ بِاللَّيْسِيَّةِ
 إِلَى مَا اتَّفَقَا بِهِ مُسْلِمٌ لَا تَقَافُ الْعُلَمَاءُ بَعْدَهُمَا عَلَى تَكْفِي كِتَابَيْهِمَا بِالْقُبُولِ
 یعنی ملتی ہے تفضیل سابق سے یہ بخاری اور سلم کی متفق علیہ حدیث کو ترجیح ہو جو ایک ہی دہت
 ہے اور انکی ایکلی ایکلی روایتوں میں بخاری کیلئے کی روایتوں کو ترجیح ہے ایسے کو علما
 نے اتفاق کیا ہے انکے بعد انکی کتابوں کے قبول کرنے پر اور کما امام شوکانی نے نیل
 الاوطار شرح منتهی الاخبار میں اِنْ مَا كَانَ مِنْ الْأَحَادِيثِ فِي الصَّحِيحَيْنِ
 أَوْ فِي أَحَدِهِمَا جَازًا لَا يَحْتَاجُ بِهِ مِنْ دُونِ الْبَحْثِ لِأَنَّهُمَا اتَّفَقَا عَلَى الصَّحَّةِ
 تَلَفَّتْ مَا فِيهِمَا الْأُمَّةُ بِالْقُبُولِ يَعْنِي جَانِ تَوَكُّفِ حَقِّقِ حَقِّقِ بخاری اور سلم کی
 حدیثوں میں ہے یا ان دونوں میں سے ایک میں ہو جائز ہے محبت پکڑنی ساتھ اسکے
 بغیر محبت کو ایسے کہ ان دونوں نے التزام کیا ہے صحت کا اور ملاقات کی جو کچھ ان

۲
 عین صحت عینی شرح
 ہدایہ چنانچہ عینی شرح
 کے مطابق سلم کے خلاف
 میں ہے
 صحت منجیۃ الفکر
 سلمیٰ سلمیٰ جالی
 دیکھ کے صحت
 میں ہے سلم
 عین صحت عینی شرح
 عین صحت عینی شرح
 اول سلمیٰ سلمیٰ

دونوں حدیثوں میں ہے ہر تے ساتھ قبول کے اور کہا امام نووی نے یہ سچ مقدمہ شرح
 صحیح مسلم کے ائق العلماء رحمہم اللہ تعالیٰ علیٰ اَنَّا اَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ
 الْقُرْآنِ الْغَرِيبِ الصَّحِيحَيْنِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَتَلَفَهُمَا الْأُمَّةُ بِالْقَبُولِ فَ
 كِتَابُ الْبُخَارِيِّ أَصَحُّهَا صَحِيحًا وَأَكْثَرُهَا قَوَائِدَ وَمَعَارِفَ ظَاهِرَةً وَخَامِئَةً
 وَقَدْ صَحَّ أَنَّهُ كَانَ مِنْ تَسْتَفِيدٍ مِنَ الْبُخَارِيِّ وَتَعَارُفٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ لَهُ
 نَظِيرٌ فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَا مِنْ تَرْجِيهِ كِتَابِ الْبُخَارِيِّ هُوَ
 الْمَذْهَبُ الْمُخْتَارُ الَّذِي قَالَهُ الْجَاهِلُونَ وَأَهْلُ الْأَنْفِقَانِ وَالْحَدِيثِ وَالْعَوَصِ
 عَلَى أَسْرَارِ الْحَدِيثِ وَقَالَ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الثَّلَاثَةُ أَبُو رِئِيسِ الْكَافِظِ
 شَيْخُ الْحَاكِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ كِتَابُ مُسْلِمٍ أَصَحُّ وَوَافَقَهُ بَعْضُ شُيُوخِ
 الْمَغْرِبِ الصَّحِيحِ الْأَوَّلِ يَعْنِي تَفَقُّهُ مِنْ عِلْمِهِمْ تَبَارَكَ بِهِ كِتَابُ بُونِ سَوْدٍ وَقَرَأَ
 صَحِيحَ بَخَارِيٍّ أَوْ صَحِيحَ مُسْلِمٍ مِنْ تَمَامِ امْتِحَانِ مُحَمَّدِيَّةٍ فِي الْكُتُبِ الْقَبُولِ كَرِيبًا هُوَ
 كِي دُونِ مِّنْ سَعَةِ زِيَادَةِ صَحِيحٍ أَوْ فَاوَدَةِ مَسَدٍ هُوَ أَوْ صَحِيحٍ مَوْجِبِي هُوَ يَبَاتُ كَمَا سَلَّمَ فَاوَدَهُ
 ائْتَمَاتُ هُوَ إِمَامُ بَخَارِيٍّ عَدِي الرَّحْمَةِ سَعَةِ أَوْ ائْتَمَارُ كَرَاتُخَا كَبَخَارِيٍّ يَبْتَظِيرُ هُوَ عِلْمُ حَدِيثِ
 مِّنْ يَحْوِي بَخَارِيٍّ كُوْنَا لِبِ ثَمِيرَا يَابِ مَذْهَبِ جَمْعٍ مَوْلَا كَا أَوْ صَاحِبَانِ مَقْبُوطِ
 أَوْ مَسَارَتِ كَا أَوْ عَوَظَةِ مَارِي نَوَا لُونِ كَا دَرِيَا أَوْ مَسَارِ حَدِيثِ مِّنْ أَوْ كَمَا أَوْ بَعْلِي نِشَا پُورِي
 حَاكِمِ كَمَا ائْتَمَادِ كَمَا كِتَابِ سَلَمِ كِي زِيَادَةِ صَحِيحٍ هُوَ أَوْ ائْتَمَارِ مَوْافِقِ هُوَ بَعْضُ مَشَاخِ
 مَغْرِبِ كَمَا لِيَكِنْ صَحِيحِ بَاتِ هُوَ يَحْوِي بَعْلِي كَمَا لِيَكِنْ صَحِيحِ تَبَارَكَ كِتَابِ بَخَارِيٍّ كَا
 أَوْ كَمَا شَيْخِ الْإِسْلَامِ حَافِظِ دَهَبِيٍّ نَعَى تَارِيخِ الْإِسْلَامِ مِّنْ وَائْتَمَارِ جَامِعِ
 الْبُخَارِيِّ الصَّحِيحِ فَاجِلِ كُتُبِ الْإِسْلَامِ وَأَفْضَلُهَا بَعْدَ كِتَابِ اللَّهِ وَهُوَ
 أَعْلَى فِي وَقْتِنَا هَذَا الْإِسْنَادُ لِلنَّاسِ مِنْ ثَلَاثِينَ سَنَةً يَفْرَحُونَ الْعُلَمَاءُ
 بِعُلُوقِ سَمَاعِهِ فَكَيْفَ الْيَوْمَ فَلَوْ رَحَلَ شَخْصٌ يَسْمَعُهُ مِنْ أَلْفِ فَرَسٍ

۱۰
 شرح صحیح مسلم
 ۱۱
 بیان فضائل
 جامع ترمذی
 جلد اول
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

لَمَّا بَاعَتْ رَحْلَتَهُ يَعْنِي اَوْرَاقِ كِتَابِ صَحِيحِ بَخَّارِي كُنْزِ بَرَكَاتِ كِتَابِ سَلَامِيهِ
 اور بہتر ہے سب کے بعد قرآن کے اور وہ بلند تر ہے از رو کو سند کو نزدیک لوگوں کو اور تیس
 سال سے علما خوش ہوتے ہیں اس کے سماع عالی رتبہ پر اس اگر کوئی اسکے سننے کے واسطے ہزار
 کو سفر کرے تو ہر کا سفر انکان نہ ہوگا اور قسطلانی شرح صحیح بخاری میں ہے
 وَأَمَّا نَأْيُفُهُ بِعَيْنِي الْبَخَّارِي فَإِنَّهَا سَارَتْ مَسِيرَ النَّفْسِ دَارَتْ فِي الدُّنْيَا فَمَا
 جَحَدَ فَضْلَهَا إِلَّا الَّذِي يَخْتَبِطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَلَسِ وَأَجْلَاهَا وَأَعْظَمَهَا
 الْجَمَاعَةُ الصَّحِيحَةُ إِنْتَهَى یعنی تصنیفات بخاری کی بہر ہی میں جہان کمین کہ سورج
 بہر ہے اور دنیا بہر میں دورہ کر رہی ہیں یعنی تمام جہان میں لوگ اسکو دستور العمل جانکر لہر
 بہر تے ہیں اور شہر ہو کر تے ہیں پس اسکی بزرگی کا سنکر نہ ہوگا مگر وہی جسکو شیطان نے
 دیوانہ کر رکھا ہے ہاتھ لگا کر اور بڑے بزرگ تصانیف کی اسکی جامع صحیح ہے اور کہا
 شَيْخُ حَافِظِ عَمَادِ الدِّينِ ابْنِ كَثِيرٍ فِي كِتَابِهِ الصَّحِيحُ يُسْتَفِيدُ بِقَرَأَتِهِ الْغَنَامُ
 وَاجْتَمَعَ عَلَى قُبُولِهِ وَحُجَّتُهُ مَا فِيهِ أَهْلُ الْأِسْلَامِ يَعْنِي اَوْرَاقِ كِتَابِ بَخَّارِي كُنْزِ
 صَحِيحِ اسکی پڑھنے کی برکت کو سینہ مانگا جاتا ہے اور اسکے مقبل ہونے اور صحیح ہونے
 پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہو گیا ہے اور کہا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجتہ اللہ
 السَّالِفَةِ مِنْ أَمَّا الصَّحِيحَانِ فَقَدْ اتَّفَقَ الْمُخْلِثُونَ عَلَى أَجْمَعِهِمَا مَرَاتِمَهُمَا
 مِنَ الْمُتَصِلِ الْمَرْفُوعِ صَحِيحُهُ بِالْقَطْعِ وَأَذْهَمَتْهُمَا تَرَانِ إِلَى مُصَنِّفَيْهِمَا وَأَكْثَرُ
 كُلِّ مَنْ يَهْوَى أَمْرَهَا فَهُوَ مُبْتَدِعٌ مُتَّبِعٌ غَيْرُ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ شِئْتَ الْحَقُّ
 الصُّرَاحُ فَقِسْهُ بِكِتَابِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَكِتَابِ الطَّحَاوِيِّ وَمُسْنَدِ الْحَوَارِيِّ
 وَغَيْرِهَا لَيَجِدَ بَيْنَهُمَا وَيَكْتُمُهَا بَعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ صَحِيحِ بَخَّارِي اَوْرَاقِ سَلَامِ حَمِيدِ بْنِ
 جَوْهَرٍ مُتَّصِلٌ مَرْفُوعٌ بِصَحِيحِهِ لَيْقِيًا سَاتِمًا اتِّفَاقَ مُحَدِّثِينَ اَوْرَاقِ سَلَامِ مُتَوَاتِرٌ
 مِنْ مُصَنِّفِينَ مَكِينٌ بِهَوْنِهِ اَوْرَاقِ كُنْزِ بَرَكَاتِ اَوْرَاقِ كُنْزِ بَرَكَاتِ اَوْرَاقِ كُنْزِ بَرَكَاتِ

عبدت قسطلانی
 شرح صحیح بخاری جلد ۱

وفاقی کے حصار

کے منت میں ہے

عبدت

قسطلانی جلد ۱

الغیاثی کے حصار

صحت میں ہے

عبدت

عبدت قسطلانی جلد ۱

ابن کثیر کے حصار

میں ہے

قول کی طرف اگرچہ قول امام کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیث کو خلاف ہی کیوں نہ ہو تو یہی اسی طرف ہی لے جاتے ہیں حالانکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو چوڑا کر غیر ان کے کہنے پر چلنا خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا صاف صاف نافرمان بننا اور گمراہ ہونا ہے اس لیے کہ فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ صِدْقًا مَبِينًا﴾ یعنی اور نہیں لائق ہے واسطے کسی مرد مسلمان کے اور نہ عورت مسلمان کے جس وقت کہ مقرر کرے خدا تعالیٰ اور رسول اس کا کوئی کام یہ کہ وہ واسطے اس کے اختیار کام اپنے سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ کی اور رسول اس کو کی پس تحقیق گمراہ ہوا اگر کسی ظاہر

بیچسیوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام عظیم کم مقلد مولوی محمد لودھیانوی نے حدیث پر چلنے والوں کو دیا ہے کہ بخاری میں ہے کہ اگر شراب میں مچھلی ڈالکر ذرا دھوپ میں رکھ کر پیوے تو درست ہے سو جواب اس کا دو طرح ہے اول یہ کہ یہ جو بخاری میں ہے قال ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فی المرئی ذنب الخمر الخمر یعنی کما ابوالدرداء نے (شراب) امری کے حق میں کہہ کرنا (یعنی ماردینا شراب کے نشہ کا) مچھلیاں (اس میں ڈال دینی) اور دھوپ میں رکھنا ہے **ف** کما عیسیٰ حنفی نے کہ ابودرداء یہی فتوے دیا کرتے تھے کہ شراب کا سر کہ بنا نا جائز ہے اور شراب میں مچھلی ڈالنے سے اس کا ضرر اور سختی دور ہو جاتی ہے اور دھوپ میں رکھنے سے اس کا سر کہ بن جاتا ہے اور وہ شراب حلال ہو جاتی ہے انتہی معترض صاحب کے نزدیک قول ابودرداء کا اگر عمل کر لائق نہیں ہے تو پھر حنفیہ تو سب کے سب ان کے نزدیک گمراہ ٹھہرے اس لیے کہ تمام کمی کتب فقہ حنفیہ میں شراب کا سر کہ بنا نا اور اس کا کھانا پینا حلال لکھا ہے لیکن معترض

یاقوت بابین
سیدہ کے دوسرے
رکوع میں ہے
عبدیات
اقتصاد اسلام جوب
لہذا کے صلی بن
ہے
نجدی جی جی جی
پیشہ کے صلی بن
ہے

صاحب کو جو صحیح بخاری غیبی حدیث کی کتابوں سے صاف صاف دل میں بغض اور
 عداوت ہے اس لیے انہوں نے اس مقام پر اپنے مذہب کو بھی بالائے طاق رکھ دیا ہے
 اور شراب کا سرکہ حلال ہونے سے بظاہر اپنے آپ کو قائل نہ ٹھہرایا ہے۔ چوداوست
 رزوی کہ بکف چراغ دارد و دیکھو ہدایہ جہاں مصطفائی کے جلد دوسرے کے صفحہ ۴۸
 میں اور ہدایہ مترجم فارسی جہاں نوٹکشور کے جلد چوتھے کے صفحہ ۱۳۴ میں لکھا ہے
 کہ شراب کا سرکہ بنا حلال ہے اور شرح وقایہ عربی جہاں نوٹکشور کے صفحہ ۲۴
 میں لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنا حلال ہے اور کنز الدقائق کلان جہاں دہلی مطب
 مطبع احمدی کے صفحہ ۳۴۵ میں لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنا حلال ہے اور رد
 المحتار شرح در المنہار جہاں دہلی کے جلد پانچویں کے صفحہ ۲۹۰ میں لکھا ہے
 کہ شراب کا سرکہ بنا حلال ہے اور فتاویٰ عالمگیری جہاں دہلی کے جلد پانچویں کے
 صفحہ ۱۵۲ میں لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنا حلال ہے اور فتاویٰ قاضی خاں
 جہاں نوٹکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۴ میں لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنا حلال ہے اور
 فتاویٰ سر اجیہ جو کہ فتاویٰ قاضی خان کے حاشیہ پر چھاپا ہوا ہے اسکی جلد چوتھی
 کے صفحہ ۳۴۲ میں لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنا حلال ہے اور جامع رموز جہاں نوٹکشور
 کے صفحہ ۴۴۶ میں لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنا حلال ہے۔ دوم بخاری وغیرہ کتب حدیث
 کی عداوت کو باعث ہے اگرچہ معترض صاحب ابودرداء صحابی کے قول مذکور کے بظاہر
 قائل معلوم نہیں ہوتے ہیں لیکن جس نام کی تقلید آپ کے نزدیک وجہ ہے انکے نزدیک
 تو صحابی کے قول یا فعل سے حجت پکڑنی جائز ہے چنانچہ نور الانوار میں ہے وَ قَدْ
 اتَّفَقَ عَمَلُ أَهْلِ بَنِي إِسْرَءِیْلَ فِي مَا لَا يُفْعَلُ بِالْقِيَّاسِ يَعْنِي أَنَّ الْكَلْفَ حَقٌّ
 صَاحِبِهِ كَالْحَقِّ مُتَّفِقُونَ بِتَقْلِيدِ الصَّحَابِيِّ يَنْبَغِي لَهُ تَحْقِيقُ مَتْنِهِ وَ هُوَ عَمَلٌ
 بہار کا ساتھ تقلید کے پیر اس مسئلہ کے جو کہ نہ سمجھا جاوے ساتھ قیاس کے لینے مختار

۱۰
 عبارت نور الازر
 جہاں مصطفائی
 کے ص ۱۴۱ میں
 ہے

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دونوں صاحب اس کے یعنی امام محمد و ابو یوسف وغیرہ
تمام متفق ہیں ساتھ تقلید صحابی کے اور حسامی میں لکھا ہو **وَلْيُقِطَّ الْعَمَلُ بِالْحَدِيثِ**
إِذَا ظَهَرَ تَحْقِيقُهُ قَوْلًا أَوْ عَمَلًا مِمَّنْ الرَّاوي يَعْلَمُ الرِّوَايَةَ أَوْ مِنْ غَيْرِهِ مِنْ أُمَّةٍ
الضَّحَّا بِلَهُ یعنی جبکہ راوی کسی حدیث کی روایت کرنے کے بعد یا اور کوئی ائمہ صحابہ
خلاف حدیث کو کوئی بات کہے یا عمل کرے تو حدیث پر عمل کرنا جائز نہ ہوگا صحابی ہی
کے قول یا فعل پر عمل کرنا جائز ہوگا پس تعجب ہے کہ بخاری وغیرہ کتب حدیث کی عداوت
کے سبب سے معترض صاحب نے اپنے امام کے مذہب کو بھی بالائے طاق رکھ دیا اور
اپنے اصول فقہ سے بھی منکر ہو بیٹھے آفرین بادربین تعصب و حق شناسی جس مذہب
کے تائید میں آپ نے رسالہ انتصار الاسلام تصنیف فرمایا اور انگلی کاٹ شہیدوں
میں داخل ہوئے اور کچھ پہی نہ ہو سکا سرخی کی جان بھی گئی کہانے والے کو مزا بھی نہ ملا
اسی کو بٹالگا یا خیر اب ہم اس سو درگزر کرتے ہیں اور آپ کو یہ بات بتلائے دیتی ہیں کہ
شراب کا سرکہ بنانا اور اسکا کھانا پینا برخلاف مذہب حنفیہ کی حدیث پر چلنے والا نہ کہ نزدیک
حرام ہے کیونکہ صحیح مسلم اور ترمذی میں روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے کہ **كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَى الْخَمْرَ فَنَحَنُ خَلَّاتًا**
لَا وَقَالَ الثَّمَنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ یعنی پوچھے گئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم شراب کے بنای جاوے سرکہ فرمایا (حلال) انہیں اور کہا ترمذی نے یہ
حدیث حسن صحیح ہے اور قول ابو درداہ صحابی کا شراب کا سرکہ جائز ہونے کے باب
میں جو کہ اوپر مذکور ہو حدیث پر چلنے والے اسکو صحیح مانتے ہیں لیکن حدیث صحیح مرفوعہ
کے سامنے صحابی کا خواہ قول ہو خواہ فعل لائق محبت کے نہیں جانتے ہیں اور دلائل
اسکے اس کتاب کے بارہویں منالطے کے جواب میں سکہ چارم میں پہلے گزری پس
اگر کوئی متعصب حنفی اس بات کا یہ جواب کہ ہمارے مذہب میں بھی تو حدیث صحیح مرفوعہ

۴
چند بات صحابی
دلیل مطبوعہ مطبع
حنفی کے ملک بنو
۵
مسلم صحابہ پر انکار
۶
مسلم صحابہ پر انکار
۷
مسلم صحابہ پر انکار

کے ہونے ہوئے صحابی کے قول یا فعل پر عمل کرنا جائز نہیں ہے تو جواب یہ کہ اول تو آپ کے اصول فقہ کی کتاب جسامی سے کہ جسکی عبارت اور پگنڈر چکی ہے صاف ظاہر ہے کہ حدیث کے خلاف اگر صحابی کوئی بات کہی یا عمل کرے تو حدیث پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔ دوم کہ تب فقہ حنفیہ میں صد ہا مسائل اس قسم کے موجود ہیں کہ جسکی بنا حدیث صحیحہ پر فروع کے مخالفت صحابی کے قول یا فعل پر ہی رکھی گئی ہے اور اس قسم کے کئی مسائل حنفیہ کے اس کتاب میں ہی موجود ہیں جسکو دیکھنا مستطور ہو وہ دیکھ لیں۔ غرض کہ معتز صاحب تمام عمر سر ٹپک ٹپک کر تمام کتاب بخاری میں سودا سٹے سچا کرنے اپنے دعویٰ کے ایک تباہ عمر کا قول کہ جسکا جواب قریب گذر چکا ہے اور ایک ابو درد او کا قول کہ جسکا جواب یہی ہے لے تو انکو بین لیکن انہوں نے یہ خیال کیا کہ ہمارے مذہب کی فقہ کی کتابوں کا تو کوئی باب ہی ایسا نہیں ہے جو کہ پورا پورا لائق عمل کے ہو کیونکہ ہزار ہا مسائل میں جو امام عظیم رضی اللہ عنہ اور انکے شاگردون ابو یوسف اور امام محمد اور امام زفر کا اور امام مالک کا اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل وغیرہ کا آپس میں اختلاف ہوا ان میں سو کس کو سچا جانا جاوے اور کس کو سچا نہ جانا جاوے اور کس کو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق سمجھا جاوے اور کسکو نہ سمجھا جاوے خدا تبارک و تعالیٰ کا حال یہ کہ اس قسم کے مسائل جو کہ نظائر لائق عمل کے نہ ہوں بخاری میں ہرگز نہیں ہیں سو ہم معتز صاحب جس امام کے مقلد ہیں انکے نزدیک تو شراب یعنی یہی سمن نہیں ہے پس تعجب ہے کہ انہوں نے بخاری میں سے ابو درد او صحابی کا قول شراب کا سرکہ جائز ہونے کے باب میں دیکھا کہ کس ہونہ سے بخاری پر اعتراض کیا شاید انہوں نے اپنے مذہب کی فقہ کی بھی کوئی کتاب آج تک نہیں دیکھی کیونکہ فقہ حنفیہ کی سب معتز کتابوں میں موجود ہیں کہ شراب اس مقدار تک پینی درست ہے کہ نشہ نہ کہے اور انکے نزدیک شراب نو پیا لون تک تو نشہ نہیں کر لگی دسوان

پیالہ پینے کے بعد نشہ کر لگی لیکن حد اس وقت ہی نہیں آئیگی اور بیان اسکا اس کتاب کے باقی
 مغالطے کے جواب میں مسئلہ ہشتاد و یکم میں مفصل موجود ہے وہاں سے دیکھ لیجیے غرض
 کہ معترض صاحب بلکہ تمام حنفیہ اور ون کا عیب اگر تنکے برابر دیکھ لیتے ہیں تو اسکو بہاڑ برابر
 سمجھ لیتے ہیں اور اپنا عیب اگر بہاڑ برابر بھی دیکھتے ہیں تو اسکو تنکے برابر ہی خیال میں
 نہیں لاتے ہیں حالانکہ ان کی فقہ کی کتابوں میں جو جو مسائل حدیث و خلاف اور
 عمل کے لائق نہیں ہیں وہ تو ایک طرف رہو علاوہ انکے ایسے دہشیات اور خرافات
 باتیں بہر رہی ہیں کہ جنکے دیکھنے سے عقل حیران ہے دیکھو اپنی ما اور بہن اور بیٹی
 وغیرہ محرمات ابدی سے جا بکر نکاح کرنے اور صحبت کرنے سے ان کو حنفیہ ہی کے نزدیک حد
 نہیں آتی اور جو بڑے گواہ گذران کر پرائی عورت لے لیں اور اس سے صحبت کر نیوالے پر
 حنفیہ ہی کے نزدیک گناہ نہیں اور جزیرہ دینے والا اگر سہارے پیغمبر کو گالی دے تو
 اسکو قتل کرنا حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور عورت زانیہ کی خرچی حنفیہ ہی کو مذہب
 میں حلال اور طیب ہے اور قوت حاصل کرنے کے لیے شراب یعنی حنفیہ ہی کے مذہب
 میں جائز ہے اور شراب کا بتانا اور اسکا کہنا اپنا حنفیہ ہی کے مذہب میں حلال ہے
 اور کتے کی کمال پر نماز پڑھنی حنفیہ ہی کے مذہب میں جائز ہے اور نجاست سے چوتھائی
 کپڑا اکودہ ہوئے ہوئے کو ساتھ نماز پڑھنی حنفیہ ہی کے مذہب میں درست ہو اور شت
 زنی کرنے سے روزہ حنفیہ ہی کے مذہب میں نہیں ٹوٹتا اور جبکہ خوف زنا کا ہو
 اسکو شت زنی کر لی حنفیہ ہی کے مذہب میں واجب ہو اور سوی ہوئی اور مجنونہ عورت
 سے روزہ کی حالت میں جماع کرنے سے مرد اور عورت دونوں پر حنفیہ ہی کے مذہب
 میں کفارہ لازم نہیں آتا اور مردے یا چوپائے کے ساتھ جماع کرنے والے کو جیتک
 انزال نہ ہو تب تک اسکا روزہ حنفیہ ہی کے مذہب میں نہیں ٹوٹتا اور اسپر غسل
 واجب نہیں ہوتا اور جبکی نگسیر ہوئے اور خون نہ قے اسکو اپنی بیٹی یا بیچون

یا پیشاب کے ساتھ قرآن لکھا لینا حنفیہ ہی کے مذہب میں جائز ہے اور دارالحرب میں مسلمانوں کو کافروں سے بیاج لینا حنفیہ ہی کے مذہب میں درست ہے اور سور کا چھڑا امام ابو یوسفؒ امام اعظم کے شاگرد کے نزدیک ہی و بائعت دنیو سے پاک ہو جاتا ہے اور اس کی بیع بھی ان کے نزدیک جائز ہے اور ذکر پر سخت کپڑا لپیٹ کر روزے کی حالت میں عورت سے جماع کرنے سے حنفیہ ہی کے مذہب میں نہ روزی کی قضا ہے اور نہ غسل لازم آتا ہے اور ختنی مشکل جبکہ دودھ اور انہوں ہی پیشاب نکلتا ہو اس کے فرج میں دھلی کرینے سے حنفیہ ہی کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا اور کسی کی ٹونڈی گرور کھرا اس سے صحبت کرنے سے حنفیہ ہی کے مذہب میں حد نہیں آتی اور مسلمان اگر دمی کو مشرب یا سوسر بیچنے یا خرید کرنے کے لیے لپٹا دیکھ لیا تو اسے تو یہ توکیل اور بیع اور شرا حنفیہ ہی کے مذہب میں جائز ہے اور جو جانور کہ سور کے دودھ سے پالا گیا ہو اس کا گوشت حنفیہ ہی کے مذہب میں حلال ہے اور کسی کی نکسیر نہ کرنے کے لیے پیشاب کو ساتھ یا خون کے ساتھ اس کی پیشانی پر سورہ فاتحہ لکھنی حنفیہ ہی کے مذہب میں درست ہے اور جو شخص اپنی عورت کو برس بہر کی راہ کے فاصلہ پر دوڑ رہا ہو اور اس کی عورت چہرہ ہینو میں بچہ جن لے تو یہ خیال کیا جاوے گا کہ اس شخص نے کراست کے ساتھ اپنی عورت سے دھلی کی ہوگی یا جن اس کی تابع ہوگا اسکے ذریعہ دھلی کی ہوگی بدین خیال وہ لڑکا اسی شخص کا بھینا حنفیہ ہی کے مذہب میں جائز ہے اور گنگا کسی عورت سے نہ کرنا کرنے کا خواہ اشارہ ہو اقرار کرے خواہ اس کو نہ پراگواہ قائم ہوں بہر صورت گنگے پر چھ مارنی حنفیہ ہی کے مذہب میں جائز نہیں۔ کتب فقہ میں اس قسم کے مسائل پیشاب میں جبکہ نیاؤ شوق و کینہ کا ہودہ ان کتابوں کو ملاحظہ کرے اور بیان اس کا مشتمل نمونہ خروارے اپنے اپنے موقع پر اس کتاب میں پہلے گزر چکا ہے۔